

کیلاش پربت ۲۱۸۵۰ فٹ

اہل ہنود اور بدھ مذہب والوں کی بہشت اور دنیا کا محور

(نولکشور پریس لکھنؤ)

اُردو ترجمہ

مغربی تبّت

و سرحدی مقبوضات برٹش گورنمنٹ

اور ہندو اور بودھ مذہب والون کے متبرّک مقامات

اور

وہان کے باشندگان کی رسوم مذہبی اور حکومت کا بیان

چارلس اے شیرنگ صاحب بہادر-ایم-اے-ایف-آر-جی-ایس

انڈین سول سروس ڈپٹی کمشنر الموڑہ

معہ تصاویر و نقشہ جات

باہتمام بابو منوہر لال بھارگو سپرنٹنڈنٹ

مطبع منشی نولکشور لکھنؤ مین طبع ہوا

باراول (جملہ حقوق محفوظ ہین) قیمت عـہ

کتاب ہذا حسب اجازت

بنام نامی معلے القاب گردون بارگاہ

قدر افزاے علم و ہنر جناب

سر جان پرسکاٹ ہیوٹ صاحب بہادر

کے۔سی۔ایس۔آئی + سی۔آ۔ئی۔ای

لفٹنٹ گورنر ممالک متحدۂ آگرہ و اودھ

ڈیڈیکیٹ کی گئی

فہرست ابواب ویسٹرن تبت

فہرست تصاویر ویسٹرن تبت

اُن بلندیون مین شامل ہے - جہان چڑھنے والے ابتک زیادہ سے زیادہ اونچے پہونچے ہین - پھر یہ پہلا ہی موقع تھا - کہ ملک تبّت کے ایک پہاڑ پر چڑھنے مین - اُن طریقون سے کام لیا گیا - جو زمانہ حال مین پسندیدہ سمجھے جاتے ہین -

مجھے اس موقع پر ڈاکٹر لانگ اسٹاف کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہیے - کہ آپ نے مہربانی فرماکر مجھے اپنی بہت سی عکسی تصویرون سے کام لینے کی اجازت دی - چنانچہ منجملہ ۷۵ تصویرون کے ۶۴ ڈاکٹر صاحب کی ہین - و باستثناے چھ اور تصویرون کے باقی کل مع دلچسپ مناظر و نقشہ جات کے جو ایک خاص خوبی اس کتاب کی ہے - میری حاصل کی ہوئی ہین انہین دو تصویرین بالخصوص جغرافیہ دانون کے خاص مطلب کی ہین - ایک مان سرودر و رکس تال کی تصویر جسمین وہ نیچی پہاڑیان دکھائی گئی ہین - جو ان دونون جھیلون کو جدا کرتی ہین - اور جس مین کیلاش دور سے نظر آتا ہے -

دوسری وہ تصویر ہے جسمین اُس کل نالے کی کل وسعت ظاہر کی گئی ہے - جو اُن دونون جھیلون کے مابین واقع ہی اور جسکے ادھر اُدھر ہر ایک سرے پر ایک ایک جھیل ہے - اِس صورت مین ناظرین اُن مسائل کو - جو قریب ایک صدی سے لوگون کے پیش نظر ہین - خود ہی طے کر سکتے ہین - اور وہ مسائل یہ ہین - کہ آیا ان دونون جھیلون کے درمیان کوئی تعلق ہے یا نہین - اور اگر ہے - تو کیا ہے -

مین مسرس لاری اینڈ کو لکھنؤ کے فوٹو گرافون کا بھی - اُس سخت محنت کے لیے جو تصویرون کی تیاری مین صرف کی گئی ہے - از بس ممنون و مشکور ہون -

کیمپ ٹنکپور ۲۱ جنوری سنہ ۱۹۰۶ع سی - اے شیرنگ

باب اوّل

تمہید

نقشہ پر نظر ڈالنے سے - یہ بات ظاہر ہوگی - کہ سرکار انگریزی کی سرحد ملک تبّت سے تین جگہ پر ملتی ہے - یعنی ایک سپیٹی کے مقام پر جو ملک پنجاب کے ضلع کانگڑہ مین واقع ہے - دوسرے سرکاری گڑھوال - اور الموڑہ مین یہ دونون اضلاع صوبجات متحدۂ آگرہ - اور اودھ کی قسمت کماؤن مین شامل ہین - اور تیسرے آسام مین - جہان پر دریائے برہم پتر ہندوستان مین داخل ہوتا ہے - باقی کل سرحد پر اس سرے سے اُس سرے تک یا وہ دیسی ریاستین ہین - جو سرکار کی حفظ و حمایت مین ہین - جیسے کہ کشمیر۔ٹیہری گڑھوال وسکم وغیرہ - یا خود مختار ریاستین ہین جیسے کہ نیپال اور بھوٹان وغیرہ -

سرحد آسام سے تو ہمین سر دست کچھ زیادہ مطلب نہین - اس لیے کہ وہ ایک جنگلی ملک ہے - (وہان جنگل اور پہاڑ زیادہ ہین) اور باشندون کے اطوار وحشیانہ ہین - مگر مغربی تبّت جس سے سرکار انگریزی کا علاقہ - فزیکل حالتون کے لحاظ سے - فی الواقع ملا ہوا ہے - نہایت قابل لحاظ ملک ہے - بلکہ اِس کی نسبت یہ بے دریغ کہا جا سکتا ہے - کہ دنیا کے کسی حصہ مین - کوئی دوسرا مقام مشکل سے ایسا ملے گا - جو مغربی تبّت اور اُسکے قرب وجوار کے سرکاری علاقہ سے زیادہ تر دلچسپ ہو -

جغرافیہ کی روسے ملک تبت کا یہ حصہ عملداری روس سے قریب ترین ہے اور گو دشوار گذار پہاڑون کے سلسلے روسی ترکستان۔ اور تبت کے اس حصہ کے درمیان حائل ہین۔ تاہم اس کا اس موقع پر واقع ہونا ہی ایک ایسی بات ہے جو اس کی اعلیٰ درجہ کی ملکی وقعت کا موجب ہے لیکن سب سے بڑھکر اِس کی دلچسپی کا یہ سبب ہے۔ کہ لوگون کے۔ مذہبی خیالات مین اسکو مداخلت حاصل ہے۔ کیونکہ ہومر کے کوہ اولیمپس کی طرح۔ کیلاش پربت جو ہندو اور بودھ دونون کا بہشت ہے اسی جگہ واقع ہے۔

اب بھی سیکڑون جاتری ہر سال اس متبرک مقام کی زیارت کو جاتے ہین۔ اور عنقریب آمدورفت کی سہولتین بڑھ جانے پر سیکڑون کی جگہ ہزارون جانے لگین گے۔ اور بالآخر جاتریون کی اس ترقی تعداد سے بڑے بڑے نتائج پیدا ہونگے۔

مغربی تبت اور سرکاری سرحد کا یہ حصہ وہ مقام ہے۔ جو ہندو اور بودھ دونون کی نگاہ مین نہایت متبرک ہے۔ اور چونکہ یہ ایک مقام ہُو ہے۔ جس کے طلسم آسا۔ اور عظیم الشان منظر۔ انسان کی روح کی اُمنگون اور ارمانون پر اثر ڈالنے والے ہین۔ پس اعتقاد کی نگاہ اسے ایک ایسے اسرار کے لباس مین ڈھنکا دیکھتی ہے۔ جسکی وجہ سے یہ ہندو اور بودھ دونون کے دیوتاؤن کے مسکن کے لائق ہے۔

مہاتما بودھ نے ہندوستان مین بہت سی یادگارین چھوڑی ہین جو اس ملک کے اکثر مقامات سے تعلق رکھتی ہین۔ مثلاً گیا مین آپ نے نِروان

حاصل کیا۔ بنارس مین (مسئلہ غم) کی تلقین کی۔اور وہ راہ بتائی جس پر
چلنے سے انسان آفت غم سے چھوٹ جاتا ہے۔ٹکسلا کے مقام پر ایک
اگلے جنم مین شان سخاوت کو اسطرح درجۂ کمال پر پہونچایا۔کہ اپنا سر دیا۔اور
اپنا گوشت و لہو۔ایک مادۂ شیر اور اسکے سات بچون کو تقسیم کر دیا لیکن جس
مقام کو اہل تبت اپنے دیوتاؤن کا مسکن۔اور عالم کائنات کا دُھر اقرار دیتے
ہین وہ کیلاش پربت ہے —

ہندوؤن مین صالح اور خدا پرستون کی سب سے بڑی آرزو —
بنارس (کاشی) مین موت پاتا ہے۔اور سیکڑون۔ہزارون وہان اسی لیے
جاتے ہین۔کہ اس متبرک سے متبرک مقام مین۔اپنی موت کا اس خوشی کے
ساتھ انتظار کرتے رہین۔جو صرف اُن لوگون کا حصہ ہے۔جو بعد از مرگ کے
حالات پر نگاہ رکھتے ہین۔علی ہذا پراگ۔(الہ آباد) جہان گنگا جمنا کا ایک
تیسرے دریا سرسوتی سے جو گپت (پنہان) ہے۔سماگم (ملنا) ہوتا ہے۔ اور
ہردوار جہان گنگا کی متبرک دھار۔ہمالیہ کو چھوڑ میدان مین داخل ہوتی ہے وہ مقامات
ہین جو کروڑون خوش اعتقاد جاتریون کو اپنی طرف کھینچتے ہین۔لیکن وہ مقامات
جنھین۔وہ اپنے دیوتاؤن کا مسکن قرار دیتے ہین۔جو شیوا اور کرشن کی بود و باش
کے مقام ہین۔وہ بدری ناتھ اور کدارناتھ ہین۔جہان ہمیشہ برف جمع رہتی ہے
اور کیلاش ہے۔جو شیوجی کا بہشت اور کل جو شیون کی نجات ہے —
ویڈل صاحب نے۔اپنی کتاب "بدھزم اوف تبت مین" بہشت کے متعلق
اہل تبت کے اعتقاد کے بیان مین۔یہ لکھا ہے۔کہ "عین وسط مین۔پہاڑون کا

بادشاہ - کوہ میرو - (کیلاش) واقع ہے - اور یہ اسطرح سیدھا کھڑا ہے - جسطرح چکی کی لاٹ ہو - اِسکے پہلو مین نصف بلندی پر - ایک عظیم الشان درخت خواہشون کا پورا کرنے والا مثل ہماری کرسمس ٹری کے واقع ہے - اور یہ درخت دیوتاؤن اور ٹیٹنس یعنی موسرون کے درمیان مایۂ فساد ہے - کوہ میرو کے چارون سمت مساوی الاضلاع سونے اور جواہرات کے ہین - چنانچہ اسکی مشرقی سمت بلور کی ہے - جنوبی نیلم کی مغربی لعل سُرخ کی - اور شمالی سونے کی - پھر طرح طرح کے خوشبو دار پھول - اور چھوٹے چھوٹے درختون سے یہ ڈھنکا ہوا ہے -

(جگت سنگھ پولٹیکل پیشکار)



یہین مان سرور - اور رکس تال ہین جس کی بہت کچھ مہاد تعریف) نہایت فصاحت کے ساتھ رامائن مین بیان کی گئی ہے -

سرکاری عملداری جو ملک تبت کے اس حصہ سے ملحق ہے - وہ سرحد کماؤن ہے - یہ مقام ہندؤن کی نگاہ مین وہ رتبہ رکھتا ہے - جو عیسائیون کی نگاہ مین فلسطین کو حاصل ہے - یعنی یہ وہ جگہ ہے جہان اُن لوگون نے جو اہل ہنود کی نگاہ مین واجب التعظیم ہین - اپنی زندگی کا ایک زمانہ صرف کیا ہے - یہ دیوتاؤن کا مسکن - اور نجات آخری - موکش کا - خاص زینہ ہے -

یہ اعتقاد ابھی تک قائم ہے - اور ہزارہا آدمی ہر سال بدری ناتھ اور کدار ناتھ کی جاترا کو جاتے ہین - اور اپنے اس عقیدہ کی تصدیق کرتے ہین بلکہ ان مین بہت سے ایسے ہین جن کے نزدیک ان مقامات متبرک کی زیارت کا فخر حاصل ہوتا ہے - اُنکی تمام دنیوی خواہشات کا بر آنا - اور زندگی کا پھل پانا ہے - کیونکہ - اُن کے خیال مین ان مقامات کی زیارت سے اُن کے کل اگلے پچھلے پاپ دور ہو جاتے ہین - اور وہ آواگون (تناسخ کی تکلیفات) سے آزاد ہو جاتے ہین - یہان کی ایک ایک چٹان - اور پانی کا نالا یا سوت کسی نہ کسی دیوتا یا رشی مہاتما سے منسوب ہے - اور ہر ایک کے ساتھ ایک مذہبی روایت - اسکے مناسب حال متعلق ہے - قدرت بھی اپنے نشیب و فراز - درشتی و دشواری کے پیرایہ مین اس اعتقاد کی تصدیق کرتی ہے - و بزبان حال یہ گواہی دیتی ہے - کہ درحقیقت تمھارے دیوتاؤن کے رہنے کی یہی جگہ ہے -

ان اوصاف پر تقدس سے قطع نظر کرنے پر بھی - ملک تبت کا یہ حصہ اور اس سے ملحق ہمالیہ پہاڑ کا - وہ ٹکڑا - حسین برفستانی چوٹیان - اور اونچے اونچے پہاڑ شامل ہین - اپنی شان و شوکت کے لحاظ سے تمام دنیا مین بے نظیر ہے - اس لیے - کہ حد کماؤن کے کنارے کنارے - ایک ۳۰ میل چوڑے چھوٹے سے ٹکڑے کے اندر کوئی اسّی چوٹیان ایسی ہون گی جو ۲۰۰۰۰ بیس ہزار فیٹ سے زیادہ اونچی ہین - اور اُن سب کے سرپرنندا دیوی - جو ۲۵۶۸۹ فیٹ بلند ہے - اور اُس کی بہن - کامت ۲۵۴۷۳ فیٹ بلند خوبصورتی اور

سربلندی مین۔ اُسکی رفعت ۔صاف صاف دکھلائی دیتی ہے ۔ اوراس
مجموعۂ شان وعظمت کی شمالی جانب تبت کا سطح میدان ہے ۔ جو سطح
سمندر سے بدرجہ اوسط ۱۳۰۰۰ تیرہ ہزار فیٹ سے ۔ پندرہ ہزار ۱۵۰۰۰
فیٹ تک بلند ہے ۔ یہان گرُلامان دھاتا کا عظیم الشان پہاڑ جسکی
سب سے اونچی چوٹی ۲۵۳۵۰ پچیس ہزار تین سو پچاس فیٹ بلند ہے
کل پہاڑون مین سربلند ہے ۔ اور میلون کے فاصلے سے منارے کی
طرح نظر آتا ہے ۔ اس خوبصورت ملک مین ۔ جو عقائد متبرک کی کھان
ہے ۔ اور جو قدرت کے نہایت عظیم الشان اور عبرت انگیز عجائبات
سے مالا مال ہے ۔ سرکار انگریزی کے علاقہ مین ۔ ایک قوم آباد
ہے ۔ جسے بھوٹیا کہتے ہین ۔ اُن کے بیدھڑک سوداگر ہونے کا تو کہنا ہی
کیا ۔ کیونکہ ظاہر ہے ۔ کہ یہ ہر سال آب وہوا کی گرمی سردی ۔ اور پہاڑ
پر اُترنے چڑھنے کے خطرات تجارت کی غرض سے سہتے ہین ۔ اور اُنکے
یہ اوصاف مردانہ ہماری قدردانی کے سزوار ہین ۔ مگر اس کے ساتھ ہی
یہ وہ قوم ہے ۔ جو اپنے انوکھے طور وطریق اور رسم ورواج کی وجہ سے
جو ان دور دراز پہاڑون مین اب تک جاری ہین ۔ نہایت دلچسپی کے
لائق ہین ۔ ان سے آگے چل کر ۔ اہلِ تبت رہتے ہین جن کے حالات ابھی
تک کماحقہ نہین معلوم ۔ جن کے مراسم مذہبی ہین ۔ دعا خوانی کے پہیے اور
جھنڈیان داخل ہین ۔ جن کی خانقاہین ۔ لاماؤن سے بھری ہین ۔ جنکے ساحر
انسان کی کھوپریون مین خون پیتے ہین ۔ ماس اور ہڈیان کھاتے ہین ۔

(تحصیلدار کھڑک سنگھ سابق پولٹیکل پیشکار)



اور انسان کی ران کی ہڈی کی قرنا یعنی ٹرہی سے اور اسی فن پلید کے اور اور آلات کے ذریعے سے اُن موکلون کی دعوت کرتے ہین۔ جنکی نسبت کہا جاتا ہے کہ بہت سے نیچے۔ (پاتال) مین رہتے ہین۔ چونکہ مین خوش نصیبی سے۔ ایک عرصہ تک ضلع الموڑہ مین خدمات سرکاری پر مامور رہا ہون۔ و نظر بر آن مجھے اکثر اوقات ان عجیب لوگون سے ملنے کا کام پڑتا تھا۔ جوان پہاڑون کے باشندے ہین۔ پس مجھ کو یہ موقعہ حاصل تھا۔ کہ مین اُن کے طور و طریق پر غور کرون۔ اور اُن کے طرز معاشرت۔ اور سرحدی معاملات کا علم قرار واقعی حاصل کرون۔ پھر سب مجھے مغربی تبت کے سفر کا اتفاق ہوا۔ جس نے اس سرمایہ واقفیت کو اور بھی بڑھا دیا۔

اس سفر مین علاوہ معمولی عملے اور شاگرد پیشے کے۔ ڈاکٹر ٹی۔ جی۔ لانگ اسٹاف الپائن کلب کے ممبر اور اُنکے دو رہنما الگزیس بُروکرل

(رائے صاحب پنڈت گوبریا دولتمند بھوٹیا سوداگر اور ترجمان)



اور ہنری بروکرل دو بھائی ملک اٹلی کے رہنے والے - جو ڈاکٹر صاحب کے ہمراہ تھے - میرے ہم سفر تھے - اور کھرک سنگھ پال تحصیلدار جو پہلے دس برس تک سرحد پر پولٹیکل پیشکار رہے تھے اور اُن کے بھائی جگت سنگھ جو اب پولٹیکل پیشکار ہین - یہ بھی ساتھ تھے - یہ دونون راجبار اسکات کے برادر ہین - اور راجبار اسکات کا علاقہ ایسے موقعہ پر واقع ہے - جو ان کل وردن پر جو تبت کے گذرگاہ ہین - اور کالی ندی پر جو نیپال - اور سرکاری عملداری کے درمیان - ہماری حد فاصل ہے حاوی ہے -

اِس کتاب کی تصنیف کا سبب مصنف کی یہ دلی تمنا ہے - کہ سالہا سال کے عرصہ مین جو معلومات بہم پہونچائی گئی ہین - وہ اُن لوگون کے حق مین مفید اور کارآمد ثابت ہون - جن کو ادھر

(الموڑہ اور اسکات کے درمیان جھولے کا پل)



آنے کا کام پڑے۔ یا جنکو اس خطہ ممنوع الدخل کے۔ ان عجائبات پر اسرار کے دیکھنے کا شوق ہو۔ جن کی جانب اکثر لوگون کی توجہ ہے

(اردلی کی مسلح پولیس)



باب دوم

علاقہ اسکات اور قدیم باشندگان راجیز کا بیان

سب سے زیادہ خوبصورت و نیز سب سے زیادہ دلچسپ مقام جسکے ذکر سے اس داستان کا آغاز ہوتا ہے۔ اسکات کا مقام ہے جو الموڑہ سے ۰۰ میل۔ اور تکلاکوت سے ۰۰ میل کے فاصلہ پر ہے تکلاکوت وہ عظیم الشان قصبہ ہے۔ جو تبت مین داخل ہوتے ہی سب سے پہلے ملتا ہے یہان پر۔ ایک جنگوپن کا۔ قیام گاہ ہے۔ اور ایک بڑی خانقاہ ہے۔ جسمین ایک زبروست وذی اختیار لاما حکمران ہے۔

علاقہ اسکات کو۔ ہندوستان کے مسطح میدانون سے۔ سب سے سیدھا راستہ اس سڑک کے۔ کنارہ کنارہ ہے جو بدرجہ اوسط عمدہ ہے۔ اور سرحد

نیپال کے متوازی چلی جاتی ہے۔ اور ٹنک پور کی منڈی بھی جو کوہ ہمالیہ کے دامن مین واقع ہے۔ تقریباً صرف ۸۰ میل ہے۔

اس صورت مین۔ اگر ۸۰ میل کی وہ مسافت۔ جو ٹنک پور اور پیلی بھیت کے ریلوے کے درمیان حائل ہے۔ کسی وقت مین (بذریعہ ریل) ملادی جائے۔ تو تبت اور ہندوستان کے بعض بڑے بڑے شہر۔ اور کارخانجات کے مرکز۔ مثل۔ دلّی۔ کانپور۔ و لکھنؤ وغیرہ کے براہ راست۔ اور کلکتہ و بمبئی بالواسطہ ایک ہو جائین۔

ہمارے اسکات پہونچنے پر سہ پہر کو راجبار اسکات معہ اپنے دو بڑے لڑکون کے۔ ہمسے باضابطہ ملاقات کے لیے آئے۔ یہ صاحب ہندوستانی جنٹلمین کے ایک عمدہ نمونہ ہین۔ اور سرکار انگریزی کے بہت کچھ مورد عنایات رہے ہین۔ یہ اپنے آپ کو راجگان کٹیور کے خاندان سے تبلاتے ہین۔ جنکا کابل سے نیپال تک راج تھا۔ اور جنکے نام کی یادگار ضلع الموڑہ کا وہ حصہ ہے۔ جو کٹیر کے نام سے مشہور ہے۔

اسکات کا علاقہ جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہین۔ ان کل راستون پر حاوی ہے جو تبّت کی خاص خاص گذرگاہین ہین۔ اور اس کی سرحد نیپال پر واقع ہونے کی وجہ سے۔ یہ مقام۔ ہمارے اور اس ملک کے تعلقات باہمی کے لحاظ سے بھی۔ نہایت قابل وقعت ہے موجودہ راجبار اسکات منجانب سرکار آنریری مجسٹریٹ ہین۔ اور اِن کو صیغہ فوجداری مین۔ چھ ماہ کی قید اور دو سو روپیہ تک جرمانہ کے اختیارات حاصل ہین

یہ اس علاقہ مین - بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہین - اور اپنے اہل خاندان کو اس ناکارہ زندگی سے محفوظ رکھنے کی بڑی کوشش کرتے ہین جو اکثر ہندوستانی رئیسون کی بربادی کا موجب ہے - اُن کے پانچ لڑکے اور پانچ لڑکیان ہین - جنمین سے دو بڑے لڑکے - آکہ آباد مین تعلیم پاتے ہین - اور نہایت عمدہ و مناسب نگرانی کی غرض سے کیمبرج اور اکسفورڈ ہوسٹل مین مقیم ہین - جہان وہ یونیورسٹی انگلستان کے - طور وطریقون سے مستفیض ہو سکتے ہین -

ایک روز ہم ان جنگلی آدمی - یا بن مانسون کو دیکھنے گئے جو اسکات کے قصبہ کے نہایت قریب رہتے ہین - حالانکہ مین انکو پیشتر بھی دیکھ چکا تھا بلکہ درحقیقت جاڑون کے ایام مین ہمارا ڈیرہ ہی اُن کے مکانات کے متصل تھا - یہ لوگ اسکات کے قصبہ سے کوئی دو ہزار فیٹ نشیب مین وادی کوہ مین رہتے ہین - آخر جون کی گرمی کے ایام مین - پہاڑ سے نیچے اتر کر اُس آتش کدہ مین جانا - کوئی چھوٹی بات نہ تھی پھر بھی ہم اس خیال سے کہ جہانتک ممکن ہو - ٹھنڈے وقت چلین سہ پہر کو تین بجے روانہ ہوئے - اور جلدی سے نیچے اُتر کر اُس دریا پر پہونچ گئے جو اُس وادی کوہ مین بہتا ہے دامن کوہ کی گرمی سردی مین بمقابلہ قلہ کوہ کے جو اختلاف ہے اس کا اکثر اوقات سیاحون نے ذکر کیا ہے - مگر میرے نزدیک اسکی صحیح کیفیت ہماری جماعت کے لوگون کو - سوائے ذاتی تجربہ کے کسی اور طرح نہین معلوم ہو سکتی تھی - لانگ اسٹاف صاحب اور اُنکے دونون ہمراہیون کو گرمی

کھڑک سنگھ   جگت سنگھ



(آسکوٹ)   (راجبار کا سب سے بڑا بیٹا) (راجبار) (کھڑک سنگھ کا باپ)

سردی سہنے کی خوب مشق تھی اس لیے کہ یہ ابھی ایک سخت سفر طے کر کے آئے تھے۔ پھر بھی شدت گرمی سے اُنکا بُرا حال تھا۔ اور سخت بیتاب تھے۔

مول پر پہونچکر ہمنے دیکھا کہ صرف ایک بُڈھا آدمی جھونپڑیون مین موجود ہے اور اور سب جنگل کو گئے ہوئے ہین پس ہم اُنکے آنے تک آفتاب کی تیز شعاعون سے بچنے کیلیے جو جسم کو جھلسے دیتی تھین ایک طرف سایہ مین بیٹھ گئے۔ اور ہمارے دو نوکرون نے معاً ایک ڈوپٹہ کا پنکھا بنایا۔ جو اپنے ہاتھ مین پکڑ کر جھلنا شروع کیا۔ اسلیے کہ ہم شدت گرمی سے نہایت خستہ حال تھے۔ آخر کار آٹھ مرد اور ایک عورت جنگل سے واپس آئے۔ اور اُن کے کچھ دیر بعد دو بچے بھی آئے لانگ اسٹاف صاحب نے اُن کی تصویر کھینچنے کا کئی مرتبہ ارادہ کیا۔

(راجی یا رادت)



مگر مشکل سے کھینچ پائی اس لیے کہ جب یہ اس ارادہ سے کھڑے ہوتے تھے۔ تب ہی اُنپر (شدت گرمی کے باعث) غشی کی حالت طاری ہوتی تھی

بیان مذکورۂ بالا سے وہ بعض مشکلات کسی قدر ہی خیال مین آئینگی جو گرمی کے
موسم مین پہاڑ کے دورہ مین پیش آتی ہین - اور نیز اس شدت گرمی کا بھی کچھ
اندازہ ہوگا - جس کی تکلیف ہم کو وقتاً فوقتاً جھیلنی پڑی - حاصل کلام یہ ہے
کہ اونچے پہاڑون کی آب و ہوا - اگرچہ نہایت خوشگوار ہے مگر بعض وادیان
کوہ کی گرمی بھی تقریباً نہایت ناقابل برداشت ہے ہم اُن لوگون سے بیٹھے
ہوئے بہت دیر تک باتین کرتے رہے اور اس حجاب کے دور کرنے کے
لیے - جسے انگریزی محاورہ مین یخ توڑنا کہتے ہین - اور جو اس گرم مقام کے
لیے ایک نہایت موزون استعارہ ہے - ہمنے پہلے ہی سے تمباکو نکال کر
خود پیا - اور اُنکو بھی دیا - لیکن اول اُن کو تمباکو مین اشتباہ ہوا - مگر پھر بلا حجت
اُسے ایک چلم مین بھر اور اُسپر ایک جلتا کوئلہ رکھ - وہ چلم ہمارے ایک ملازم
کو سب سے پہلے پینے کے لیے حوالہ کی - اس سے ظاہر ہے - کہ ضرور اُنکے
دل مین کچھ شبہہ تھا - لیکن ہمارے نوکر تو اُن کے رنگ ڈھنگ سے خوب واقف
ہی تھے اُنھون نے فوراً اُنکے اندیشہ کو دور کر دیا - پھر تو حقہ کا دور
شروع ہوا اور ہاتھون ہاتھ چلنے لگا - اور پلیرس[سلا] نیوی
کٹ کی خوب ہی قدر ہوئی یہ جنگلی آدمی جن کا لباس صرف یہ ہے
کہ ایک مختصر سا کپڑا کمر سے بندھا ہوتا ہے - اپنے آپ کو اسکادن
کی نسل سے بتلاتے ہین مگر مشرق کے ملکون مین یہ انوکھی باتین - کچھ
تعجب خیز نہین - کیا برہمن چپراسی کو اپنے قابل پرستش ہونے کا دعوی
نہین ہوتا - اور کیا اُس کی پانچ روپیہ ماہواری کی تنخواہ اُسکے مہاراج

سلا Players Navy Cut.

(راجی یاراوت)



کہلانے مین مانع ہے
یہ جنگلی آدمی جو اپنے
آپ کو نسل راجگان سے
سمجھتے ہین - جب راجبار
اسکات سے ملنے جاتے
ہین - تو اُسے چھوٹا بھائی
کہکر خطاب کرتے ہین -
اور اُسکی بی بی کو چھوٹی بہن
اور اسطرح کی باتین نہایت
شوق سے کرتے ہین -
کہ گویا وہ اعلی درجہ کے راجگان کی نسل سے ہین - اور یہ تو اُنکی عظمت شاہانہ

(راجی یاراوت)



اجازت ہی
نہین دیتی
کہ وہ کسی
چھوٹے
یا بڑے کو
سلام کرین
یہ راجی
یاراوت

کے نام سے مشہور ہین اور ایک قسم کی قدیمی زبان بولتے ہین - جو تبتی اور برھمی کے قبیل سے سمجھی جاتی ہے لیکن اس مسئلہ کو گریرسن صاحب جو ہندوستان کی زبانون کی تحقیقات پر مامور ہین اور جن کے پاس اُن کی زبان کے نمونہ بھیجے گئے ہین عنقریب طے کرین گے اس قسم کے اصلی باشندے - ڈوٹی وقعہ نیپال مین پائے جاتے ہین اور اسکات والے اس بات کو تسلیم کرتے ہین کہ وہ سب ایک ہی نسل سے ہین اُنکے چہرون پر بال بہت کم ہوتے ہین اور گو اُنکی ڈاڑھی نکلتی ہے مگر کم اس لیے اُنکے چہرون کی عام شباہت اسطرح کی ہے - کہ گویا اُنکے چہرون پر بالکل بال نہین ہین - باقی اور وضع طرح کے لحاظ سے یہ مغل معلوم ہوتے ہین - جو گروہ راجیون کا ہمنے دیکھا - اُسمین آٹھ مرد چار عورتین اور چند بچے تھے اور یہ دو خاندان یا (دھارا) کے لوگ تھے ان جنگلی آدمیون سے جو خاندان شاہی سے نسبت رکھتے ہین امورات خانہ داری کے متعلق اسطرح باتین کرنا - کہ ظاہرا اُنکی ناراضگی کا موجب نہ ہو مشکل امر ہے - لیکن اسمین شک نہین کہ گو وہ عوام کے روبرو انکار کرتے ہین - مگر اُنمین ایک عورت کے چند خاوند ہونے کی رسم جاری ہے - بلکہ درحقیقت یہ وہ اسباب فضیحت ہین جو ہمسایون کی زبان زد ہین - شادی غیر خاندان مین کرتے ہین - اور وہ بھی اُسوقت جب لڑکی بالغ اور بیاہ کے لائق ہو جاتی ہے - چھوٹی عمر کی شادی کا رواج نہین ہے - بلکہ اسے بہت بُرا سمجھتے ہین - دُلہن کی مرضی اس معاملہ مین نہین پوچھی جاتی - اور شادی کی تاریخ مقرر کرنے کی صرف ایک رسم ہوتی ہے - سو وہ تاریخ دُلہن کے والدین

نہایت سادہ طور پر یعنی بلا کسی دھوم دھام کے مقرر کردیتے ہین اُس تاریخ پر دولہا معہ برات آتا ہے۔ اور دُلہن کو لیجاتا ہے۔ اور اگر اُسے مقدور ہے تو چار یا ساڑھے چار روپیہ دُلہن کے والدین کے نذر کرنے پر شادی کا تکملہ ہو جاتا ہے۔ پھر سوا اس کے کہ دوسرے روز صبح کا کھانا دُلہن کے ماں باپ دیتے ہین اور کوئی رسم ادا نہین ہوتی۔ کوئی پنڈت یا پروہت بھی شادی کرانے کے لیے نہین بلایا جاتا۔ پروہت جسے وہ اپنی زبان مین دامی کہتے ہین ہوتا ضرور ہے۔ مگر تمام ضلع اسکاٹ کے راجیون کا ایک ہی پروہت ہوتا ہے۔ ہمکو اس کے دیکھنے کا موقعہ نہین ملا۔ اس لیے کہ وہ ان دنون ایک قریب کی پہاڑی کی دوسری جانب جہان اور راجی رہتے تھے مقیم تھا۔ یہ پروہت وہ خود اپنے ہی لوگون مین سے ایک خاص طور پر مقرر کر لیتے ہین اور پروہتائی کا سلسلہ نسلاً بعد نسل اُس کے خاندان مین جاری رہتا ہے۔ مجھے اُن کے کسی خاص دیوتا کا پتا نہ لگا۔ سوا خدا اور مبکر جان دو مقامی دیوتاؤن کے جسے وہ اور ہندو دونون پوجتے ہین۔ یہ بت نہین رکھتے۔ نہ ہندوون کے اور دیوتاؤن کو پوجتے ہین سوا ایک روز کے یعنی جس دن نندا دیوی کا میلا ہوتا ہے نندا دیوی سرکار انگریزی کے قلمرو مین سب سے اونچے پہاڑ کا نام ہے۔ اس روز یہ دو قطارون مین آمنے سامنے کھڑے ہوتے ہین اور ایک حلقہ مین گھومتے جاتے ہین۔ اور خوب ناچتے گاتے ہین۔ اس ناچ مین ایک عجیب بات یہ ہے کہ وہ بائین طرف سے داہنی طرف کو گھومتے ہین۔ یعنی جس طرف کو اہل تبت

اپنی دعا خوانی کے پہیے گھماتے ہین - یا ہندو - متبرک دریاؤن مین نہانے کے بعد پرکرما کرتے ہین - اس کے بالکل برعکس اور خلاف - بچہ پیدا ہونے کے وقت کوئی دائی نہین بلائی جاتی - اور تاوقتیکہ - اور بیاہی ہوئی عورتین وہان خدمت کے لیے موجود نہ ہون - زچہ تنہا بچہ جن لیتی ہے - بچہ پیدا ہونے کے دو مہینے تک زچہ کے ہاتھ کا کوئی پانی نہین پیتا اور اُسے ناپاک سمجھتے ہین - بچّہ

(راستہ مین)



کے نام رکھنے کی تقریب البتہ عجیب ہے - بچّہ کے پیدا ہونے کے پانچوین دن اُنکا پروہت آتا ہے - اور اپنے آپ مین وہ صورت وجد - اور حال کی کیفیت پیدا کرتا ہے - کہ لوگ سمجھتے ہین - کہ دیوتا اس کے جسم مین حلول کر گیا - اور اس حالت وجد مین وہ بچے کا نام رکھدیتا ہے - ہر بچے کے ہمیشہ دو نام ہوتے ہین - ایک ہندوؤن کا سا نام - جیسے کہ موہن سنگھ - اور

دیپ سنگھ وغیرہ۔ اور دوسرا نام اُنکی اصلی زبان مین مثل دھرمیا۔اور سیتیا وغیرہ کے یہ کہا جاتا ہے۔ کہ راجی اپنے مردے دفن کرتے ہین۔لیکن اِس سے پیشتر اُنمین جو رواج ہو وہ ہو۔ اب تو اُنمین مردے جلانے کا رواج ہے۔ اور جو جگہ اس کام کے لیے پسند کیجاتی ہے۔ وہ ہمیشہ کسی دریا کے کنارے ہوتی ہے۔ ماتم کے سوائے اسکی اور کوئی رسم نہین ہوتی کہ موت کے دن وہ برت رکھتے ہین۔ اور اُس کے دوسرے دن بجائے معمولی کھانے کے صرف چانول کھاتے ہین پینے کے پانی کی نسبت اُنکے مزاج مین بڑی احتیاط ہے۔ یہ سوائے سوت یا چشمہ کے پانی کے اور کوئی پانی نہین پیتے۔ حتی کہ دریا کے پانی کو بھی آلودگی کے اندیشہ سے مطلق پینے کے کام مین نہین لاتے۔ مگر بیٹھنے کے مکان اور گھرون کی نسبت انمین یہ صفائی اور احتیاطین مدنظر نہین ہوتین۔ اِن کے مکانون کے آس پاس کی بدبو سے طبیعت گھبرا جاتی ہے۔ اور خود اِنکے جسم کو دیکھو تو یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ مدۃ العمر مین کبھی نہانے کا اتفاق ہی نہ ہوا ہوگا۔ مکان اِنکے پتھر کے خوش قطع بنے ہوتے ہین۔ اور اِنکے متصل چند کھیت ہوتے ہین یہ چند مویشی بھی رکھتے ہین اور مچھلی کے شکار۔ اور اور جانورون کو مار کر۔ جنھین وہ پھندے سے پکڑتے ہین۔ اپنی گذر اوقات کرتے ہین۔ مچھلی کے شکار مین وہ جال اور بنسی سے کام نہین لیتے۔ بلکہ جو مچھلیان پتھرون کے تلے چھپی ہین۔ اُنھین ہاتھ سے ٹٹول کر پکڑ لیتے ہین۔ چنانچہ ایک مچھلی آٹھ انچ لمبی جو اُسی وقت پکڑی گئی تھی ہمکو دکھائی تھی۔ بڑے بڑے

جانورون کے شکار مین بھی۔ اُنھون نے بھوٹیون کی طرح تیر و کمان سے
جو ایک وقت مین اُنکے قومی ہتھیار تھے۔ کبھی کام نہین لیا۔ بلکہ اُنھین ہمیشہ
دام و فریب سے پکڑتے ہین اور ایک معمولی طریقہ اُنھین دھوکے سے شکار کرنے
کا یہ ہے کہ چند لکڑیون پر ایک بڑا بھاری پتھر اس طرح سے رکھ دیتے ہین کہ
جب کوئی جانور۔ کھانے کے لالچ سے۔ ان لکڑیون کے پاس آتا ہے۔
اسیوقت وہ لکڑیان گر پڑتی ہین۔ اور لکڑیون کے ساتھ ہی پتھر آپڑتا ہے
اس سہل ترکیب سے اُنھون نے شیر تک مار لیے ہین اور اور جانور بھی ہرن
کے شکار کے لیے جو چارا یا (طعمہ) وہ کام مین لاتے ہین۔ وہ نہایت ہی
معمولی ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ ایک خاص جگہ تجویز کر کے اُسے پیشاب سے تر کرتے رہتے ہین۔ اور جب وہان شوریت پیدا ہو جاتی ہے اور ہرن اُسکے لالچ سے آنے لگتے ہین۔ یا یون کہیے

(زور دار دریا سے کالی یا سارد)





(دھرچولہ کا رسی کا پل درمیان نیپال اور انگریزی عملداری کے لانگ اسٹاف صاحب جھولے میں)

کہ جب اُس جگہ شوریت کی تہ جم جاتی ہے تب وہان ایک پتھر لکڑیون پر
اسطح آدھر رکھ دیتے ہین کہ پھر جو ہرن آتا ہے - وہ پتھر اُسپر گرے بغیر نہین رہتا
ان شاہی نسل کے جنگلی آدمیون مین اب اسدرجہ وحشت نہین ہے -
جو تیس برس پیشتر تھی - یہ راجا ر کے پاس - جو انسے ہمیشہ نہایت مہربانی سے
پیش آتے ہین - دوا لینے جاتے ہین اور مسافرون کے ہاتھ لکڑی کے پیالون
کا سودا کرتے ہین - لیکن خانہ بدوشی کی خو - جو اُنکی سرشت مین داخل ہے -
اُسکا اثر ابھی تک دور نہین ہوا - اور کوئی شئ ایسی نہین ہے - جو اُنکو بہت
دنون تک ایک جگہ رکھ سکے - وہ آج یہان تھے اور کل اور جگہ چلے گئے
پھر اُنکے کوچ مقام کا بھی پتا نہین لگتا ہے اور اپنا شاہی نسل سے ہونا
تو وہ کبھی بھولتے ہی نہین - بلکہ جب ہم اُن سے رخصت ہوئے - تو خود
ہمنے ہی اُنکو سلام کیا -

اسکاٹ سے ہماری روانگی پر راجا ر اس فکر مین سے تھے کہ ڈاکٹر لانگ
اسٹاف اُنکے چچا کو - جو کھرگ سنگھ کے والد تھے اور فالج کے عارضہ مین
مبتلا تھے - دیکھکر اُنکی نسبت اپنی راے دین - چنانچہ سڑک کے کنارے
ایک درخت کے سایہ مین ان ضعیف العمر شخص کو لا بٹھایا - اور ڈاکٹر صاحب
نے بھی اُنھین خوب دیکھا بھالا - اور نیز مفصل طور پر - اُس برقی بیٹری
کا بھی ٹھیک کام مین لانا بتلایا - جو کھرگ سنگھ نے اپنا فرض فرزندانہ
سمجھ کر خریدی تھی - اور جس کے خریدنے مین بہت کچھ دام صرف ہوئے
ہونگے - اس لیے کہ یہ ایک عمدہ قسم کی بیٹری تھی - یہ موقعہ بھی ایک عجب

لطف کا موقعہ تھا - اس وقت دہقانیون کا ایک گروہ تھا - جو اس ولایتی
علاج کا تماشا دیکھنے کے لیے جمع تھا - چھوٹے چھوٹے - لڑکے - لڑکیان -
گھُستے گھُستے - اُدھر اِدھر - جہان انھین نہ جانا چاہیے پہونچ جاتے تھے
ان سب کے درمیان مین راجبار اسکات کے چچا - ضعیف العمر نہایت تمکنت
کے ساتھ اپنی ڈانڈی مین سوار بیٹھے تھے - اور راجبار اُن کے برابر کھڑے
تھے اُنکے صاحبزادون کو بیٹری کا استعمال سمجھایا جا رہا تھا اور وہ ملائم
ہاتھون سے بیٹری مریض کے لگا رہے تھے - ہمارے سر پر چارون طرف
عالیشان پہاڑ کھڑا تھا - اور نیچے کالی ندی جوش خروش کے ساتھ بہتی تھی
جب ہمنے دریا کی جانب نیچے اُترنا شروع کیا - اُسی وقت سے ہمکو گرمی
معلوم ہونی شروع ہوئی - اس لیے کہ یہ سڑک گوری ندی کو جاتی تھی جسمین
برف کا پانی گل کر آتا ہے - او - گوری ندی سے ایک وادی کوہ کے کنارے
کنارے جو ہر چہار طرف پہاڑون سے گھری ہوئی ہے - اس مقام تک
چلی جاتی ہے - جہان پر - گوری اور کالی دونون ندیون کا سنگم ہے -
یہ سنگم - یا اتصال کا موقعہ بھی نہایت ہی متبرک موقعہ ہے اور یہان پر جاڑون
کے موسم مین - یعنی جس زمانہ مین کالی ندی کا زور کم ہو جاتا ہے ایک چھوٹا
سا پُل باندھ دیا جاتا ہے - تاکہ سوداگر اُتر سکین - اور جو اس مندر کے
جانیوالے ہین جو دونون دریاؤن کے درمیان ایک چھوٹے سے قطعۂ زمین پر واقع
ہے آجا سکین - نیپال کی جانب - ہماری سرکار انگریزی کی سرحد کالی ندی
ہے - جسے میدان کے رہنے والے ساردا کہتے ہین اور جو اوّل سے آخر تک

سوائے نکاس کے قریب کے کسی جگہ پایاب نہین ہوتی۔ اور نہایت تند و مد کے ساتھ بہتی ہے۔ اس دریا پر صرف ایک معلق پل وہ ہے۔ جو سرکار نے اسکات سے قریب ۳۰ میل نیچے بنایا ہے۔ یہ پل اس ترکیب کا بنا ہے۔ کہ اگر

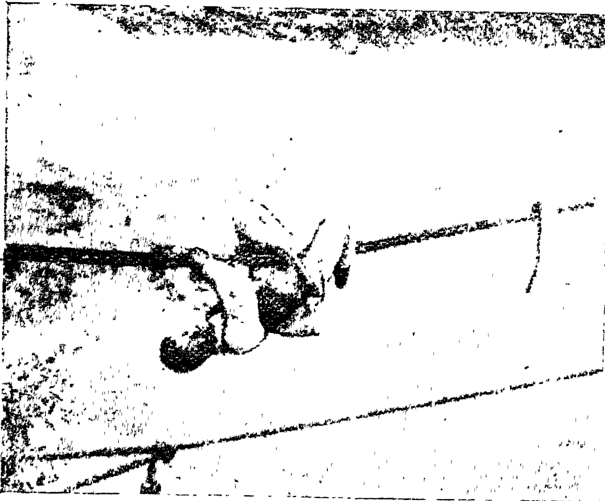
(نیپالی لفٹنٹ دھرچولہ مین)



عملداری سرکار کی جانب اس پل کا ایک پیچ یا قلابہ کھول دیا جائے تو کل پل دریا مین گر پڑے۔ اس پل کو دیکھکر۔ اُنیسوین صدی کے اُس ابتدائی زمانہ کی یاد آتی ہے۔ جبکہ سرکار کو نیپال سے کماؤن لیے ہوئے تھوڑے ہی دن گذرے تھے۔ اور جانبین۔ اپنے آپ کو حملہ سے محفوظ رکھنے کی فکر و کوشش مین تھے اسکے سوا جو اور پل ہین۔ انمین سے ایک جسپر ہم ابھی اُتر کر آئے ہین لٹھون کی ایک عارضی عمارت ہے۔ اور پتھرون کے ڈھیر پر دو لٹھے برابر برابر رکھے ہوئے ہین۔ تیسرا پل ہے ہین دھارچولا مین ملا جہان جاڑون مین پولیٹکل پیشکار

کا صدر مقام رہتا ہے دو شنری لیڈیون کی بودوباش ہے۔ اور ایام سرما مین بہت سے بھوٹیون کی فرودگاہ ہے۔ اُدھر منجانب نیپال۔ ایک کچہری کا مکان ہے۔ جیلخانہ ہے۔ اور ایک نیپالی لفٹنٹ کا جسے دیوانی اور فوجداری کے اختیارات حاصل ہین قیام گاہ ہے ان دونون سرحدون کے درمیان جو پل ہے وہ ایک رسّی کا بنا ہے۔ اس پل پر وہان کے عام آدمی۔ ہاتھ پیر کی مدد سے چڑھ جاتے ہین۔ اور ایک

(رسی کے پل سے ایک دیسی پار اُتر رہا ہے)

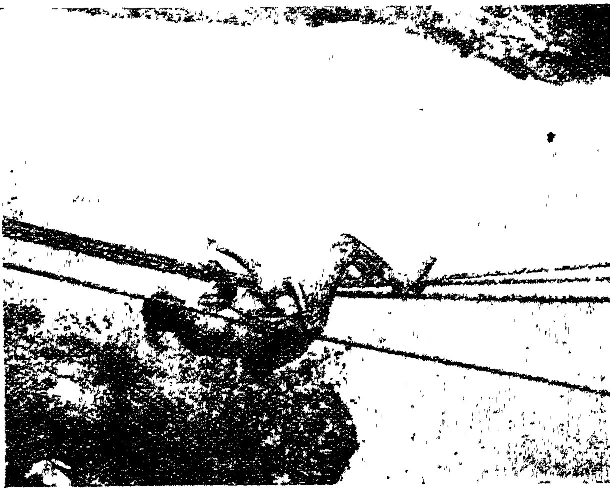


رسّی کا پھندا۔ جو اُن کی کمر مین بندھا ہوتا ہے۔ اُنھین قعر دریا مین گرنے سے روکتا ہے۔ اور رسّی کی رگڑ بچانے کے لیے اُس مین لکڑی کا ایک ڈنڈا لگا ہوتا ہے۔ مین اور لانگ اسٹاف بھی اس پل پر ہو آئے ہین۔ اور اگرچہ ہم ہرچند ایک دوسرے سے کہتے رہے۔ کہ وہان کے باشندون کی طرح ہم بھی اُس پل پر چڑھین۔ مگر کوئی راضی نہ ہوا۔ بلکہ چھینکا۔ ہمارے دل کو بہت بھایا۔

یہان سے چلکر ہم بلواکوٹ مین ٹھہرے جو اسکات سے ۱۲ میل ہے۔ اور پھر

دھارچولا مین جو وہان سے بھی دس میل اور آگے ہے- لیکن ان دونون جگہ شدت گرمی کے باعث جو کالی ندی کے طویل وادی کوہ مین- نہایت تکلیف وہ ہے- بہت کم قیام رہا- دوسرے مچھر اور مکھیان[1] چین نہین لینے دیتے تھے- اور دھارچولا مین- تو بچھوؤن سے بھی کام پڑا- مگر انہین سے صرف ایک ہی سے ہمکو گزند پہونچا- جاڑے کے موسم مین- جب کہ مین اور میری بی بی یہان پر دورہ مین تھے- تب بچھو اگرچہ ہمارے بستر اور تکیون کے نیچے سے بھی نکلے- اور نوکرون کے مکان مین تو ہمیشہ ہی نکلتے تھے پھر بھی ہم سب اپنی خوش نصیبی سے بچتے رہے- اور کسی کو کچھ گزند نہین پہونچا لیکن اس مرتبہ ایک بچھو نے

(رسی کے پل سے ایک نیپی پار اتر رہا ہے)



ہمارے ایک باورچی کی پیشانی مین دو جگہ ڈنک مارا- اُس بیچارے کو رات بھر اس تکلیف سے نیند نہ آئی- لیکن صبح کو لانگ اسٹاف نے کوکین- کی دو پچکاریان لگائین- اُس سے فوراً آرام ہو گیا- یہ ایک بڑا دلچسپ واقعہ ہے- اس لیے کہ بعض شخصون کا قول ہے- کہ پہاڑ مین بچھو اور سانپ

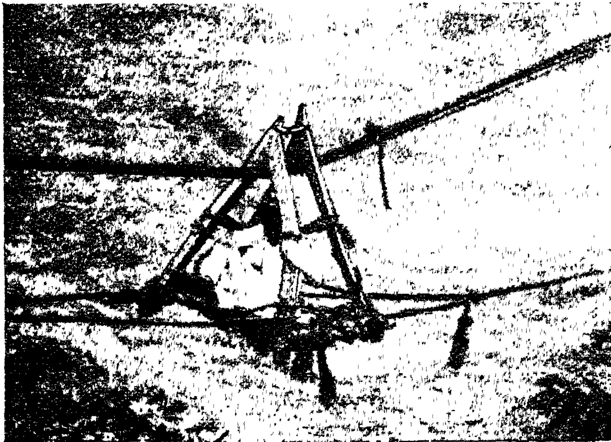
[1] Sand Fly.

کا زہر اثر نہین کرتا - مگر میرا تجربہ اس کے بالکل خلاف ہے - بلکہ بنسر مین میرا ایک نوکر سانپ کے کاٹے سے مرہی جاتا - اگر فوراً چاقو اور معمولی دواؤن سے کام نہ لیا جاتا -

کالی ندی کے وادی گرم کی گرمی سے اس وقت تک چھٹکارا نہین ہوتا جبتک کھیلا نہین پہونچ جاتے - جو ۵۰۰۰ فیٹ بلند ہے اور اسکات سے ۳۰ میل کے فاصلے پر ہے - یہان پر ہمنے اس خیال سے قیام کیا - کہ کل لشکر اس سخت گرمی کے اثر سے جو ہم سہتے آئے تھے بحال و تازہ دم ہو جائے -

سال گذشتہ مین کھیلا کے قریب ۹۰۰۰ فیٹ کی بلندی پر چیپلا کے اطراف مین چند گانؤن تھے - جہان ایک مردم خوار شیر نے تہلکہ ڈال رکھا تھا -

(رسّی کے پل پر جھولا)



پچاس برس پیشتر اونچے پہاڑون مین بھی شیرون کا ہونا ایک معمولی بات تھی - اور نیچے پہاڑون مین تو وہ بجائے خود ایک قطعی آزاد کا حکم رکھتے تھے - اور جو خوف و بربادی اُن کے سبب سے پھیلی ہوئی تھی - اُنکی کیفیت کتابون سے معلوم ہوتی ہے - لیکن فی زمانناً آبادی کے بڑھ جانے - اور زراعت کی عام ترقی سے

الموڑہ - اور رانی کھیت کے جنوب کی پہاڑیون مین شیر بہت کم نظر پڑتے ہین - اور ۹۰۰۰ فیٹ بلند پہاڑون مین تو وہ گویا بالکل مفقود ہین - اس صورت مین - چپلا پہاڑ کے اُتارون پر - جو ۱۳۰۰۰ فیٹ بلند ہین - ایک مردم خوار شیر کا ظاہر ہونا - ایک سخت حیرت اور خوف کا موجب تھا یہ پہلے تو ایک بڈھی عورت کو - جو ایک گوشہ مین گھاس کاٹ رہی تھی اُٹھالے گیا - لوگون نے اُسے خوب دیکھ لیا اور کچھ بیدلی سے تعاقب بھی کیا - مگر وہ شکار کو لیے صاف نکل گیا - یہ خبر کل دیہات مین پھیل گئی - اور ہر شخص کو پہاڑ کے تنہا مقامات مین اپنی جان کا خوف رہنے لگا - دوسری دفعہ اس شیر نے چند آدمیون کی جماعت پر جو ایک کھیت مین - اونچی فصل کاٹ رہے تھے حملہ کیا اور ایک بڈھے شخص کو جو اورون سے ذرا علیحدہ تھا - اُٹھالے گیا - اسوقت اور لوگون پر اتنا خوف غالب ہوا - کہ کسی نے تعاقب کی بھی جرات نہ کی - مگر یہ

(اونچی پہاڑیون کے باشندے)



حال دیکھکر آس پاس کے دیہات کے مکھیا چونکے - اور اُنھین یہ فکر ہوئی - کہ

کسطرح اس بلا کو دفع کیجئے نہین ایک آن بھی کسی کی جان کی خیر نہین۔ ان
لوگون کا دستور ہے۔ کہ عورتین اور بچے اکیلے۔ یا دو دو تین تین ساتھ ہوکر
جہان چاہتے ہین پھرتے رہتے ہین۔ اس لیئے کہ جنگلی جانورون کے حملہ کا
تو اُنھین بالعموم کچھ کھٹکا ہی نہین ہوتا۔ پس دوسرے روز ایک سو چند آدمی جمع
ہوئے۔ اور پتھر اور کلھاڑی ہتھیارون کی جگہ لے لیئے اس لیے کہ کوئی بندوق اُنکے
پاس نہ تھی۔ یہان کے لوگ عموماً بہادر اور مضبوط ہوتے ہین۔ اور اُنھین۔ اور
نیچے پہاڑون کے باشندون مین یہ فرق ہے۔ کہ اُنکی پوشاک محض ایک
سیاہ کمل ہوتا ہے۔ جو کمر اور سینہ سے نہایت صفائی کے ساتھ لپٹا ہوتا ہے
اور لوہے یا تانبے کی دو سلاخ یا سیخون سے بندھا ہوتا ہے۔ اس روز
اُنھون نے یہ ارادہ کر لیا۔ کہ ہرچہ بادا باد۔ آج ضرور اس شیر کو مارنا۔
اس عزم کے بعد فوراً ہی شیر کی تلاش شروع ہوئی۔ اور صرف ایک ہڈی
کوئی ہاتھ بھر لمبی۔ جو اس بڈھے آدمی مین سے بچی تھی ایک مقام پر پڑی ملی۔
لیکن یہ نہایت احتیاط کے ساتھ دبے پیرون تلاش کرتے رہے۔ آخرکار
بہادرون کی قسمت نے یاوری کی۔ اور وہ شیر ایک چٹان کے نیچے سوتا ملا۔
اُسے دیکھتے ہی یہ فوراً۔ برش وڈ کی جھاڑی کی آڑ مین۔ چپ چاپ چلے گئے
اور سب نے پتھرون کا ڈھیر اپنے پاس رکھ لیا۔ پھر صلاح کر کے ایک ایسے
شخص کو جو سب سے زیادہ اطمینان کے لائق تھا۔ اس کام کے لیے مامور کیا
کہ وہ چٹان پر چڑھ کر ایک بڑا سا پتھر۔ اُس سوتے شیر پر گرا دے۔ یہ کام اُس
شخص نے بھی۔ اس خوبی کے ساتھ انجام دیا۔ کہ وہ پتھر ٹھیک اُس شیر کی پیٹھ پر

جا کر پڑا - پتھر کے گرتے ہی - شیر جو زخمی ہو گیا تھا - غرّا کر اچھلا - اور اپنے حملہ آوروں کو دیکھتے ہی جو کود کود کر جھاڑی کے باہر آ گئے تھے سیدھا اُن کی طرف کو لپکا - لیکن سو آدمی جنھیں جان کی پرواہ نہ ہو اور زور زور سے پتھر مار رہے ہوں - کب سہل ڈرنے والے یا اپنے ارادہ سے باز آنے والے تھے اُن پتھروں نے شیر کا یہ حال کیا کہ اُسکے کل دانت ٹوٹ گئے بہت سے پتھر اُس کے مُنھ کے اندر چلے گئے اور اس کا کل بدن زخمی ہو گیا - اب اُسنے لوٹ کر بھاگنا چاہا - مگر لوگ بھی ایک میل تک پہاڑ پر اُسکا تعاقب کیے چلے گئے - لیکن جدھر وہ رخ کرتا تھا - یا جس طرف کو وہ جاتا تھا - اُدھر ہی اُسے پتھروں کی بوچھار سے جو بڑے زور سے برستے تھے نجات نہ ملتی تھی - یہ بھاگنے کے لائق تو پہلے ہی پتھر کی چوٹ سے جو اسکی کمر پر پڑا تھا نہیں رہا تھا اب بالکل تھک کر ایک بڑے ٹیلے کے نیچے کھڑا ہو گیا پھر کیا تھا - اب تو لوگوں نے اسے فوراً چاروں طرف سے گھیر لیا - اور اب پہلے سے بھی زیادہ زور سے خوب پتھر برسائے - جب یہ بیدم ہو کر گرا تب کل گانوں والے دوڑ پڑے اور آن کی آن میں کلھاڑیوں سے اُس کا کام تمام کر دیا - میں خوش نصیبی سے ایک دو دن پیچھے اُس گرد نواح میں پہونچا - اور میں نے اس کی کھال اور کھوپڑی دیکھی - اُسکی خارش دار کھال چونکہ کھینچی تانی نہیں گئی تھی - اس لیے خشک ہونے پر اسمیں شکن اور سلوٹیں پڑ گئی تھیں - پھر بھی ۹ فیٹ سے کچھ ہی کم لمبی تھی - اور جگہ جگہ جہاں کلھاڑیاں لگیں تھیں وہاں بڑے بڑے نشان تھے دانت ایک ثابت باقی نہیں رہا تھا - اور یہ پتھر پھینکنے والوں کی نشانہ بازی

کا ایک صریح ثبوت تھا - ظاہرا یہ شیر نہایت بڈھا تھا اور کسی اور جانور کے شکار کے لائق نہ ہنے سے مردم خوار ہو گیا تھا گاؤن کے لوگون کی جماعت نے جو اس جنگ وجدل مین شریک تھی ہمین اس معرکہ کی کل کیفیت تفصیل وار سنائی - اور ایک ایک

(اونچی پہاڑیون کے باشندے)



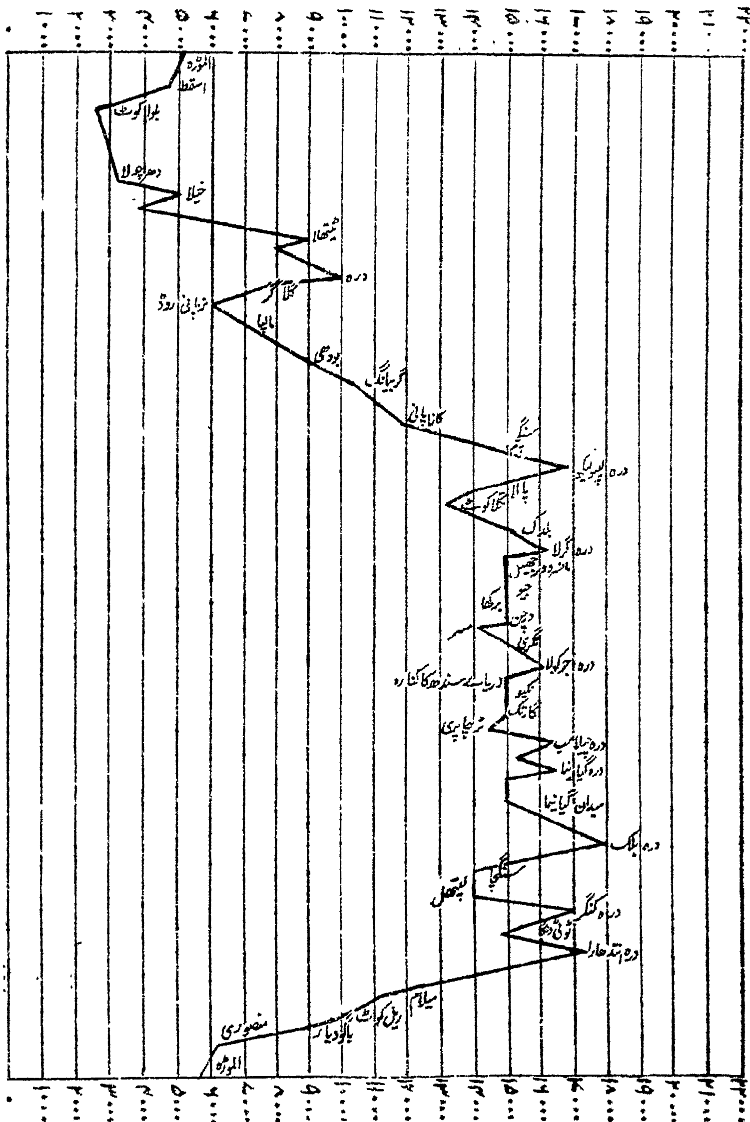
چٹان اور بڑے بڑے پتھرون کا نشان دیکر کل معرکہ آرائی کی کیفیت از سر نو دکھلائی - لانگ اسٹاف صاحب مریضون کو جو ہر چہار طرف سے غول کے غول چلے آتے تھے دوا تقسیم کرنے اور نسخے لکھنے مین مصروف رہتے تھے - یہان پر لوگون کو ایک عام شکایت یہ تھی کہ ایک شخص ہر طرح پر تندرست و توانا لڑکھڑاتا ہوا تھا - اور اس نے ایک ہاتھ سے سینہ کے نیچے مقام کو آہستہ آہستہ پیٹا - اور ادھر ادھر بری طرح سے سر کو چلانا شروع کیا - اور دوسرا ہاتھ ہے کہ ہوا مین کسی خیالی دشمن کے پکڑنے کے لیے برابر چلائے جاتا ہے - چنانچہ جس طرح کوئی مدرسہ کا

(ہماری خیام گاہ الگزلیس اور ہنزی اسباب کھول رہے ہین)



لڑکا بڑے دن کے جلسون کے بعد اپنے گھر کے ڈاکٹر سے اپنے مزاج کی کیفیت بیان کرے۔ اُس سے بھی زیادہ صاف طور پر۔ اُس شخص کا حال اُس کے انگلیون کے مروڑنے۔ اور اُس کے کل انداز سے ظاہر ہو جاتا ہے۔ اس شکایت کا علاج بھی جو بجائے خود بہت قوی تھا۔ اور قوی ہونے کے باعث لوگون کو بہت پسند تھا۔ ہمیشہ ایک ہی کیا جاتا تھا۔ بلکہ کیلومل اور کولوسنتھ کو یہان کے لوگ ہمیشہ بہت شوق سے یاد کرتے ہین

نقشہ



نقشہ جس سے مختلف مقامات کی بلندی ظاہر ہوتی ہے

تیسرا باب
پاک سرزمین کے پُر تقدس افسانے

کھیلا[1] کے مقام سے ہماری نگاہ وادی کوہ کے - اُس پار ہمالیہ کے اُس
حصہ پر پڑتی ہے - جو اونچے اونچے پہاڑون اور برفستانی چوٹیون سے
پُر ہے اور تمام دنیا مین اپنی شان و شوکت کے لحاظ سے بے نظیر ہے
اس چھوٹے سے حصہ ملک مین جو مشرق کی جانب نیپال سے مغرب کی طرف
ریاست ٹیڑھی تک پھیلا ہوا ہے - اور جس کا عرض سرحد تبت کے کنارہ
کنارہ صرف تیس ۳۰ میل ہے پہاڑون کا ایک مجمع ہے - جو بہ ہیئت مجموعی
دنیا کے کسی حصہ مین اپنا جواب نہین رکھتا - اس چھوٹے سے حصہ مین
کوئی اسی چوٹیان - بیس ہزار فیٹ اور اُس سے بھی زیادہ بلند ہین - اور
جسطرح موتیون مین ہیرے جڑے ہون اسی طرح دنیا کے چند بلند پہاڑ انکے
درمیان نظر آتے ہین - ان سے آگے چل کر تبت کا بلند میدان ہے
جسمین گرلا[2] مان دھاتا - اور قلۂ کیلاش اپنے ہمسرون سے بلند تر صاف
نمایان ہین - اور یہی - یا مقدس کیلاش کی چوٹی - پُر تمکنت و باوقار پہاڑون
کا راجہ دھراج - کل گرد و نواح کے ملک پر حاوی ہے اور سوا
اس کے جب اُس دلچسپ ملک کے متبرک اور مذہبی تعلقات پر جو ہندوٗون
اور بودھ کے دلون مین جاگزین ہین - غور کیا جائے تب کتاب مقدس کے

[2] Gurla Mandhata. [1] Khela

ان الفاظ کے معنی سمجھ مین آتے ہین - کہ "جہان تو کھڑا ہے وہ جگہ پاک ہے"۔
تبت کا مرتفع میدان (Plateau) جو سرکاری سرحد کے ملحق ہے - سطح سمندر سے - تیرہ ہزار فیٹ سے ۱۵۰۰۰ ہزار فیٹ تک بلند ہے اور اُس کے بلند ترین حصہ مین گنگری[۵۱] پہاڑون کا سلسلہ - یا کیلاش کی چوٹیان جو گارٹک[۵۲] کے گوشہ جنوب و مغرب مین واقع ہین - صاف نمایان ہین انکی بلندی عموماً اس مرتفع میدان سے بھی قریب چار ہزار فیٹ کے زیادہ ہے - یا یون

(منذہ دیبی (۲۵۰۰۹ فیٹ) اور مشرقی چوٹی (۲۴۳۷۹ فیٹ) دونون چوٹیون کی تصویر بیس ہزار فیٹ بلندی پر جنوبی جانب سے لی گئی ہے)

کہو - کہ یہ سطح سمندر سے ٹھیک ۱۹۵۰۰ فیٹ بلند ہین کیلاش کی وہ چوٹی - یعنی وہ مشہور و متبرک پہاڑ ۲۱۸۵۰ فیٹ بلند - جسے اہل تبت ٹسی[۵۳] کہتے ہین - باقی کل سلسلہ سے دو ہزار فیٹ بلند تر ہے - اور نہایت

۵۱ Gangri ۵۲ Gartok. ۵۳ Tise.

(نندہ دیبی (۲۵،۶۶۹ فیٹ) اور مشرقی چوٹی (۲۴،۳۷۹ فیٹ) دونون چوٹیون کی تصویر بیس ہزار فیٹ بلندی پر جنوبی جانب سے لی گئی ہے)



تمکنت کے ساتھ بشکل مخروطی بہت فاصلہ سے صاف نمایان ہے، اور جو پہاڑ اس کوہ مقدس کا مد مقابل ہو سکتا ہے۔ وہ صرف گرلا مان دھاتا[۱] ۲۵۳۵۰ فیٹ بلند ہے جسے اصل تبت میمو[۲] - یا میمونام - میمری کہتے ہین - اور جو تبت کے بلند ترین پہاڑون مین سے ہے - ان دونون کے درمیان - رکس تال[۳] - اور مان سرور[۴] کی جھیل سطح سمندر سے ۱۴۸۵۰ فیٹ - اور ۱۴۹۰۰ فیٹ کی بلندی پر واقع ہین - اہل تبت انھین اپنی زبان مین - لنگانگ[۵] اور مبانگ کہتے ہین - اور ملک کا جو حصہ ان سے گھرا ہوا ہے - اس سے بڑھکر - کل ہندوؤن اور تبت کے رہنے والے بودھون کا کل مذہب کسی دوسرے

---

۱ Gurla Mandhata. ۲ Memo, Memo-Nam-Nyimri.

۳ Rakas Tal. ۴ Mánsarowar. ۵ Lagang, Mobang.

مقام کا نشان نہین دیتا-

جنوب کی جانب کسی قدر آگے بڑھکر- تبت اور سرکاری سرحد کے برابر برابر ایک اونچا سلسلہ پہاڑون کا ہے- جس سے دریا نکل کر دونون جانب بہتے ہین اور جس کی بلندی بدرجۂ اوسط سطح سمندر سے ۱۸۰۰۰ فیٹ سے زیادہ- اور جس کی بلندترین چوٹی کامٹ[۵۱] ۲۵۳۷۳ فیٹ بلند ہے- یہانپر کسی مقام سے یہ ممکن نہین ہے- کہ ۱۶۵۷۰ فیٹ کی بلندی درہ نیتی[۵۲] کی یا ۱۶۷۸۰ فیٹ کی بلندی درہ لیپولیکہ کے طے کیے بغیر- کوئی سرکاری عملداری- الموڑہ یا گڑھوال مین داخل ہوسکے- اور دوسرے درے ۱۷۵۹۰ فیٹ سے زیادہ یعنی- انتادھارا[۵۳] - مانا-تک ۱۷۸۹۰ فیٹ اور نیو[۵۴] ۱۸۵۰۰ فیٹ- اور لنکپیا[۵۵] ۱۸۱۵۰ فیٹ اور بھی زیادہ بلند ہین پھر گلیسیرس[۵۶]- اور چھپے ہوئے غارون کی وجہ سے راستہ اسقدر خطرناک ہے- کہ اکثر اوقات سوداگر لوگ بھی اس خیال سے- کہ مبادا کسی پوشیدہ شگاف مین گر کر زندہ درگور ہو جائین اپنے جسم سے بلیان باندھ کر چلتے ہین-

الموڑہ اور گڑھوال ہردو مقامات مین- برفستانی پہاڑون کے نہایت قابل وقعت سلسلے جو تفریق دریاؤن کے مقام سے- ایک قطار مین- ۲۰ میل سے ۳۰ میل تک جنوب کی جانب پائے جاتے ہین- اُن بلند پہاڑیون کی بدولت

[۵۱] Kamet. [۵۲] Niti Pass, Lepu Lekh Pass.

[۵۳] Untradhara, Mana. [۵۴] Neo, [۵۵] Lankapya.

[۵۶] Glaciers

جو ہمیشہ برف سے ڈھکی رہتی ہین - کل ملے ہوئے معلوم ہوتے ہین - حالانکہ اُنکے درمیان - بڑے بڑے تنگ راستے جو تبت کے خاص خاص درون کو جاتے ہین - حائل ہین - یہی درے ہندوستان اور وسط ایشیا کے درمیان - تجارت کی خاص سڑکین ہین - ان مین سے خاص مجموعہ وہ ہے - جس کی سب سے اونچی چوٹی - نندادیوی[1] - ۲۵۶۸۹ فیٹ بلند ہے

انگریزی عملداری

جو کل سرکار مین سب سے زیادہ بلند پہاڑ



ہے ترسول کا عظیم الشان سلسلہ جو دس میل تک کسی جگہ بائیس ہزار فیٹ سے کم بلند نہین ہے - نندادیوی سے ملا ہوا ہے لیکن دس میل سے آگے چل کر نندادیوی کے مقابل - گوشۂ جنوب و مغرب کی جانب - اسکی تین چوٹیان - ۲۳۴۰۶ فیٹ - ۲۲۴۹۰ فیٹ اور ۲۲۳۶۰ فیٹ بلند - ایک خوش نما منظر کی مثال بہت دور سے صاف نظر آتی ہین - اُن مین سب سے اونچی یعنی مغربی

---

[1] Nanda Devi.

چوٹی کی تین اور چوٹیان کہ وہ سب ۲۰۰۰۰ ہزار فیٹ سے زیادہ بلند ہین۔ اسکے
شمال وجنوب مین واقع ہین۔ اور مشرقی چوٹی۔ نندا دیوی سے۔ بذریعہ اُن
چوٹیون کے جو ۲۱۸۵۹ - اور ۲۱۶۲۴ - اور ۲۴۳۷۶ فیٹ بلند ہین۔
ملی ہوئی ہے۔ اور اسکے قریب ہی ۲۲۵۳۰ فیٹ کی بلندی پر نندا کوٹ[1]
ہے۔ نندا دیوی کے گوشہ شمال و مغرب مین دھولا گری[2] ۲۳۱۸۴ فیٹ بلند
ہے۔ اور پھر اسکے شمال و مشرق مین پانچ اور چوٹیان ہین۔ جن کی بلندی
۲۰۷۵۴ فیٹ سے لیکر ۲۳۲۲ فیٹ تک ہے۔

اسی سال (سنہ ۱۹۰۵ع) جون کے مہینے مین۔ ڈاکٹر لانگ اسٹاف۔ اور اُنکے
دونون ہمراہی۔ اٹلی کے رہنے والون نے۔ نندا دیوی۔ اور نندا کوٹ کے
مشرق کی جانب۔ تین۔ بڑے بڑے وادیون کا حال دریافت کیا۔ اور دو
برفستانی درون کو جن پر ابھی تک کسی نے جانے کا قصد نہین کیا تھا۔ اور جو
تقریباً ۱۸۰۰۰ ہزار فیٹ بلند ہین کامیابی کے ساتھ عبور کیا۔ ان دونون گھاٹیون
مین انھین اپنا اسباب آپ لیجانا پڑا۔ اس لیے کہ چڑھائی سخت ہونے کے
باعث اُن کے بھوٹیا قلی ہمت چھوڑ بیٹھے۔

ان لوگون نے نندا دیوی کی۔ مشرقی چوٹی پر بھی چڑھنے کا قصد کیا۔ اور تین
دن تک چڑھتے رہے۔ اور دو جگہ ڈیرہ بنا کر شب باش ہوئے۔ آخر ڈیرہ اُنھون
نے ٹھیک اُس آبشار پر بنایا تھا۔ جو کماؤن اور گڑھوال کے درمیان ۱۹۰۰۰ ہزار
فیٹ سے زیادہ بلندی پر واقع ہے۔ مگر پھر چڑھنا۔ بند کر دیا۔ اس لیے کہ اول

[1] Nanda Kot. [2] Dhaulagiri.

تو چڑھائی بہت لمبی تھی - اور دوسری دقت یہ تھی - کہ انھین تین دن کی خوراک اپنے ساتھ لیجانی پڑی تھی - اِسی مہینہ مین اُنھون نے - نند اکوٹ پر بھی چڑھنے کا قصد کیا - لیکن جب کہ چوٹی - کوئی ہزار فیٹ کے قریب رہ گئی اُس وقت انکو مجبوراً واپس آنا پڑا - اس لیے کہ آگے بڑھنے مین برف کی دہائی گرنے کا خوف تھا اور ڈاکٹر لانگ اسٹاف کے گرلا مان دھاتا کے تجربہ کے لحاظ سے جس کا حال اُنھون نے ایک دوسرے باب مین مفصل بیان کیا ہے - اُنکی یہ احتیاط غالباً صحیح تھی -

نندا دیوی کے سلسلے کی جانب مشرق - پنج چوٹی - یعنی پانچ چوٹیون والا سلسلہ ہے اور اسکی چوٹیان - ۱۹۹۲۳ فیٹ سے لیکر ۲۲۶۶۱ فیٹ تک بلند ہین - اور اس سے بھی آگے بڑھ کر مشرق مین - ایک دوسرا سلسلہ ہے - جسکی بہت سی چوٹیان ہین - جو ۲۰۰۰۰ فیٹ سے زیادہ بلند ہین - اور نندا دیوی کے سلسلے کی جانب مغرب - بدری ناتھ - کدار ناتھ اور گنگوتری کے مقدس پہاڑ اور اور پہاڑ ہین جو شمال سے جنوب کی جانب - ۲۶ میل - اور مشرق سے مغرب کی جانب ۲۰ میل کے رقبہ مین - قلات کوہ کے ایک مرقعہ کے مانند نظر آتے ہین - جس کی شان و عظمت بیان سے باہر ہے - اس لیے کہ اس تھوڑے سے رقبہ مین - چار چوٹیان ۲۳۰۰۰ ہزار فیٹ سے زیادہ - نو چوٹیان ۲۲۰۰۰ فیٹ سے - گیارہ چوٹیان ۲۱۰۰۰ ہزار اور آٹھ چوٹیان ۲۰۰۰۰ ہزار فیٹ سے زیادہ بلند ہین -

اس حالت مین - یہ بات بے تکلف کہی جاسکتی ہے - کہ کل کرۂ زمین پر جو

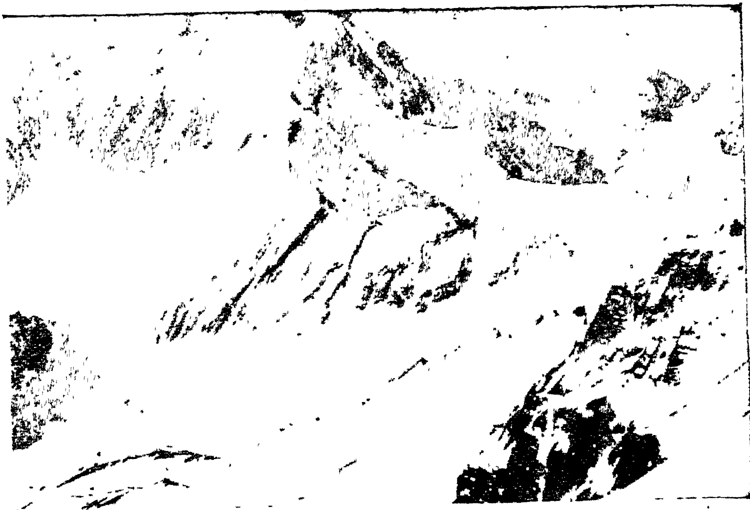
بجاے خود (الگربس اور نہری) (سندہ دیوی پر انیس ہزار فیٹ کی بلندی پر قیام)



خوش نما ہے کوئی دوسرا مقام ایسا نہین ہے جو حسن و لطافت کے لحاظ سے اس مقام کا مدمقابل ہو جہان ہمیشہ برف جمع رہتی ہے - اور جس شی کی تعریف ہر ایک سے محال ہے - اُس کی شان مین ہندوستان کے ایک کامل شخص نے جو الفاظ ذیل - اپنی زور طبیعت سے لکھے ہین وہ نہایت واجبی ہین - اور اُن مین سرمو مبالغہ نہین ہے -

"وہ جو ہماچل کا دھیان کرتا ہے - اُسے گو دیکھنا نصیب نہو - پھر بھی اسکا درجہ اُس شخص سے بڑھا ہوا ہے جو کاشی مین عبادت کرتا ہے - اور جو ہماچل کا دھیان کرتا ہے - اُس کے کل پاپ دور ہو جاتے ہین - جن جیوون کی مرت ہماچل پر ہوتی ہے - اور جو مرتے وقت ہماچل کے برفستانی مقامات کا دھیان

(سندہ کوٹ اور برفانی چشمے)



کرتے ہین - وہ کُل گناہون سے بری ہوجاتے ہین - میری طاقت سے باہر ہے - کہ مین دیوتاؤن کے سوجگون ہین - تجھسے ہماچل کے مہا - برنن کرسکون جہان شیوجی کا باس ہے اور جہان گنگا - وشن مہاراج کے چرنون سے نکل کر - کنول کے پھول کے تس کی مانند باریک دھار سے مرت لوک مین گرتی ہے - پھر مجھے مان سرودر کے درشن ہوتے ہین جہان شیوجی ہنس روپ ہوکر رہتے ہین - یہ جھیل - برھما کے ہردے سے اپتت ہوئی ہے - اور اسمین مہادیوجی - اور کل دیوتاؤن کا باس ہے - جن کی دیھہ - مان سرودر کے رینکا (ریت) سے - ارس پرس کرتے ہین - (چھو جاتے ہین) یا جو اس جھیل کے پانی مین اشنان کرتے ہین - وہ برہم لوک کو جاتے ہین - اور جو یہان سے جل کو پان - (نوش) کرتے ہین - وہ شیولوک کو جاتے ہین - اور اُنکے سو جنم کے پاپ ناس ہوجاتے ہین - حتی کہ جس پشو پکشی کا بھی نام مان سرودر ہو - وہ بھی

اس نام کی برکت سے برہم لوک کو چلا جاے گا - اسکا پانی موتیون کی طرح جھلکتا ہے - اور ہماچل کے مثال کوئی دوسرا پہاڑ نہین ہے اس لیے کہ یہان

کیلاش پربت (مندہ دلوی (دایین جانب) اور مشرقی چوٹی (داہنی جانب) جیسی کرنندہ کوٹ سے نظر آتی ہین)



اور مان سرودر تال ہے - اور جسطرح سورج کے پرکاش پر اوس جاتی رہتی ہے اسیطرح ہماچل کے درشنون سے منشون کے پاپ ناس ہو جاتے ہین (راماین)

جس طرح اہل ہنود کے مذہبی خیالات مین اس مقام نے - موجود مرتبہ بتدریج حاصل کیا ہے - اسکا ذکر بھی لطف سے خالی نہین ہے - اس لیے کہ یہ مقام اُس شارع عام پر نہین ہے جس راہ سے آریہ لوگ ہندوستان مین آئے تھے - ونظر بران اس مقام کے اسقدر عظمت حاصل کرنے کا سبب صرف بجز اسکے اعلیٰ درجہ کی خوبصورتی - اور عجیب و غریب خوبیون کے - اور کچھ نہین معلوم ہوتا - کیونکہ جس راستہ سے - حملہ اور - ایک دوسرے کے بعد آکے

انھین کے قدم بقدم - آریہ بھی باختر سے ہندوکش - اور افغانستان کے وادی کابل سے گذر کر بالآخر دریاے سندھ کے پار اُترے - مگر کوہ ہمالیہ کی شان وعظمت اہل ہنود کی نگاہ مین قدیم الایام سے چلی آتی تھی - اور اُن کا یہ قول تھا کہ سنسکرت زبان اصلی اور خالص حالت مین - اُنھین شمالی مقامات بالخصوص کاشمیر اور بدری ناتھ مین محفوظ رہے - بلکہ بدری ناتھ کی تو حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے ظہور سے بھی چند صدی پیشتر - معدن علم اور تقدس ہونے کے لحاظ سے کمال شہرت تھی - اور وہ مقام مبارک جہان سرت جاودانی کا گھر ہو - اُنھین عظیم الشان پہاڑون مین بتایا جاتا تھا - اس جگہ کے لوگ نہایت صاحب جود وکرم وخوش حال ہین - اور خوشی کبھی ان سے جدا نہین ہوتی اور زوال کبھی انمین دخل نہین پاتا - اُنکے ملک مین نہ سردی ہے - نہ گرمی - نہ اضمحلال - نہ بیماری نہ رنج نہ خوف نہ مینھ ہی مینھ ہے - نہ دھوپ ہی دھوپ (راماین -)

یہ الفاظ ہین - جو کماؤن[1] کی شان مین لکھے گئے ہین - پھر اسی نظم رزمیہ مین مذکور ہے - کہ یہ وہ مقام ہے - جہان سانپ اور نیولے - شیر و ہرن - بڑی ملنساری کے ساتھ آپسمین کلیلین کرتے ہین - غرضکہ قدیم زمانہ سے ہم کو پتا لگتا ہے - کہ یہ مقام نہایت متبرک اور دیوتاؤن کا مسکن سمجھا جاتا ہے - اور یہان پر بہت سے مقامات قابل زیارت ہین - بدری ناتھ مین ہی کرشن مہاراج نے - سو برس تک ایک پیر سے کھڑے ہوکر - اوپر کو ہاتھ اُٹھائے

[1] Kumaon

محض ہوا کے آہار پر۔ نرگن۔ تپشیا۔ کی ہے۔ ان کا۔ شریر دربل ہو گیا تھا
اور بیرون کی رگین پھول آئین تھین۔ اور یہ حالت مذکورۂ بالا کا۔ ایک
لازمی نتیجہ تھا۔ پھر ایٹکنسن[۱] صاحب کی کتاب ہمالائن ڈسٹرکٹ مین لکھا ہے
کہ اس بات کا قیاس کرنا کچھ مشکل نہین ہے۔ کہ جب آریہ قوم کے لوگ
گنگا پر پہونچے ہونگے۔ تب اُنھون نے چند علو ہمت شخص اُسکا مخرج دریافت
کرنے کے لیے بھیجے ہونگے۔ یہ جب برفستانی سلسلہ کو طے کر کے دشوار گذار
درون اور تبت کے مسطح میدانون سے گذرے۔ تب ان کو پہاڑون کا وہ
مجمع نظر آیا جو (مشرقی چوٹی (بائین جانب) اور رنند ادیبی کا داہنا رخ جیسا کہ وادی ملم سے نظر آتا ہے



کیلاش کے نام
سے مشہور ہے
اور وہ جھیلین
دکھلائی دین
جنسے بڑے
بڑے دریا نکلکر
تمام ملک کو
سیراب کرتے ہین
اور جان تازہ
بخشتے ہین۔

۱۔ Atkinson's Himalayan Districts

یہان کے پہاڑون کی شان وشوکت عالم تنہائی کی ہیبت - اثناء راہ کی دقتین - اور خوف وخطر ہی بجاے خود ہی فی نفسہ - ایسے لوگون کو جن کی طبیعتین سادہ اور مضمون خیز - واقع ہوئی تھین - قدرتی طور پر - یہ خیال دلانے کے لیے کافی تھے - کہ جس بیکنٹھ کی انھین تلاش تھی - وہ یہین ہے - اور جن دیوتاؤن کو مثل اگنی - وایو اور اندر وغیرہ کی لطیف صورتون مین - وہ میدان مین پوجتے رہے تھے - اُن کا اصلی مسکن یہین ہے - رفتہ رفتہ برہمنون کی مداخلت سے قدرتی شکتون کی پرستش کے بجاے وہ سلسلہ قایم کیا جس مین عابد ومعبود کے درمیان - ایک فرقہ پاک (یعنی پنڈتون) کا توسل لازمی تھا - چنانچہ - ویدون کے برہم کی جگہ - برہما - وشنو اور شیو کی تثلیث قائم ہوئی - جو ہماچل پر قابض ہوئی - اور کوہ میرو[۱] - ہندوؤن کے دیوتاؤن کا اولمپس[۲] قرار پایا -

کوہ میرو کے حالات نہایت شرح وبسط کے ساتھ لکھے گئے ہین - پھر بھی ظاہرا اس امر مین بہت کم شبہہ ہے کہ جو ملک کاشمیر کے شمال مین واقع ہے اُس کے - اور اس ملک کے حالات جو کماؤن[۳] کے شمال مین ہے - مخلوط ہین - اور بعض بیانات کے بموجب کوہ میرو - صاف صاف پہاڑون کے اُس مجمع کا نشان دیتا ہے جو کاشمیر کے شمال ومغرب مین واقع ہے اور دوسرے بیانات کے بموجب اُن پہاڑون کا نشان دیتا ہے جو کیلاش ومان سرور کے نواح مین واقع ہے - لیکن اُن بیانات کا اصلی مفہوم کچھ ہی کیون نہ ہو - اسمین کچھ کلام نہین ہے - کہ جو روایتین یہان مشہور ہین - وہ اُسی مقام کا

---

[۱] Meru [۲] Olympus [۳] Kumaon

نشان دیتی ہین جو ضلع الموڑہ کے عین شمال مین واقع ہے - اور یہی فی زمانناً ہندوؤن کا عام اعتقاد ہے -

"جب ایشر کو اس سنسار کے پیدا کرنے کی اچھا ہوئی - تب وہ فوراً وشنو کے سروپ مین پرگھٹ ہوئے - اُس وقت تمام عالم مین پانی ہی پانی تھا - اور وشن بھگوان ایک سمپا پر جو سانپ کے پھن پر ٹھہرے ہوئے تھے سیَن کرتے تھے - اس وقت وشن بھگوان کی ناف سے ایک کنول پیدا ہوا - اور اُس کنول سے برھما برآمد ہوئے - پھر برھما نے - سات بڑے بڑے دیپ رچے جنمین سے ایک جمبو دیپ ہے - اس جمبو دیپ کے بیچ مین کوہ میرو جسکے طرح طرح کے رنگ ہین - باعظمت وشان واقع ہے - مشرق مین اُسکا رنگ برھمون کے فرقے کے مانند - جو پوجاریون کا فرقہ ہے - سفید ہے جنوب کی جانب مثل ویشیون کے جو تجارت پیشہ ہین زرد ہے - شمال مین چھتریون کے مثال جو جنگ جو اور جنگ آور ہین - سرخ ہے - اور مغرب مین شودرون کے مانند - جو خدمت گذار ہین - سیاہ ہے - اس کے گرد چار پہاڑ پشتہ کی طرح واقع ہین - ان مین سے ہر ایک پر جدا جدا - کدم - جامن - پیپل - اور گولر کا پیڑ ہے - اور چار ہی - بڑے بڑے بن - اور چار ہی بڑی بڑی جھیلین ہین - ان مین سے ایک جھیل مان سرور ہے - جسے اہل تبت موبانگ[۵۱] - یا مپان[۵۲] کہتے ہین - اور انکا جل دیوتا پیتے ہین -

[۵۱] Mobang

[۵۲] Mapan

(تبت کے راستے پر مزدور لوگ مرمت کرتے ہوئے)



یہان - سُرگ کے لوگ - (عالم) مین جہان دھرما تما جیو رہتے ہین اور جہان ادھرمی سو جنم تک بھی نہین پہونچ سکتے - یہان نہ رنج ہے - نہ تکان - نہ بھوک نہ خوف - یہان کے باشندون کو بڑھاپا نہین ستاتا - اور وہ دس بارہ ہزار برس تک لگاتار سکھ بھوگتے رہتے ہین - برسات کے دیوی کو یہان مینھ برسانے کی ضرورت نہین پڑتی - اس لیے کہ یہان کی زمین پانی کی پیاسی نہین - اور نہ یہان کال - یا جگون کی تفریق ہے ؎

بیان مذکورۂ بالا کو اولیمپس[۱] کے حالات سے جو ہومر نے لکھے ہین - مقابلہ کیجیے - (دیکھو اوڈسی[۲] باب - ۶ - صفحہ ۲۲) اولیمپس[۳] - جو (بقول ہومر) دیوتاؤن کا مسکن ہے - ہمیشہ کے لیے قائم ہے - اسے نہ ہوا سے صدمہ پہونچتا ہے نہ مینھ سے نہ برف اسکے قریب آتی ہے - بلکہ ایک نہایت پاکیزہ اور صاف ہوا جسمین بادل - (غبار) کا نام و نشان نہین ہوتا - اُس کے گرد چھائے ہوئے ہے - اور ایک نہایت صاف و سفید روشنی وہان پھیلی ہوئی ہے - یہان دیوتا - اپنی تمام زندگی حالت خوشی مین بسر کرتے ہین - (بوچر و لنگ[۴]) اور ٹینسن[۵] نے بھی پاسنگ اوف آرتھر مین اس بات کو یون بیان کیا ہے -

وادی ایویلین[۶] جو ایک جزیرہ مین واقع ہے - وہ وادی ہے - جہان نہ مینھ برستا ہے - نہ برف نہ اولے - اور نہ کبھی زور کی ہوا چلتی ہے

[۱] Olympus [۲] Odyssey [۳] Olympus

[۴] Butcher & Lang [۵] Tennyson ; Passing of Arthur

[۶] Avilion

یہ بڑی بڑی چراگاہون - اور میوون کے وسیع باغون سے مالامال ہے
اسکی سایہ دار کنج اور نشیبون کی حد سمندر رہے ہے -

تبت والون نے بودھ مذہب ہندوستان سے حاصل کیا ہے - اس صورت مین - یہ ایک قدرتی امر ہے - کہ کیلاش اور مان سرور کے ملک کو - جو ہندوؤن کا بہشت - یا سُرگ ہے اہل تبت بھی نہایت متبرک سمجھین - پس ہمارے نزدیک یہ کوئی تعجب کی بات نہین ہے کہ تبت والے - مان سرور کو رمپوک[۵۱] یعنی جھیل مقدس کہتے ہین - اور کیلاش کو اپنے دیوتاؤن کا بہشت سمجھتے ہین - بھوٹیون پر بھی (جو مغلون کی نسل سے ہین) - اور ہماری سرحد پر رہتے ہین - ہندوؤن اور بودھ کی نگاہ مین - ملک مذکور کی اسقدر عزّت ہونے کا - یہ اثر ہوا ہے - کہ خود انکی نگاہ مین اس ملک کی بہت کچھ مذہبی وقعت ہے - اور وہ اسے اپنا بہشت سمجھتے ہین - جہان برہم سرب شکتی مان کا استھان ہے -

وڈل صاحب اپنی کتاب بدھزم[۵۲] اوف تبت مین اہل تبت کے اعتقاد کی نسبت یہ لکھتے ہین -

ہر ایک لوک - آکاش مین - جو اتھاہ ہے - یعنی جس کی وسعت کا اندازہ ناممکن ہے - نیلی ہوا کے تانے - بانے پر - کوندتی ہوئی بجلی کی طرح ٹھہرا ہوا ہے اور ہیرے کے مثال سخت اور لازوال ہے - اسپر پانی کا آکار بنا ہے اور پانی پر سونے کی بنیاد ہے - اور اس بنیاد پر - پرتھوی - رکھی ہوئی ہے جس کے دُھرے سے میرو کا پہاڑ - جو اس ملک کا - اولیمپس ہے - ۸۴۰۰۰ ہزار

Waddle : Budhism of Tibet ۵۲ Rimpoche ۵۱

یسل تک اونچا ہوتا چلا گیا ہے - اس کے اوپر آسمان ہے - اور نیچے چھوٹی چھوٹی پہاڑیاں ہین - اُس کے اردگرد - سمندر ہین - چار بڑے بڑے دیپ ہین - جنکی بنیادین ٹھوس سونے کے کچھوے کی شکل کی ہین ان دیپون اور کوہ میرو کے درمیان سات سونے کے پہاڑون کے جو کوہ میرو کے ہم مرکز ہین - حلقے ہین - جن ہین سب سے بھیتر کا ۴۰۰۰۰ چالیس ہزار میل اونچا ہے - بیچ ہین - سات سمندر نہایت خوشبودار - دودھ - دہی گھی - رکت یا گنے کے رس - بش یا مدھرا کھاری - اور میٹھے پانی کے - ایک دوسرے کے بعد ہین - اس سنسار کے ٹھیک بیچ ہین - میرو کا پہاڑ سب پہاڑون کا راجہ اس طرح سیدھا کھڑا ہے - جس طرح چکی کی لاٹ ہو - اُسکے ایک طرف آدھی دور اوپر چڑھ کر - ہماری کرسمس ٹری[۵۱] کے مثال - اکشا پورن کرنے والا ایک درخت (کلپ برکش) ہے - جس کے لیے دیوتاؤن اور اسرون مین ہمیشہ لڑائی ہوتی رہتی ہے - اس کی چارون دشائین - سونے و جواہرات کی ہین - اُسکے پورب کی دشا بلور یا چاندی کی ہے - دکشن کی دشا نیلم کی پچھم دشا چنی و لعل کی ہے - اور اُتر دشا خالص سونے کی ہے - اور خوشبودار پھولون - اور جھاڑیون سے یہ ڈھنکا ہوا ہے -

اہل تبت کا اعتقاد ہے - کہ ٹیٹنس[۵۲] یعنی اُسر - جو دھرم کے برودہ - یا خلاف ہین - اصل ہین دیوتا ہی تھے - مگر سرگ سے نکال دیے گئے - اور اب کوہ میرو یعنی کیلاش کی جڑ مین جو زمین اور آسمان کا وسط ہے رہتے ہین -

۵۱ "Christmas-tree" ۵۲ Titans

اور اُنکی زندگی ہمیشہ دیوتاؤن کے ساتھ لڑائی مین بسر ہوتی ہے - اور جب لڑائی سے فرصت پاتے ہین - تب اپنی استریون کے ساتھ بھوگ بلاس کرتے رہتے ہین - انکی لڑائی کا مقصد - اس برکش کے کچھ انمول پھلون کا چھین لینا ہے جو تمام پرتھوی کی پیداوار کا ست - یا لب لباب ہے - اور جس کی شاکھائین (شاخین) تبت مین ہین - اور جڑ خاص انکے ملک مین ہے - اُنکے مقابلہ کے لیے - اہل تبت کا فوجی دیوتا - گرمیلا[1] - یا مارا - جو نفسانیت اور خواہشات کا دیوتا ہے - اور جسکا رتبہ خود برہم سے زیادہ ہے - بلکہ جو درحقیقت بہشت کا بادشاہ ہے دیوتاؤن کے لشکر کا سردار ہوتا ہے - بہشت کے متعلق - ہندوؤن کی روایتون پر پھر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے - کہ کوہ میرو کی چوٹی پر - برھما کا نگر یا شہر ہے - جس کے پرآب وتاب دربار مین ہزارون دیوتا حاضر رہتے ہین اور جہان سبت رشی - یا منی جو خود برھما کے پتر ہین - تارون کے اُس جھنڈ مین - جسے سبت[سات] رشی کہتے ہین چمکتے ہین - یہین گنگا کے پوتر دھارا - وشن مہاراج کے چرنون سے نکل کر - چندر لوک مین ہوتی ہوئی آسمان سے زمین پر گرتی ہے اور برھما کی نگر یا شہر کے چارون طرف پھرتی ہوئی چار بڑے بڑے دھار ہوکر - مختلف اطراف مین بہتی ہے - اور وہ چار دھار یہ ہین - (۱) شمال مین دریاے سندھ - جسے اہل تبت سنگ چن کمبا[2] کہتے ہین - اور جس کے معنی شیر کے منھ کے ہین - یہ نام اُن لوگون کی بہادرانہ ہمت وطاقت کے لحاظ سے رکھا گیا ہے - جن کے ملک مین ہوکر - یہ دریا

---

[1] Grol Mara

[2] Sing Chin Kamba

بہتا ہے -(۲) مشرق مین -سنپو[1] یا برہم پتر دریا ہے - اسکا نام اہل تبت کی زبان مین تمچیاک کمبا یعنی گھوڑے کا مُنھ والی اس لحاظ سے ہے کہ جہان یہ بہتا ہے اس نواح مین گھوڑے بہت اچھے ہوتے ہین - (۳) مغرب مین ستلج[2] ہے اسے تبت والے -لنگ چن[3] کمبا -یعنی بیل کے مُنھ والی اسکے جوش وخروش کے لحاظ سے کہتے ہین - (۴) جنوب مین -کرنالی[4] جس کا نام تبت کی زبان مین ماپچو کمبا[5] -یعنی مور کے مُنھ والی ہے اور یہ نام وہانکی عورتون کی خوبصورتی کے لحاظ سے ہے

(نندا کوٹ (۲۲ و ۵۳۰ فیٹ)

(الگزنیس اورہنری میدان مین)

جہان ہوکر اس دریا کا گذر ہے یہ عجیب وغریب دریا جو دریار گنگ کے سرچشمون مین سے ہے کوہ ہمالیہ سے بہت دور شمال کی جانب



[1] Brahmaputra, Sunpo, [2] Sutlej

[3] Lang Chin Kamba [4] Karnali [5] Mapchu Kamba

نکل کر۔ سلسلہ مذکور کے زبردست فصیل کو کاٹتا ہوا نیپال مین ہو کر بہتا ہے۔ اور پھر لکھنؤ کے مشرق مین۔ گھاگرا سے ملکر۔ بالآخر گنگا سے جا ملتا ہے۔

دریا سندھ۔ کیلاش کے سلسلہ سے نکلتا ہے۔ اس کی ایک دھار جو جنوبی سرچشمہ ہے۔ کیلاش کے جنوبی نشیبون کے کنارہ کنارہ بہتی ہے۔ اور گارٹک[1] اور گرگنسا کے سامنے سے۔ جو مغربی تبت کے وائیسرائے کے دارالخلافہ ہین۔ گذرتی ہے۔ اور دوسری یعنی شمالی شاخ جو اس سلسلہ کے شمال کی طرف سے نکلتی ہے۔ میلون تک اُن مقامات مین بہتی ہی جاتی ہے۔ جہان سونا نکلتا ہے اور جن مین سے تھوک جالُنگ[2] سب سے زیادہ مشہور ہے۔ پھر اپنی جنوبی بہن

(کھجور کے درخت)



سے ملکر اور گلجیت کے قریب سے گذرتی ہے۔

---

[1] Gurgunsa, Gartok

[2] Jalung

اور گو باغ ارم - کبھی دنیا کے اس حصہ مین نہ تھا - پھر بھی دونون مقامات کے بیان مین جو عجیب مناسبت ہے - اُسپر توجہ نہ کرنا ناممکن ہے - اور وہ بیان یہ ہے کہ عدن[1] سے ایک ندی باغ کے سیراب کرنے کو نکلی - اور وہان سے تقسیم ہو کر - چار سر نہرون کے بنے - انمین سے پہلی نہر کا نام - پسون[2] یعنی وہ جو حویلا[3] کے تمام ملک کا جسمین سونا پیدا ہوتا ہے حلقہ کیے ہوئے ہے - یہانکا سونا بھی بہت اچھا ہوتا ہے - اور یہان موتی و بلور بھی ہے - دوسرے دریا کا نام جیحون[4] ہے - اور یہ وہ دریا ہے جو تمام ملک ایتھوپیا[5] - یعنی حبش کا حلقہ کیے ہوئے ہے - اور تیسرے دریا کا نام ہائیڈیکل[6] ہے یعنی وہ دریا جو ملک ایسیریا[7] یعنی شام کے شرق کی جانب بہتا ہے - اور چوتھا دریا فرات[8] ہے (جنیسس[9] باب دو صفحہ ۱۰-۱۴)

ہمالیہ کے ان ہی متبرک پہاڑون مین - شیوجی کا - ان سپت رشیون یا منون کی استریون سے - جو سات ستارون کا مجموعہ ہے - چھیڑ چھاڑ یا مذاق کرنا بیان کیا گیا ہے - جسکی وجہ سے شیوجی کو یہ شراپ ملا کہ اُنکا لنگ تمام پرتھوی مین پھیل جائے - یہ شراپ پاکر شیوجی نے اپنا لنگ ان ہی پہاڑون پر پھینک دیا - یہی ابتدا ہے - لنگ پوجن کی - چنانچہ اب کوئی مندر یا معبد ہندوستان مین - ایک سرے سے دوسرے سرے تک ایسا نہین ہے جہان شیوجی کے لنگ کی پوجا نہ ہوتی ہو -

اسکے بعد شنو مہا دیو نے - جو سب سے سرشٹ ہین - ہماچل کی کنیا سے بیاہ کیا

[1] Eden [2] Pison [3] Havilah [4] Gihon [5] Ethiopia

[8] Euphrates [9] Genesis [7] Assyria [6] Heddekel

اور اُنکے بواہ کے وقت کا لباس حقیقت مین نہایت مہیب ہے -
"اس وقت مہا دیوجی نے اپنے انگ سے بھبوت ملی کندھے پر مرگ چھالا
ڈالی - گہنے کی جگہ سانپون کی ابھوشن پہنی ترسول ہاتھ مین لیا - اور گلے
مین رنڈمال پہنی - اور نادیہ پر سوار ہو بواہ کو چلے" علی ہذا - اسی طرح کے اور بھی
قصص و افسانے ہین - جو گو فی نفسہ عجیب و انوکھے ہین - مگر اس خیال سے
نہایت دلچسپی کے لائق ہین - کہ ہندوستان کے ہر ایک حصہ کے کروڑ ون
عابدون کے نزدیک یہ وہ اسرار ہین جوان عظیم الشان پہاڑون کو فرغل کی طرح
ڈھکے ہوئے ہین - انمین سے چند بہت ہی دلچسپ و دلکش انتخاب کیجیے تو
کتابون سے معلوم ہوتا ہے - کہ ہماچل چار بڑے بڑے پدارتھون - یعنی جس -
دھن - اکشا - اور موکش کا داتا ہے اور سونے اور دوسری دھاتون - باگھ - ہرن
طرح طرح کے پکشی - اوشدھی - اور جنگل کے رہنے والے منشون کا گھر ہے -
یہ کہا جاتا ہے - کہ مان سرو ور مین ایک لنگ سونے کا ہے - اور اُسکے
جل مین سفید رنگ کا راج ہنس جس کی ٹانگین اور چونچ لال ہے رہتا ہے - چنانچہ
شیوجی کا دوکھ ہے - کہ مین ہر جگہ رہتا ہون - لیکن ہماچل - یا کیلاش پربت میرا
خاص استھان ہے - اور وہان مین سدا کال - یعنی ہمیشہ رہتا ہون - ہما چل
جیسا کوئی پہاڑ نہین ہے - اسکی درشنون سے کل رکشا پورن ہو جاتی ہے -
مان سرو ور جھیل کو برھاجی نے - اپنی دھیان شکتی سے اُن رشی منون کے
خاطر پیدا کیا تھا - جو کیلاش پربت پر تپشیا اور بھجن کرتے تھے - اور جنکو نت
اشنان کے لیے جو ایک پارسا ہندو کی زندگانی کا لازمی دھرم ہے بہت

دور جانے سے تکلیف ہوتی تھی - پہاڑ کے نیچے بہت پاس اس جھیل کے تبت ہو جانے سے رشیوں کو یہ موقعہ ملا - کہ جو سمے انکا ایک دور جھیل پر آنے جانے مین لگتا تھا - اُسمین کمی ہو گئی - اور وہ سمے اور بھی زیادہ دھیان - اور سنہری لنگ کی پوجا مین - جو اس جھیل سے اُٹھتا ہے - تیت ہونے لگا -

پرتھوی - اور ایک راجہ کی جو وشن مہاراج کا اوتار تھا - ایک عجیب حکایت مشہور ہے - یعنی ایک دن رات کے وقت پرتھوی استری کا سروپ دھارن کر کے راجہ کے پاس گئی اور کہنے لگی - کہ مین نے تم سا کوئی سروپ دان منش نہین دیکھا - اس سے مین تمھاری سندرتائی کو دیکھ کر تمھارے پاس آئی ہون مین نے اور سب راجاؤن کو جو پہلے میرے پت تھے تیاگ کر دیا اس لیے کہ وہ سب بردہ ہو کر بیکنٹھ باش ہوئے - اور مین ابھی تک جوان ہون - اسلیے مین تمکو اپنا پت بنایا چاہتی ہون - راجہ نے کہا کہ میری دیہ چھوٹ جائے تو میری استری کو میرے ساتھ ستی ہونا پڑے گا - اُسنے جواب دیا - کہ اگر مین بردہ ہو جاؤنگی - تو تمھارے ساتھ ستی ہو جاؤنگی - لیکن جب راجہ بردہ ہوا اور اس کا مرت سمے قریب آیا - تب بھی پرتھوی جیسی سدا سے تھی ویسی ہی ترن بنی رہی - اور اُسنے ستی ہونے سے انکار کیا - تب راجہ اُسکے پیچھے دوڑا - اور ماں سرودر مین اُسکو جا پکڑا - اور اُس کا سر کاٹ لیا - لیکن اُسکی مرت نہین ہو سکتی تھی - اس لیے کہ پرتھوی کو تو ہمیشہ جوان ہی رہنا ہے -

جسطرح کیلاش اور ماں سرودر کی جاترا ہونی چاہیے - اسکا کل حال ہندوؤن کی شاستر مین بہت صاف اور مستند طور پر بیان کیا گیا ہے - جاترا کا آغاز پہاڑ کے نیچے ٹنک پور[له] سے

له Tanakpur

سے ہوتا ہے - جہان کالی ندی - یا دریا سارودھا - الموڑہ اور نیپال کو جدا کرتی ہے - اور جہان امید کیجاتی ہے - کہ بڑی لین سے عنقریب برانچ لین کے سلسلے مین ریل کا تقرری اسٹیشن ہوجائیگا یہان سے (ہمارا کیمپ) (درخت کی شاخون سے نوکرون اور گھوڑون کے لیے جھونپڑے بنے ہوتے ہین)



جاتری کو سیدھا شمال کی طرف چمپاوت[۵۱] کو جانا چاہیے جو کسی وقت مین کماؤن کے قدیم راجاؤن کا دارالخلافت تھا - اور جسکی پہلی سی شان وشوکت اب باقی نہین ہے - پھر چھیرا پانی[۵۲] مین جہان راجہ ناہن[۵۳] کی ایک نہایت خوبصورت اور وسیع جائداد پھل دار درختون کی باغ کی شکل مین واقع ہے - ایک پہاڑی پر ہوجا کرنی چاہیے - اور لوہا گھاٹ[۵۴] کی پرانی چھاؤنی مین جہان اب تک نیپال

Cherrapani ۵۲ Champawat ۵۱

Lohaghat ۵۴ Raja of Nahan ۵۳

کے مقابلہ مین گورکھون کی فوج کی ایک چوکی قائم تھی - ندی مین اشنان کرنے چاہیین - وہان سے سرجو[۱] ندی کو - جو ماہی گیرون مین - عمدہ مچھلیون کے لیے مشہور و معروف ہے اور سرجو سے جاگ ایشر[۲] کو جانا چاہیے - جہان پر اچین دیو دار کے درختون سے - ڈھکے ہوئے مندر مین - شیوجی کی اصلی لنگ کے ٹکڑے استھاپن ہین - اور وہان سے ۸۲۰۰ فیٹ اونچے - دھج[۳] پہاڑ کو - جو آس پاس کی کل پہاڑیون مین سب سے اونچا ہے جا کر - رام گنگا[۴] مین اشنان کرنے چاہیین - جو عمدہ مچھلیون کے لحاظ سے سرجو کے ہم پلہ ہے پھر جاتری کو کلیسیر سے بنی ہوئی - گوری ندی[۵] - اور شاردھا کے سنگم مین جسے یہان کے لوگ کالی[۶] کہتے ہین - اشنان کرنا - نہ بھول جانا چاہیے یہان پہونچنے کے لیے اُسی راجبار[۷] کی دار الخلافت اسکاٹ مین ہو کر جانا پڑے گا جو کٹیر[۸] راجاؤن کی اولاد مین سے ہین - جن کا راج کابل سے نیپال تک تھا - پھر بھوٹیون کے ملک - یعنی چوڈان[۹] - اور بیان[۱۰] سے گذرنے پر - اُسی کالے پانی مین - اس چشمہ کی پوجا کرنی پڑتی ہے - جسے عقیدت مند ہندو کالی ندی کا سوت سمجھتے ہین - اور جو اس نام کی دیوی کے نام نہاد ہونے سے نہایت متبرک ہے - اس جگہ سے درۂ لیپو لیکھ[۱۱] - جاتری کو ایک آسان راستہ سے تبت مین پہونچا دیتا ہے جہان لسے کھجرناتھ[۱۲] کے درشنون کو - اور وہان سے

[۱] Sarju River [۲] Jageshar [۳] Dhuj [۴] Ramganga

[۵] Gori, Sarda [۶] Kali [۷] Rajbar, Askot [۸] Katyur

[۹] Chudans [۱۰] Byans [۱۱] Lipu, Lakh [۱۲] Khojarnath

گرلامان دھاتا کے سامنے سے گذر کر مقدس جھیل مان سرودر کو جانا چاہیئے
یہاں اس اشنان کرنے کے بعد پھر ون کو پنڈ اور جل دان - اور ہنس دیپ
شیوجی کی تمت پوجا کرنی چاہیئے - اسکے سوا اسی مان سرودر کی پرکرما کرنی
چاہیی اور رکس تال کے - جو اس کے متصل ہے - درشن کرنے چاہیین - پھر
کیلاش کی پرکرما کرنی چاہیے - اور قرب وجوار کی کل ندیون مین اشنان
کرنے چاہیین -

لیکن درحقیقت باوجود شاستر کے اس حکم کے جو عمل درآمد ہے - وہ یہ ہے
کہ ہزارون جاتری ہردوار[۱] مین جو ایک نہایت متبرک مقام اس لیے سمجھا جاتا
ہے - کہ یہان پر - گنگاجی - ہمالیہ کو چھوڑکر - میدان مین بہنا شروع کرتے ہین -
جمع ہوتے ہین - اور جب ہردوار کا میلہ جو ہر سال شروع گرمیون مین ہوتا
ہے ختم ہوجاتا ہے تب جاتری میدان کی گرمی سے بچنے کے لیے پہاڑون
کی ٹھنڈی ہوا مین سفر کرنے کا تہیہ کرتے ہین - اور گڑھوال[۲] کی راہ سے
بدری ناتھ و کدار ناتھ کے درشنون کو جاتے ہین - پھر وہان سے ہمت نے
تقاضا کیا - تو مغرب کی جانب درہ نیتی[۳] کے اوپر ہوکر - کیلاش اور مان سرودر
پہونچ سکتے ہین - بعض ہردوار سے سیدھے درہ لیپولیکہ کے اوپر اوپر - یا انتا[۴]
دھارا کے دشوار گذار راستہ سے تبت مین داخل ہوتے ہین - عموماً
رواج یہ ہے - کہ انمین سے ایک راستہ سے جاتے ہین - اور دوسرے راستہ
سے واپس آتے ہین - اور اس صورت مین جاتری - عموماً اس قاعدہ کا

---

[۱] Hardwar [۲] Garhwal [۳] Nili [۴] Untadhara

لحاظ کرتے ہین - جو دنیا کے اکثر ملکون مین جاری ہے - اور جو ہم مین بھی شراب کے دور کے وقت رائج ہے - یعنی بائین سے دائین کو دور چلتا ہے - اس لیے کہ یہ سُبھ (سلٹا) سمجھا جاتا ہے - اور اسکے برخلاف - اُسبھ - (اُلٹا) سمجھا جاتا ہے -

کدار ناتھ کی خاص مہا اس سبب سے ہے - کہ جب شیوجی - پانڈون سے بچنے کے لیے بھینس بنکر بھاگے تھے - تب یہین آکر چھپے تھے - اور جب بہت ہی تنگ ہوئے تب آدھے زمین کے اندر سما گئے - اور آدھا پچھلا دھڑ باہر نکلا رہ گیا اُسوقت سے یہ مقام ہمیشہ کے لیے قابل پرستش ہو گیا - باوجود اس ظرافت آمیز واقعہ کے شیوجی سدا سے سرب الیشر مانے جاتے ہین - جن سے سب ڈرتے ہین - اور جن کی پوجا کے ساتھ دنیا بھر کے فسق وفجور - نفسانیت اور بیرحمی متعلق ہے - یہ مہادیو (قادر مطلق) ہین اور انکی ایک استری ہے جن کے بہت سے معنی کرکے مختلف نام ہین - یعنی کالی جو گشت وخون کی دیوی ہے - اور جس کی پوجا مین تنتریک اپنی نفرت انگیز رسمیات کے بموجب ہر طرح کی بیحیائی - مطلق العنانی - اور حیوانیت روا رکھتے ہین - شیوجی کے لنگ کی تمام ملک ہندوستان مین ایک سرے سے دوسرے تک پوجا ہوتی ہے اور اس لنگ کی پوجا کے لیے مرد اور عورتون کے جھنڈ کے جھنڈ ہر جگہ جمع ہوتے ہین جس کا اثر قوم کے اخلاق پر سوا ے خرابی کے اور کیا ہو سکتا ہے ان مہادیوجی کی رضا جوئی اور خوشنودی کے لیے آدمی وہ وہ سخت تپشیا اختیار کرتے ہین - جو کبھی سننے مین نہ آئی ہو - کدار ناتھ کے قریب ایک

مشہور ٹیلہ ہے جہان سے جاتری اپنے آپ کو شیوجی کی بھینٹ کرنے کے لیے کودا کرتے تھے لیکن سرکار انگریزی نے اس رواج کی ممانعت کر دی۔ اور اب کوئی اپنے آپ کو شیوجی کی بھینٹ نہین کرتا۔ (سچ یہ ہے) کہ اپنے آپ کو اسوقت کسی کی بھینٹ چڑھانا جب کہ خلقت کا ایک ہجوم واہ واہ کرتا ہو۔ اور دل پر ایک حالت وجد طاری ہو۔ اور بات ہے۔ اور گوشۂ تنہائی مین سب کی نگاہ بچاکر سرد مہری کے ساتھ۔ خودکشی کرنا۔ دوسری بات ہے یہی نتیجہ ستی کی ممانعت کا ہوا۔ اور اب کسی بیوہ کو۔ اپنے خاوند کے جلتے چتا پر گرکر۔ خاک ہو جاتے سننے مین نہین آتا۔ اگلے زمانہ مین یہ بھی دستور تھا کہ جو جاتری۔ اپنے آپ کو شیوجی کی بھینٹ کرنا چاہتے تھے۔ وہ اونچے پہاڑون مین برف مین چلے جاتے تھے۔ اور وہان سردی اور بھوک پیاس کی تکلیفین سہتے سہتے جان دیدیتے تھے۔ یہ بھی عام عقیدہ ہے کہ اُن اونچے پہاڑون پر شیوجی خوش اعتقادون کو۔ درشن دیتے ہین۔ اور وہان عجب طرح کی آوازین سنائی دیتی ہین لیکن یہ آوازین برف کے لڑھکنے۔ اور درخت اور چٹانون کے گرنے کی ہوتی ہین۔ جن کی نسبت جُہلا۔ یہ خیال کرتے ہین۔ کہ ان پہاڑون پر درحقیقت دیوتاؤن کا مسکن ہے۔

کدار ناتھ کے اس طمطراق کے مقابلہ مین۔ بدری ناتھ مین سادگی اور ملائمیت ہے۔ یہان ایک چشمہ ہے جسمین سے کثیف دھوان۔ یا بھاپ نکلتی ہے اور اس مین سے تیز گندھک کی سی بو آتی ہے۔ اور پانی اتنا گرم ہوتا ہے۔ کہ جب تک دوسرے چشمہ کا سرد پانی نہین ملایا جاتا۔ اُس کی گرمی کم نہین ہوتی

(لیپو لیکھ درہ کے نزدیک ایک قدرتی نظارہ)



اور مشکل سے چھونے کے قابل ہوتا ہے۔ جب اسطح پانی۔ نہانے کے لایق ہوجاتا ہے۔ تب اسمین جاتری۔ بلا مرد اور عورتون کی خصوصیت کے سب نہاتے ہین۔ بدری ناتھ مین وشن بھگوان کا مندر ہے۔ اور یہ مقام قدیم زمانہ سے معدن علم و تقدس مشہور ہے۔ وشن بھگوان۔ اُن کل باتون کے ساکشات سروپ ہین۔ جو مذہب ہنود مین۔ عمدہ ترین سمجھی جاتی ہین اور اُن کی اُپاسنا والون مین زیادہ تر تعداد اُن لوگون کی ہے۔ جو اُس ذلیل مذہب کی لغویات اور ناپاکیون سے کچھ واسطہ رکھنا نہین پسند کرتے جو ہندوستان مین کثرت سے رائج ہین۔ بہتر ہوگا۔ کہ اس باب کے آخر مین۔ اٹکنسن صاحب کی کتاب موسومہ۔ اضلاع ہمالیہ[1] سے کچھ بطور انتخاب نقل کیا جائے۔

"یہان کی وقعت جہان ضلع کماؤن ہے۔ ہندوستان کی مذہبی تاریخ مین زیادہ تر اس سبب سے ہے۔ کہ وہان بدری ناتھ اور کدار ناتھ کے بڑے بڑے مندر ہین۔ جن مین وشن بھگوان۔ اور شیوجی کی استھاپنا ہے۔ جن کی ابھی تک اہل ہنود کے اعتقاد مین۔ سب سے زیادہ مہما ہے۔ انکی نگاہ مین۔ کوہ ہمالیہ کا ضلع کماؤن وہی رتبہ رکھتا ہے جو فلسطین کا عیسائیون کی نگاہ مین ہے یہ وہ جگہ ہے جہان ان لوگون نے جو ہندوؤن مین واجب التعظیم گذرے ہین۔ اپنی زندگی کا ایک زمانہ صرف کیا ہے۔ جو دیوتاؤن کا مسکن ہے اور موکش کا بڑا مارگ ہے۔ یہ اعتقاد ابھی تک۔ ہندوؤن مین قایم ہے۔ اور

[1] Atkinson's Himalayan Districts.

ہزارون آدمی ہر سال اُن مندرون کی زیارت کو جاکر اپنے اعتقاد کا ثبوت دیتے ہین - پچھلے زمانہ کی مذہبی کتابون مین - کوہ ہمالیہ کی نسبت جا بجا اشارات پائے جاتے ہین - اور ہر مندر مین جہان کہین جایئے - وہان کدارناتھ اور بدری ناتھ کے - گنان بادگانے والے موجود ہین - بہت سے شخصون کے خیال مین اُن کی تمام دنیوی خواہشات کا ثمرہ یہی ہے کہ اُنھین اُن متبرک مقامات کی زیارت کا فخر حاصل ہو - جہانکی زیارت سے جنمان جنم کے پاپ دھل جاتے ہین - اور آواگون کے تکلیفات سے نجات ملتی ہے یہان کا ہر ایک چٹان و ندی نالہ - کسی نہ کسی دیوتا یا رشی سے منسوب ہے اور ہر ایک سے مناسب حال روایت متعلق ہے - قدرت بھی اپنی اعلیٰ درجہ کی وحشیانہ اور جنگلی صورتون - اور نشیب و فراز کے پیرایہ مین اس اعتقاد کی سچائی کی گواہی دیتی ہے - کہ دیوتاؤن مین سرشِٹ - مہادیو جی کا یہی مقام ہے - اور جب اس مسافر سے - جو میدان سے پہاڑون کے راستے مشکل سے طی کرتا ہوا آرہا ہے - اور تھکا ماندہ ہے یہ کہا جاتا ہے - کہ اس راہ ادب مین خاموش چلنا چاہیے - مبادا دیوتا کسی بات سے ناراض ہوجائے - اُسوقت اُسی دیوتا کا پرکاش بجنے لگتا ہے - اور اگر اتفاق سے کوئی گائے بجائے جسکی ممانعت ہے - اور دیوتا ناراض ہوکر قصورواروں پر - کوئی برف کی دہائی لڑھکا دے - تب تو خوف زدہ جاتری کو - یہ یقین ہوجاتا ہے - کہ اسنے اپنے دیوتا کو نہایت کوپ وان = ڈنڈ دینے کے لیے تیار دیکھا - اس لیے وہ پھر دیوتا کے کوپ شانت کرنے کے لیے از سر نو پشیا کرتا ہے

ناخوش ۱۲ — غصہ ۱۲ — عبادت ۱۲

غرضکہ عبادت کی جانب طبیعت کو رجوع کرنے والے سامان۔ فضاو بہار مندرہائے شاندار۔ مراسم پر تکلف و پر اسرار۔ ستایشگران مشاق و کارگذار کی شکلون مین کل یہان موجود ہین۔
ان سامانون پر بھی جو جاتری ناخوش واپس آئے اُسے سمجھ لو۔ کہ وہ ضرور عقل کا بھدا۔ اور کند ذہن ہے" فقط۔

چوتھا باب

بھوٹیون کے عام حالات

اسکات سے کھیلا کے سفر مین ہم اُسی راستہ سے گئے۔ جو ہندو جاتریون کے لیے۔ اُنکی متبرک کتابون مین قرار دیا گیا ہے۔ پس اس صورت مین ممکن نہ تھا۔ کہ ہماری طبیعت پر اُن باتون کا اثر نہ ہوتا۔ جو جاتری کی طبیعت مین اُس وقت پیدا ہوتی ہین۔ جب کہ وہ اُس عجیب ملک کے قریب پہونچتا جاتا ہے۔ جو اسکے دیوتاؤن کو پیارا اور عزیز ہے۔ خاص کھیلا پانچہزار فیٹ بلند ہے۔ وہان سے چلکر پہلے ایک ہزار فیٹ سے زیادہ نیچے اُترنا پڑتا ہے۔ پھر چڑھائی شروع ہوتی ہے۔ اِس چڑھائی کی نسبت یہ کہنا صحیح ہے۔ کہ وہ درحقیقت سیدھی آسمان کی چڑھائی ہے۔ اسیلیے کہ پانچ ہزار فیٹ سیدھا چڑھنے کے بعد دوسرا مقام تھیلا کاٹ ہے۔ جو اس خطۂ زمین پر واقع ہے جسے متبرک کہنا سزاوار ہے۔ جیسا کہ پچھلے باب مین

مذکور ہوا ہے یعنی یہ چڈان نامے بھوٹیون کا ملک ہے۔ جس مین پہونچتے ہی۔ یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایک بالکل نیا ملک ہے۔ جہان کے آدمی بھی بالکل کچھ اور ہی طرح کے ہین۔ جن کی صورتین۔ مذہب۔ لباس سازوسامان جداگانہ ہے۔ اور بالکل اُن لوگون سے نہین ملتا۔ جو آگے بڑھ کر جنوب مین رہتے ہین۔ بلکہ وہان ہم اپنے آپ کو مغلون کے درمیان پاتے ہین۔ اور ایسی عورتون کے درمیان پاتے ہین جو جاپان کی پست قد عورتون کی طرح ہر ایک چیز اور ہر ایک شخص پر ہنستی ہین۔ اور نہ پردہ کرنے کے لیے دوڑتی ہین۔ نہ جنوب کی عورتون کی طرح مُنھ پر نقاب ڈالتی ہین۔ دیا گھونگھٹ کھینچتی ہین)۔ پھر ہم اپنے آپ کو دعا خوانی کی جھنڈیون اور چھرٹون Chorlens کے درمیان پاتے ہین جہان پتھر کے ستون بھوت پلیدون کو گھر کے پاس نہین آنے دیتے۔ جہان مرد بھیڑ بکریون کو جو اپنی پیٹھ پر قیمتی بوجھ لیے پھرتی ہین سیٹی بجا کر بلاتے ہین۔ اور اپنی سواری کے خچر اور ٹٹوؤن کی طرف چھینکتے ہین اور جہان نیچی پہاڑیون کے پالتو مویشیون کے بجائے۔ سراگاے وجبو کام دیتے ہین۔ یہ ایک عجیب و غریب ملک ہے۔ جو نگاہ پڑتے ہی۔ دل کو لبھاتا ہے۔ اور ہر شخص کو کچھ ایسا عزیز ہو جاتا ہے۔ کہ کبھی اُس کا خیال طبیعت سے دور نہین ہوتا۔ اضلاع الموڑہ اور گڑھوال کے زیادہ تر باشندے کھسیا۔ نسل کے ہین۔ اور ایک ایسی ہندی زبان بولتے ہین۔ جو

۵ Jibboos

(بھوٹیون کی دعاخوانی کی جھنڈی اور چھتریں)



راجپوتانہ کی زبان سے بہت کچھ ملتی جلتی ہے کھاس یا کھو ایک مصدر ہے جس سے کھوبھینی[۵۱] کھواس[۵۲] کھواسپیز[۵۳] وادی کابل کے دریاؤن کے نام جو متقدمین نے لکھے ہین مشتق ہین اور یہی ہندوکش[۵۴] کاشغر[۵۵] اور کاشمیر کا مصدر ہے۔ اِسی سے لفظ کسیا[۵۶] منسوب ہے۔ جس کا ذکر ہیروڈوٹس[۵۷] نے لکھا ہے۔ اور جو سوسا[۵۸] کا قدیم نام ہے

Hindu Kush. ۵۴ Khoasp s. ۵۳ Khoas ۵۲ Khophene ۵۱ Khai Kho. ۵۰

...uzx ۵۸ Herodotus ۵۷ Kissia ۵۶ Kashgara ۵۵

(بھوٹیا عورتین - دعاخوانی کی چرخین پشت پر)



اسٹرابو[51] نے بھی - سوسا[52] کے باشندون کو کیسی[53] کے نام سے خطاب کیا ہے اور ڈایوڈورس[54] اور کوئنٹس[55] کرٹیس[56] نے لکھا ہے - کہ ارابلا[57] کے مقام پر دارا کے افواج مین - کسیون[58] کی فوج خاص فوج تھی - اسی سے - کاکیشس - جسکا پلنی[60] نے ذکر کیا ہے اور کوہ کیشس[59] اور نیز کسیا[61] ریجو[62] - جسکا اشارہ بطلیموس نے کیا ہے. منسوب ہے کیسا قوم کے

Diodorus. [54] Kissii [53] Susa, [52] Strabo. [51]

Kasian [58] Arabela. [57] Curtius [56] Quintus [55]

Regio [62] Kasio [61] Pilny [60] Caucasus [59]

(دیکھو ٹیا عورتین زیور چاندی کے ہین - داہنے کندھے پر نافہ مشک ہے - جو تبت کا بنا ہوا ہے جسکو باکچ کہتے ہین تلوار کی ٹٹا ہو ہوتا ہے)



لوگ - کاشمیر کے پچھان کے ملک خاص کاشمیر نیپال کے پہاڑی ملک - اور میدان کے ایک بڑے حصہ کے خاص باشندے تھے - اور گو اب لطور ایک قوم کے صرف کماؤن مین آباد ہین - پھر بھی دریا کابل کے مخرج سے ٹیسٹا[1]

[1] Teesta

تک۔ براہ دارجیلنگ ان کا سراغ پایا جا سکتا ہے۔
کھسیا حقیقت مین آریا قوم کے لوگ ہین۔ اور آریون کی بڑی قوم کے اس قبیلہ سے انکا خاص تعلق ہے۔ جو وید کے رواج کے زمانہ مین ہندوستان مین داخل ہوئے۔ اور دریا گنگ کے وسیع وادی۔ اور دیگر مقامات مین پھیل گئے۔ حالانکہ۔ ہندوؤن کی مذہبی کتابون مین انکا ذکر حقارت کے ساتھ کیا گیا ہے۔ مگر اسکا سبب صرف یہ ہے۔ کہ ان لوگون نے برہمنون کے کل رسم رواج اور ذات کے پیچیدہ طریقے۔ جو ان کی کتابون مین مستحسن قرار دیے گئے ہین اختیار نہین کیئے۔ لیکن وہ ٹھیک ایسے ہی۔ ہندو۔ ہین۔ جیسے کہ اُنکے بھائی۔ نیچے میدان کے رہنے والے ہین۔ اور اس غرض سے۔ کہ طعنہ زنون کو تحقیر و ملامت کا کوئی موقعہ نہ ملے وہ ہر سال۔ حتی الامکان بہت کچھ تکلیف گوارا کر کے۔ میدان کے رہنے والے بھائیون کی حقیقت سے خفیف رسمیات اور دستورون کی پابندی کرتے ہین۔ کھسیا قوم کے لوگون کی ایک عجیب بات یہ ہے۔ کہ وہ ہندوستان کے اکثر حصون مین ملتے ہین لیکن کہین وہ بودھ مذہب اختیار کیے ہوئے ہین کہین دین اسلام کے معتقد ہین۔ اور کہین ہندو ہین۔
ہمالیہ کی جانب شمال تبت والے ہین۔ اور علاقہ سرکاری کے کل پہاڑیون کے عرض طول مین زیادہ تر کھسیا آباد ہین۔ یا وہ لوگ ہین جو میدان سے چلے آئے ہین۔ مگر ہماری عین سرحد کے کنارہ کنارہ اُن بڑے بڑے پہاڑون کے رہنے والے۔ جو تبت اور ہندوستان کے درمیان حد فاصل

ہین - بھوٹیون کی قوم ہے - اور یہ قوم ہندوستان کی تمام کثیر التعداد قومون مین سب سے زیادہ دلچسپی کے لائق ہے - یہ وہ قوم ہے جو بذریعۂ تجارت - ہندوستان اور تبت کے ملکون کے درمیان ایک واسطہ ہے جس طرح کہ وادی چمبی[1] کے توماس[2] - جن مین تبتی اور بھوٹانی شامل ہین تبت اور دارجیلنگ کے درمیان واسطہ تجارت ہین اسی طرح مغربی تبت کی تجارت صدہا برس سے - ایک خاص گروہ

(ایک لدا ہوا جبو)



کے ہاتھ مین ہے - اور اس گروہ کے لوگون نے اپنی اجارہ داری کی اس احتیاط کے ساتھ حفاظت کی ہے کہ ابھی تک کسی کو یہ موقع نہین دیا - کہ کوئی اُن کے مقابلہ پر کھڑا ہو - ان تاجرون کا نام ہمنے - کماؤن کی عام پہاڑیون کے رواج کے بموجب بھوٹیا رکھا ہے لیکن وہ خود اپنے آپ کو

[1] Chumbi, [2] Tomas

ہر حالت مین اس نام سے خطاب کیا جانا پسند نہین کرتے۔
بھوٹ یا زیادہ صحت کے ساتھ کہا جاے۔ تو بوڈ اور تبت درحقیقت ایک ہی لفظ ہے۔ لیواسس[۵۱] تاتاری[۵۲] کی تحریرات مین جو گیارھوین صدی مین گذرا ہے۔ ٹی یوپوٹ[۵۳] نام آیا ہے۔ جس کے آخری حصہ لفظ سے بوڈ مراد ہے چین کے رسم خط مین پو کے لیئے۔ جو لفظ مقرر ہے۔ وہ فین[۵۴] کی بھی آواز دیتا ہے اور لفظ۔ سی۔ یا مغربی کے اضافہ کرنے سے۔ تبت کا وہ حصہ جو کماؤن کی جانب شمال واقع ہے۔ سی فین کہلاتا ہے۔ اور وہان کے باشندے ٹیوپوٹ[۵۵] کہلاتے ہین۔ کل تبت کے لوگ اپنے آپ کو۔ باڈپا۔ کہتے ہین۔ جس سے مراد باڈ کے باشندون سے ہے۔ پھر وہ بعض اوقات کاشمیر کے قریب کے ملک کو ٹوبوڈ[۵۶] کہتے ہین۔ اور یہ تبت کا وہ حصہ تھا جس سے اہل یورپ اول ہی مرتبہ واقف ہوئے۔ کشمیری لفظ۔ تبت[۵۷]۔ یا ٹیبٹ[۵۸] سے یہ نام اخذ کرکے ہم تمام ملک کو تبت کہنے لگے ہین۔ برخلاف اسکے کماؤن کے پہاڑی لوگ اُس ملک کو جہان اُن کی پہاڑیون کے بھوٹیے آباد ہین۔ بھوٹ۔ اور خاص تبت کو ہنیاس[۵۹]۔ کہتے ہین۔ اس امر کو بیان کرنے مین بہت احتیاط لازم ہے۔ کہ لفظ بھوٹیا جس معنے مین اس کتاب مین استعمال کیا گیا ہے۔ اس سے نہ خود مختار ریاست بھوٹان کے باشندون سے

[۵۱] Liaos. [۵۲] Tatar [۵۳] Tee-pote [۵۴] P. Fan. [۵۵] Tee-pote

[۵۶] To-Bod [۵۷] Tebet [۵۸] Tibbat [۵۹] Huniyas

مراد ہے نہ اُن بھوٹیون سے مراد ہے - جو دارجیلنگ کے گرد نواح مین
رہتے ہین - اور در اصل تبتی ہین - اور عموماً اس نام سے مشہور ہین - نہ
کبھی اہل تبت سے مراد ہے - حالانکہ - مغربی تبت مین - اہل تبت ان کو
بھوٹیا کہتے ہین - ہماری پہاڑیون کے بھوٹیا - خاص اس حصۂ ملک مین
پائے جاتے ہین - جس کا ہم اہل ہنود کی نگاہ مین متبرک ہونا اوپر بیان
کر آئے ہین - یعنی وہ لوگ جو سرکاری سرحد تبت کے کنارہ کنارہ جانب
شرق نیپال سے - اور جانب مغرب ریاست ٹیرھی تک تقریباً ۳۰ میل
کے فاصلہ مین سرحد کی جانب جنوب پائے جاتے ہین - پھر وہ تبت کے تمام
درون پر آباد ہین - چنانچہ - جو درہ - مانا[۵۱] پر - بدری ناتھ کے قریب - اور
درہ نیتی[۵۲] پر - آباد ہین - وہ تول کس[۵۳] - اور مارکس[۵۴] کے نام سے مشہور ہین - اور
جو جوہار[۵۵] مین درہ انت دھرا[۵۶] پر رہتے ہین - وہ شوکس[۵۷] - کہلاتے ہین - اور انکا
دوسرا نام راوت[۵۸] ہے - انھین مین تول کس[۵۹] اور مارکس[۶۰] بھی ہوتے
ہین - یہ سب بھوٹیون کے مغربی گروہ مین شامل ہین - اور اپنے زعم مین اپنے
آپ کو تمام بھوٹیون سے افضل سمجھتے ہین - اور اُن کے ساتھ کھانا پینا
اور شادی کرنا پسند نہین کرتے - نہ اُن کی مروجہ زبان بول سکتے ہین
اس لیے کہ یہ اب وہ اُس زبان کو بھول گئے - جو ہاری[۶۱] بھوٹیون کے جنوب

---

۵۱ *Mana.* ۵۲ *Niti* ۵۳ *Tolchas* ۵۴ *Marchas*
۵۵ *Johar.* ۵۶ *Untadhura.* ۵۷ *Shokas.*
۵۸ *Rawats.* ۵۹ *Tolchas.* ۶۰ *Marchas.* ۶۱ *Johar.*

(مشرقی بھوٹ کے آدمی)



مین - جتھورہ[۱] - بھوٹیا رہتے ہین جو تجارت نہین کرتے بلکہ زراعت پیشہ ہین - انکی ایک خاص زبان ہے تبتی - اور برھمی قبیل کی جدا ہے - جسے رنکاس[۲] - یا شوکھیا کھن[۳] - کہتے ہین - یہ اپنے تئین اس ملک کے سب سے قدیم باشندے سمجھتے ہین - جیٹھ[۴] کے معنی بڑے بھائی کے ہین - اور اس لحاظ سے اپنے آپ کو باقی تمام بھوٹیون سے بڑا جانتے ہین - حالانکہ حقیقت حال یہ ہے - کہ اُنھین اُنکی قوم کے اور لوگون نے بالکل الگ کر رکھا ہے جس کا ظاہرا - کوئی سبب نہین معلوم ہوتا - کیونکہ یہ بڑے سیدھے اور بے شر لوگ ہین - آخر پر مشرقی بھوٹیا ہین - جو دارما[۵] کے پرگنے مین - رہتے ہین - اور جو تین پٹیون - یا تفریقون مین بٹے ہوئے ہین یعنے درما پٹی[۶] - جس کے باشندے - درہ نیو[۷] - یا درما[۸] کے راستہ سے آمدورفت

[۱] Jithora Bhotias. [۲] Rankas. [۳] Shokiya Khun

[۴] Jeth [۵] Darma [۶] Darma Patti [۷] Neo

[۸] Darma

رکھتے ہین - اور چوداں و بیاں جن کے باشندے - درہ لنک پا لیکھ منگشان - لیپو لیکھ - اور اکثر نیپال کے درہ - تنکر سے بھی آمدورفت رکھتے ہین -

(بھوٹیا دعا خوانی کے جھنڈے درخت مین)



یہ سب بھوٹیون کے مقابلہ مین بہت ہی زیادہ پست حالت مین ہین - اس لحاظ سے اُن کے رسم ورواج اور بھی زیادہ دلچسپ ہین اُن کی بھی - تبتی - اور برہمی قبیل کی ایک علیحدہ زبان ہے - اور یہ اہل تبت سے بہت کچھ مشابہت رکھتے ہین - ان کو اور بھوٹیے - اُنکے پُرانے طور وطریقون کے باعث نہایت حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہین اور اگرچہ تمام بھوٹیے - اپنے آپ کو ہندو کہتے ہین - مگر مشرقی بھوٹیے ہندؤون کے مذہب کی بابت شاید ہی نام کے سوا کچھ اور جانتے ہون لیکن پچھم کی طرف کے بھوٹیے اور جلیتھوری - برہمنون کی رسم رواج سے

Tinkar Lankpya Lekh Byans Chaudans Munyshan Lipu Leuh Jetharas

کسیقدر واقف ہوگئے ہین۔
ہر جگہ تمام بھوٹیون مین ذات کی دو تفریق ہین - ایک راجپوت یعنی اونچی ذات - اور دوسری - ڈومری یعنی نیچی ذات - یہی وجہ ہے - کہ مغربی بھوٹیون مین ابھی تک پُرانے دستور و طریقے جاری ہین - اس لیے کہ گو اونچی ذات والے مذہب ہنود کی زیادہ پیروی کرتے ہین مگر نیچی ذات والے ابھی تک پُرانے طریقون پر چلے جاتے ہین - پوشاک کے معاملہ مین بھی - پچھم و پورب کے بھوٹیون مین بہت کچھ فرق ہے - یہ صحیح ہے - کہ مرد عموماً دیسی ساخت کے اونی کپڑے پہنتے ہین - اور انکی پوشاک مین کوٹ پائجامہ - اور وہ ٹوپی - جو پہاڑیون مین رائج ہے - داخل ہے - اسکے سوا - اکثر لمبا - فراک کوٹ بھی پہنتے ہین - اُنکے جوتے اس قسم کے ہوتے ہین - جو بالعموم پہاڑ مین - پہنے جاتے ہین - لیکن کبھی کبھی - وہ رنگ برنگ کے اُون کے جوتے جو تبت سے آتے ہین - اور جنمین - نہایت کاریگری سے - خوب بیچے ہوے - رسی کے تلے ہوتے ہین - پہنتے ہین ان جوتون کو بانچ یا بابچ کہتے ہین - اور یہ سوا جیٹھورون کے - جو تبت نہین آتے جاتے - ہر جگہ - دیکھنے مین آتے ہین - ان جوتون کی قیمت فی جوڑہ تین چار روپیہ ہوتی ہے - برخلاف اس کے انکی عورتون کا لباس تمام پہاڑی عورتون سے مختلف ہوتا ہے - پچھان کی عورتین - دامن - کوٹ کرتا اور دامن اسکٹ پہنتی ہین - اور سر پر دوپٹا اوڑھتی ہین - جو - گز - ڈیڑھ گز

Jethoras ۵۲ Bankch Babch, ۵۱

کمر کی طرف لٹکا ہوتا ہے - جس سے وہ اپنا چہرہ ڈھنک سکتی ہین - ہندوؤن
کے پردہ کا رواج یعنے مُنھ ڈھکنے کا طریقہ یہان بھی پھیلتا جاتا ہے - لیکن
خوش نصیبی سے - گھرون مین بند رہنے کا رواج - جو ہندوؤن کے بہت
پسند خاطر ہے - اُن مین نہین ہے - پھر بھی انمین اتنا پردہ ہے کہ بڑا بھائی
اپنے چھوٹے بھائی کی بی بی کی - صورت نہین دیکھتا - نہ اُس سے بات چیت
کرتا ہے - نہ اُس کے ساتھ تنہا کسی مکان مین جاتا ہے - پچھان کی عورتون
مین سونے کا زیور پہننے کا بہت رواج ہے - لیکن پورب کی بھوٹیا
عورتون مین بالکل نہین ہے - باستثناے - چند خاندانون کے جو نہایت
متمول ہین -

پورب کی عورتین - ایک چھوٹی آستینون کی کُرتی - کرتا - (چگت[1])
پہنتی ہین - جو پنڈلیون تک پہونچتا ہے - اور کمر کے گرد بندھا رہتا ہے
پھر ایک دامن - (پھو یا بالا[2]) پہنتی ہین - جس کو ایک لمبے دوپٹہ سے (جسے
جوجانگ[3] کہتے ہین) کمر سے باندھ لیتی ہین - اور سر پر ایک ٹوپی (چُگتی[4])
پہنتی ہین - لیکن جب شادی ہو جاتی ہے - تب ایک اور طرح کی ٹوپی موٹے
کپڑے کی پہنتی ہین - جسے چُکلا[5] کہتے ہین - سوگ یا ماتم کے ایام مین -
چُکلے کو اُلٹ کر پہن لیتی ہین - چوٹی گوندھ کر پیچھے کو لٹکاتی ہین جو کندھون
کے نیچے تک آتی ہے اور چند[6] ان کی عورتون کی چوٹی اس سے بھی

[1] Chugti [2] Jujang [3] Phu, Bala, [4] Chung
[5] Chaudams [6] Chukla

(مشرقی بھوٹ کی عورتین)



کسی قدر لمبی ہوتی ہے سامنے کے بالون کی باریک باریک پٹریان (ٹٹڑی) گوندھتی ہین - اور اُن کو چہرہ کے دونون طرف - نہایت ہوشیاری سے ترتیب دیتی ہین - اور چاندی کی ایک زنجیر - جسے انجانگ[۵۴] کہتے ہین اُن پٹریون کو کھلنے نہین دیتی - لمبے اونی جوتون کے ذکر کے ساتھ - جو تبت سے آتے ہین - (رباچے[۵۳]) یہان کی عورتون کے لباس کا بیان ختم ہو جاتا ہے - بالاستثناے اس کے کہ یہان کی امیر مستورات سواے اُن چیزون کے - ایک اور کرتی پہنتی ہین جن کی آستینین - کل باہون تک لمبی ہوتی ہین - چاندی کے بہت سے خوش نما زیور تمام عورتین پہنتی ہین - اور اُن مین سے بعض گاؤدم زنجیرون کیطرح ٹخنون تک لٹکتے رہتے ہین -

پورب کے بھوٹیون کے نام اکثر عجیب وغریب ہوتے ہین - مثلاً (جانورون کے نامون پر) موشیا - (چوہیا) - کوکریا - (کتیا) - ہنسو - (ہنس) - مینا -

Bankeh [۵۳] Anjang [۵۴] Tazi, [۵۵]

(پرند) - بندر - یا بندرو - بلا - دبلی - نکھی - (کتا) - لڑکیون کا نام - اومباری[۱]
ہوتا ہے - (جو دو لفظون سے مرکب ہے - ادم - جس کے معنی ریچھ کے
ہین اور باری - مزدوری) دیوتاؤن کے غضب سے بچنے کے لیے بُرے نام
بھی رکھ لیتے ہین - (مشرقی بھوٹ کی عورتین نافہ مشک کا استعمال بحیثیت زیور کے)



مثلاً ڈیم[۲] - (ہنسی
والون کو معلوم ہے
کہ اس کے معنی لُہار
کے ہین) - پنیگ[۳]
(جس کے معنی - ایک
تبتی کے ہین) چوڑا[۴]
(غلام) - خیمبو[۵] - (جسکے
معنی تبت کی زبان
ہین آوارہ گرد کے ہین)
ڈولا[۶] - (فقیر) انھین اکثر نام تبت والون کے سے ہوتے ہین مثلاً چرنگ[۷]
جو یہ نام لفظ چی - سے جس کے معنی زندگانی کے ہین اور رنگبو سے جس کے
معنے طویل کے ہین مشتق ہے -
بعض شخصون کے ساتھ کھانے - اور بعض کے ساتھ نہ کھانے کا مسئلہ

---

۱ Wombari. ۲ Dum ۳ Pang ۴ Chora ۵ Khyembo
۶ Dola ۷ Chhiring

جوکہ عام ہندؤون مین - ایک بڑا ضروری مسئلہ ہے - اس کی یہ کیفیت ہے - کہ بعض صورتون مین اس کا بہت کچھ لحاظ کیا جاتا ہے - مثلاً چھان کے بھوٹیے - راجپوت - بھوٹیے - ڈومرون کے ساتھ نہین کھاتے اور بعض صورتون مین اس کا بہت کم لحاظ ہوتا ہے - حتیٰ کہ ان کو اہل تبت کے ساتھ جو گاؤکشی سے پرہیز نہین کرتے - کھانا کھانے مین مطلق تامل نہین ہوتا - حالانکہ گائے کا مارنا - ہندؤون کے مذہب مین ایک سخت گناہ ہے بھوٹیے - عموماً - اہل تبت کے ساتھ کھانا صرف اس لحاظ سے نہین کھاتے کہ تبت والون کی عادتین اس قدر گندہ ہوتی ہین - کہ سخت نفرت ہوتی ہے اور وہ عموماً چانول اور کچا پکا - گوشت کھاتے ہین - اور بھوٹیے - جنکی حالت بلحاظ حسن معاشرت بہت اچھی ہوتی ہے - اور زیادہ تر آسودہ حال ہین - اس قسم کے کم درجہ کھانے کو نظر حقارت سے دیکھتے ہین - لیکن فرض کیجیے - کہ کھانا معقول ہو - اور عمدگی و نفاست سے تیار کیا گیا ہو - تو بھوٹیے بہت خوشی سے اہل تبت کے ساتھ کھانے مین - شریک ہوتے ہین - جوہاری راوتون کا یہ قول ہے - کہ وہ تبت والون کے ساتھ کھانا نہین کھاتے - صرف چا پیتے ہین - لیکن درحقیقت جس چیز کا نام چا ہے - اس مین چا کے علاوہ بہت سا مکھن - نمک - میدہ - اور کبھی گوشت بھی ہوتا ہے - پس راوتون کا یہ قول مشکل سے صحیح مانا جاسکتا ہے - جوہار مین جہان لوگون کو مذہب ہنود قبول کرنے کا فخر ہے -

Johar - Rawats - Johari Rawats

جوہاران

ہر خاندان مین۔ مرد پہلے کھاتے ہین - اور اُنکے بعد عورتین - مردون سے جو بچ رہتا ہے وہ عورتون اور بچون کے حصہ مین آتا ہے - لیکن درما[1] کے پرگنہ مین - ابھی تک پُرانے طور کی مدارات قائم ہے جس سے عورتون کی خاطرداری کا کسی قدر پاس و لحاظ ظاہر ہوتا ہے - وہان کے لوگ اس طریقے کو روا نہین رکھتے کہ مردون سے بچا ہوا کھانا عورتین کھائین - بلکہ ہر خاندان مین کل مرد - عورتین - اور بچے ساتھ بیٹھ کر کھاتے ہین - اور اس سے بھی بڑھ کر یہ بات ہے - کہ مشرقی بھوٹیے خانہ داری کے کل امور مین - عورتون کا رتبہ ہمیشہ سب سے بڑھ کر سمجھتے ہین - اس لحاظ سے انہین - اور ہندوؤن مین جو عورتون کو مثل خانہ داری کے دیگر اسباب کے سمجھتے ہین - اور بودھون کے درمیان - جو عورتون کو کتّون کے برابر سمجھتے ہین - زمین و آسمان کا فرق ہے -

سرحد کماؤن کی پولٹیکل تاریخ سمجھنے کے لیے - ہمین یاد رکھنا چاہیے کہ جس ملک مین اب بھوٹیے آباد ہین - اور جو سرکار کی خیرخواہ رعایا ہین - ابتدا اُسوقت تک تبت سے متعلق تھا - جب تک گڑھوال - سری نگر - اور کماؤن کے مشہور و معروف چندربنسی راجاؤن کے تحت مین مستحکم طور پر نہ آیا تھا - لیکن سنہ ۱۶۷۰ء مین ایک حصہ ان محالات کا جو بھوٹیا محالات کے نام سے مشہور تھین - تبت والون سے فتح کر لیا گیا - اور باقی ملک صرف اُسوقت فتح ہوا جبکہ گورکھے سو برس ہوئے کماؤن پر حکمران تھے - اُنھون نے بھی وہ ملک جسمین ہمارا اب سے بہتر درہ یعنی درہ لیپو لیکھ ضلع الموڑہ مین واقع ہے -

[1] Durma

نیپال کے جلیبوٹن سے - جو اسیر قابض تھے فتح کیا تھا نہ کہ براہ راست تبت والون سے - اور جب سرکار انگریزی کو جنگ گورکھا کے بعد - گورکھون کے حقوق - جو مغلوب ہوئے تھے - حاصل ہوئے - تو یہ ملک بھی سلطنت انگریزی مین داخل ہو گیا -

بھوٹیے تبت والون کی نسل سے ہین - حالانکہ ان کا ابھی تک یہ عقیدہ ہے کہ وہ اصل مین ہندو ہین - یہ صحیح ہے کہ لک تبت اور چین کی تاریخون مین - تبت کے قدیم زمانہ کے راجپوت نوآبادیون کا مذکور ہے - لیکن خواہ وہ ہندو ہون یا نہ ہون - اس مین کچھ شک نہین - کہ وہ مغلون کی نسل سے ہین - اسلیے کہ اُنکے خط وخال سے یہ بات صاف ظاہر ہے اور وہ اہل تبت کے ساتھ بے تکلف کھاتے پیتے بھی ہین اس ساتھ کھانے پینے کا اثر اُنکے طریقۂ تجارت پر اتنا زیادہ ہے - کہ عام طور پر یہ بات کہی جاتی ہے - کہ تبت والے صرف اُنھین کے ساتھ تجارت کرنا پسند کرتے ہین - جو اُنکے ساتھ کھا پی سکتے ہین اور چونکہ اس ترجیح کی بدولت کل تجارت - بھوٹیون کے ہاتھ مین آتی ہے - اسلیے وہ اس عقیدہ کو لوگون مین بہت شوق اور کوشش سے پھیلاتے ہین - یہ امر تحقیق ہے - کہ کسی وقت مین - دوسرے پہاڑیون کو بھی تبت سے تجارت کرنے کا حق حاصل تھا - اور یہ تجارت کے کل محصولات بخوشی تمام ادا کیا کرتے تھے - تاکہ اُنھین تجارت کا حق حاصل رہے - لیکن بھوٹیون کو ان لوگون کا اس درجہ حسد تھا - کہ اسوقت تک کسی غیر کو - خواہ وہ کتنا ہی محصول

دینے کیلیئے کیون نہ آمادہ ہو۔ تجارت کرنے کا حق حاصل نہین ہے۔ بلکہ اس
اجارہ کی نوبت یہان تک پہونچی ہے۔ کہ انمین سوداگرون کی۔ اصطلاح کے
بموجب۔ خاص کوٹھیات سے باقاعدہ تعلق رکھنے کا دستور جاری ہے۔ اور
ایک بھوٹیا صرف اپنے ہی۔ آڑھتیہ کے ساتھ تجارت کرسکتا ہے۔ اور آڑھتیہ
اسکے ساتھ۔ اورجس بھوٹیے کا جس کوٹھی سے تعلق ہے۔ وہ اُسی سے تجارت
کرتا ہے۔ اور خاص خاص بھوٹیے۔ خاص خاص منڈیون کو جاتے ہین۔
ایک وقت مین۔ صرف جوہار کے بھوٹیے گارٹک کو جاسکتے تھے۔ مگر
اب چند سال سے کل بھوٹیون کو یہ حق حاصل ہے۔ اگر کوئی بھوٹیا کسی ایسی
منڈی کو چلا جاتا تھا۔ جہان وہ نہ جایا کرتا ہو تو اس بات پر ہمیشہ بڑا حسد ہوتا
تھا۔ اور زمانہ گذشتہ مین۔ ایسے خطاوارون کو مارپیٹ کر اُن کا مال ومتاع
چھین لیا کرتے تھے۔ اور تبت کے حاکمون سے استغاثہ کیا جاتا تھا چند
روزون سے یہ سوال۔ بڑی شد ومد کے ساتھ پیش ہے۔ کہ آیا بعض
جوہاری بھوٹیون کو۔ جیو کی خانقاہ کی تبتیون سے جو مان سرور کی جھیل پر
ایک متبرک مقام ہے۔ تجارت کرنے کا۔ استحقاق حاصل ہے یا نہین۔
اکثر سرکاری عدالتون مین بھوٹیون نے۔ ایک دوسرے پر۔ اس بات کی
نالشین کی ہین۔ اور ڈگریان حاصل کی ہین۔ کہ فلان مقام کے تبتیون سے
تجارت کرنے کا مقدم حق کس کو حاصل ہے۔ اور اس معاملہ مین آڑھتیون
کے خیالات کا کبھی کچھ لحاظ نہین کیا گیا۔ اب اس بات کی علامتین۔ گو وہ

Jiu [a] *Johari Bhotias* [b] *Gartok* [c] *Johar* [d]

حقیقت ہون ظاہر ہوتی جاتی ہین - کہ یہ خاص خاص آڑھتون - اور منڈیون
کا سلسلہ ٹوٹتا جاتا ہے - مثلاً تکلا کوٹ مین پچھلے ۲۰ سال کے اندر تجارت
کو اسقدر ترقی ہوئی ہے - کہ اب عام بازار ہین - اور نیز آڑھتیون کے ساتھ
تجارت ہوتی ہے - اور اکثر کھانے پینے کے دستور پر لحاظ نہین کیا جاتا -
حالانکہ چاے نوشی بغیر مثل جاپان کے گذارہ نہین -

بعض بھوٹیے تبت کی زبان آسانی سے اور بعض دشواری سے سمجھتے ہین
لیکن تجارت کی غرض سے سب ہی اس زبان کو سیکھتے ہین بھوٹیون کی ہمیشہ سے
ایک خاص زبان جدا رہی ہے - جو تبت کی زبان سے بہت کچھ مشابہ تھی - مگر
بعض اسکو قطعی بھول گئے - اور بعض بہت مشکل سے سمجھتے ہین - یہ روز بروز -
ہندوون کے طریقے زیادہ اختیار کرتے جاتے ہین - چنانچہ وہ اپنے نامون
کے آخر مین سنگھ لگاتے ہین - اور باقاعدہ نہانے دھونے کی بھی پابندی کرتے
ہین - بعض ولادت - شادی - اور موت کے معاملہ مین ہندوون
کے رسم و رواج کی تقلید کرتے ہین - اور نام و عزت حاصل کرنے
کی تو سب ہی کو تلاش اور کوشش ہے - زیادہ تر دور دراز وادیون
کے رہنے والون مین - پرانے طریقے اور مذہب ابھی تک قائم ہین
چنانچہ وہ کاروبار مین کامیابی حاصل کرنے کے لیے - بڑے دیوتا -
گبلا[1] - اور کبانگ[2] زنگ چیم[3] کو جو استری اور پرش دونون کا سروپ
ہے پوجتے ہین - پہاڑی بیماریون کے دفع کرنے کی غرض سے

[1] Gabla. [2] Kebang. [3] Rangchim.

(دریاے کالی کی سڑک جو خطرناک بلندی پر واقع ہے)



چانڑا دیوتا کو سیندور یا گیرو سے۔ رنگا ہوا بکرا بھینٹ چڑھاتے ہین۔ اور کسی کھوئی ہوئی۔ بھیڑ بکری کے مل جانے کے لیے سَین دیوتا کی منت مانتے ہین۔ اور بیمار مویشیون کی صحت کے لیے۔ سدّھو بدھو دو بھائیون کی۔ جو اصل مین چرواہے تھے۔ اور بھیڑ بکریان چرایا کرتے تھے۔ پوجا کرتے ہین۔ ان دور دراز وادیون مین زندگی کے کچھ عجیب عجیب مذاق اور افسانے ابتک پائے جاتے ہین مثلاً یہان ہر درخت پر ایک دیوتا۔ اور ہر جھاڑی پر ایک روح مانی جاتی ہے بھوت پلیدون کو۔ گھر سے باہر نکالنے کے لیے۔ یہ ٹوٹکا۔ کرتے ہین۔ کہ ایک ٹوکرے کو اوندھا کر کے اور اُس مین ٹہنیان۔ لگا کر۔ باہر کی دیوار پر رکھدیتے ہین۔ اور اگر کوئی شخص۔ گھر سے باہر مرجائے

Siddhua. Biddhua. Sain. Chan.

(ماہ جون مین پتی دار درختون کی بہار)



تو مرنے کی جگہ سے اُس کے گھر تک کتی اور بٹے ہوئے اون کی گکڑی - متوفی کی روح کو راستہ بتانے کے لیے زمین پر کھول کر پھیلاتے ہین عورتون کو بھی بڑی آزادی حاصل ہے - اور پوربی بھوٹیون مین - عورتین - اپنا خاوند - آپ تلاش اور پسند کرتی ہین - اور شادی کرنا کسی کو لازمی نہین ہے - ہندوؤن کے اس سخت شاشتر کے مقابلہ مین - جو یہ بات چاہتا ہے کہ ہر ایک شخص کے ایک بیٹا ہونا - کریا کرم کرنے اور اُس کی روح کو نرک سے بچانے کے لیے ضروریات سے ہے اور ہر لڑکی کا - بالغ ہونے سے پہلے - بیاہ ہونا لازمی ہے - تاکہ وہ لڑکی - اور اُسکا خاندان ہمیشہ کی ذلت و رسوائی سے محفوظ رہے - یہ آزادی - بہت انوکھی معلوم ہوتی ہے - اور راسخ الاعتقاد ہندوؤن کا - تو بالکل - کوہ کندن اور گاہ

برادرون پر عمل ہے - یعنی - وہ اپنی گونگی - بہری - اندھی مسلوب الحواس اور دوسری طرح پر ناقابل لڑکیون کا - اور کچھ نہین - تو پانی کے گھڑے اور پیپل کے درخت کے ساتھ ہی اُن کو خاوند قرار دیکر - بیاہ کر دیتے ہین دیکھو مین صاحب کی کتاب ہندو لا - صفحہ ۱۰۱ - اور ۱۰۵ -

برخلاف اس کے پوربی بھوٹیون کے کل دیہات مین بہت سے مرد اور عورتین ایسی پائی جاتی ہین جن کی شادی نہ ہوئی ہو اور اکثر سنا گیا ہے - کہ ایک امیر آدمی - باوجودیکہ اُسے شادی کی بہت کچھ چاہ ہو محض اس وجہ سے کوارا رہجاتا ہے - کہ اُسکی آنکھ ناک مین کچھ نقص تھا - اور وہ نقص کسی عورت کو نہ بھایا - اُن کی ناکتخدا - لڑکیون کے ساتھ پہلے اظہار محبت کیا جاتا ہے - اور شادی کے لیے راضی کرنے کی کوشش کیجاتی ہے - پھر بھی - اگر اُس کے دل مین گنجایش نہ ہو - تو شادی نہین ہوتی - یہ حالات ہین بھوٹیون کی قوم کے - جو صدہا سال سے موسم کی سختی کا مقابلہ کرتے - راستہ کی دشواریون پر غالب آتے - اور نہایت خوفناک اور بلند درون پر تصرف کرتے چلے آئے ہین - جن کے ہاتھ مین کل تجارت رہی ہے - اور جو حقیقت مین اپنی محنت و استقلال کے لحاظ سے اس کے بخوبی مستحق تھے - لیکن اب جون جون خراب پگ ڈنڈیون کے بجاے عمدہ سڑکین تیار ہوتی جاوینگی - باربرداری کے لیے - بھیڑ بکریون کی جگہ خچر و ٹٹو - کام دینے لگین گے - بھوٹیون کی یکسان اور بےخرخشہ طریقے

ط Mayne's Hindu Law.

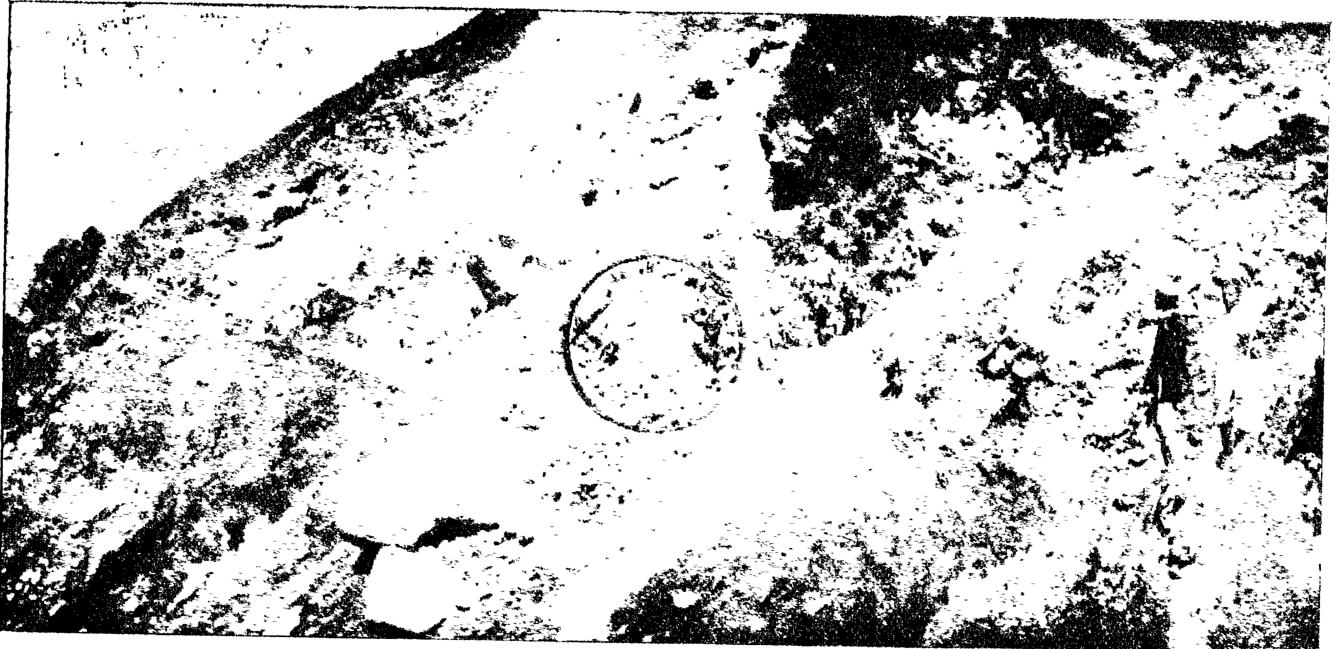
زندگی مین - شائستگی - اپنی ہنگامہ پردازی - اور جوش رقابت کے
ساتھ مثل ایک منافق سے کے داخل ہوگی - اُتنا ہی وہ وقت قریب آتا
جائےگا - کہ تجارت کا اجارہ اِنکے - ہاتھ سے نکل جائے - فقط

پانچوان باب

اہل تبت بودھ اور بھوٹیون کے مذہب کا مقابلہ

اہل مشاہدہ کے نزدیک جو بات اِن مشرقی بھوٹیون کی سب سے
زیادہ حیرت انگیز ہے - حالانکہ اس کا اطلاق اور دوسرے بھوٹیون پر
بھی - جنھون نے حال مین ہی گوشۂ تنہائی چھوڑ - ہندوؤن کے طریقے
اختیار کیئے ہین - صادق آتا ہے - یہ ہے - کہ اُنپر اُن لوگون کا بہت
کم اثر ہوا ہے - جو انکے - شمال - اور جنوب مین رہتے ہین - چونکہ وہ
مغل ہین - اس لیے قدرتی طور پر یہ امید ہونی چاہیے - کہ اُن کی اور
تبت والون کی بہت سی باتین واحد ہون خصوصًا بلحاظ مذہب - لیکن
صورت حال اس کے برعکس ہے - علیٰ ہذا زمانہ گذشتہ مین ہندوؤن کے اثر
سے اُن کے نیچے رہنے کا یہ سبب ہے - کہ نہایت ہی قریب زمانہ تک بلکہ
درحقیقت پچھلے پچاس برس کے اندر - وہ نہ صرف میدانون سے - بلکہ
نیچے پہاڑون کے نام سے بھی نہایت خائف تھے - اُن کو اپنا گھر چھوڑ کر
اجنبی لوگون سے میل جول کرنا پسند نہ تھا لیکن جب دلّالون نے حد سے
زیادہ - منافعہ لینا شروع کیا - تب اُنھون نے قدم بڑھایا اور اپنے کل

(ایک خطرناک جگہ سڑک کا کام ایک عارضی راستہ سے لیا جاتا ہے)



تعصبات کو بالائے طاق رکھ خود کاروبار کے لیے تیار ہوئے - چنانچہ اب وہ ہندوستان کے ہر حصہ مین مثل - کلکتہ - دلی - کانپور وغیرہ کے پائے جاتے ہین - اور ایک شخص نے بمقام گربیانگ[۱] یہ ذکر کیا تھا - کہ وہ اپنے ایک دوست کے ہمراہ - دو مرتبہ محض سیر - اور بڑے بڑے جہازون کے دیکھنے کے لیے بمبئی ہو آیا تھا - اور یہ بھی کہتا تھا کہ وہان اُس نے بندرگاہ سے ایک کشتی پر سوار ہوکر سمندر کی سیر کی تھی - لیکن تبت والون کے اثر سے اُن کے بچے رہنے کا سبب دریافت کرنا البتہ مشکل ہے اس لیے کہ وہ صدہا سال تک تبت کے زیر حکومت رہے ہین مگر اس کا ایک خیر وہی سبب یہ ہے - کہ اُن کے پہاڑی مسکن تک رسائی کا ہونا دشوار ہے - تبت مین - بودھ مذہب ابتدا ۶۴۱ء مین جاری ہوا - لیکن چونکہ یہ تحقیق ہے کہ بھوٹیے - اس سے پیشتر ہی نقل مقام کرکے بھوٹ کو چلے گئے تھے - لہذا اس بات کے معلوم کرنے کی ضرورت ہے - کہ تبت مین - مذہب بودھ کے - درباری مذہب قرار دیے جانے سے پہلے کونسا مذہب جاری تھا -

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدایش سے قبل - ۶۰۴ سے ۵۲۳ سال کے مابین - چین مین لاوٹسی (Lao-tse) نامے ایک شخص نے - ایک نیا فرقہ مذہبی قایم کیا - جس کے مسائل ٹاوزم (Tavesm) کے نام سے مشہور تھے - اور وہ مذہب بہت جلد تبت مین پھیل گیا - اس فرقہ کے

[۱] Garbyang

لوگون کا لباس خلاف تہذیب ہوتا تھا - اور اُن کے اصول سخت ملحدانہ
تھے مگر یہ اپنے آپ کو بیحیائی سے "پاک افعال،، کہا کرتے تھے - اور
تبت مین پون[1] یا بون کے نام سے - جس کے معنی پاک کے ہین - مشہور تھے
اُنکے عقاید اکثر باتون کے لحاظ سے صرف (Telishism) کے عقائد
تھے اور (Shamanism) سے - جس مین بڑے بڑے کریہ منظر بتون
کی پرستش - جن کے دیکھنے سے بھی سخت نفرت ہو شامل تھی - مشابہت رکھتے
تھے - اُن کے پوجنے والے خبیث آدمیون - اور جانورون کے چہرے
اور ہڈیون کی قرنائین کام مین لایا کرتے تھے - اور نہایت ناقابل یقین
خونخوار طریقے - مثل انسان کی قربانی - اور اور بیرحمیون کی غیر مہذبانہ
بد وضعی - نفس پرستی اور تمسخر کی وہ باتین شامل تھین کہ اس مذہب کا
موزون نام - صرف ایک یعنی شیطان پرستی ہو سکتا ہے - ملک تبت کے
باشندے معلوم ہوتا ہے - بالکل وحشی تھے - اور قرب وجوار کی قومون مین
مردم خوار و غارتگر مشہور تھے - اور تہذیب کے شائستہ طریقون سے بالکل
نابلد تھے - اس بات کا بیان کرنا بھی دلچسپی سے خالی نہ ہو گا - کہ بودھ
مذہب کے زمانہ سے قبل - تبت کی زبان ضبط تحریر مین نہ آئی تھی - اور
جہانتک مجھے دریافت ہوا ہے - بھوٹیون کی انوکھی زبانین بھی جو بلاشک و
شبہہ تبتی اور برھمی زبان کے قبیل سے ہین - اور جو اب پادری صاحبان
اور اور لوگون کو ہندی خط مین لکھی ہوئی ملتی ہین - زمانہ گذشتہ مین حرفون کے

[1] Pon or Bon

ذریعہ سے لکھی پڑھی نہین جاتی تھین - اس امر مین ذرا کلام نہین - کہ ہندی حروف بھوٹانی زبانون کے - اعرابون سے مطابقت کامل نہین رکھتے اور جو حروف تبھی ان کل ضرورتون کو پورا کر سکتے ہین - وہ صرف تبت

(تبت کے بھیس بدل کر ناچنے والے)



کے موجودہ رسم خط کے حروف ہین - یہ بات اس سبب سے اور بھی زیادہ تر قابل لحاظ ہے - کہ بھوٹیون کی قوم جیساکہ معلوم ہے - ایک فن ہین اور تجارت پیشہ قوم ہے - اور اُن کو اپنے کاروبار تجارت مین سب سے پہلے تحریر کی ضرورت پیش آئی ہوگی - اور ایسے حروف کی عدم موجودگی - جو انکی خاص زبان کے اعرابون کے اظہار پر قادر ہون - اُنکے حق مین نہایت دقت کا موجب ہوئی ہوگی - میری راے مین اس کا سبب صرف یہ ہو سکتا ہے - کہ بھوٹیے - بتت سے قبل اس کے کہ وہان طریقہ تحریر ۶۲۵ء عیسوی کے قریب

جاری ہو۔ چلے آئے تھے اور اُسوقت سے پھر اُن مشکلات کے باعث جو انکی سکونت کے بڑے بڑے پہاڑون کے گرد قدرتی طور پر حائل ہین۔ اُنپر ان باتون کا اثر نہین ہوا۔ جو اُن کے ہر دو جانب یعنی تبت اور ہندوستان مین روبکار ہوتی رہین۔ پس ان بڑے

(دریاے کالی کے کنارے والی سڑک)



بڑے پہاڑون مین بند رہنے کا سواے اسکے اور کوئی سبب اس بات کا نہین معلوم ہوتا۔ کہ نہ اُن مین بودھ مذہب کا کوئی عقیدہ پایا جاتا ہے۔ نہ لاماؤن کا کوئی طریقہ۔ اور ہندو مذہب کا تو اُن مین بہت تھوڑے دن ہوئے کہین ذکر بھی نہ تھا۔ علی ہذا نہ اُن کی زبان کبھی ضبط تحریر مین آئی۔ مزید برآن میرے نزدیک یہ ایک بات ہے۔ اور غالباً ناظرین بھی بھوٹیون کے رسم و رواج اور عادات کے حالات پڑھنے کے بعد مجھسے اتفاق کرینگے۔ کہ اُنمین بودھ مذہب کی رذیلانہ بدوضعی اور شیطان پرستی کا جو تبت مین اُنکے نقل مکان کرنے سے پیشتر رائج تھی بہت کم نشان پایا جاتا ہے۔ اور میرے نزدیک یہ اُنکی قومی طور و طریق کی ایک اعلیٰ درجہ کی خوبی ہے۔ کہ حالانکہ صدہا سال سے اونکا کاروبار

تبت سے علی الاتصال جاری ہے - تاہم اُنھون نے اپنے سیدھے سادے مذہب مین لاماؤن کے لغویات اور شیطان پرستی کو مطلق دخل نہین ہونے دیا ہندوستان مین - ہندوؤن کے داخل ہونے کے بعد - وید کے سیدھے سادے مذہب اور لوگون کی طرز معاشرت مین تبدیلی واقع ہوئی - اور بہت سے دیوتا قرار دیے گئے - جن کی پرستش صرف برہمن پوجاریون کے ذریعے ہی سے ہوسکتی تھی - جو دیوتاؤن اور انسانون کے درمیان - بطور ایک واسطہ کے کام دیتے تھے - اس طرح پر پوجاریون کا ایک خاص فرقہ قائم ہوگیا جو اپنے آپ کو - سوسائٹی مین سب سے افضل سمجھنے ہی کی شیخی نہین رکھتے تھے - بلکہ دیوتا کہلانے کا دعوے کرتے تھے - چنانچہ آج تک - برہمن - خواہ وہ کیسا ہی مفلوک الحال کیون نہو - دیوتاؤن کی اولاد مانا جاتا ہے - بودھ مذہب حقوق ذات - مراسم مذہبی اور برہمنون کے ظلم و تعدی پر معترض تھا - اور اسنے بہت سے دیوتاؤن کی پرستش کا جن کی تعداد ہزارون بلکہ لاکھون تک پہونچ گئی تھی ملحدانہ اصول سے - جو دیوتاؤن کے وجود سے انکار کرتے تھے - جواب ترکی بترکی دیا - برسون تک برہمنون کے مذہب اور بودھ مذہب مین ایک دوسرے پر فوقیت حاصل کرنے کی بابت جھگڑا رہا - اور کچھ عرصہ بعد مذہب اول کو - مذہب ثانی کے لیے جگہ خالی کرنی پڑی - اور وہ ہندوستان کا عام مذہب ٹھہرا - اور اضلاع ہمالیہ مین رائج تھا - لیکن تباہی کا بیج بویا جاچکا تھا - جس نے بودھ کے خالص مذہب کی جڑ کمزور کردی تھی - اور نتیجہ یہ ہوا - کہ آخر کار - برہمنون کے مذہب نے اُسے نیست و نابود کردیا جس

مذہب کو ہم اولاً - ملک تبت کے پان یا بان مذہب کے نام سے بیان کر چکے ہین - اُس کا ہم پلہ ہندوستان ہین - وہ مکروہ اور شیطانی طریقہ پرستش کا تھا - جو تانتریک مذہب کے نام سے مشہور ہے جسمین بیحیائی - بدوضعی نفس پرستی - اور ہر طرح کا فسق و فجور - حتی کہ قتل - اور انسانی قربانی فرحت بخش شیوہ ہے - اور جس نے اس کام کے لیے - نہایت نفرت انگیز صورت اور مکروہ طریقون کے دیوتا - مثل کالی وہ درگا وغیرہ قائم کیے ہین ان مذہب کے معتقدون کا قول تھا - کہ ہمارے مذہب کا خلاصہ ولب لباب پنچ مکار یعنی پانچ چیزین ہین - جن کے نام کا پہلا حرف میم ہے -

(دریاے کالی کے کنارے والی سڑک)



وہ انسان - صورت بلڈ ہونڈ خونخوار کتے - ٹھگ جن کی تھوڑے دن ہوئے - ایک خفیہ جماعت قائم تھی - جو قتل کرنا خدا کے حکم کے بموجب ایک فرض - اور دیوتاؤن کی رضامندی کا موجب سمجھتے تھے - اور جن مین ایک دوسرے کی پہچان کی خفیہ علامتین اور اشارے مقرر تھے - جو تھکے - ماندے مسافر کو - لوٹنے کے لیے - اکٹھے ہو جاتے تھے - اور اکیلا پا کر - یا نشہ پلا کر

راستہ مین اسکا گلا گھونٹ دیا کرتے تھے - ہر ایک فحش اور شیطانی رسم ادا کرنے
کے بعد کبھی موت کی دیوی کی پوجا کیے بغیر نہین رہتے تھے - جو ہمیشہ خون
کی پیاسی رہتی ہے - اور جس کی پیاس نہین بجھتی - یہ تانترک طریق -
بودھ اور برہمنی دونون مذہبون مین داخل تھا - اور اِن دونون فرقون نے
فوقیت حاصل کرنے کے جوش رقابت مین - اُن باتون کو مان لیا تھا - جنکے
وہ دراصل قائل نہ تھے - اور اسطرح دونون مذہب پاکیزگی کے اعلیٰ درجہ سے
گر گئے تھے - اور اسکا نتیجہ یہ ہوا - کہ برہمنون کے مذہب نے - بودھ مذہب
پر فتح پائی - اور اُس کو ہندوستان سے بارھوین صدی مین قطعی نکال
باہر کیا - اُس کے خارج کرنے مین ہندوستان کے فتحیاب مسلمان حملہ آورون
کی - مدد بھی شامل تھی - اس کے سوا - اور کیا ہوتا تھا - کیونکہ جو مذہب کہ
کل دیوتاؤن کا منکر تھا - اُس مین ہندوؤن کے بہت سے دیوتاؤن - اور
تنتریک طریق کا دخل ہوتا تھا - اور اُس کی بنیاد مین خرابی کا آنا تھا - کہ برہمن
پوجاری - جو ہمیشہ انسانون اور دیوتاؤن کے - درمیان واسطہ ہونے کی
خدمت اور منصب پر کام کرنے کے لیے تیار رہتے تھے - اُسمین گھس بیٹھے
اس زوال کی حالت مین - بودھ مذہب کو تبت مین - اُس بادشاہ نے
جاری کیا - جو خود بھی ملحد تھا - اور حسن اتفاق سے اُس کی شادی بھی -
دو بودھ مذہب کی شہزادیون کے ساتھ ہوئی تھی - اور مثل اور خاوندون
کے - بی بیون کے اصرار کا - جو ہمیشہ عمدہ طریق زندگانی کے اختیار کرنے کے
لیے بجد ہوا کرتی ہین - اُس پر بھی اثر ہوا - اس بادشاہ (Sron Tsan Gampo)

نے ایک ایلچی بتت سے ہندوستان کو بھیجا جنے تقریباً ۶۵۰ء عیسوی
مین - واپس آکر - اس ڈھنگ کے بودھ مذہب کو بتت مین جاری کیا -
جیسا کہ ہندوستان مین رائج تھا - اور جو رسم خط اُس وقت ہندوستان
مین جاری تھی - اُس نمونہ کے حروف تہجی بھی جاری کیے - اور زبان بتت
کے علم ادب کی پہلی کتاب شائع کی - ان کوششون مین - ایک صدی کے
بعد - اُس وقت کے بادشاہ نے یہ اضافہ کیا - کہ ہندوستان سے - پدم سمبھو
مشہور و معروف گرو کو بلوایا - اُسنے وہان پہونچتے ہی - انسان کی قربانی
اور مردم خواری - جو بون یا دن مین رائج تھی مسدود کردی اور وہ طریقے
جاری کیے - جو اب لاما مذہب کے نام سے مشہور ہین - اور اُسوقت سے
وہان کے لوگون مین - یہ گرو - دیوتا مانا جاتا ہے - اور اکثر مقامات مین -
اسکی بودھ مہاراج سے بھی زیادہ پوجا ہونے لگی ہے - یہ شخص ادیان
یا ارگیان - کا رہنے والا تھا - جو کاشمیر کے شمال و مغرب مین واقع
ہے - اور جو سحر ساحری - اور عملیات کے لیے مشہور ہے - یہ خود بھی اس
فن زبون سے بہت کچھ ماہر تھا - بتت والون نے - جو اپنے آپ کو نہایت
سخت آسیبون کی قید بلا مین گرفتار جانتے تھے - اور اُس سے نجات
حاصل کرنے کی فکر مین رہتے تھے - بڑی کشادہ پیشانی سے - اس شخص کا
خیر مقدم کیا اور اُس نے بھی اُن کے ساتھ یہ سلوک کیا - کہ بہ طیب خاطر -
اپنے جادو کے زور سے - یون طریقہ کے - کل شیطانون کو مغلوب کر کے ملک
سے نکال دیا - حتی کہ وہ رحم اور پناہ کے خواستگار ہوئے - اُسوقت اُسنے

اُن کو یہ اجازت دی - کہ تم سب پُرانے قومی مذہب مین اس شرط پر داخل ہو جاؤ کہ اگر تم ہمارے حکم کے تابع رہو گے - تو تمھاری باقاعدہ بہت پوجا ہوتی رہے گی - اسطرح - لاما پوجاریون کا فرقہ قایم ہوا - اور یہ وہ فرقہ ہے - جس کے بودھ مہاراج کی کل - تعلیم و تلقین اور ہدایات مین کہین اجازت نہین پائی جاتی - اس فرقے کے لوگ خانقاہون مین پوجا پاٹ کے عام فرایض اور عملیات سیکھتے ہین - اور دنیا دارون سے ہمیشہ کچھ نذر بھینٹ لے کر - اُن کو - اُن ناپاک ارواحون سے بچانے مین مدد دینے کے لیے تیار رہتے ہین - جو اس چند روزہ زندگی مین اُن کے پیچھے پڑی رہتی ہین - اور مرنے کے بعد بھی خواہ - وہ دوزخ مین جائین - یا بہشت مین - یا تناسخ کی حالت مین ہون - اُن کا پیچھا نہین چھوڑتین - اس سے ظاہر ہے - کہ عوام الناس جہالت کے باعث ایسے خواب پریشان مین گرفتار ہین - جس سے اُن کی تمام عمر کی خوشی برباد ہو جاتی ہے - اور یہ صحیح ہے کہ انھین - جیتے - مرتے - سوتے - جاگتے یہ محسوس ہوتا ہے - کہ اُنکے ساتھ بھوت لگے ہوے ہین - لیکن لاما بھی انھین ہر وقت کی نذر بھینٹ کے تقاضہ سے یہ نہین بھولنے دیتے - کہ ہمارا بھی کچھ حق ہے - اور اسمین شک نہین - کہ تبت کی - آیندہ تاریخ مین - یہ سوال فیصلہ کے لائق ہو گا - کہ دنیا دار لوگ - اِن دونون مین سے کس کو پسند کرتے ہین - آیا بھوتون کو - یا لاماؤن کو - جو اُن کے حق مین زندہ بھوت ہین -

ازآن بعد - پھر رجحان - ایک بہتر - اور اعلیٰ تر مذہب کی طرف ہوا
چنانچہ Tson Tlapu نے - جو بڑی بڑی اصلاحین پندرھوین
صدی مین جاری کین - اُنسے Gelang Pa کے فرقہ کی بنیاد پڑی -
جو بودھ مذہب کا مسلم الثبوت کلیسہ ہے جسمین خود ولائی لاما داخل ہے
اور جو عام طور پر زرد ٹوپی کے نام سے بمقابلہ - لاماؤن کے اُن فرقون کے
جو اُس زمانہ مین جاری تھے - اور سُرخ ٹوپی کے نام سے مشہور تھے - نامزد
ہے - بخلاف اس کے معتقدین بان پا - کے فرقہ کا نام سیاہ ٹوپی ہے
گو اب بہ لحاظ اُس پاکیزگی کے جو زمانہ اصلاح مین پائی جاتی تھی - اور
جو چند روز قائم رہی - فرقہ مذکورۂ بالا مین - بہت کچھ تنزل واقع
ہو گیا ہے -

اب بھوٹیون پر نگاہ کیجیے - تو انھین - نہ بودھ مذہب کی کچھ خبر ہے
نہ لاماؤن کی - کیونکہ انکے ملک مین لاما نہین ہوتے - اور حالانکہ وہ مائل
بہ الحاد نہین ہین - تاہم وہ ہندوون - یا تبت والون کی طرح بتون کے
بھی شیدا نہین ہین - یہ سچ ہے - کہ مذہب ہنود مین - جو شئے - لنگ ہے -
اُس کو وہ پوجتے ہین - اور بہت سی جگہون پر - پتھر رکھ لیتے ہین - جو گاؤن
کے دیوتاؤن کے قائم مقام سمجھے جاتے ہین - لیکن ہمکو اُنکے یہان - نہ ہاتھی
کے سر والے - گنیش - بُدھی کے دیوتا کا پتا لگتا ہے - نہ بندرون کے
سردار ہنومان کا - نہ سری کرشن کا - جو - گوپیون کے - ساتھ
راس بہار کرتے تھے - نہ مذہب ہنود کے اور بہت سے دوسرے

دیوتاؤن کا - جو نفسانیت اور تند خوئی کیلئے مشہور ہین - نہ اُنھین لاامذہب کے

(ایک پہاڑی نالہ)



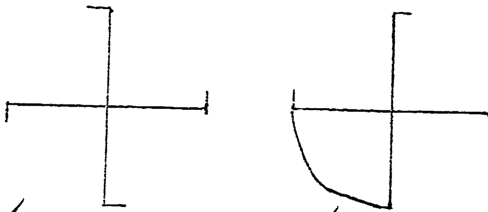
دیوتاؤن اور شیطانون کا دخل پایا جاتا ہے - اُنکے یہان نہ بودھ مہاراج کی مورتین ہین نہ بودھیاستون کی - یعنی اُن رشیون کی - جو آیندہ جنم مین - بودھ کا رتبہ حاصل کرنے کے - زینہ کی - اونچی سیڑھی پر پہونچ چکے ہین) خواہ وہ ملائم شکل وصورت کی تصویرین ہون یا خشمناک وتند خو دیوتاؤن کی - نہ اُنکی نگاہ مین - کنول کے پھول کی - کوئی خاص عظمت - وبزرگی ہے - نہ اُن کے یہان دعاخوانی کے پہیے ہین - نہ وہ ملک

تبت کے - محافظ و ملکی دیوتا - مقامی دیوتا - اور شیطانون کے مہیب بت و تصویرین بناتے ہین - جو تبت مین عام ہین - لاماؤن کی خاص طرز عبادت کا - جو رومن کیتھلک کے طمطراق - مراسم کی - بہت کچھ یاد دلاتا ہے - جس مین دعا خوانی - لباس فاخرہ کا - زیب بدن کرنا بتون کی پرستش - گھنٹون کا بجانا - چبوترہ نما قربان گاہون پر - شمع جلانا - مذہب لاما کے بموجب - بنام نہاد پوکرسٹ (Peucharest) متبرک روٹی و شراب کا تقسیم کرنا - شامل ہے - یا سحر و ساحری کی رسمیات جو افریقہ کے ممبو جمبو کی پرستش کی سی مشابہت رکھتے ہین - یعنی ڈراونے چہرون کا لگانا - شیطانی ناچ ناچنا - انسان کی کھوپریون مین خون کا پینا جسم انسان کی ہڈیون کی قرنائین بجانا اور اور بیہودہ رسمیات - ان سب باتون کا بھوٹیون مین - نام ونشان بھی نہین - نہ اُنکے یہان پادری و لاما ہین - جنکا کام ملک تبت کے مسائل مذہبی سمجھانا ہو - اب رہا - ملک تبت کا - نعرۂ توجی - اوم - مانی - پدمی - ہنگ بجے ہو - کنول کے پھولون مین - شرومن - (لائی لاما) کی جے ہو - جو تبت مین ہر شخص کی زبان پر ہین اور جس کے بغیر - ونیز دعا خوانی کے بتون بغیر - وہان روحانی زندگی کے کل کام بہ ظاہر رُکے رہتے ہین اُسسے بھوٹ مین کوئی جانتا بھی نہین اگر اہل تبت کی تقلید کی طرف کبھی میلان طبیعت ہوتا - تو اسمین ذرا شک نہین - کہ اسکے اُنھین بہت سے ذریعہ ملجاتے - مگر ہم دیکھتے ہین - کہ بھوٹیون نے - اس کے سراسر خلاف شیوہ اختیار کیا ہے - حالانکہ یہ صحیح ہے - کہ

بھوٹیے۔ جب سیر یا تجارت کے لیے تبت جاتے ہین۔ تو اس ملک کے دیوتاؤن
کی بالضرور پرستش کرتے ہین۔ مگر یہ وہ یقیناً محض اس اطمینان کے لیے کرتے
ہین۔ کہ آیا اُنکے معاملات روحانی مین۔ حتی الامکان ترقی ہو رہی ہے
علیٰ ہذا جب وہ پہاڑ سے اُتر کر ہندوون کے ملک مین آتے ہین۔ تو
اُنکے دیوتاؤن کی بھی تعظیم کرتے ہین لیکن وہ ممالک غیر کے۔ ان دیوتاؤن
کو کبھی اپنے ساتھ نہین لے آتے۔ فی زماننایہ بیان کسی قدر قابل ترمیم ہے
اس لیے کہ اب وہ اپنے آپ کو ہندو کہنے لگے ہین۔ اور ہندوؤن کے رسم و
رواج اختیار کرتے جاتے ہین۔ بااین ہمہ اُنکے مذہب کے۔ مقاصد
ظاہری۔ اور اُن کی رسمیات مذہبی بہت سادہ ہین۔

لنیڈن صاحب نے اپنی کتاب۔ لہاسا مین۔ وسط تبت کے حالات مین
یہ لکھا ہے۔ کہ یہان ہر گھر کے باہر چار چیزین ضرور دیکھنے مین آتی ہین۔ سب
سے پہلی چیز۔ دعاخوانی کی چھڑ یا ہوا مین اُڑتے ہوئے پتلے چوکور کپڑون کی
قطار کا جھنڈا یا نشان دوسری چیز مٹی کی ٹوٹی ہوئی چایدانی جسمین سے
جیونیپر کی جلی ہوئی شاخون کی ارزان خوشبو کا دھوان اُٹھتا رہتا ہے۔ اور
یہ وہ خوشبو ہے جس سے بھوت پلید دور بھاگتے ہین۔ تیسری چیز۔ کتے یا
بھیڑ کی کھوپری پر۔ مثل مکڑی کے جالے کے بٹی ہوئی رسی کا گھونسلا۔ یہ رنگین
کپڑون سے چیتھڑون۔ پتیان پنکھڑیان۔ اور فراش کے۔ چھوٹے چھوٹے
ٹکڑون سے مرصع ہوتا ہے۔ جسمین بُری طرح سے باہر کو نکلی ہوئی شیشہ کی
گولیون کی آنکھین لگی ہوتی ہین۔ اور سر پہ ایک رنگین ٹوپی کا پہنانا۔ اس

شکل کی تکمیل کر دیتا ہے - اس شکل کے پاس بیماری کے آسیب - جو گھر مین ہوتے ہین بیتاب دوڑے چلے آتے ہین - اور چیچک جو ملک تبت کا تازیانۂ بلا ہے - کبھی گھر کے اندر قدم نہ رکھے - سب سے پچھلی چیز سفید اور نیلے رنگ کا سوستیکا ہے جس کے اوپر چاند سورج کے بیڈھنگے طور کی شکلین کھنچی ہوتی ہین - اور ہر مکان کے صدر دروازہ پر یہ نشان بنا ہوتا ہے -



جانب چپ کا سوستیکا -

راسخ - اور جانب راست کا اُسکے خلاف سمجھا جاتا ہے - حالانکہ وسط تبت مین اکثر دونون طرح کی سوستیکا ہوتی ہین - بائین طرف کا شدہ سوستیکا ہندوستان کے مذہب ہنود سے اخذ کیا گیا ہے - جہان یہ مکانات اور مقامات پر عام طور سے بنا ہوتا ہے - برخلاف اس کے - اشدہ سوستیکا تبت مین -

(مشرقی بھوٹ کی عورتین ملاحظہ ہو نا نہ مسک کا استعمال بطور زیور کے)



سیاہ ٹوپی والے فرقہ۔ بون پا کی خاص نشانی ہے۔ لیکن تعجب یہ ہے۔ کہ مذکورہُ بالا چارون علامتون مین سے۔ بھوٹون کے یہان۔ ایک بھی نہین پائی جاتی۔ بالاستثناے پہلی علامت یعنی دعا خوانی کی چھڑ۔ یا جھنڈیون کی جو نہ ہر ایک گھر کے سامنے بلکہ دیہات مین کبھی کبھی دیکھنے مین آتی ہین۔

ظاہرا وسط بتت کی رسم ورواج مین۔ جنکا لینڈن صاحب نے تذکرہ کیا ہے اور مغربی بتت کی رسم ورواج مین۔ جو ہماری سرحد کے متصل ہے بہت کچھ فرق ہے۔ ہکلا کوٹ۔ اور مغربی بتت کے اس حصہ مین جو ہمنے دیکھا ہے۔ وہ چارون علامتین جو وسط بتت مین ہر جگہ و ہر مقام پر موجود پائی جاتی ہین کہین دیکھنے مین بھی نہین آتین۔ بجز ایک علامت اول۔ یعنی دعا خوانی کی چھڑ اور چوکور کپڑون کی ہلتی ہوئی قطار کے وہان ہمنے نہ کہین

(ایک عالی شان ویران منظر)



ٹوٹی چاپڑانی۔ جیونیپر کی جلتی شاخون سے بھری دیکھی۔ نہ کتون کی کھوپڑیون پر رسی کا جال لگا دیکھا۔ نہ بھیڑون کی بُری طرح سے باہر کو نکلی ہوئی آنکھین لگی دیکھین۔ اور سوستیکا کا تو یہ حال ہے۔ کہ تکلا کوٹ کی خانقاہ مین۔ جو لاما مامور ہے۔ اُسکو ہم نے بڑی دیر تک سوستیکا کی خوب شکلین کھینچ کھینچ کر اُس کا مطلب سمجھایا لیکن معلوم ہوتا تھا۔ کہ اسنے کبھی سوستیکا کا نام بھی نہین سُنا تھا نہ فی الحقیقت اُس کی نگاہ مین سینے کی۔ کوئی وقعت تھی۔ ہم نے بھی وہان کہین سینا نہین دیکھا۔ حتی کہ تکلا کوٹ اور لکھر ناتھ کی خانقاہون مین بھی جو نہایت باوقعت خانقاہین ہین۔ ہماری نظر سے گذرا۔ اور نہ کہین دیہات مین دیکھا بس ایک ہی جگہہ اس سے مستثنے ہے۔ تکلا کوٹ کے مقام پر جو بک بن کے قلعہ مین۔ ہمین ایک سنتا (سوستیکا) نظر پڑا مگر کوئی اس کی بابت کچھ بیان نکر سکا۔ بلکہ سبکو تعجب تھا۔ کہ وہ وہان کہانسے آیا مغربی تبت اور وسط تبت کے درمیان جو اختلافات ہین۔ انمین یہ چند امور ہین۔ باقی آئندہ کسی اور موقع سے لکھے جائینگے منجملہ انکے۔ موت یا غمی کے متعلق جو رسیات ہین وہ مخصوص ہین۔

دونون قومون مین ایک نہایت بین فرق ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ تبتیون مین ایک عورت کے چند خاوند ہوتے ہین۔ اور بھوٹیون مین نہین۔ گو ان مین بھی اس کی کچھ نشانیان ہنوز قائم ہین مثلاً بڑے بھائی کی وفات پر اُس کی بی بی چھوٹے بھائی کی بی بی ہوجاتی ہے میری رائے مین۔ دونون قوم کی عورتون کی حالت جسمانی کا مقابلہ کرنے پر ایک عورت کے چند خاوند ہونے کے رواج کے خراب نتیجے صاف نظر

آتے ہین - تبت کی عورتون کے بدن ہین - وہ سکت ہی نہین معلوم ہوتا
جو بھوٹیون کی عورتون مین ہے - پھر ان مین خودکشی کا اکثر رواج ہے - انکے
خاندان بھی مختصر ہوتے ہین - بہت سی عورتین خانقاہون مین چلی جاتی
ہین یا متقی ہو جاتی ہین اور ملک کی آبادی کم ہوتی جاتی ہے - برخلاف
اس کے بھوٹ کی عورتین - زندہ دلی کے لیے مشہور ہین - اور لڑکیون
کا مذہبی خیالات سے خانقاہ مین شامل ہونا یعنی ترک دنیا کرنا - اسکی مثالین
تو تقریباً کبھی سننے مین نہین آئین - و نیز اس امر کے باور کرنے کی تو
درحقیقت کوئی وجہ ہی نہین ہے - کہ اُن کی آبادی کم ہوتی جاتی ہے
سنہ ۱۸۷۲ء و ۱۸۹۲ء کے درمیان جوہار کی آبادی - فیصدی - ۰۱۲ - ۷۵
کے حساب سے زیادہ ہو گئی - اور اُن ہی ایام مین - ورما کے پرگنہ مین بحساب
۳ ۰ ۹ ۱۲ فی صدی کی بیشی ہوئی - اس مین کچھ شک نہین کہ تبت مین آبادی کم ہونے
کا ایک خاص سبب یہ بھی ہے کہ وہان بہت سے مرد لاما ہو جاتے ہین -
اور مجرد رہنے کا عہد کر لیتے ہین مگر اس کے ساتھ ہی - اس مین بھی ذرا
کلام نہین - کہ ایک عورت کے متعدد خاوند - اور خلط ملط کا ہونا - یہ بھی
اس کمی کے جزو اعظم ہین - عملداری سرکار مین - جو پہاڑیان ہین - وہان بھی
یہ بات دیکھی گئی ہے - کہ جہان کہین - ایک عورت کے متعدد خاوند ہونے
کا دستور ہے - وہین خاندان مختصر ہین - اور مردون کی تعداد زیادہ ہے
اٹیکنسن صاحب کی کتاب - اضلاع ہمالیہ مین یہ مذکور ہے - کہ یہ امر قابل
لحاظ ہے - کہ مغربی ٹھہری - اور جانسہ بوار مین جہان کہین - ایک عورت کے

ڈچل کا ایک نمونہ



متعدد خاوند ہونے کا رواج تھا۔ وہین چھوٹے لڑکے۔ لڑکیون کی تعداد مین بہت بڑا فرق تھا چنانچہ ایک گائون مین۔ جسمین چار سو سے زیادہ لڑکے تھے صرف ایکسو بیس ۱۲۰ لڑکیان تھین۔ اور گڑھوال مین۔ جہان ایک مرد کی چند بیبیان ہو تی ہین۔ لڑکیون کی تعداد زیادہ ہے۔ فقط

چھٹا باب

توہمات باطلہ

مشرقی بھوٹیے۔ اپنے دیوتائون کے مندر جن کو استھان کہتے ہین گائون کے باہر کسی چپ چاپ جگہ پر یعنی ایسی جگہ پر جو شور وغل سے

معرا ہو۔ یا کسی باغ مین۔ یا لب سڑک کسی سایہ دار گوشہ مین بناتے ہین اور پوجا سیوا کے لیے کبھی پوجاری نوکر نہین رکھتے۔ بلکہ کوئی با وقعت بزرگ اِسکی سربراہی کرتا ہے۔

مغربی بھوٹیے برہمن پوجاری نوکر رکھتے ہین۔ اور سال بہ سال ہندوؤن کی ظاہری اور بالائی رسمیات کے جنجال مین پھنستے چلے جاتے ہین حالانکہ تمام ملک بھوٹ مین۔ نیچ قوم کے بھوٹیے۔ پوجاریون کا کام اپنے بھانجون سے لیتے ہین۔ استھان۔ یا دیوتاؤن کا مندر۔ ایک چھوٹی سی کوٹھری۔ گز بھر لمبی۔ اسی قدر چوڑی۔ اور ایک یا دو گز اونچی ہوتی ہے جسمین ایک سفید پتھر۔ یعنی مشہور و معروف لنگ استھاپن ہوتا ہے۔ اور اُس استھان یا مندر کی چوٹی پر ایک چھوٹی سی شاخ درخت کی لگی ہوتی ہے۔ جو کپڑے کی نیلی پٹیون (دھجاؤن سے) جو ہوا مین اُڑتی رہتی ہین آراستہ ہوتی ہے۔ مگر اکثر دیکھنے مین آیا ہے۔ کہ مندر نہین ہے۔ اور محض ایک پتھر ہے جس کے برابر۔ دعاخوانی کی ایک جھنڈی یا ڈار چو (یعنی ایک درخت کا تنہ۔ جسمین اوپر جا کر کچھ شاخین باقی رہ گئی ہون) معہ کپڑے کی پٹیون۔ یعنی دھجاؤن کے۔ جو ہوا مین ہلتی رہتی ہین۔ زمین پر نصب ہے۔ پرستش کے عام طریقہ مین یہ بات داخل ہے۔ کہ روٹی یا چانول پکا کر۔ اور گندھے ہوئے آٹے کی مخروطیان (ڈالنگ) بنا کر۔ شراب کے ساتھ دیوتا کو چڑھاتے ہین۔ ڈالنگ بھوٹیون کی ہر رسم کا۔ ایک وہ لازمہ ہے جو تصریح طلب ہے۔ اور اُس کی تصریح یہ ہے۔ کہ بھنے ہوئے اناج کے

ستو یا آٹا بناتے ہین اور ان ستوؤن کی ایک خمیری مخروطی - ڈیڑھ فیٹ اونچی - نیچے سے چوڑی اور اوپر سے نوکدار تیار کرتے ہین - اور اُس کے پہلوؤن مین - پیندے سے لیکر چوٹی تک ستوؤن کی بالین بنا کر - کھڑی کر دیتے ہین - ہیمر بھوٹیون کے سوشیل مراسم - یا مراسم برادرانہ مین یہ ایک

(عبادت گاہ اور دعاخوانی کی چھڑین جھنڈون کو ناظرین درخت نہ خیال کرین)

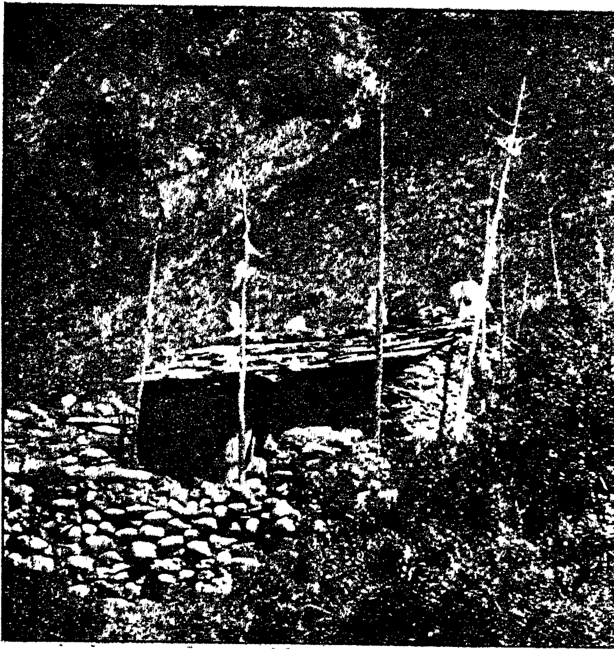


لازمی اور مقدم چیز ہے - اور اس قدر ضروری ہے - کہ دولھا دُلہن کا ڈالنگ کو توڑنا - اور اُس کو کھانا تکمیل شادی کا لازمی جزو ہے - اس سلسلہ مین ویڈل صاحب کی کتاب موسومہ - بدھزم اوف تبت کا - اقتباس حسب ذیل - نہایت قابل لحاظ ہے -

"ایک اور چیز کھانے کی - جو دیوتاؤن کو چڑھائی جاتی ہے - ایک اونچا

مخروطی شکل کا۔ گھی۔ بورا۔ اور خمیری آٹے کا بنا ہوا طرح طرح کے رنگ کا۔ کیک ہوتا ہے جس کا نام ٹورما۔ یا زے ال زے۔ یعنی طعام مقدس ہے۔ یہ ایک دھات کی تھالی مین تپائی پر رکھا ہوتا ہے۔ اگر تخفیف خرچ کے لحاظ سے۔ بجاے اصلی کے نقلی رنگ کے کیک بھی رکھدیتے ہین

(عبادت گاہ اور دعا خوانی کی چھڑیین)



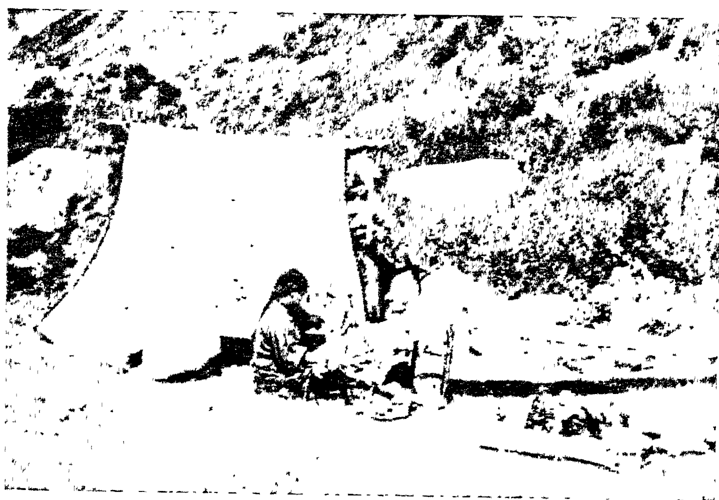
جب کل تیاری ہو جاتی ہے۔ تب کھانے کی چیزون کے چھوٹے چھوٹے لقمے توڑکر۔ دیوتا کی جاے قیام پر۔ دونون ہاتھون سے چڑھاتے ہین۔ اور اسی طرح کپڑے کے ٹکڑے پھاڑ پھاڑ کر چڑھاتے ہین۔ گھاس کے دو تنکون سے۔ ایک ایک تنکا دونون ہاتھون مین لے کر۔ اُس جانب شراب چھڑکتے ہین بعض اوقات پوجا کرنے والے۔ جلتے چراغ بھی پیش کرتے ہین۔ اس عرصہ مین ایک آدمی ایک گلاس مین پانی لاتا ہے۔ اور دھوپ (گھاس) اور اُس مین ایک

پرانا سکہ ڈالتا ہے۔ یہ سکہ پھر زنہار کسی اور کام مین خرچ نہین کیا جاتا۔
نئی نئی دھجائین۔ شاخون مین باندھ کر۔ مندر کے اوپر لگائی جاتی ہین۔
منتین کی جاتی ہین اور اکثر بہت سی بھیڑ۔ بکرون کا بلدان ہوتا ہے۔ جو
بھیڑ بکرے بلدان کے لیے ہوتے ہین۔ اُنپر ایک آدمی پہلے قدرے
پانی چھڑکتا ہے۔ اور جہان اُس نے پانی کے قطرے دور کرنے کے لیے
جھُرجھری لی۔ وہان لوگون نے یہ سمجھا۔ کہ دیوتا نے بھینٹ منظور کر لی۔
بس لگے۔ اُس کے بال نوچنے۔ اور گچھے کے گچھے مندر کی طرف پھینکنے
اُس کی جلد چیر کر سینہ کا تازہ خون لیتے ہین۔ اور مندر مین جو لنگ۔
استھاپن ہے۔ اُسپر چھڑکتے ہین۔ پھر سینگون کو کاٹ کر۔ اور تھوڑے
سے بھیجے کو چانولون مین ملا کر مندر پر رکھ دیتے ہین جب کھال اُتر چکتی ہے
تب اُسکا جگر۔ نرخرہ۔ اور پھیپھڑے۔ گرما گرم نکال لیتے ہین۔ اور شگون
لینے والے آیندہ کی بابت شگون لینے کی غرض سے۔ اُنھین خوب غور
سے دیکھتے ہین۔ یہان فن پیشین گوئی کی بڑی چاہ ہے۔ لیکن اس کے ماہر
متعدد ہین اور جو شوقیہ اس فن کو کرتے ہین۔ وہ آیندہ کے اسرار نہانی
اور خوفناک امور شدنی کے بتاتے ہین۔ پس و پیش کرتے ہین۔ یہ کل رسمیات
بھوٹیے۔ تجارت اور سردی سے بچنے کے لیے نیچے پہاڑون مین جانے
سے پہلے۔ اور دوبارہ تجارت کے بعد میدان سے گھر واپس آنے پر۔ ہر
سال۔ نہایت راسخ الاعتقادی سے بجا لاتے ہین۔ پیشتر زندہ جانورونکا
جگر وغیرہ نکالنے کا دستور تھا لیکن اب یہ وحشیانہ طریقہ بند ہو گیا۔ اور

اب اسکو بل چڑھا دینے کے بعد - اُس کے اندرونی اعضا نکالتے ہین لیکن اُسی وقت تک - جب تک کہ اُنمین خون کی گرمی باقی ہوتی ہے - اور اکثر بہت سے جانور - قبل اسکے - کہ اُنمین علامات مطلوبہ ظاہر ہون بل چڑھا دیے جاتے ہین -

بھوٹیے - ایک سخت کوش اور با عمل قوم ہے - مگر اس کے ساتھ ہی سخت وہم اور وسواس مین گرفتار ہے - اس قوم کے مرد و عورتین ہر وقت کام مین لگے رہتے ہین - حتی کہ جب کچھ بھی کام نہین ہوتا تو کپڑا بننے کے لیے سوت ہی بٹا کرتے ہین - و نیز اپنے کل کاروبار بھی نہایت لیاقت اور ہوشیاری سے انجام دیتے ہین - با این ہمہ یہ قوم ایک ایسے وہم اور وسواس مین گرفتار ہے - جس کا اثر اُنکی کل طرز معاشرت اور ہر ایک امر زندگانی مین پایا جاتا ہے - چنانچہ یہ کل بیماریون کو بھوت پلیدون سے منسوب کرتے ہین - اور جس گھر مین کوئی شخص سخت بیمار ہوتا ہے - اُسکے دروازہ پر ایک کلہاڑی رکھتے ہین - اور جب کسی مریض کو کسی یوروپین ڈاکٹر کے ملاحظہ کے لیئے لیجاتے ہین - تو اُسکی کمر سے بھوت پلیدون کو دور رکھنے کے لیے ایک درانتی باندھ دیتے ہین - جب کوئی سفر سے واپس آتا ہے - تو گانوٗن مین داخل ہونے سے پہلے کچھ کانٹے - اور بچھو کے درخت کسی پتھر کے نیچے - اس خیال سے دبا دیتا ہے - کہ گویا - اس طرح اُس نے کل بلیات کو دفن کر دیا - یہ طریقہ عموماً دشوار گذار درون - خوفناک پُلون - اور دیگر مشکل مقامات پر گذرنے سے قبل عمل مین لایا جاتا ہے -

(پارچہ بافی جسمین عورتین اکثر مصروف رہتی ہین)



بیماریون کے علاج مین۔ آگ سے داغ دینے اور خون بہانے سے
اتنا کام لیتے ہین۔ اور اس طرح لیتے ہین۔ کہ ایک مہذب دیکھنے والے
کا جی گھبرا جاتا ہے اور جھاڑ پھونک سے ان وحشیانہ علاجون کو اور بھی
مؤثر بناتے ہین۔ اب ان کا یہ اعتقاد تو دور ہو گیا۔ کہ بندوقین چھوڑنے
سے۔ یا دھات کے برتن۔ معمولی طور پر خوب مٹی سے رگڑ کر صاف کرنے
سے۔ آندھی مینھ کا طوفان پیدا ہو جاتا ہے۔ (اس عقیدہ کی بدولت
ورماپٹی کے باشندے ایک وقت مین نہایت کثیف مشہور تھے اس لیے
کہ یہ اپنے برتن بجائے مٹی کے۔ اپنے پہننے کے کپڑون سے رگڑ کر صاف
کیا کرتے تھے۔ پھر نہ خود نہاتے تھے۔ نہ کپڑے ہی دھوتے تھے) لیکن
انمین یہ اعتقاد ہنوز باقی ہے۔ کہ گرہن کے وقت۔ اس لیے بندوقین
چھٹانا ضروری ہے۔ کہ کلیا لوہار۔ سورج اور چندرما کو۔ نہ پکڑنے پائے

حتی ہذا - ان کے اور اعتقادات بھی - اسی کی مثال اور ہم پلہ ہین -
تبت کے ملک کی طرح کی دعا خوانی کی چھڑ ہین - یہان کل ہیات
مین پائی جاتی ہین - اور یہان کی جھاڑ پھونک کا - گویا پیرت ثانی تبت
مین موجود ہے - کیونکہ وہان - لاما - شیاطین کے مقابلہ مین سحر وساحری
کا موثر ہونا - بڑے بڑے دلائل سے ثابت کرتے رہتے ہین - مگر طرفہ تر یہ
ہے - کہ تکلا کوٹ کے - تبتی - طوفان باد باران کی مزاحمت کو روا نہین
رکھتے - اور بندوقین - چھٹانے کو منع کرتے ہین - یہ ممانعت سابق
مین - علاقہ دور یا مین - جائز تھی - مگر اب وہان اس کا مطلق اثر نہین -
نہ برتنون کو کسی سخت چیز سے رگڑنے کی ممانعت کا کچھ اثر ہے - بھوٹیے
وہی ضرور ہین اور اسمین شک نہین - کہ ہم باعتبار یوروپین - اور اعلی ہونے
کے اُنکے اندیشون - اور اُن کے عالم ارواح کے خوف پر - جیسے وہ
اپنے دل سے سچ مانتے ہوئے ہین - ہنستے ہین - لیکن اگر اُنکے حالات پر
مشرقی اصول کے لحاظ سے نگاہ کرین - تو یہ ملک ایشیا کے بہت سے
لوگون سے کچھ پرے نہ ٹھہرین گے -

اب ہم ایک واقعہ بیان کرتے ہین جو درحقیقت ہمارے سفر مین -
پیش آیا - ہمارے گروہ کے ساتھ ایک شخص ہندوستانی ذی رتبہ تھے اور
ایک معزز خاندان کے - تعلیم یافتہ شخص تھے - انگریزی بول - اور لکھ
سکتے تھے - اور انگریزون سے آزادانہ طور پر ملتے جلتے تھے - ان سے
یہ توقع تھی - کہ ان کے خیالات فضول باتون مین اعتقاد ہونے کے متعلق

اور دن سے بہتر ہون گے - مگر جبکہ ہم اسکات کے مقام پر تھے - یہ بدنصیبی سے - گھوڑے پر سے گر پڑے - اور اسکا سبب یہ ہوا - کہ اُنکے گھوڑے کا پیر ایک ایسی پولی زمین پر جا پڑا - جو اسکا بوجھ نہ سہار سکی اور دھنس گئی - اُنکے جسم مین بہت سی کھرچنٹین اور چوٹ آئی - اور پیرون مین درد کی شکایت تھی - چنانچہ انکے ایک پیر مین جسمین زخم تھا - ڈاکٹر لانگ اسٹاف نے پٹی باندھ دی تھی - اسکات سے روانہ ہونے پر - ہمکو مختلف مقامات کی آب وہوا سے کام پڑا - چنانچہ اول دامن کوہ کی سخت گرمی - دوم بارش - تند ہوا اور سردی اور پھر تھیلا مین - ۹ ہزار فیٹ کی بلندی پر - تو موسم کی حالت بالخصوص ناگوار تھی جب ہم گالا گر کو روانہ ہوئے - اور دس ہزار فیٹ بلندی کے درہ سے گذرے اُس روز تمام دن مینھ برستا رہا - اور شب کو خوب اوس پڑی - پھر جب ہم مالیا - اور بدھی کو جن کی بلندی ۹ - ہزار فیٹ ہے روانہ ہوئے - تو اُس روز بھی مینھ برستا رہا - اور

(دریاے کالی کے کنارہ کی سڑک کا ایک نمونہ)



رات کو اوس پڑی - لشکر کے کل آدمیون پر اس کا اثر ہوا - اور بہت سے بخار مین مبتلا ہو گئے - جب ہم گر بیانگ کے مرتفع میدان پر پہونچے جو دس ہزار تین سو فیٹ بلند ہے - تو کہرا اور شدت مینھ کے ساتھ ہوا بھی تیز تھی - اور رزمن کوہ کی گرمی کے بعد - وہان سردی کا یہ حال تھا - کہ گویا ہڈیون کے اندر سرایت کیئے - اور انھین کھائے جاتی ہے - ہمارے ہندوستانی جنٹلمین کو بھی سخت بدنصیبی سے جاڑا بخار آگیا - بدن مین ہڑکل تھی - اور سینے مین سخت سردی کا اثر تھا - یہ کل باتین - آب و ہوا کی سختی کے لحاظ سے جس سے ہمین کام پڑا تھا - لازمی تھین - گر بیانگ کے مقام پر - انکی طبیعت اتنی زیادہ خراب ہو گئی کہ یہ پلنگ سے نہین اُٹھ سکتے تھے - اور ہمین یہ خیال پیدا ہو چلا تھا - کہ وہ ہرگز اس لائق تندرست نہ ہون گے - کہ ہمارے ساتھ تبت چل سکین - اسلیئے کہ ڈاکٹر لانگ اسٹاف کی تشخیص مین اُن کا بخار گٹھیا کا بخار تھا - یہ ولایتی دوا استعمال کرنے کے لیے - بالکل رضامند تھے لیکن . . . . . . اور یہان ایک بہت بڑا لیکن آگیا . . . (یعنی بڑی رکاوٹ پیدا ہو گئی) ٹیکر کے مقام پر - جو نیپال کی سرحد پر - اُس پار گربیانگ کے محاذ مین واقع ہے - ایک بھوٹیا رہتا ہے جسے عوام لاما کے لقب سے نامزد کرتے ہین - یہ علم طب سے محض ناواقف ہے - اور نہ اُسے دواؤن کے ذریعہ سے علاج کرنے کا دعوی ہے - مگر جادو ٹونے اور جھاڑ پھونک مین بہت ہوشیار ہے - چنانچہ جب پنڈت گیبریا کے

بھتیجے کی ٹانگون (دریاے کالی کے کنارے ایک خطرناک ورڈھالو چڑھائی دیکھیے سے تصویر اُتاری گئی)



مین - جو اس جگہ کے ایک لکھپتی شخص ہین - گٹھیا ہو گئی - اور اُس زور کی گٹھیا تھی - کہ وہ چلنے پھرنے سے معذور تھا - تب اسی لاما نے اُسے محض جھاڑ پھونک سے ایک دن مین اچھا کر دیا تھا - اُس شخص کی اعلیٰ درجہ کی شہرت نہ صرف ان ہی اضلاع مین تھی بلکہ ایک مرتبہ پہلے خود ان ہی جنٹلمین کو بھی وہ اپنے علاج سے اچھا کر چکا تھا - اور اس کی تصریح یہ ہے کہ چند سال ہوئے - تکلا کوٹ کے مقام پر - جو تبت مین - ہماری سرحد کے اُس پار واقع ہے - اُن کے پیٹ مین یکایک درد ہوا - اور سر مین غشی کی سی کیفیت معلوم ہوتی تھی - اُسوقت اُس لاما نے - جو اتفاق سے وہان موجود تھا - اُنھین ایک رات مین محض جھاڑ پھونک سے بالکل آرام کر دیا تھا - اب جو ان کو جاڑا بخار آیا - تو یہ ڈاکٹری علاج کے لیے بالکل رضامند تھے - مگر وہ معتمد قدیم لاما بھی بلایا گیا تھا - اُس نے یہ تشخیص کی - کہ گھوڑے پر سے گرتے وقت اِن کو - ہوا -

(آسیب) کا خلل ہوا۔ اور اسپر مستزاد یہ ہوا۔ کہ ایک شیطان کی بھی اُنپر
اُسی وقت نگاہ پڑی یہ شیطان۔ رات دن۔ سڑک پر۔ کسی نہ کسی گھوڑے
پر۔ سوار پھرتا رہتا ہے۔ اور ایک کتا جس کے گلے مین گھنٹی بندھی ہے
اُسکے ساتھ رہتا ہے۔ اس کا علاج۔ جھاڑ پھونک پڑھے گھی کی مالش
جو مین نے بھی دیکھا تھا۔ مسمریزم کا عمل۔ جس مین عام خیال کے بموجب وہ
لاما بہت ہوشیار سمجھا جاتا تھا۔ اور اوپر سے نیچے پیرون تک جسم کو دبانا تجویز
ہوا۔ سب سے پیچھے۔ اُس نے ایک اور عمل کیا۔ جو کسی پہلے عمل سے کچھ
کم نہ تھا اور وہ یہ کہ اُسنے ایک سفید بکرا منگایا۔ اور مریض کی بیماری۔ اور
تکلیف۔ اور اُس شیطان کو جو اُسپر سوار تھا۔ داب داب کر پیرون تک
اُتارا۔ اور پیرون سے اُتار کر۔ اس بکرے مین پہونچایا اور جٹ بکرے
کو وہان سے دور ہٹا دیا۔ لیکن خاص دل لگی یہ تھی کہ اُس بکرے کو خود حضرت
لاما نوش جان فرما گئے۔

یہ کل باتین بالکل ایسطرح واقع ہوئین جسطرح کہ ہم نے بیان کین۔
اس لیے کہ ہم خود مریض کو بار بار دیکھنے جاتے تھے۔ اور اس مین
کچھ شک نہین کہ اُس وقت اُس کا بخار بھی کم ہو گیا۔ اور کل تکلیف رفع ہو گئی
بلکہ بہ نسبت پیشتر کے بہت آرام معلوم ہوتا تھا۔ گو یہ صورت قایم نہ رہی
اور پھر اُس کی وہی کیفیت ہو گئی۔ اب دنیا بھر کے واعظ جمع ہو کر۔
لشکر کے لوگون کو۔ یہ سمجھاتے۔ کہ جھاڑ پھونک محض ڈھکوسلا ہے۔
اور اُنمین کچھ تاثیر نہین ہے۔ تو ہزار کوئی کہتا لیکن انھین ہرگز یقین نہ آتا

اس لیے کہ اب تو انھون نے اس کا اثر اپنی آنکھون سے دیکھ لیا تھا۔ اور اُس کے سامنے کون سی دلیل پیش جا سکتی تھی بقول شخصے۔ ؎ شنیدہ کے بود مانند دیدہ۔

(دریاے کالی کا کنارہ)



ایک مرتبہ ایک حولدار یعنی ایک غیر کمیشن یافتہ فوجی افسر کو۔ گربیانگ آنے کا اتفاق ہوا۔ اور وہان یہ ایک روز شکار کھیلنے کو گیا۔ اس روز اُس نے ایک بھوت دیکھا جو ایک حسین لڑکی کی شکل مین تھا یہ اُس کے حسن دلفریب پر کچھ ایسا ریجھا۔ کہ اُسکے پیچھے پیچھے ہو لیا۔ لیکن جب اُسنے اُسے پکڑنے اور اپنی آغوش مین لینے کا قصد کیا تب ہی اُسنے اپنے آپ کو ایک پتھر سے ہم آغوش پایا۔ چلتے چلتے وہ چھلاوہ۔ اِسے ایک خوفناک ڈھلوان پہاڑ پر لے پہونچی۔ اس عرصہ مین

شام ہوگئی - اور یہ راستہ بھول گیا - اور اُسکی تلاش مین - آدمی بھیجنے پڑے - یہ کل روایت من وعن - بقید نام وتاریخ وغیرہ ہمارے سامنے بیان کی گئی - اور ہمکو وہ مقام بھی دکھلایا گیا - جہان یہ واقعہ پیش آیا تھا

اس روایت کے علاوہ - خود میرے سائیس نے جو میرے گھوڑے کی خدمت کے لیئے مامور تھا - درحقیقت دو بھوت دیکھے ہین - اور انہین سے ایک سے اُس سے بہت دیر تک باتین ہوئین - یہ اُن ایام مین پہاڑ سے نیچے - بمقام ساگر ملازم تھا - اور ایک روز شب کے وقت ۱۲ اور ایک بجے کے درمیان - یہ مسکوٹ کو واپس آتا تھا - کہ اِسے ایک اور سائیس ملا - جو اپنے باپ کو چلا چلا کر پکار رہا تھا - یہ درحقیقت بھوت تھا - اور اُس نے یہ بیان کیا - کہ وہ مین فلان شخص کا بیٹا ہون - اور ستارا سے جو بمبئی پریزیڈنسی مین واقع ہے یہان اپنے باپ سے ملنے آیا ہون - لیکن میرا باپ مجھے کہین ملتا نہین'' میرے سائیس نے جواب دیا - کہ ہم نے تو تیرے باپ کو کبھی نہین دیکھا - لیکن تو اسطرح غل کیون مچاتا ہے - اگر تو اس طرح چیخے چلائے گا - تو ہم تجھے بدمعاشی مین حوالات کرا دینگے - اس کہنے پر وہ بھوت اپنے باپ کے لیے واویلا کرتا - چل دیا - اور میرے سائیس نے پہرہ والے سے جا کر اطلاع کی - کہ مسکوٹ کے قریب ایک شخص پھر رہا ہے جو بدمعاش سا معلوم ہوتا ہے - اُس کا جواب پہرہ والے نے میرے سائیس کو یہ دیا - کہ جس کو تمنے دیکھا ہے - وہ آدمی نہین - بھوت ہے - اور اکثر لوگون سے اور اُس سے مُنڈ بھینٹ ہوئی ہے - اور اُس کی

کیفیت یہ ہے - کہ اسکے باپ کو پلیگ ہو گیا تھا - اور اُسے باپ کے بیمار ہو جانے پر ستارا سے بلایا تھا - لیکن جب وہ یہان آیا - تو اُسے معلوم ہوا - کہ اُسکا باپ مر گیا - اس کے دو دن بعد وہ آپ بھی پلیگ مین مبتلا ہو کر مر گیا - اُسوقت سے آجتک وہ یون ہی غل مچاتا پھرتا رہتا ہے -

ایک دن جبکہ ہم مسلمانون کے - ایک قبرستان کے پاس سے - جو شہر الموڑہ کے باہر کوئی نصف میل کے فاصلہ پر ہی گذر رہے تھے - میرے سائیس کو اس امر کا ایک اور پختہ ثبوت ملا - اس قبرستان مین ایک مشہور بھوت رہتا ہے اور اس درجہ زبردست ہے - کہ جس سے اُسکی مڈ بھیڑ ہوئی وہ زندہ نہ بچا - اور اُس کو شربت مرگ چکھنا پڑا - چنانچہ جب ہم اُس طرف سے گذرے - تو مین نے قبرستان کے پاس - اُس گھاٹ پر - جہان ہندوؤن کے مُردے جلائے جاتے ہین - ایک لاش رکھی دیکھی - جو اُسی وقت لا کر رکھی گئی تھی - میرا سائیس یہ دیکھکر وہان رُکا - اور اُس نے لاش لانے والون سے کچھ حال دریافت کیا - پھر اُس نے مجھ سے یہ بیان کیا - کہ کل شام کو دو ہندوؤن کو - جو باپ بیٹے تھے - الموڑہ سے واپسی پر یہان رات ہو گئی - اور وہ یہین قبرستان کے قریب ٹھہر رہے - رات کو بیٹا - بیدار ہوا - اور رفع حاجت کے لیئے باہر گیا - تو اُسے وہ بھوت نظر آیا اور یہ مارے ڈر کے گھگیاتا ہوا لوٹا - اور حالانکہ اُسوقت تک وہ بالکل صحیح و سالم تھا - لیکن صبح کو مردہ نظر آیا - ایسے موقعہ پر کہ ادھر مردہ کی لاش پڑی ہو - اُدھر - باپ بیٹے



(یہاں کی ہیبت ناک تنہائی دل کو سہا دیتی ہے)
(درہ لیپو لیکھ کے قریب)

بیٹے کے سوگ مین شکستہ دل ہو۔ کیا موقع تھا۔ کہ بھوت پلیدون۔ اور اُنکے
مقام سکونت وغیرہ کی نعویات مضحکہ کے طور پر ظاہر کی جائین لیکن روایت ہذا
سے یہ ظاہر ہے۔ کہ ایک ایسے مقام پر۔ جو مغربی تہذیب کا سوانح ہو۔
جہان چھاؤنی ہو۔ اور فوج کے سیکڑون ہزارون آدمی رہتے ہون۔ پہاڑی
آدمیون کے دلون پر۔ بھوت پلیدون کی اسقدر تعجب انگیز۔ ہیبت چھائی
ہوئی ہے۔ پھر یہ صرف اُن ہی لوگون کا حال نہین ہے۔ جو بے لکھے پڑھے
جاہل ہین۔ بلکہ اُن لوگون کا بھی یہی حال ہے جن سے بہت کچھ امید کی
جاسکتی ہے۔ ناظرین شاید اب اِس معمے کو حل کرسکین۔ کہ وہ کیا بات تھی
کہ دو سال ہوئے جب ایک چیتا۔ الموڑہ مین۔ کچہری کے قریب دن کے
وقت۔ ایک مکان مین گھس آیا۔ اور وہان کے جائنٹ مجسٹریٹ نے دوران
مقدمے سے اُٹھکر۔ اُسے جسطرح مارا کرتے ہین۔ مار دیا۔ اور پھر آکر مقدمہ
کی لقبیہ بحث سننے لگے۔ اُس وقت وہان کے باشندون کی یہ زبان زد تھا۔
کہ یہ چیتا نہ تھا بلکہ کوئی دیوتا تھا۔ جو اِس شکل وصورت مین۔ اُس مندر کے درشنون کو
آیا تھا۔ جو اُس جگہ سے جہان وہ مارا گیا قریب تھا۔ اور اب دیکھنا کہ کوئی
نہ کوئی قہر الٰہی ضرور نازل ہوگا۔ چنانچہ جب وہان کچھ دنون بعد۔ ہیضہ پھیلا۔
اور بہت سی جانین تلف ہوئین۔ تب سیکڑون آدمیون کا جس مین تعلیم یافتہ
بھی شامل تھے۔ یہ عقیدہ تھا۔ کہ یہ اُسی چیتے کے مارے جانے کا نتیجہ ہے
پس جب عام پہاڑی آدمیون کا۔ باوجود تعلیم یافتہ اور مغربی خیالات سے
واقف ہونے پر یہ حال ہے۔ تب بیچارے۔ بھوٹیون کو کیا کہا جائے

جو ایک وحشت ناک مقام کے رہنے والے ہین - جہان تنہائی دل کو پژمردہ کیئے دیتی ہے - جہان طرح طرح کی عجیب صورتین - اور مہیب آوازین - بھوت پلیدون کا ہر وقت خیال دلاتی رہتی ہین - اور خواہ مخواہ انسان کو ہر جھاڑی - چٹان - اور برف کے ڈھلکنے مین - ایک اعجاز نظر آتا ہے - جہان باد نسیم کا - آہستہ آہستہ چلنا - ترانۂ غیبی کا حکم رکھتا ہے - اور جہان - باد طوفان کی سرسراہٹ - جشن شیاطین کا نغمہ معلوم ہوتا ہے - جہان شام کی بڑھتی تاریکی مین - ہر موڑ پر - ایک بھوت - اور ہر چٹان کے نیچے - ایک شیطان چھپا نظر آتا ہے - اس مقام پر جب تنہا مسافر کو رات ہو جاتی ہے اور اُسکے چارون طرف اندھیرا چھا جاتا ہے - اُس وقت کوئی دل کا کیسا ہی کڑا کیون نہ ہو لیکن قدم قدم پر اُسے یہ معلوم ہوتا ہے - کہ کوئی اُس کے پیچھے اس لیے لگا چلا آرہا ہے کہ موقع ملے - تو اُسے کھینچکر اُن غارون مین ڈھکیل دے جہان ہزارون فیٹ نیچے دریا - اس زور سے بہتا ہے - کہ گویا وہ شدت بھوک سے پہاڑون سے سر ٹکراتا اور لڑتا ہے -

ساتوان باب

بھوٹیون کی شادی کے مراسم

ایک اور عجیب بات جو مشرقی بھوٹان کے سفر مین دیکھنے مین آتی ہے یہ ہے - کہ وہان مرد اور عورتون مین نہایت خلاملا اور غیر معمولی بے تکلفی ہے - اُن کی شادی - اگرچہ وقتاً فوقتاً مان باپ کے ذریعہ سے

قرار پاتی ہے لیکن درحقیقت - ورما - بیان - چڈان - تین - پٹیون کا عام دستور یہ ہے - کہ رام بانگ مین - اُن کی شادیان قرار پاجاتی ہین - رام بانگ گانؤن کا کلب ہے - اور ایک نہایت بدنام مقام ہے - جو ہر اور نیٹی کے بھوٹیے - اسے - نہایت حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہین - سالہا سال سے - اُن کے یہان - اُس کا رواج نہین - اور نہ اپنے ملک مین - اُسے وہ جائز رکھتے ہین - لیکن جب ورما کے علاقہ مین آتے ہین تو انھین رام بانگ سے کام لینے اور مستفید ہونے مین مطلق دریغ نہین ہوتا - ہر گانؤن مین - ایک مکان - یا ایک مقام مقرر ہے - جسے رام بانگ کری یا رام بانگ کا مقام کہتے ہین - یہان مرد اور عورتین جمع ہوتی ہین - اور بیہودہ عشق آمیز گیت گاتی - شراب اور حقہ نوشی مین رات بسر کرتی ہین - یہان ہر مرد جن کی شادی ہو گئی ہے - اور نیز وہ مرد جن کی نہین ہوئی ہے - ناکدخدا عورتین - اور منکوحہ عورتین صرف اُسوقت تک - جب تک کہ اُن کے ایک اولاد نہین ہو جاتی جمع ہوتی ہین - لڑکیان - رام بانگ مین دس برس کی ہی - عمر سے جانے لگتی ہین - بلکہ فی الحقیقت اس عمر کے بعد - تو وہ کبھی اپنے گھر سوتی ہی نہین اس کا یہ نتیجہ ہے - کہ ورما کے پرگنہ مین - کوئی عورت پاکدامن مشکل سے نظر آتی ہے - اس انتظام اور دستور کے بدولت - حسب امید مرد اور عورتون مین - کمال بے تکلفی پیدا ہو جاتی ہے - اور دیکھنے مین آتا ہے کہ ایک چادر مرد و عورت دونون اوڑھے ہوئے ہین - اور مرد -

عورت کی کمر مین ہاتھ ڈالے ہوئے پھرتا ہے ۔ یہ رواج یورپ مین تو عام ہے ۔ لیکن مشرق مین ۔ کمیاب ہے ۔ یہان کی عورتون مین ۔ حیا و شرم نذارد ہے ۔ اور اُن کے چہرون سے ایک قسم کی بیباکی ظاہر ہوتی ہے۔

(مشرقی بھوٹیا عورتین)



(زیور چاندی کا ہے رو پیون مین کنڈے لگا کر بطور زیور کے استعمال کرتی ہین داہنی طرف والی لڑکی کے کندھے پر نافہ مشک قابل ملاحظہ ہے جو تی رسی کے تلے کی ہے اور اوپر چار خانہ کا کپڑا لگا ہے)

حمل حرام کا گرانا بھی ۔ یہان کوئی غیر معمولی بات نہین ہے بڑے بڑے دیہاتون مین ۔ ایک سے زیادہ رام بانگ ہوتے ہین اور چونکہ ان کا مقصد حسب ظاہر ۔ یہ بیان کیا جاتا ہے ۔ کہ وہان پر شادی کی بات چیت قرار پاتی ہے ۔ پس وہان صرف وہی لوگ جا سکتے ہین ۔ جن کی باہم شادی

ہوسکتی ہے - یعنی قرب وجوار کے نوعمر - یا اُسی گانوٗن کے لڑکے ہون تو وہ لڑکے - جن سے کوئی رشتہ یا قرابت نہ ہو - جب کوئی شخص اُس ملک کے کسی دور دراز حصے کا رہنے والا - کسی کام سے - کسی گانوٗن مین

(بھیڑون پر اناج کے بورے لدے ہوتے ہین)



وارد ہو - تو اُسے اپنے کسی دوست سے - کھانے نے اور ٹھہر کی فرمایش کرنے کا خیال بھی نہین گذرتا - اسلیے کہ یہ ایک اوچھی اور ذلیل بات سمجھی جاتی ہے - اور اُس قسم کی مدارات کا - اُسے اُسوقت تک منتظر رہنا ہوتا ہے جب تک کہ وہ کہین مدعو نہ ہو - لیکن اگر وہ رام بانگ کو چلا جائے - تو یقیناً اُسکی خاطر و مدارات ہوگی - اس حساب سے رام بانگ ایک نہایت آرام کی جگہ ہے مگر صرف اُنھین کے لیے جن کی گانوٗن والون سے کچھ شناسائی ہو

کسی اجنبی کا۔ بلا کسی سفارش یا ذریعہ کے وہان جانا لوگون کو ناگوار گذرتا ہے۔

جب بھو سیٹے۔ سفر کرتے ہین۔ یا اُن مقامات کو جاتے ہین جہان وہ سال بہ سال جاڑا بسر کرتے ہین۔ تو اُنھین منجملہ اور باتون کے سب سے پہلے۔ رام بانگ کے لیئے جگہ تجویز کرنے کی فکر ہوتی ہے۔ اگر لڑکیون کو قریب کے لڑکون سے۔ ملنا منظور ہوتا ہے۔ تو وہ ایک لمبی چادر کو۔ اسطرح ہوا مین اُڑنے دیتی ہین۔ کہ ایک سرا اُسکا۔ ایک لڑکے کے ہاتھ مین ہوتا ہے۔ اور دوسرا سرا۔ دوسری لڑکی کے ہاتھ مین۔ یہ چادر میلون فاصلہ سے ہوا مین اُڑتی نظر آتی ہے۔ اور درحقیقت یہ ایک بہت اچھا طریقہ ہے۔ یہی طریقہ دوست آشنا کی رخصت کے وقت بھی عمل مین لایا جاتا ہے۔ اس موقعہ پر اکثر سیٹی بھی بجاتے ہین۔ اور سیٹی بجاتے وقت منھ مین دو اُنگلیان رکھ لیتے ہین جسطرح لنڈن کے مشہور کریکٹ کال مین سیٹی بجایا کرتے ہین سیٹی بجانے مین لڑکے لڑکیان دونون مشاق ہین۔ اور لڑکون کا اسطرح سیٹی بجا کر۔ لڑکیون کو۔ اُن کے گھرون سے بلانا ایک معمولی بات ہے۔ سیٹی سنکر لڑکیان۔ اپنے اپنے گھرون سے تھوڑی تھوڑی سی آگ لے کر نکلتی ہین۔ اور لڑکون کے ساتھ ہولیتی ہین۔ اور اُس مقام کو چلی جاتی ہین۔ جو پہلے سے تجویز شدہ ہوتا ہے۔ پھر یہ سب اگر پہلے سے آپس مین ملے جلے۔ اور دوست ہین۔ تو سب برابر برابر بیٹھتے ہین۔ ورنہ لڑکے ایک طرف بیٹھتے ہین۔ اور اُن کے مقابل مین لڑکیان دوسری

طرف - یہان لڑکیان اکثر ناچتی ہین - اور لڑکے کبھی کبھی - لیکن گانے بجانے حقہ و شراب نوشی کا شغل برابر جاری رہتا ہے - تا وقتیکہ وہ نیند سے چور نہین ہو جاتے اور نیند - اِس تماشہ پر خاموشی کا پردہ نہین ڈال دیتی بھوٹیون کے وہ راگ جنھین - یا جیو - یا پُرانے ڈھنگ کے راگ کہتے ہین سِن رسیدہ شخصون کو عام طور پر پسند ہین - اور جس جوش خروش کے ساتھ وہ اُن کے جلسون مین گائے جاتے ہین - اس سے ظاہر ہے کہ آب و ہوا کے سخت اختلافات - پہاڑ پر چڑھنے کی سخت مصیبتین اور اپنے بزرگون کے بہادرانہ کارنامے - جن کی اِن راگون مین تصویرین کھنچی ہوئی ہین - اُنھین مرغوب ہین - اور اُن کی وہ بڑی قدر کرتے ہین - اِن پُرانے زمانے کے راگون کے علاوہ - جو بھوٹیا زبان مین ہین - اُسی قسم کے اور راگ پہاڑ کی معمولی زبان مین - تصنیف ہو گئے ہین - ان مین وہ راگ - جو - ٹیمالی - کہلاتے ہین سنجیدگی اور متانت کے لحاظ سے - بالکل - یا جیو راگون کے مشابہ ہین لیکن اُن کے خلاف جو ٹو بیرا - (یا چلتے ہوے راگ کہلاتے ہین -) وہ سراسر لغو - اور فحش مضامین سے پُر ہین -

بھوٹیے بڑے عقیل اور ہوشیار تجار ہین - اور ہر معاملہ مین - احتیاط سے کام کرنے والے ہین - لہذا اُن کی نسبت یہ خیال نہین کیا جاسکتا - کہ وہ جوش نفسانیت کی حالت مین - اُن کل فائدون کو بھول جائین جو اُن کے خیال مین - ایک امیر اور با ثروت خاندان مین شادی جیسا زبردست رشتہ اور قرابت کرنے سے حاصل ہوتے ہین - لہذا ہر لڑکی کی نسبت جو اُنکے

مد نظر ہوتی ہے۔ وہ پہلے اپنے والدین دوست آشنا۔ عزیز و اقارب سے مشورہ کرتے ہین۔ اور اگر اُن کی راے ہین۔ وہ شادی مناسب معلوم ہوتی ہے۔ تو شادی کا پیغام دیا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ہمین یہ بھی یاد رکھنا چاہیے۔ کہ یہان کی عورتون کو اپنی پسند سے۔ شادی کرنے کی آزادی حاصل ہے اور اگر کوئی اُن کا خواہان پیدا نہو۔ تو یہ بھی ہے۔ کہ وہ چاہین تمام عمر شادی نہ کرین۔ چنانچہ ہر گانوُن مین ایسی عورتین موجود ہین جو بڑھیا ہوگئین اور انھون نے تمام عمر یہ نہ جانا۔ کہ شادی کسے کہتے ہین علیٰ ہذا مرد بھی ایسے ہین۔ جن مین کوئی جسمانی نقص ہے۔ یا کمزور ہین اور اس سبب سے۔ اُن کو شادی کے لیے تمام عمر کوئی عورت میسر نہ آئی چنانچہ مین ایک ایسے ذی رتبہ اور دولتمند شخص سے واقف ہون۔ جو ہر وقت ایک آنکھ کو۔ ایک گہرے نیلے رنگ کے کپڑے سے ڈھکے رکھتا ہے۔ عورتون کے لیے یہ ایک دل لگی ہے۔ اور وہ ہمیشہ اِسے چھیڑتی رہتی ہین۔ لیکن اس نقص کے سبب سے اُسکی شادی بھی نہین ہوتی۔

غور مناسب کے بعد وہ نوجوان جسے شادی کرنی ہوتی ہے۔ خود یا کسی دوست کے ذریعہ سے۔ کچھ روپیہ جس کی تعداد۔ ساڑھے چار روپیہ سے نوّے روپیہ تک ہوتی ہے۔ ایک کپڑے مین باندھ کر۔ اُس لڑکی کی نذر کرتا ہے۔ عموماً یہ نذر اُس لڑکی کو براہ راست نہین دیجاتی بلکہ اُس کی سہیلیون کے ذریعہ سے۔ جو اُس کے پاس کی اُٹھنے بیٹھنے والی ہوتی ہین۔ (جنھین عام اصطلاح مین ٹارم کہتے ہین جس کے معنی کنجی کے ہین)

بھیجی جاتی ہے - اور وہ اُس شخص سے کوشش کرنے کا وعدہ کرتی ہین لیکن وہ لڑکی اُسوقت تک ہان نان کا جواب نہین دیتی جب تک وہ اپنے خاندان کے لوگون سے صلاح و مشورہ نہین کر لیتی - آزان بعد اگر جوڑ ٹھیک معلوم ہوتا ہے - تو روپیہ رکھ لیا جاتا ہے - ورنہ واپس کر دیا جاتا ہے در صورت منظوری - ٹام ہین - وہ بڑھ بڑھ کر باتین بناتی ہین - کہ گویا اُنکے بغیر شادی ہی نہ ہو سکتی -

شادی کی تاریخ مقرر کرنے مین سوموار کا دن ہمیشہ چھوڑ دیا جاتا ہے اس لیے کہ یہ دن عموماً اُن کے خیال مین نامبارک ہے لیکن جو تاریخ شادی

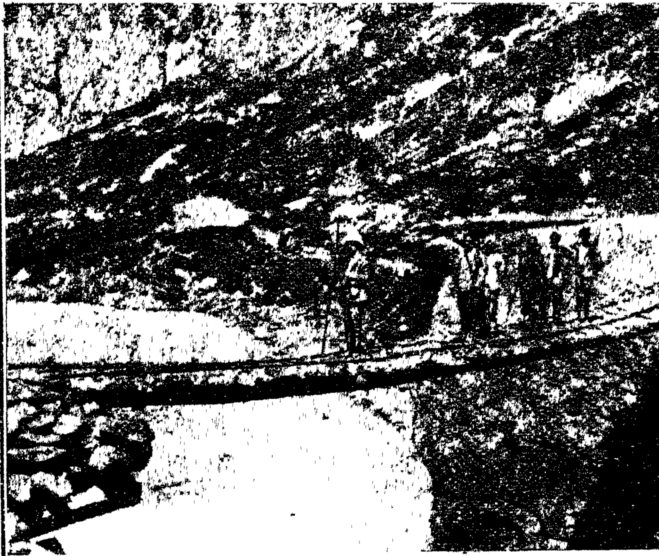
(تبت کا اُون جو کا پنور آتا ہے)



کی اسطرح قرار پاتی ہے - وہ اگرچہ دونون خاندان کے لوگون کو بخوبی معلوم ہوتی ہے لیکن اُس کا اظہار نہین کیا جاتا - اور یہ کہتے رہتے ہین - کہ لڑکی کے والدین اُسے بخوشی رخصت کرنے پر آمادہ نہین

ہین - لیکن جس روز دولہا (بیاد لیشا) دُلھن - (بیا دلو) کو لینے کے لیے جانے لگتا ہے - اُسروز دولہا کا باپ - اُسکے دوست آشناؤن کو - جنھین دھامی کہتے ہین - رات کے وقت اپنے گھر بلا کر - اُن کی دعوت کرتا ہے اور چپکے سے رات ہی مین اُنکو دُلھن کے گھر - دولہا کے ساتھ روانہ کر دیتا ہے - یہ دُلھن کے گانؤن مین پہونچکر سیدھے رام بانگ کو جاتے ہین وہان دُلھن اور اُس کی سہیلیان - (رشیا سیا) موجود ہوتی ہین - یہ کچھ دیر تک اُن کے ساتھ ناچتے گاتے رہتے ہین - پھر دُلھن کو گود مین اُٹھا کر چل دیتے ہین - لیکن تھوڑی ہی دور تک - محض یہ دکھلانے کے لیے کہ وہ اُسے زبردستی لائے ہین - کچھ دور چل کر ٹھہر جاتے ہین - اور دُلھن کی سہیلیون کو بلا لیتے ہین - پھر سب ساتھ ساتھ - دولہا کے گھر کو روانہ ہوتی ہین -

(ایک اعلیٰ درجے کا پُل)



اور وہان پہونچ کر دروازہ کے باہر بیٹھ جاتی ہین - اُسوقت دولہا کے کی کُل

رشتہ دار عورتین شادی کی خوشی مین ایک ایک گلاس شراب لاتی ہین۔ اور دیوتاؤن کے نام پر۔ دولھا دُلھن کی سلامتی کے جام پیتی ہین۔ گھر مین داخل ہونے پر۔ گاؤن کے سن رسیدہ اشخاص۔ شادی کی لازمی رسمیات مین سے پہلی رسم ادا کرتے ہین۔ یعنی دو ڈالنگ یا ستوؤن کی مخروطیان۔ دو گلاس شراب۔ اور چانول پیش کرتے ہین۔ اور دیوتاؤن کو۔ ساکشی۔ یعنی گواہ قرار دیکر۔ دونون دالنگون کے سرے توڑ کر دولھا دُلھن کے حوالہ کرتے ہین۔ اور شراب پلاتے ہین۔ پھر دعوتون کا سلسلہ شروع ہوتا ہے۔ جو بڑے لطف اور خوشی کے ساتھ۔ پندرہ دن تک جاری رہتا ہے۔ ہر رشتہ دار کے گھر باری باری سے دُلھن کے ساتھ کے آئے ہوئے لوگون کی دعوت ہوتی ہے

(دریاے کالی پر بالکل سیدھی اُترائی)



اور خوب شراب پی جاتی ہے۔ حتی کہ بقول ایک بھوٹیا کے۔ آدمی شراب
مین نہا جاتا ہے۔ اور کل گانون نشہ شراب سے۔ سرشار۔ مرد اور عورتون کا
بھوت خانہ معلوم ہوتا ہے۔ اس کے بعد شادی کی دوسری لازمی رسم۔ یعنی
ڈالو کی مقررہ رسم ادا کی جاتی ہے۔ اس رسم مین مخروطی مذکورہ بالا کے چھوٹے
چھوٹے ٹکڑے۔ ایک تشتری مین رکھتے ہین۔ اور دولھا دولہن کے ہاتھ
سے۔ ایک دوسرے کو اس طرح دلواتے ہین کہ ایک ہاتھ سے لیتے جاتے
ہین۔ اور دوسرے ہاتھ سے دیتے جاتے ہین۔ یہ رسم کل دیوتاؤن۔ گانون
کے بزرگون۔ اور دولہن کی سہیلیون کے روبرو۔ اُن کو گواہ قرار دے کر
ادا کی جاتی ہے۔ اور وہ آخری رسم ہے جس پر شادی کا تکملہ منحصر ہے
جس روز یہ رسم ادا ہوتی ہے۔ اُس دن کو پاٹھم Pathum کا دن کہتے ہین
جسکے معنی یہ ہین۔ کہ لڑکی اپنے ماں باپ کے گھر سے جدا ہوئی۔ اس روز گانون
کی بہار کا حق ہوتا ہے۔ وہ اپنا حق طلب کرتا ہے۔ اور اُسے ایک کمل۔ یا کچھ
روپیہ بطور انعام دیا جاتا ہے۔ اس رسم کے بعد دولہن کی سہیلیان رخصت
ہوتی ہین۔ لیکن چونکہ اتنے دن رہنے سہنے سے اُن کے اور دولھا کی طرف کے
لوگون کے باہم ارتباط کامل پیدا ہو جاتا ہے۔ اس لیے وہ اُن کو اپنا مہمان
کرتے ہین۔ اور کچھ دن تک اُن کی عوتین ہوتی رہتی ہین۔ پھر سب مل کر
شادی کی یادگار مین۔ جھنڈان نصب کرتے ہین۔ یعنی دو بلیان۔ (دارس)
زمین مین گاڑ دیتے ہین۔ اور انہین رسے باندھتے ہین۔ اُس رستے
مین طرح طرح کی چیزین۔ ٹوپیان۔ کتابین۔ شیشے۔ رنگ برنگ کے کپڑون

کی جھنڈیان - قینچیان وغیرہ لٹکاتے ہین - لیکن ہرگز کسی کو اس بات کا خیال
بھی نہین گذرتا - کہ انمین سے کوئی چیز اُتار لے - ازان بعد - عزت آمین
سمجھی جاتی ہین - کہ اب دُلہن کی سہیلیان - اپنے میزبانون کی دعوت
کرین - اور سب کو ایک ساتھ نہین - بلکہ دو دو چار چار کو اپنے گانون مین
مدعو کرین لڑکی کو زبردستی لیجانے کی مناسبت قائم رکھنے کے سلسلہ مین لڑکے
کے باپ کے پاس قاصد بھیجے جاتے ہین - اور وہ اُسے یہ سمجھاتے ہین - کہ
جو امر لاعلاج ہے - اب آپ بھی اسکی کچھ پرواہ نہ کیجیے - چنانچہ وہ فوراً اس بات
کو مان جاتا ہے اور راضی ہوجاتا ہے - اس سلسلہ کا اختتام اُسوقت ہوتا ہے
جبکہ دودھا - لڑکی کو دودھ پلانے کا حق - اُس کی مان کو قریب سات روپیہ
کے ادا کرتا ہے - اور کچھ روپیہ اُس کے باپ کی نذر کرتا ہے - بعض اوقات
یہ ہوتا ہے - کہ درحقیقت لڑکی کو رام بانگ سے زبردستی لے آتے ہین
لیکن جب تک وہ ڈوالنگ - اور ڈاٹونہ کھائے - اور بھگالانے والے کے
ساتھ شراب نہ پیئے - اُسوقت تک اُس کا عقد ہوتا نہین سمجھا جاتا - اگر مان
باپ کی مرضی کے خلاف خود لڑکی کے ایما سے - ایسا ہوا ہو - اور وہ باضابطہ
اُن چیزون کو کھا پی لے - جنکا کھانا پینا - رسم مین داخل ہے - تو کچھ دنون
بعد - اُسکے رشتہ دار بھی مجبوری راضی ہو جاتے ہین - چنانچہ ایسے واقعات
پیش آئے ہین - کہ ایک لڑکی کو تین لڑکون کے مختلف گروہون نے لیجانا چاہا -
اور کل راستون پر ناکہ بندی کردی تھی - لیکن آخرکار - اُس لڑکی کو ایک
ایسے پہاڑ پر ہو کر لے گئے تھے - جو نہایت ڈھالو تھا اور جہان قریب قریب

ہر ایک کا گذرنا ممکن تھا۔ ولایت انگلستان مین بھی۔ اس قسم کے ازدواج معدوم نہین ہین۔ لیکن خدا نہ کرے۔ کہ یہ طریقہ ایک عام طریقہ متصور ہو۔

(دریاے کالی کے کنارہ کی سڑک)



بیوہ کی شادی اُس عزت و وقار کے لحاظ سے جو پہلی شادی کی ہوتی ہے۔ سننے مین نہین آتی مگر یہ عام رواج ہے کہ بیوہ کسی دوسرے مرد کے ساتھ جا رہتی ہے۔ اور اگرچہ اُسپر کچھ نقص مثل اسکے کہ کھانا پینا وغیرہ بند کیا جائے نہین ہوتا۔ تاہم اس قسم کے تعلقات کی۔ عام لوگون کی نگاہ مین وہ وقعت نہین ہے۔ جو پہلی شادی کی ہوتی ہے۔

طلاق کا رواج ہے - اور طلاق کا طریقہ بھی - سادگی کے لحاظ سے - گویا سادگی مجسم ہے - یعنی ایک شخص اپنی بی بی سے کہتا ہے - کہ تو چلی جا اور وہ اُسے چھوڑ کے چلی جاتی ہے - اور اگر اُس کا جی چاہے - تو کسی دوسرے شخص کے ساتھ جا رہتی ہے - لیکن اس قسم کا تعلق شادی کا حکم نہین رکھتا - حالانکہ اُس عورت کے پہلے خاوند کو - کچھ روپیہ بھی دیا جاتا ہے - اور وہ اُس سے دست بردار بھی ہو جاتا ہے - طلاق دینے کی حالت مین - اُسکا خاوند - اُسے ایک سفید کپڑا دیدیتا ہے - یہ بالکل سفید ہوتا ہے اور اس کے معنی یہ ہوتے ہین - کہ وہ عورت باعفت ہے - اور اُسکی اولاد جو دوسرے شخص سے پیدا ہو - صحیح النسب سمجھی جائے جب تک یہ کپڑا نہین دیا جاتا - اُسوقت تک طلاق نہین سمجھی جاتی - بلکہ اگر کوئی شخص کسی دوسرے کی بی بی کو بھگا لیجائے - تو جو نون سے اُسکا علاج کیا جاتا ہے - اور اُس کی بھیڑ بکریان - مال لدی ہوئی - چرا لیجاتے ہین - اور اُس کی اولاد - غیر صحیح النسب سمجھی جاتی ہے - یہ برتاؤ - خود خاوند - یا اُسکے رشتہ دارون مین سے کوئی شخص - اُس ملزم - یا اُسکے رشتہ دارون مین سے کسی شخص کے ساتھ کرسکتا ہے - اور یہ وہ طریق عمل ہے کہ کاش اس کا رواج یورپ مین بھی ہو جائے - تو بہت خوب ہو اُس عورت سے جو اولاد پیدا ہوتی ہے - وہ اُس وقت تک تیلیا نر کہلاتی ہے - جب تک کہ اُسکا دوسرا خاوند - گاؤن کے بڑے لوگون کی باضابط پنچایت جمع کرکے - اُس کے پہلے خاوند کی موجودگی مین پہلی شادی کے

خرچ کا۔ جو بالآخر دینا ہوتا ہے۔ ازروے کاغذات حساب نہین کرلیتا اس حساب کتاب کے بعد۔ جو گانون کے مرد عورتین اور بزرگ جمع ہوتے ہین۔ اُن پر ایک جیتی مرغی۔ صدقے کی جاتی ہے۔ جس کا یہ چیختا چلاتا لوگون کے حظ کا باعث ہوتا ہے۔ اس طرح اس قصہ کا خاتمہ بالخیر ہوتا ہے عورت خود کسی طریقہ سے طلاق حاصل نہین کرسکتی۔ حتی کہ کوئی شخص دوسری بی بی کرلے اور پہلی بی بی کو طلاق دینے سے انکار کرے۔ تو وہ خواہ کتنا ہی اپنے دل مین کڑھے۔ اور رنجیدہ رہے۔ مگر وہ کسی صورت سے طلاق دینے پر مجبور نہین کرسکتی۔ نہ عورت کی دوسری شادی اُسوقت تک ہوسکتی ہے۔ جب تک کہ اُس کو باضابطہ طلاق نہ دی گئی ہو۔ یا طلاق دیے جانے کا پختہ وعدہ نہ کرلیا گیا ہو۔ لیکن عام طور پر ایک بی بی کرتے ہوتے۔ دوسری بی بی تب کی جاتی ہے۔ جب کہ پہلی بی بی عقیمہ ہو اور وہ اپنی خوشی سے اس امر کی اجازت دے۔ خلقت انسانی ہر جگہ یکسان ہے۔ اور تجربہ سے یہی ثابت ہے۔ کہ مرد کو۔ جو افسر مخلوقات ہے اپنے امن مین خلل نہ ڈالنے اور سکھ چین سے رہنے کے لیے یہی مناسب ہے۔ کہ اگر وہ ایک بی بی سے زیادہ بی بی کرے تو پہلے اپنی موجودہ بی بی یا بیبیون سے صلاح کرلے۔ بجاے اسکے۔ کہ وہ اُنکے خیالات کا مطلق لحاظ نہ کرکے۔ بے سوچے سمجھے ایسا کر بیٹھے۔ اسلیئے کہ زبان دراز وغیرہ مستقل مزاج عورتون کی لسانی کے آگے۔ اچھے اچھے۔ لو تھیرو جیسے طاقت ورون کی بھی پیش نہین جاتی۔ فقط

آٹھوان باب

اہل تبت اور بھوٹیون کے مراسم مرگ

جس بات سے کہ تبت والون اور بھوٹیون کے رسمون کی مطابقت صاف ظاہر ہے۔ وہ ان دونون قومون کے مراسم مرگ کا موازنہ ہے اس مین ذرا کلام نہین۔ کہ دونون قومون کے رسمیات کا ایک ہی مخرج ہے۔ فرقہ بان کے قدیم طریقے ہین۔ حالانکہ۔ اُن طریقون مین۔ جو بھوٹیون کے تبت سے چلے جانے سے پیشتر عام طور پر جاری تھے۔ اب ہر ایک قوم نے بہت کچھ ردوبدل۔ وکمی بیشی کردی ہے وسط تبت کے مراسم مفصلہ ذیل کے لیے ہم وڈیل صاحب کے احسانمند ہین جنکی کتاب بدھزم اوف تبت سے ہم نے انکو نقل کیا ہے۔ بعد وفات لاش کو روح کش لاما کے آنے تک بدستور پڑا رہنے دیتے ہین۔ اس خوف سے کہ مبادا۔ روح کسی غیر مقررہ طریقہ سے نکل جائے۔ اور کسی بھوت پلید کے پھندے مین پھنس جائے۔ لاما۔ مذکور روتے پیٹتے۔ رشتہ دارون کو ہٹا کر۔ اور مکان کے دروازہ وکھڑکیان بند کرکے۔ ایسے بھجن گاتا ہے جس مین روح کو بہشت کا راستہ تلاش کرنے کی ہدایتین ہین۔ اور اُس کو جسم سے باہر نکالنے کے لیے مردہ کے سر کے کچھ بال پکڑ کر کھینچ لیتا ہے پھر اُس روح کو بہشت کی راہ کے خوف وخطرون سے۔ بچنے کی بابت ہدایتین کی جاتی ہین۔ اور فی امان اللہ۔ کہکر رخصت کیا جاتا ہے۔ آ

عرصہ مین - منجم لاما - ایک زائچہ تیار کرتا ہے جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے -
کہ کون لوگ اس لاش کو چھو ئین گے اور وہ کب اور کس طریقہ سے دفن
کی جائے گی - اسمین اُن لوگون کے لیے بھی تدبیرات درج ہوتے ہین
جنھون نے لاش کو مرنے سے پہلے - ہاتھ لگایا ہو - تاکہ وہ گھر مین -
ملک الموت کے قدم آنے کے بُرے شگون سے محفوظ رہین - پھر اُس
لاش کو بٹھا - باندھتے ہین - اور کسی دالان کے گوشہ مین جہان گھر کے
دیوتا کا دخل
نہ ہوا ہو - رکھدیتے
ہین - اور دوست
آشنا - عزیز و اقارب
کو بلا بھیجتے ہین
یہ آکر - گھر کے
بھیتر باہر -
دعا خوانی کے
پیئے - گھاتے
پھرتے ہین -
اور گھر والون کی

ایک دشوار گذار چڑھائی (نیچے سے فوٹو لیا گیا)



بے انتہا - مہمان داری کا حظ اُٹھاتے رہتے ہین متوفی کے لیے ہر وقت
کے کھانے مین سے روزانہ اُسکا پورا حصہ مع تمباکو وغیرہ کے نکالا جاتا ہے

اور خود اُس کا پیالہ چاء و بیر شراب سے بھرا ہوا۔ اُسکی لاش کے برابر رکھا رہتا ہے۔ اور وفات سے۔ اونچا سوین دن تک۔ یہ عمل روزانہ جاری رہتا ہے۔ اس لیے کہ زیادہ سے زیادہ اس عرصہ تک متوفی کی روح آزاد ہے کہ جہان چاہے پھرتی رہی۔ متوفی کے پتّر۔ کھلانے کے لیے پتروں کے نام پر۔ اس طور سے پنڈ دیجاتی ہین۔ کہ ایک چھوٹا سا گھنٹا۔ سینگ سے بجا کر۔ کل بھوکی ارواحوں کو بلاتے ہین۔ اور اُن کے لیے روٹی و چاول قریب کی ندی مین۔ ڈالتے ہین۔ رات دن لاما۔ روح کو بہشت

(دشوار گذار راستہ)



مین۔ پہونچانے کے لیے پرارتھنا کے بھجن۔ و دعائیہ کلام۔ گاتے رہتے ہین اور لاش کو یہ سناتے رہتے ہین۔ کہ راستہ کے نشیب و فراز۔ اور بھوت پلیدوں سے بچنے کی یہ صورت ہے۔ اور وہ سفید سڑک۔ جس پر چلنے سے اچھا جنم ہوتا ہے۔ یون ملتی ہے لیکن شروع سے آخر تک اُسکے

خیالات - آیندہ زندگانی کی بابت بہت ہی کچھ مخلوط اور اُلجھے ہوئے پائے
جاتے ہین - ممکن ہے - کہ بہشت ہو ممکن ہے - کہ دوزخ ہو - اور پھر مسئلہ
تناسخ کے بموجب دوبارہ جنم لینا پڑے - گھر سے لاش کو لیجانے سے
پہلے اچھے اچھے کھانے پکا کر - اُسکے سامنے رکھتے ہین - پھر لاما - ایک
لمبے سفید ڈوپٹے کا ایک سرا لاش مین باندھتا ہے - اور دوسرا سرا
خود اپنے ہاتھ مین لے کر - قرنا بجاتا ہوا - جو انسان کی ران کی ہڈی کی
ہوتی ہے - اور ڈھول پیٹتا ہوا - لاش لے چلنے والون کے آگے -
آگے چلتا ہے - اور اکثر روح کو یہ اشارہ کرنے کے لیے کہ جسم کے ساتھ
ساتھ چلی آ - پیچھے مڑ مڑ کر دیکھتا جاتا ہے - اور اُسے یہ یقین دلاتا جاتا ہے
کہ تیرا جسم - ٹھیک ٹھیک چل رہا ہے - اور اور لوگون کی نصیحت کے لیے
موقع ومحل کے مناسب بھجن گاتا جاتا ہے - باقی کل لوگ لاش کے پیچھے
پیچھے چلتے ہین - لاش کو خواہ جلا دیتے ہین - خواہ دفن کر دیتے ہین -
اور خواہ چیل کوؤن اور کتون کے کھانے کے لیے یون ہی رکھا چھوڑ دیتے
ہین لیکن ملک الموت کو گھر سے نکالنے - اور اس نواح سے دفع کرنے
کی رسم پھر بھی باقی رہتی ہے - اس کام کے لیے - ایک چھوٹا سا چیتا کھلونہ نما
گھاس پھوس اور مٹی کی کہگل کا - بناتے ہین - اُس کی پشت پر ایک چھوٹا سا
آدمی سوار ہوتا ہے - ایک آدمی اُسے کھینچے چلتا ہے - اُسکا منھ پرند کا ہوتا
ہے - اور دوسرا اُسے پیچھے سے ہانکتا جاتا ہے - اُس کا مُنھ - لنگور کا ہوتا
ہے - آخر مین اُن کھلونون کے چارون طرف انواع واقسام کے کھانے

شراب - اور کچھ نقد رکھتے ہین - غروب آفتاب کے بعد - جو صرف
بھوت پلیدون کے باہر نکلنے کا وقت ہے - پڑوسی اور گھر والے چاکو
و تلوارین لے کر - خوب ہوا مین خالی وار کرتے ہین - لاما - اُن کی مدد
کے لیئے ڈھول پیٹتے - منجیرے - اور قرنائین بجاتے رہتے ہین -
اور زور زور سے یہ کہتے ہوئے - کہ چل - دفع ہو - اُسے باضابطہ طور پر
گھر سے نکال باہر کرتے ہین - اور اُن چیتیون وغیرہ کو لے جاکر - جہانتک
قابو چاتا ہے - کسی چوراہے پر رکھ آتے ہین - لیکن اس امر کے مزید طمینان
کے لیے - کہ فی الحقیقت وہ آسیب گھر سے نکل گیا - ایک لاما گھر پر رہجاتا
ہے - اور دیوانون کی طرح ہاتھ چلاتا - منتر پڑھتا - ہر مکان کے گوشہ
گوشہ مین - آگ مین گرم کی ہوئی - کنکریان پھینکتا پھرتا ہے
مزید بر آن متوفی کا - ایک پتلا - کٹ پتلی کے طور کا بناتے ہین اور
اُس کو متوفی کے کپڑے پہنا کر - کاغذ کا چہرہ اُس کے منھ پر لگاتے
ہین اور ہر طرح کے کھانے پینے کی چیزین - اُس کے سامنے رکھتے
ہین - ۴۹ دن تک روزانہ - ہر وقت کے کھانے مین سے اُس کا
حصہ نکالتے ہین - ۴۹ دن کے بعد - اُس چہرے کو جلا دیتے ہین -
اور اُس پتلے کو توڑ ڈالتے ہین - پھر اُس چہرہ کی خاک کو مٹی مین ملاکر
اُسکے چھوٹے چھوٹے Catiyas کیٹیار - یا مردہ کی یادگارین بناتے ہین -
اور اُن مین سے چند کسی قریب کی پہاڑی پر کسی ایسی چٹان کے نیچے رکھ
آتے ہین - جو آگے کو نکلی ہو - اور جہان وہ مینھ سے محفوظ رہین - متوفی کے

(کھڑی چڑھائی۔ زین کو دیکھیے)



اکثر بڑے لاما کی نذر کرتے ہین اور لاما اُنھین بیچ ڈالتا ہے۔ اگر متوفی نے بیوہ چھوڑی ہو۔ یا مرد بی بی کے مرجانے سے رنڈوا رہ گیا ہو۔ تو یہ سال بھر بعد۔ دوبارہ شادی کر سکتے ہین مذکورۂ بالا۔ دستورات کو۔ مغربی تبت۔ یعنی تکلاکوٹ۔ گارٹک گیانیما کیلاش اور مان سرور۔ اور اُن کے قرب وجوار کے مقامات کے رسم ورواجون سے۔ ملائیے۔ تو یہ ظاہر ہوتا ہے کہ تبت والے۔ تیلا بنانے کی رسم سے۔ بالکل ناواقف ہین اور نہ وہ کبھی ایسا کرتے ہین۔ اور اگر کرتے ہین۔ تو صرف وہ جو ہمارے ملک مین آباد ہین۔ اور جن پر بھوٹیون کا اثر پڑا ہے۔ کیونکہ۔ وہ بھوٹیے جنھون نے۔ ہندوؤن کے طریقے اختیار نہین کیے۔ ہمیشہ اس رسم کو کیا کرتے تھے۔ اور مذکورۂ بالا باتون مین سے

اور بھی بہت سی باتین کرتے تھے۔ بدین لحاظ۔ وہ مثل وسط تبت کے رہنے والون کے تھے۔ جنکا کرنل ویڈل نے ذکر کیا ہے۔ مگر یہ امر۔ کہ بھوٹون۔ اور اُنکے سرحدی تبتیون مین۔ پتلا بنانے کی رسم کی بابت اختلاف ہے منجملہ اور دلایل کے اس امر کی دلیل ہے۔ کہ بھوٹیون۔ اور اُنکے پاس کے رہنے والے تبتیون مین۔ کسی طرح کی یگانگیت و خصوصیت نہین ہے

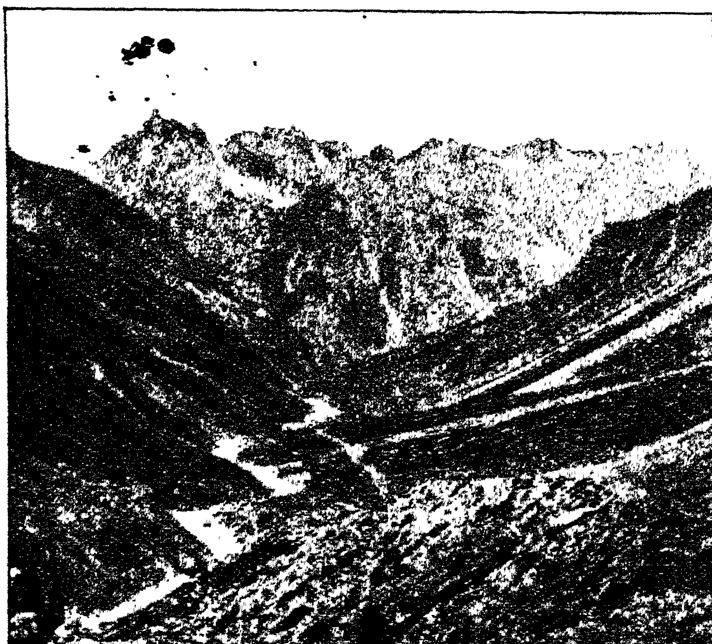
عملداری سرکار کے پہاڑیون پر رہنے والے ہندوون کے یہان۔ بھی ایک رواج ہے۔ جو اسی پتلا بنانے کی رسم کے کچھ کچھ مشابہ ہے۔ یعنی ایسی صورتون مین۔ جب کہ مردہ کی لاش دستیاب نہین ہوتی۔ یا کسی شخص کا۔ کسی دور دراز مقام پر۔ انتقال ہو جاتا ہے۔ تو وہ اس کا پتلا پھولنس کا بناتے ہین۔ اور معمولی رسمیات کے ساتھ۔ اُسے جلاتے ہین۔ اس طرح اُس کی شرادہ کی۔ یعنی اُس رسم کی جو مردون کے حق مین ہر سال ادا کی جاتی ہے۔ راہ کھل جاتی ہے اور اُسکے بعد سے۔ اُس شخص کا شرادہ۔ حسب معمول ہونے لگتا ہے۔ ان رسمیات کے ادا کیے بغیر۔ ایک ہندو کی روح یقیناً۔ نرک کو جاتی ہے۔ اور اس سخت مصیبت سے اِسے بچانے کے لیے۔ دو باتین لازمی ہین۔ اولاً۔ ایک بیٹے کا ہونا جو ان رسمون کو ادا کرے۔ اور ثانیاً۔ اِن کا ٹھیک ٹھیک ادا کیا جاتا۔ مزید برآن۔ اس مغربی حصہ کے تبت والون کے یہان۔ لاش کو ٹھکانے لگانے کے چار طریقے ہین۔ اور اُن مین سے۔ کونسا طریقہ عمل مین لایا جاے گا۔ یہ وہ منجم لاما بتلاتا ہے۔ جو موقع پر موجود ہوتا ہے

اور وہ طریقے یہ ہین - جلانا - (تھلنت) - دفن کرنا - (گرشت) اور لاش کو کسی اونچی پہاڑی - یا اور مقام پر رکھ آنا - تاکہ وہ طعمہ زاغ وزغن ہو - (کھونت) بمبئی کے پارسیون مین بھی - جو آتش پرست ہین - اُسی کے ہمشکل یہ رواج ہے - کہ - وہ اپنے مردے - اونچے اونچے - ہیبت ناک منارون پر - جنھین منار خموشی کہتے ہین رکھ آتے ہین - وہان رکھتے ہی - گدھ وغیرہ اُن کی ہڈیون سے گوشت نوچ لے جاتے ہین - اور اُن کو صاف کر دیتے ہین - پارسیون کا اس عجیب رواج سے یہ مقصود ہے - کہ انکے اربعہ عناصر - خاک باد - آب و آتش مین کثافت نہ شامل ہونے پائے - جو لاش کے گاڑنے - جلانے یا دریا مین پھینکنے کی حالتون مین - کثیف ہو جاتی ہین - اسی خیال سے راسخ الاعتقاد پارسی حقہ بھی نہین پیتے - اس لیے کہ وہ نہین چاہتے - کہ اُنکے جسم کی لطیف ہوا - اُس کے دھوئین سے - خراب اور کثیف ہو لیکن - اب پھر مغربی تبت کے تبتیون کی طرف رجوع کیجیے - تو چوتھا طریقہ لاش کو ٹھکانے لگانے کا یہ ہے کہ اُس کے گوشت و استخوان کے ہزارہا ٹکڑے کر کے - اُن کو دریا مین ڈال دیتے ہین - (اُرٹنت) کبھی ایسا بھی ہوتا ہے - کہ لاش کو پہلے - ہفتہ دو ہفتہ کے لیے گاڑ دیتے ہین - اور پھر اُکھاڑ کر - اُسی یا اُڑنے والے جانورون کے حوالہ کرتے ہین - یا ریزے - ریزے - کر کے دریا مین ڈال دیتے ہین - جو شخص کسی خاص مہلک مرض سے مرتا ہے اُس کی لاش ہمیشہ دفن کی جاتی ہے - یا کسی گڑھے مین دبا کر - اُوپر سے

مٹی ڈالدیتے ہین - خاص خاص باتون مین مغربی تبت کے اس حصہ کے
رواجات - اور وسط تبت کے وہ رواجات - جن کا کرنل ویڈل نے
ذکر کیا ہے - عملی کارروائی کے لحاظ سے بہت مشابہ ہین - مثلاً اچھا جنم
پانے کے لیے - بہشت کی راہ دریافت کرنے کے لیے - اوران سب
سے ضروری ومقدم تربات - کسی بُرے نرک سے - کسی اچھے نرک مین
لیجانے کے لیے - یا ادنی درجہ کی - جون (ہستی) چھٹا کر - کسی اعلی طبقہ ہستی
مین پہونچانے کے لیے - لاماؤن کا وسیلہ لازمی ہونا - چنانچہ تبت مین
ایک مثل مشہور ہے - کہ بے لاما کے وسیلہ کے دربار الٰہی تک - کسی کی
گذر نہین ہوتی - بھوٹیون کی رسمیات ان کل باتون سے بہت ملتی ہین -
اِن کے یہان بچے اور بڑے کی موت کے رسمیات مین فرق ہے - اور
یہ بچے اور بڑے مین اُن کے دانتون کے لحاظ سے فرق کرتے ہین -
جہان کسی بچہ کے دودھ کے دانت ٹوٹنے - اور پکے دانت نکلنے شروع
ہوئے - اُسی وقت سے وہ بچون کے زمرہ سے نکل کر - بڑون مین شمار
ہونے لگتا ہے - چھوٹے بچون کو - اون مین لپیٹتے ہین - اور اس طرح
گاڑتے ہین - کہ منھ - پورب کی طرف ہو - سر اُتر کی طرف - اور پیر دکھن
کی طرف - پھر کچھ اور رسم اُن کی نہین ہوتی - بجز اس کے - کہ بچہ کے دوسرے
دانت نکلنے لگے ہون - تو اُس کے ہم عمر بچون کو - چاول کا بھات
کھلادیتے ہین - بڑے آدمیون کی لاش کو - گھٹنے ٹھوڑی سے ملاکر -
ایک سفید کپڑے کی تھیلے - (کیٹرو) مین - بند کرتے ہین ہندوؤن کی طرح

لمبا نہین لٹاتے۔ پھر اُس تھیلے کا مُنھ۔ ایسے ڈورے سے۔ سیتے ہین۔ جو
اُلٹی طرف سے کاتا گیا ہو۔ ارتھی اسی قسم کی ہوتی ہے۔ جیسے کہ ہندؤن
مین ہوتی ہے۔ یعنی دو لمبے بانسون مین۔ آرٹے۔ ڈنڈے۔
بندھے ہوتے ہین۔ اس ارتھی پر۔ لاش کو پورب کی طرف اُس کا مُنھ
کرکے رکھتے ہین۔ اور سر آگے کو کرکے۔ لے چلتے ہین۔ مرد کی ارتھی
کے سامنے۔ ایک سوتی سفید کپڑا بندھا ہوتا ہے۔ اور عورت کی ارتھی
کے سامنے۔ اونی۔ یہ اونی کپڑا۔ عورتون کے واسطے۔ عورتین
بالخصوص خود تیار کرتی ہین۔ اس کپڑے کو قرابت مند عورتین
اپنے سر پر ڈال کر۔ اور اپنے چغلے۔ کو اُلٹی طرف سے پہنکر۔ ارتھی
کے آگے آگے چلتی ہین۔ اس کپڑے کو۔ ام لوگرا۔ (ام بمعنی راستہ
اور لوگرا۔ کپڑا) کہتے ہین۔ مراد یہ ہے۔ کہ وہ کپڑا جس کے سہارے سے
متوفی کی روح۔ لاش کے ساتھ ساتھ بآسانی چلی آئے۔ اہل چین مین
بھی کچھ کچھ اسی قسم کا دستور ہے۔ وہ ایک سفید جھنڈی سے یہ کام لیتے
ہین۔ لاش کے ساتھ سب سے آگے ایک چھوٹا لڑکا۔ یا لڑکی۔ چتا
جلانے کے لیے۔ آگ ہاتھ مین لیے چلتا ہے۔ اُس کے پیچھے عورتین۔
ام لوگرا۔ پکڑے پکڑے۔ چلتی ہین۔ اور اُن کے پیچھے رشتہ دار مردون
مین سے چار شخص ارتھی لیے چلتے ہین۔ اور اُنکے پیچھے۔ گانؤن کے
لوگ۔ ایندھن لے کر چلتے ہین۔ مردون مین سے کل رشتہ دار راستہ بھر
سر پر سے ٹوپی اُتارے رکھتے ہین۔ مرگھٹ بالعموم ندی کنارے ہوتا ہے

(لیپو لیکھ کے قریب ایک دشوار گذار بنجر پہاڑی کا نظارہ)



چتا کے چارون طرف پتھرون کا حلقہ بنا کر چنتے ہین - اور وہ کپڑے
جو آدمی - مرتے وقت پہنے ہوتا ہے لکڑیون کے ساتھ چتا مین -
رکھدیتے ہین - زان بعد - کوئی شخص ماتم کرنے والون مین سے لاش کو
اُٹھاکر - چتا پر رکھدیتا ہے - اور اُسکے مُنھ کے پاس سے تھیلے کو کاٹ کر -
کوئی قیمتی دھات - سونا یا چاندی بلکہ موتی بھی - مُردہ کے مُنھ مین رکھدیتے
ہین - اور اس طرح - وہ لاش شدہ یعنی پاک ہوجاتی ہے -

دوسرے دن - پھر مرد اور عورتین مرگھٹ کو جاکر - پتھرون کے
حلقہ کو گرا دیتے ہین - اور اس جگہہ کو دھو ڈالتے ہین - اور ایک جلی ہوئی
ہڈی ساتھ لے آتے ہین - اس ہڈی کو مرد ٹوپی - اُتار کر - اور عورتین

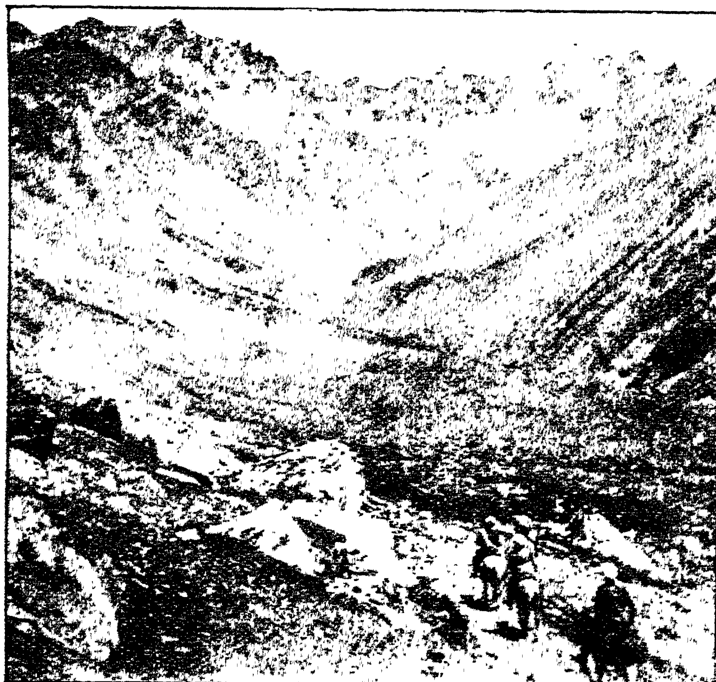
اپنے چکلہ کو اُلٹی طرف سے پہن کر۔ نہایت ادب اور تعظیم کے ساتھ۔ لوہے یا ٹین کے ایک صندوق مین رکھ۔ اُس مقام کو لیجاتی ہین۔ جو مُردون کی ہڈیون کے مقام کے۔ نام سے مشہور ہے (ہر گانون مین ایک یا ایک سے زیادہ ایسے مقام ہوتے ہین)۔ یہان دونون طرف لوگون کی نگاہ بچانے کے لیے پردے۔ کھڑے کر لیتی ہین۔ اور دو لڑکیان ایک آٹے کا پیالہ۔ ہاتھ مین لے کر۔ اور دوسری پانی کا آفتابہ لے کر آٹے اور پانی سے زمین کو چھڑکتی ہین۔ اور مرد وہان ایک گڑھا کھود کر اُس ہڈی کو معہ صندوق زمین مین دفن کر دیتے ہین۔ اس کے بعد چارون گوشون مین چار چار فیٹ کے فاصلہ پر حد بندی کے ستونون کی مثال۔ چار سرکنڈے کھڑے کرتے ہین۔ اور اُنکے سرون کو۔ تین مختلف رنگ کے ڈورون سے۔ یعنی سرخ سفید اور زرد رنگ کے ڈورون سے باندھ دیتے ہین۔ پھر ایک دوشاخہ لکڑی۔ ٹھیک اُس جگہہ پر کھڑی کرتے ہین۔ جہان ہڈی دفن ہے۔ اس لکڑی کی ایک شاخ مین سے۔ اگر مرد کی موت ہوئی ہے۔ تو ایک جوڑا ئے جوتے کا۔ اور عورت مری ہے تو ایک جوڑا لمبے بوٹ۔ (باچ) کا۔ لٹکاتے ہین۔ اور دوسری شاخ سے ایک پانی بھری۔ تونبی۔ لٹکاتے ہین۔ اس تونبی کے نیچے۔ ایک رکابی مین آٹا۔ اور اُس کے اوپر گھی پڑا ہوا رکھتے ہین اور چونکہ تونبی کے پیندے مین ایک چھوٹا سا سوراخ ہوتا ہے۔ اسلیئے اُسمین سے ہر وقت قطرہ قطرہ پانی۔ اس غذا یعنی آٹے۔ اور گھی کی رکابی

ٹپکتا رہتا ہے - یہ ہندوؤن کے طریقے کی نقل ہے - جو پیپل کے پیڑ مین
پانی کا ایک گھڑا باندھتے ہین - اُسمین نیچے کی طرف ایک سوراخ ہوتا ہے
اور اُس مین ایک کپڑے کی بتی لگی ہوتی ہے - جس کی راہ سے قطرہ قطرہ
پانی ٹپکا کرتا ہے - یون وہ گویا متوفی کی روح کی پیاس بجھاتے ہین -
جس کا منھ اتنا چھوٹا ہوتا ہے - کہ وہ اُس سے زیادہ گھونٹ نہین لے سکتے
اس لیے کہ اُس کی بساط ہی مساکر کے انگوٹھے کے برابر ہے -
اُس رات کو یعنی جس دن ہڈی دفن کرتے ہین - دعوت ہوتی ہے
اور متوفی کی روح کے لیے خاص اہتمام کیا جاتا ہے - اور وہ یہ - کہ گھر
کے باہر دو لکڑیون پر ایک پتھر رکھ کر - اُسپر تھوڑے سے پکے چانول
رکھتے ہین - اور گانون کے سن رسیدہ اور بزرگ شخص - اُن لوگون کی
روحون سے جو پہلے مر چکے ہین جنھین پیشمی - (یعنی - قدیم) کہتے ہین
خاص طور پر - یہ التجا کرتے ہین - کہ آپ اس کھانے کو نوش نہ فرمائین
اور متوفی کو اس سے محروم نہ رکھین - اس بات کی سخت احتیاط کی جاتی
ہے - کہ گھر والون کے کھانا کھانے سے پیشتر - ہر روز دن مین تین مرتبہ
متوفی کے نام کا حصہ نکالا جائے - اور جب تک - ڈھرنگ - یعنی رسم
موت ادا نہ ہو جائے - تب تک یہ سلسلہ برابر جاری رہے - روز مذکورۂ
بالا سے - ڈھرنگ کی - رسم کے ہونے تک کل رشتہ دارون مین گانا
بجانا - بند رہتا ہے - مرد - پگڑی - اور دائین کان مین بالا نہین پہنتے
(بائین مین پہننے کا مضائقہ نہین) نہ حجامت بنواتے ہین - نہ سر کے

بال کٹواتے ہین - علی ہذا - رشتہ دار مستورات دائین ہاتھ کا زیور اُتار رکھتی ہین - اور چہرے کے سامنے کے بالون کو گوندھتی نہین - اِدھر اُدھر لٹکنے دیتی ہین - اور بعض اوقات کل زیور سواے ایک مونگے کی مالا - اور بازوبند یا پہونچیون کے تین برس کے لیے اُتار رکھتی ہین

اگر متوفی کی وفات - کسی مرض متعدی - مثل چیچک - یا ہیضہ وغیرہ کے سبب سے ہوئی ہو - تو اُس کی لاش کو جلاتے نہین - بلکہ دفن کر دیتے ہین - یا پانی مین ڈال دیتے ہین - اور اس صورت مین اُسکی ہڈی بھی نہین رکھتے - بلکہ صرف ایک دانت اُس مقام پر رکھنے کے لیے - جو ذخیرۂ استخوان ہے - رکھ لیتے ہین - جذام کے مرض سے وہ اتنا ڈرتے ہین - کہ جو اس مرض سے مرتا ہے - اُس کی کوئی شے - یعنی دانت تک بھی نہین رکھتے - بتیان اور چڈان کی پٹی والے - وفات کے بعد - لاش کو فوراً جلا دیتے ہین - لیکن ورما پٹی والے - صرف کاتک کے مہینے مین - یعنی سال بھر مین - ایک مرتبہ جلانا جایز رکھتے ہین - اور اس عرصہ تک کے لیے - اُس لاش کو زمین مین گاڑ دیتے ہین - پھر اُکھاڑ کر جلاتے ہین - یہ ایک نہایت کریہ - اور اصول صفائی کے خلاف دستور ہے - اور تبت والون کے دستور کے مشابہ ہے - ورما کے پرگنہ کے بھوٹیے - مراسم مرگ کو گوان کہتے ہین - لیکن مغربی تبت کے بھوٹیون کی اصطلاح مین - اُن کا نام - ڈھرنگ ہے - زمانہ سابق مین یہ رسمیات کل بھوٹیون مین تھی کہ - جو ہار بنیتی - اور ماتا

(لیپولیکھ کے قریب - درختون کی سطح کے اوپر کا ایک خوشنما منظر)



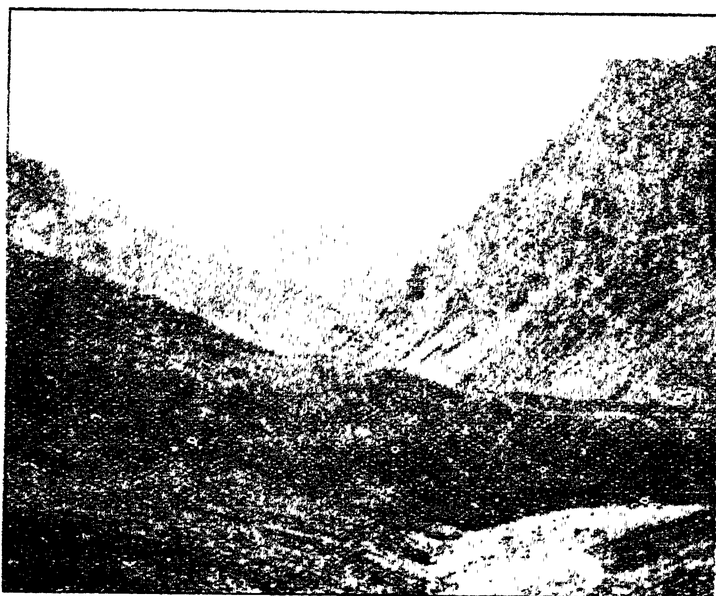
کے لوگون مین بھی رائج تھین مگر فی زمانتا مغربی تبت کے راجپوت بھوٹیون نے - انھین قطعی ترک کر دیا ہے - مگر نواح کے ڈومرے ابھی تک اُنکی پابندی کیے جاتے ہین - رسم گوان کی تاریخ مقرر کرنے کے لیے کنبے والے گاؤن کے سن رسیدہ اشخاص اور بزرگون کو جمع کرتے ہین - اور بزوال مہ یعنی اندھیری راتون کے ایام مین کوئی تاریخ مقرر کی جاتی ہے - اس رسم گوان مین - متوفی کا قایم مقام ہمیشہ ایک جانور قرار دیا جاتا ہے - اُسے یا کہتے ہین - بعض مقامات مین سُرا گائے اس کام کے لیے بہتر سمجھی جاتی ہے - اور اُسکو ترجیح دی جاتی ہے - کہ جسکی پیشانی سے دُم تک سفیدی - صاف اور روشن ہو - لیکن دیگر مقامات مین

ہندوؤن کی صحبت کے اثر سے ۔سوائے ڈُمرون کے سُراگائے
کو۔ اسں خیال سے پسند نہین کرتے ۔ کہ سُراگائے بھی گائے
ہے۔ اور گائے کا مارنا ۔ ہندوؤن مین ۔سخت زبون ۔ اور داخل
گناہ ہے ۔ بلکہ بجائے سراگائے کے ۔ بھیڑ یا بکری ۔ اس کام کے
لیے پسند کرتے ہین ۔ اس کا انتخاب بھی خود متوفی کی روح پر موقوف
ہے۔ اور وہ اپنی پسند کا اظہار ۔ اس طرح پر کرتی ہے ۔کہ جب اُسکے
عزیز و اقارب جانول پھینکتے ہین ۔ تو وہ پسند شدہ جانور کو دُم
ہلانے کی تحریک کرتی ہے ۔ اور وہ جانور نر ہو یا مادہ ۔ یہ متوفی
کے مرد یا عورت ہونے پر منحصر ہے ۔ اس رسم کا ۔ ایک جزو لازمی
سیاکزا کی موجودگی ہے ۔ سیاکزا ۔ اُس ضعیف شخص کو کہتے ہین ۔ جو آیندہ
زندگانی کی روایتون سے آگاہ ہو ۔ اور اُس کا یہ کام ہے ۔ کہ وہ
متوفی کی روح ۔ نوشیبی ۔ (نو بمعنی نیا) کو یہ ہدایت کرے ۔ کہ بہشت
مین ۔ پہونچنے کے لیے ۔ کس راہ سے جانا چاہیئے ۔ اور اثناء راہ
کے خطرون سے کیونکر بچنا چاہیے۔

گوان کی رسم چار دن تک رہتی ہے ۔ اور پہلے دن کی خاص خاص
رسمین یہ ہین ۔ کہ متوفی کے رشتہ دار ۔ گانون سے باہر ۔ یا ۔ کوکسی مقام پر
لے جاتے ہین ۔ اور اُس کے ساتھ متوفی کا ایک جوڑا کپڑا ۔ اور کچھ زیور
لے جاتے ہین ۔ اُس مقام پر پہونچکر ۔ یاکے وہ کپڑے باندھ دیتے
ہین ۔ اور اُس پر جو پھینکتے ہین ۔ اور اُس وقت سے ۔ اُسے متوفی کا

قائم مقام مان کر۔ سابق کے مرے ہوئے لوگون کی۔ روحون بیشیون سے التجا کرتے ہین۔ کہ وہ۔ نو آزاد شدہ روح۔(نوشیمی) کے حصہ کا کھانا تصرف نہ فرمائین۔ پھر اس روز کی طرح۔جبکہ لاش جلانے کو لیگئے تھے۔ پرسیشن (جماعت) بناکر یا۔ کو لیجاتے ہین۔ ام لوگرا۔ یعنی سوتی سفید کپڑا۔ یاک کے سینگون سے باندھ دیتے ہین۔ اور متوفی کی آگاہی کے لیے۔ ایک لکڑی کے تختہ پر۔ گیلے آٹے سے اُس کل آٹے۔ اور اور چیزون کی تفصیل لکھتے ہین۔ جو متوفی۔ کی بہبود کے لیے مہمانون کی خاطر تواضع مین صرف ہوتی ہین۔ بھوٹیے چونکہ تجارت پیشہ اور بامعاملہ لوگ ہین۔ اس لیے انھین یہ پسند نہین۔ کہ اُن کے۔ اور متوفی کی روح کے باہم۔ اس رقم کی بابت جو متوفی کے نام پر صرف کی گئی کسی قسم کی

(لیپو لیکھ کے قریب کا ایک منظر)



بدگمانی ہو - اور وہ خوب جانتے ہین - کہ چونکہ متوفی خود با معاملہ شخص تھا اس لیے یہ حساب کی صفائی - اُسے بہت پسند ہو گی - دوسرے دن کی کارروائی بھی مثل پہلے دن کے ہے - لیکن تیسرے دن - وہ - یا - کو (یاشیام) لیجاتے ہین - جہان ہڈیان گڑی رہتی ہین - اور جہان متوفی کی ہڈی معہ صندوق - دفن ہے - اُس روز وہ صندوق کو زمین سے نکالتے وقت - عام لوگون کی نگاہ بچانے کے لیے پھر دونون طرف پردے کھڑے کر لیتے ہین - اور صندوق کو زمین سے نکالتے ہی فوراً - ایک شی کے اندر جسکا نام - اُنکی اصطلاح مین - روح کا بوٹ ہے - اور جو ایک رات پہلے تیار کیا جاتا ہے - رکھ دیتے ہین - روح کا بوٹ - ریشمی باپچ یا باپچ) کپڑے کا ایک گول بیلن سا - کوئی چھ انچ لمبا ہوتا ہے - اور اُسکے تلے مین چمڑا بھی لگا ہوتا ہے - یہ نہایت مختصر اور بھدا بنا ہوتا ہے -

اس کے بعد - پھر اور دنون کیطرح - ایک پروسیشن (جماعت) بناکر - روانہ ہوتے ہین اور گاؤن مین پہونچکر - یا - کو کھلاتے ہین - اور روح کے بوٹ کے اندر رکھی ہوئی ہڈی - اور متوفی کے کپڑون - کو گھر مین لے آتے ہین - اُسوقت پھر سیاکزا - یعنی علم روحانی کا ماہر - متوفی کی روح کو نصیحت کرتا ہے - اور یہ مجال نہین - کہ رات دن مین - وہ ضعیف العمر شخص - ایک لمحہ کو بھی دم لے سکے خواہ - اُسے نیند کتنا ہی - کیون نہ ستائے -

اسکے بعد - ایک انوکھے قسم کے ناچ کی رسم کی - باری آتی ہے - اُس ناچ مین - کل گاؤن کے لوگ جنھین (گرکھال کہتے ہین) لمبی صف باندھکر شریک ہوتے ہین - یہ متوفی

کے گھر تک - ناچتے ہوئے جاتے ہین - اور وہان اُنکی دعوت ہوتی ہے
اکثر گھر والون کو اسقدر صرف کرنے کا مقدور نہین ہوتا - تو کل رشتہ دارون
کے گھرون سے تھوڑی تھوڑی سی جنس لیتے ہین - جب گانون کے
لوگ ناچتے ہوئے آگے بڑھتے ہین - اُسوقت مرد - کھانا پکانے کے
برتن - اور تھال تھالیان - گھر سے نکال بجانے لگتے ہین اور لڑکیان
مشعلین - ہاتھون مین لے کر چلتی ہین - بالآخر کل ناچنے والے ایک
طرف کو جاتے ہین - اور اور لوگ تھالی بجاتے - اور مشعلین لیے ہوئے
دوسری طرف کو - اخیر روز - یا پونگمو یعنی یا کے تلف کرنے کا دن
ہوتا ہے - گویا اُسی روز وہ متوفی کی روح سے قطع تعلق کرتے ہین
اُس روز - جسوقت حضرت سیاکزا - واجب التعظیم - روح کو نصیحت کرنا ختم
کرتے ہین - اُسوقت وہ پتلا باہر لایا جاتا ہے - اور اُسپر سے
کپڑے اُتار کر - یا - کو پہنائے جاتے ہین - پھر ایک آدمی - اُسے - گانون
کے باہر - کہین دور لیجاتا ہے - اور اس روز - کل گانون والے - اُس بیچارہ
جانور کو اس خیال سے مارتے - اور اُسکے پیچھے دوڑتے ہین کہ وہ بھاگ
جائے - اور پھر نہ آئے - علاقہ چڈان مین - تو وہ پہاڑون مین آزاد پھرتا
رہتا ہے - لیکن اور اور جگہ - نیچ قوم کے بھوٹیے - اور تبتی - اِسے فوراً
مار ڈالتے ہین - اور کھا جاتے ہین - گانون والے متوفی کی روح کے
رخصت ہوجانے سے اس قدر خوش ہوتے ہین - کہ اُدھر سے وہ گاتے
بجاتے لوٹتے ہین - پھر وہ حجامت بنواتے ہین - بال کٹواتے ہین

(فردوگاہ مقام بودھی)



سرد ہوتے ہین - کان اور ہاتھون مین - چھلے اور بالے پہنتے ہین اب رہی وہ ہڈی اُس کا یہ حشر ہوتا ہے - کہ آدھی اُسمین سے کسی اونچے مقام پر گاڑ دیتے ہین - اور آدھی کو کنبے مین سے کوئی شخص کسی متبرک مقام - مثل کیلاش اور مان سرودر وغیرہ پر لیجاتا ہے - لیکن جب تک وہ اُسے وہان نہین پہونچا دیتا - جو اُس کا آخری مقام ہے - تب تک وہ شخص حجامت وغیرہ نہین بنواتا - سابق مین - دریا بٹی کے لوگون مین سے اگر کسی کو یہ منظور رہوتا تھا - کہ اُس کی وفات پر - اس کا کریا کرم - (مراسم مرگ) بہت دھوم دھام سے کیا جائے تو وہ ایک بگل

بجا کر۔ عام لوگون کو اپنے ارادے سے مطلع کیا کرتا تھا۔ پھر کوئی وارث
متوفی کے شایان حال ۔کام کرنے مین کسر کرتا تھا۔ تو یہ سمجھیے ۔ کہ۔ اُسکی
شامت آگئی۔ کل بھوٹان مین ۔ بیوہ عورتین سال بھر تک ۔ بلکہ اور بھی
زیادہ دنون تک ۔ زیور نہین پہنتین ۔ بلکہ ناک کی نتھ ۔ یعنی شادی کے وقت
کا بالا۔ بھی اُتار رکھتی ہین ۔ یہ اہل بتت اور بھوٹیون کے مراسم مرگ مین جو
بیان ہوئے۔ اور وہ شخص جسکی محض اوپری باتون پرہی نگاہ ہو۔ اُسے
بھی یہ خیال ہوئے بدون نہین رہ سکتا۔ کہ ان دونون قومون ۔ کی
رسمیات ایک گونہ مشابہ ہین ۔

کسی قوم کے۔ کچھ ہی حالات تاریخی ہون ۔ اور اس قوم کی طرز زندگانی
مین ۔ نقل مقام یا اور اور اسباب کے تغیّر و تبدّل کی وجہ سے ۔ کچھ ہی
تبدیلیان واقع ہوئی ہون ۔ مگر پھر بھی اُس قسم کے رواجات ۔ جو امور
زندگانی کی ۔ چند ضروری باتون سے تعلق رکھتے ہین ۔ اُس زمانہ قدیم کا
نشان دیتے ہین ۔ جبکہ قوم مذکور کسی دوسرے مقام پر ۔ دوسرے لوگون
کی ہمسایگی مین رہتی تھی ۔ اور اب اُن قومون کا موازنہ ۔ جن کی
رسم و رواج ہم شکل ہین ۔ اور جن کی زبان ملتی جلتی ہے صرف
ایک ایسا ذریعہ ہے ۔ جس سے وہ حالات تاریخی معلوم ہوتے ہین
جو کسی اور طرح سے نہین ہو سکتے تھے ۔

نواں باب

راستہ تجارت تبت

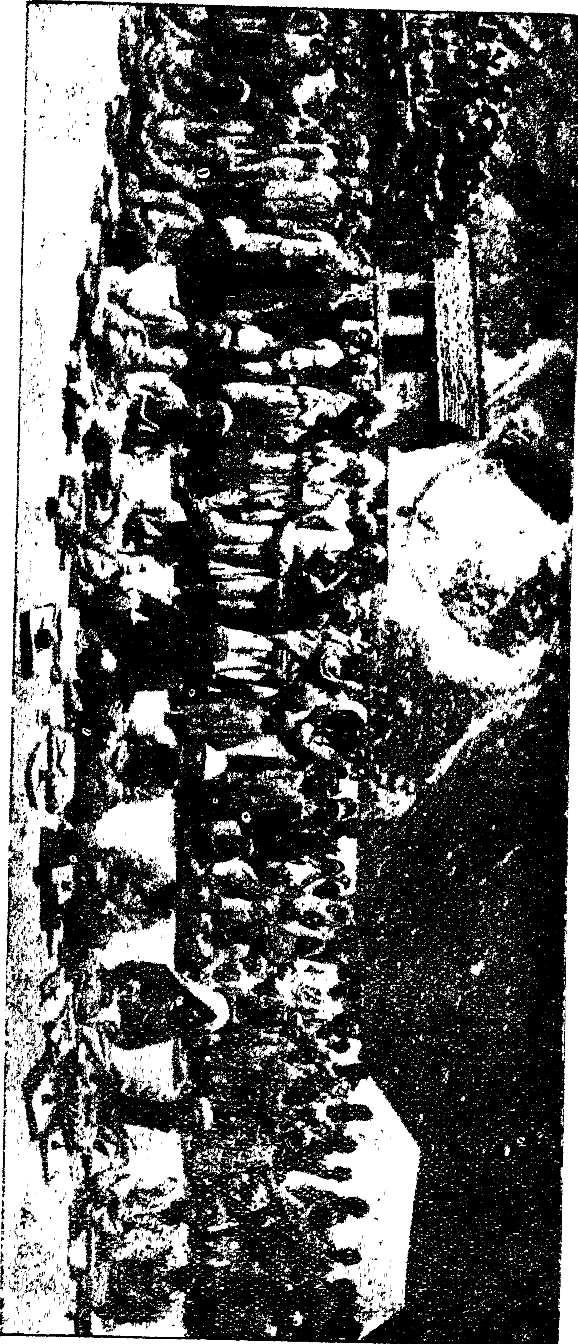
اب ہم پھر اپنے سفر کا حال بیان کرتے ہین - اسکات سے درہ لیپولیکھ کی سڑک پر - سب سے زیادہ خراب حصہ اُس سڑک کا وہ ہے - جو نربانی - یا راہ بے آب کے نام سے مشہور ہے - بہت برس ہوئے - یہ نام اس جگہ کا - اُسوقت رکھا گیا تھا - جب کہ پہاڑون کی چوٹیون - اور خطرناک چٹانون کے درمیان - راستہ بنایا جاتا تھا - اور وہان پانی بہ دقت تمام میسر آتا تھا - موجودہ راستہ کی حالت گو ناقابل اطمینان ہے - تاہم بہ نسبت سابق کے بہت بہتر ہے - ہم تھیلا کی - ۹ ہزار فیٹ کی بلندی سے - دس ہزار فیٹ اونچے درہ پر ہو کر - گالا گر کو روانہ ہوئے - جو قریب آٹھ ہزار فیٹ کے بلند ہے - یہان ہمکو اپنے ٹٹو چھوڑ دینے پڑے اس لیے کہ اُن کو نربانی کی راہ سے - جلد اور بہ آسانی لیجانا محض ناممکن تھا - یہ سچ ہے - کہ بھوٹیے - اپنے ٹٹوون کو - اُن کا - سر و پونچ پکڑے پکڑے - یا اُنکے ہاتھ پیر - باندھ کر اور ڈنڈے مین لٹکا کر - لیجاتے ہین - مگر جو بوجھ اُن پر لدا ہوتا ہے - کل اُتار لینا پڑتا ہے - اور اس کل کارروائی مین بہت وقت صرف ہوتا ہے - یہ راستہ سیکڑون فیٹ نیچا - سیدھا نشیب مین اُترتا چلا گیا ہے - اور اُس کے پتھر کچھ اس قسم کے واقع ہوئے ہین - کہ اگر انکی سیڑھیان سی بنی ہون - تو نیز آسانی سے اُترتے چلے جایئے

لیکن جہان اُن کا یون ہی ایک ڈھیر سا ہے - وہان سوائے بھیڑ بکری کے اور کسی جانور کو قدم تک رکھنا مشکل ہے کیونکہ راستہ بالکل خراب اور کھڑا ہے)- مین نے - اس راستہ مین جسے نامہان نوازہ اور سخت بے فیض - کہنا چاہیے - ایک بکری - اور اُس کے بچہ کی فوٹو لی - یہ بچہ ایک سخت سید ھے - پہاڑ کے - کنارہ پر - اور ایک ایسے مقام پر - جو راستہ بھر مین - نہایت خراب جگہون مین سے ہے - اسیوقت پیدا ہوا تھا - اور بھوٹیا - گڈریے نے - بیچاری مان کو آدھ گھنٹہ ہی - آرام لینے دیا تھا - کہ پھر گلے کو ہانک دیا - اور اس بچہ کو خود گود مین اُٹھا کر لے چلا -

بعض اوقات - ہمارے دوسری جانب - دریا کا نیپال کی طرف کا

(نرپانی کے راستہ مین ہزار فٹ کی بلندی پر بکری کے بچہ پیدا ہونا بکری درمیان مین ہے)





(دگر بیانگ کا مدرسہ لڑکون کے ساتھ ایک لڑکی بھی پڑھتی ہے)

کنارا اتنا قریب ہوجاتا تھا - کہ - گرھل کو جو سابر کی قسم کا ایک ہرن ہے - اور
جسے اُس دھڑ دھڑانی ندی کے اس پار مسافرون کے آمدورفت کی مطلق
پروا نہین ہوتی - اور بے تکلف چرتا رہتا ہے - گولی سے مار دیجئے - مگر
شکار کے بعد - گو اس کا جسم عموماً مل جاتا ہے لیکن نہایت دشوار ہی سے چونکہ
نیپال والون کو - پل بنانے کی - کچھ بہت پروا نہین ہے - اسلیئے قلی کو ندی
کے - اس پار جانے مین بہت دقت پیش آتی ہے - اور چلا بھی جائے
تو اسکو - ایسے سیدھے - اور کھڑے پہاڑون پر جانا ہوگا - کہ تھوڑی
دور جانے مین بھی بہت دیر لگ جاتی ہے - اکثر شکار کو - لشکر تک لانے
مین قلیون کو دو دو دن صرف ہو جاتے ہین - اور اس موقع پر جو ایک
ہرن ہمنے شکار کیا - تو اُسے تین دن مین گربیانگ لے کر پہونچے - اور
اُسکی وجہ یہ بھی - کہ وہ ایک ایسی جگہ پر گرا تھا - جہان گذر بہت مشکل تھا -
گربیانگ مین پہونچنے سے قبل - ہمنے مالپا مین - دریا کے کنارہ - اور
بودھی مین مقام کیا - اور یہ دونون بہت چھوٹی چھوٹی منزلین تھین لیکن
چونکہ موسم برسات خاص طور پر تکلیف دہ تھا - اور سڑک بھی - ازبس
خراب تھی - اسلیئے کل قافلہ کو - چھوٹے چھوٹے کوچ کرنا لازمی تھا - اب
یہ راستہ - کچھ دنون ہی مین - بہت درست ہو جائیگا - بلکہ نئی داغ بیل
لگ بھی گئی ہے - اسکی تیاری پر یہ تبت کے آسان ترین راستون مین سے
ایک راستہ ہوگا صرف ایک ٹربانی کے مقام کی دقت ہے - ورنہ
ٹنک پور سے لے کر - جو میدان مین - تکلا کوٹ تک - جو تبت مین -

واقع ہے۔ نہایت اعلیٰ درجہ کی سڑک۔ جسپر گھوڑے۔ ٹٹو بے تکلف
چلے جایئن۔ بہت آسانی سے اور تھوڑے صرف مین تیار ہو سکتی ہے۔
گربیانگ۔ ایک نہایت قابل لحاظ مقام ہے۔ چھ مہینے تک وہان پولیٹکل
پیشکار کا صدر مقام رہتا ہے۔ پھر وہ تجارت کا ایک بڑا بھاری مرکز ہے
اور وہان ایک عمدہ مدرسہ بھی ہے۔ بدھی کی جانب سے۔ بہت ہی سیدھی
چڑھائی۔ چڑھ کر جاتے۔ تو ایک ایسے مرتفع میدان مین پہونچتے ہین جسکی
بلندی دس ہزار فیٹ سے بہت زائد ہے۔ یہان لوگون نے زمین مین کھتّیان
کھود رکھی ہین۔ اور انمین بہت کچھ اناج بھر رکھا ہے۔ اسکا سبب یہ ہے
کہ ڈوکپا کے اہل بتت۔ نہایت دولتمند شخص ہین۔ اور باربرداری کے
جانورون مین سے۔ صرف سراگا ہے۔ اور بتت کی بڑی بڑی بھیڑین
رکھتے ہین۔ پس یہ اس خوف سے۔ کہ اُن کے جانورون کو نقصان
پہونچے گا۔ اور وہ بیمار ہو جاینگے۔ دس ہزار فیٹ سے زیادہ نیچے مال لیکر
نہین جاتے۔ اور وہ جانور بھی باریک ہوا مین رہنے کے کچھ ایسے عادی
ہین۔ کہ اگر انھین۔ اُس سے باہر لے جائے تو مر جاتے ہین پس یہ مقام
جسے گربیانگ کا دروازہ کہنا چاہیئے۔ مال کی خرید و فروخت کا مرکز
ہے۔ یہان مہینون تک۔ بلا اس خوف کے۔ کہ کوئی اسے چرا
لیجائے گا۔ اناج کھتون مین بھرا رہتا ہے۔ اور اسے سیل سے بچانے
کے لیے کھتون کے اندر بھوج کے درخت کی چھال بچھا دیتے ہین۔
گربیانگ کے دروازے پر۔ تین پتھر ملتے ہین۔ جو بڑے اہتمام کے

(دریاؤں کا سنگم) - کوتی ینگتی (دائیں جانب) کالی (درمیان میں) جو ہمارے اور نیپال کے درمیان حد قائم کرتی ہے)



ساتھ اس عرض سے ۔ کھڑے کیے گئے ہین ۔ کہ شہر کے اندر ۔ بھوت پلیدون
کا دخل نہونے پائے ۔ اور اُس کے قریب ہی ۔ ایک اور ستون ہے
جسکے ہیبت ناک واقعات کی یاد ۔ گانؤن والون کے دل ۔ اب تک
تھرتھرا دیتی ہے ۔ گذشتہ زمانہ مین ۔ تبت کے جنگ پن ۔ بغرض انصاف
اس ستون سے مجرمون کو بندھوا کر ۔ کوڑے لگوایا کرتے تھے ۔ اور یہ ایک
واقعہ ہے جس سے اس حصہ ملک کا زمانہ سابق مین ۔ تبت کے ساتھ ۔
خاص تعلق ہونا ۔ ثابت ہوتا ہے ۔

گربیانگ کے مقابل ۔ نیپال کی جانب ۔ جہانگرد ۔ گانؤن کے متصل
ایک کھوہ یا گپھا ہے ۔ جو قابل دید ہے ۔ یہ گانؤن مذکور سے کوئی ۱۲ ہزار
فیٹ بلندی پر واقع ہے ۔ اسکی بڑی سیدھی اور کٹھن چڑھائی ہے ۔ اور چونکہ
کسی طرف سے راستہ کا نشان نہین معلوم ہوتا ۔ پس جب ہم پارسال اس پر
چڑھے ۔ تو ہمکو کانٹے اور جھاڑیون مین ہوکر جانا پڑا ۔ گذشتہ زمانہ مین ۔ یہ دور
تک پہاڑ کے اندر چلی گئی تھی لیکن اب ایک طرف پہاڑ کے گرجانے کی
وجہ سے بہت مختصر رہ گئی ہے ۔ ہمکو ۔ اسمین ۔ مرد ۔ عورتین ۔ اور بچون
کی لاشین پڑی ملین ۔ اور اس کے اندر بوجہ کثرت خشکی کے بعض لاشون کا
گوشت پوست اور بال ابھی تک اسی حالت مین موجود تھے ۔ کہ جسے دیکھکر
ہمین تعجب ہوا ۔ معلوم ہوتا ہے ۔ کہ چند سال ہوئے چورون نے ۔ اس
کھوہ کو ۔ بنظر غارتگری ۔ خوب اچھی طرح دیکھا بھالا تھا ۔ اس لیے کہ بہت
سی لاشون پر سے قیمتی زیور ۔ اور کپڑے اُترے ہوئے تھے ۔ ورنہ یہ ایک

اُن مقامون سے ہے جس کی سیر سے ایک ماہر فن کی محنت وصول
ہو جاتی ہے۔ عام شہرت یہ ہے۔ کہ اس ملک کے قدیم اور اصلی باشندے
اس کھوہ مین رہا کرتے تھے۔ اور فی الواقع۔ یہ ایک ایسے موقع پر واقع
ہوئی ہے۔ کہ ایک بڑے مضبوط قلعہ کا کام دے۔ اور سو برس ہوئے
گورکھون کے عہد مین۔ جنگ کے زمانے مین شہر کے لوگون نے۔ اسی کھوہ
مین پناہ لی تھی۔ لیکن فی الحال صرف ہندو فقیر۔ وہان جاتے ہین سو بھی
بہت کم۔ برخلاف اس کے معمولی بھوٹیون کا یہ خیال ہے۔ کہ وہان بھوت
پلید رہتے ہین۔ اور اس سے بہر حال بچنا چاہیئے۔ بہت سے لوگ
جن کو کبھی وہان جانے کا اتفاق نہ ہوا تھا۔ اس بات سے خوش تھے کہ
ہمارے ساتھ اُن کو اس کھوہ کی سیر کا موقع ملے گا۔ کیونکہ وہ سمجھتے تھے
کہ ہماری موجودگی مین انھین کوئی بھوت پلید نہین ستا سکتا۔

گربیانگ سے کالے پانی تک۔ راستہ ایک مسطح میدان۔ اور کوہ ہمالیہ
کے نہایت خوشنما منظرون مین ہو کر گذرا ہے۔ کالے پانی کو لوگ
کالی ندی کا سوت سمجھتے ہین۔ اور اس لیئے۔ اُن کی نگاہ مین اُس کی
بڑی وقعت ہے۔ کیونکہ وہان کوئی نصف درجن چشمے ایسے ہونگے
جو خاص دریا مین جا کر گرتے ہین۔ مگر جو اصل سوت ہے۔ وہ چند میل
اونچے۔ چڑھ کر ہے ہمارے ہندو نوکرون نے۔ علی الصباح۔ اول
ندی مین۔ کچھ چاول پھینکے۔ اور پھر کڑکڑاتے۔ جاڑے مین۔ نہا ڈالے
اس لیے کہ اُنکے نزدیک یہ ایک بڑے۔ ثواب کا کام تھا۔ ہندوؤن کے

رواج - اگرچہ گرم میدانون کے مناسب حال اور موزون ہین - لیکن ۱۲ ہزار فیٹ کی بلندی پر - علی الصباح نہانا - اور ایسی سردی مین - جبکہ تھرمامیٹر کا پارہ بہت نیچا ہو - سخت بارش ہو - اور تند ہوا چلتی ہو - کپڑے اُتار کر - رسوئی جیونا - بالکل دانائی کے خلاف ہے - اور مجھے کل راسخ الاعتقاد ہندؤون کو - نہایت ملایمت مگر - استقلال کے ساتھ اس سے باز رکھنے کے لیے یہ سمجھانا پڑتا تھا - کہ تم کیون اپنے حق مین کانٹے بوتے ہو - اور آپ اپنی ہلاکت کا باعث ہوتے ہو - تبت کے سفر بھر - لشکر کے لوگون کو ایسے چشمون مین نہانے سے - جنمین برف کا پانی ہو - مگر جو خاص طور پر متبرک سمجھے جاتے ہون - اور ننگے ہوکر - کھانے سے باز رکھنا ایک بڑا ہی مشکل کام تھا - اس لیے کہ اُنکا یہ عقیدہ تھا - کہ ہندو مذہب کا یہی حکم ہے - لیکن فی الواقع - کل راسخ الاعتقاد ہندو اس امر کو تسلیم کرتے ہین - کہ آب و ہوا کی سختی کے لحاظ سے - ان معمولی قاعدون مین - ہمیشہ کمی کرنی چاہیے - (بقول شخصے - کایا راکھے دھرم)

جبکہ ہم دولیسو لیکھ پر جا رہے تھے - اُسوقت ہم نے بہت کچھ مال کی آمدورفت دیکھی - کیونکہ ہمارا سفر خاص اُن ایام مین ہوا تھا - جو کہ تجارت کا عمدہ ترین موسم ہے - اس درہ سے - ۲۶ ہزار پونڈ سے زیادہ کا مال - ہر سال گذرتا ہے - اور جب راستہ کی کیفیت پر نگاہ کی جاتی ہے - تو یہ حیرت ہوتی ہے - کہ معمولی سوداگر - پانچ شلنگ کے مال کی بھی - کیون

جو کھون سہتا ہے۔ اور ہزار ون پونڈ کے مال کا تو ذکر ہی کیا ہے۔ اتندھارا درہ سے ۲۳ ہزار پونڈ سے زیادہ کا مال۔ ہر سال آتا جاتا ہے اور کل کماؤن کی تجارت جس مین کل درہ شامل ہین۔ ۶۷ ہزار پونڈ سالانہ کی ہے۔ یہ اگرچہ کچھ بڑی تعداد نہین ہے۔ لیکن ہمین یہ یاد رکھنا چاہیے کہ ساٹھ برس ہوئے۔ جب ہمارے آسان سے آسان درہ کی راہ سے یعنی درہ لیپو لیکھ کی راہ سے کل ۲۲ سو پونڈ کے مال کی آمد رفت تھی

(اندھا آدمی جسکو لیپو لیکھ کے درہ سے (۱۶،۷۸۰ فیٹ) قلی نے اپنے کاندھے پر بٹھا کر بہ ہین پار کیا)



اور اب اس کی تعداد۔ گیارہ گنی سے بھی زیادہ ہوگئی ہے۔ اور بہت سی باتون سے یہ امید کی جاتی ہے۔ کہ آیندہ اس تجارت کو اور بھی فروغ ہو۔ اس لیے کہ تبت مین سونا۔ (جو ابھی تک بہت کم کھدا ہے) بیشمار بھیڑ بکری۔ ان کا اون۔ نمک۔ سہاگا وغیرہ بہت چیزین ہوتی ہین اور اس جانب سے اناج۔ چاء۔ تیار شدہ۔ اسباب۔ شکر۔ اور نقد روپیہ

جسکی وہان بڑی قدر ہے بھیج سکتے ہین۔ پھر درہ لپولیکھ کی راہ اتنی آسان ہے۔ کہ جاتریون کو۔ تو اس سے بہتر سڑک کا خیال بھی نہین گذر سکتا۔ مین نے پارسال۔ ایک اندھے آدمی کی تصویر کھینچی تھی۔ یہ شخص درہ مذکور کو اتنا بھی خاطر مین نہ لاتا تھا۔ کہ اپنے گاؤن سے تکلاکوٹ تک جو تقریباً ۲۰ میل کے فاصلہ پر ہے۔ ایک آدمی کے کندھے پر چڑھ کر گیا۔ اور مزدوری کی رقم بھی۔ کیا بڑی بھاری تھی۔ نصف کرون۔ یعنی قریب پونے چار روپیہ کے۔ گرپیانگ سے تکلاکوٹ تک کا۔ سفر جو۔ ۲۶ میل ہے۔ ایک دن مین۔ گھوڑے پر بہ آسانی طے ہو سکتا ہے۔ فقط

دسوان باب

مغربی تبت۔ یا علاقہ ناری مین اہل تبت کے انتظام کا بیان

حال مین جوشن پر از نتایج۔ تبت کو روانہ ہوا تھا۔ اُس کی روانگی کے وقت تک۔ اچھے اچھے تعلیم یافتہ یہ نہ جانتے تھے۔ کہ جس ملک کو یہ قافلہ جارہا ہے۔ اُس کے کیا حالات ہین۔ عوام کا تبت کی نسبت صرف یہ خیال تھا۔ کہ وہ ایک لق و دق مرتفع میدان ہے جو چارون طرف پہاڑون سے گھرا ہے۔ اور انھون نے صرف ایک لہاسا کا نام سن رکھا تھا۔ جو دارجیلنگ سے ۹۰ میل کے فاصلہ پر ہے لیکن اب ہم بہت نامون سے آگاہ ہین مثلاً گیانٹزی تیگاٹزی[۱]

۱۔ Shigatse . Gyantse



(لیپو لیکھ درہ کے قریب پہونچتے ہوئے (۱۶،۷۸۰ فیٹ) چڑھائی آسان ہے)

کرولا[1]- وعلیٰ ہذا دیگر بہت سے نام - لیکن اب بھی جو کچھ واقفیت ہمکو حاصل ہے - وہ بالعموم وسط تبت کے متعلق ہے - گارتک اور مغربی تبت ہنوز بہت سے شخصون کے لیے ایک سربمہر کتاب ہین - لاہسا وسط تبت مین واقع ہے - اور اس سے آگے مشرق کی جانب جو ملک ہے - وہ مشرقی تبت کے نام سے مشہور ہے - اور علاقہ ناری - یا مغربی تبت اُس ملک کا نام ہے جو ۱۶۹۰۰ فیٹ کی بلندی پر - مریم[2] یا ماریم نامی درہ کی مغرب جانب واقع ہے جسمین دریاے سون پور برہم پتر کا سوت ہے - لیکن جو رعاتین ہمکو گارتک کی نسبت ازروے عہد نامہ لاہسا حاصل ہوئی ہین - وہ ان مراعات کے مقابلے مین جو مشرقی تبت مین حاصل ہین - اہل ہند کے حق مین بدرجہا مفید اور کارآمد ہین - ہندوستان مین زیادہ تر آبادی ہندوؤن کی ہے - جو نہ تجار ہین - نہ کان کن - نہ انھین اُون اور سہاگہ کی پروا ہے نہ انھین اس سے کچھ مطلب ہے - کہ زمین مین بہت کچھ دولت بھری پڑی ہے - خواہ کوئی کچھ کہا کرے - انھین جیسا سب جانتے ہین ان باتون کی پروا نہین - اُن کی نگاہ مین - سب سے اول درجہ - اور مقدم مذہب ہے - اور فرائض مذہبی اُن کی نگاہ مین دنیا کی کل چیزون سے بڑھ کر ہین - یہ بھی دیکھنے مین آتا ہے - کہ ہندو - ان چیزون کی قدر کرنے کے لیے ہر وقت تیار رہین - جو اُن کے شوق مذہب سے تعلق رکھتی ہین لیکن گارتک کو قریب سے قریب اور عمدہ سے عمدہ راستہ

[1] Karola
[2] Marinm or Maryum

سے جائے۔ تو اثنا ئے راہ مین - وہ مقامات پڑتے ہین - جنکو اہل ہنود نہایت متبرک سمجھتے ہین "کیلاش - شیو جی کی بہشت" - اور مان سرو ور جھیل - کا خیال اُن کی طبیعتون مین وہی اثر پیدا کرتا ہے - جو مکہ شریف کا خیال اہل اسلام کی طبیعت مین پیدا کرتا ہے اوسط درجہ کے ہندوون کے لیے - ان نہایت متبرک مقامات کے جاترا - ابتک - عملی طور پر ناممکن تھے - مسافر کے - سو ڈیڑھ سو فقیر - تارک الدنیا - ایسے ہونگے - جو ہر سال دشوار گذار درون کی سختیان - اور اہل تبت کی نامہربانیان برداشت کرنے کی ہمت کرتے ہون - اور کمبھ کے میلے پر جو بارہ برس مین ایک مرتبہ ہوتا ہے ان کی تعداد - چار سو تک پہونچ جاتی تھی - اور معمولی جاتری جو بدری ناتھ اور کدار ناتھ کو خوشی بخوشی چلے جاتے ہین جب اُس ملک اور اُس ملک کے باشندون کی - درشتی و درشت مزاجی پر خیال کرتے تھے - جہان یہ متبرک مقامات واقع ہین - تو اپنے دل ہی دل مین پست ہمت ہو کر رہجاتے تھے - پس لاہسا کے عہدنامہ سے علاوہ دیگر فوائد کے جو حاصل ہوئے ہون - یہ بات ضرور حاصل ہے کہ اب ہر ایک ہندو بلا روک ٹوک تبت کو جاسکتا ہے - اور حتی الامکان اُس کی جان ومال کی بھی حفاظت کیجاے گی - حالانکہ اس سے پیشتر یہ حال تھا - کہ اگر کسی گانٔون کے مکھیا نے کسی یوروپین - یا ہندوستان کے کسی باشندے کو - اُس طرف چلا جانے دیا - تو اس کو موت کی سزا دی جاتی تھی - ضرور ہے کہ مراعات مذکورہ بالا کا - ہر ایک ہندو کے دل پر بہت کچھ اثر ہو - اور

جسوقت یہ حالات عام طور پر - لوگون کو ملک کے ایک سرے سے
دوسرے سرے تک معلوم ہو جائین گے۔ اُسوقت غالباً بہت سے
جاتری ان متبرک مقامات کو جاتے ہوئے دیکھنے مین آئین گے -
اگرچہ تبت کے ساتھ ترقی تجارت کی بابت - یا اس ملک کے ظہور
معدنیات کے متعلق پیشین گوئی کرنا ناممکن ہے - اس لیے کہ یہ دونون
باتین روپیہ پر - اور اُن تعلقات پر منحصر ہین - جو ہمارے اور تبت والون
کے مابین قائم ہون لیکن اس بات کے کہنے مین ذرا مقام تامل نہین ہے
کہ ہندوستان کے - ہندوؤن کو یہ خبر ہوتی ہے - کہ اب کیلاش اور مانسرور
کا راستہ بدری ناتھ کے راستے کی بہ نسبت مشکل نہین رہا - جاتریون کی آمد و
رفت بالضرور بڑھ جائیگی - خصوصاً ایسی حالت مین - جب کہ تبت والون
کی طرف سے جاتریون کی آمد و رفت کی بابت کچھ مزاحمت نہ ہو - اور نہ
ایک معمولی ہندو جاتری کو اس سے کچھ واسطہ ہو - کہ ہمارے تعلقات
ملک تبت کے ساتھ دوستانہ ہین - یا دشمنانہ - یہ متبرک مقامات ہماری
سرحد سے آگے چل کر - کچھ تھوڑی ہی دور پر واقع ہین - بلکہ درحقیقت یہ اتنے
قریب ہین - کہ کل سفر کے لایق - اپنا توشہ بھی آدمی آپ ہی لیجا سکتا ہے
اور اسمین بھی ذرا کلام نہین ہے - کہ رفتہ رفتہ ہمارے علاقہ کی اور اور
پہاڑیون کی طرح - یہان مسافر خانہ بھی قائم ہو جائینگے - تا کہ مسافرون کو
موسم کی سختی سے تکلیف نہ ہو - ملک تبت کے اس مغربی حصہ کا انتظام -
گارفن - یعنی والیسراے کے ہاتھ مین ہے - ان کا صدر مقام گارتک ہے

اور بیرونجات کے اضلاع کا انتظام جن لوگون کے ہاتھ مین ہے۔ وہ جنگپن اور تارجسم۔ کہلاتے ہین - یہ والیسراے کے ماتحت ہوتے ہین۔ تارجم جنگ پن سے کم درجہ کا عہدہ دار ہے لیکن یہ ایک دوسرے کے ماتحت نہین ہین - اور بعض صورتون مین اختیارات بھی دونون کے تقریباً واحد ہین - مگر نارجم کا خاص کام شاہی ڈاک کی روانگی کا انتظام کرتا ہے۔ علاقہ کے انتظام سے اگر اُسکو کچھ تعلق نہین ہوتا۔ اُن کے اختیارات بہت وسیع ہین - زیادہ ایام کی قید کا حکم دینا - ایک آنکھ نکلوا دینا - ایک ہاتھ یا ایک پیر کٹوا دینا - کوڑے لگوانا اُن کے اختیار مین ہے گارفن کا - اوران کل عہدہ دارون کا تقرر لہاسا سے ہوتا ہے - جہان پر اُن نوجوانون کی تعلیم و تربیت کے لیے - جو سرکاری ملازمت کے خواستگار ہون ایک مدرسہ قایم ہے - یہ تقررات چند سال کے لیے ہوتے ہین مثلاً تین برس یا پانچ برس کے لیے - اور چونکہ یہ نوکریان - حاکم اعلی سے قیمتاً خریدی جاتی ہین - لہذا اس قیمت کے عوض مین - جو کچھ آمدنی زرلگان جرمانہ اور اور مدات کی ہوتی ہے - وہ خود اپنے تصرف مین لاتے ہین - پس یہ بات آسانی سے خیال مین آسکتی ہے کہ اسقدر مدت ملازمت مین انھین سب سے پہلے یہ فکر ہوتی ہے - کہ جو کچھ روپیہ حصول نوکری مین صرف ہوا ہے - وہ وصول ہو جائے - اور ایک معقول رقم - اُس سے زاید بچ بھی رہے - اس طرز حکومت کے سمجھ لینے سے - یہ بات بھی سمجھ مین آجاتی ہے - کہ ضرب المثل

«Nihilo– Nihilfit»

مالک تبت کی نسبت کیون صادق آتی ہے۔ اس ملک مین کوئی شخص بغیر کچھ لیے دیے کام نہین کرتا۔ اور عہدنامہ لاہسا کے شرایط۔ محصول۔ رسوم دفنیں وغیرہ کی بابت کچھ ہی کیون نہ ہون۔ لیکن مقامی عہدہ دار بھی بڑی چیز ہے۔ اور تاوقتیکہ اُس پر نگاہ نہ رکھی جائے۔ وہ عہدنامہ کی ہر شرط کی تعمیل مین پہلوتہی کرتا ہے۔ اور اُس کے منشا کو پورا نہین ہونے دیتا۔ پس یہ گورنمنٹ ہند کی عین دانائی ہے۔ کہ اسنے وہ مدبرانہ پالیسی اس معاملہ مین برتی ہے جس سے شرائط مذکورہ بالا کی تعمیل خواہ مخواہ لازم آئے لہذا سرکار کو جو کچھ اس معاملہ مین مبارک باددی جائے۔ وہ کم ہے۔ چنانچہ۔ کپتان۔ اوکانر[۱] کی حیثیت کے یوروپین افسر کا۔ گیانٹزی مین۔ اور ایک ایسے معزز خاندان۔ ہندوستانی کا۔ جیسے کہ ٹھاکر جے چند ہین۔ گارتک مین مقرر کیا جانا حقوق سرکاری کی حفاظت کے لیے۔ نہایت مناسب انتظام ہے۔ گارتک ۱۵۱۰۰ ہزار فیٹ کی بلندی پر واقع ہے۔ اور جاڑے کے موسم مین نہایت سرد مقام ہے۔ اس سبب سے گارفن کا صدر مقام۔ یہان پر صرف گرمی بھر رہتا ہے۔ جاڑے کے موسم مین یہ بالکل خالی ہوجاتا ہے سچ پوچھیے تو وہان پختہ مکان ہی بہت کم ہین۔ زیادہ تر لوگ ویرون مین رہتے ہین۔ اور کوئی پچاس گھر کی کل آبادی ہوگی۔ گھریا خاندان کی لفظ مین اہل تبت کی اصطلاح کے بموجب وہ کل آدمی شامل ہین۔ جو شریک

[۱] Captain 'O Connor

(دنیال ہین نمپا کے راستہ کی ایک گھاٹی (۲۳۲۵۰ فیٹ)



رہتے ہون اور علیحدہ نہوتے ہون۔ دستور یہ ہے کہ ایام سرما مین کل لوگ وسط نومبر تک وہان سے چلے جاتے ہین۔ کیونکہ آخر اگست یا شروع ستمبر مین۔ یہان پر ایک جلسہ کل جنگپن۔۔ تارجم اور دیگر عہدہ دارون و عماید کا اس میلے کے موقع پر ہوتا ہے۔ جو مدت سے یہان ہوتا چلا آتا ہے اس میلے کی نسبت ۸۰ سال ہوئے۔ مسٹر ٹریل[۵۱] صاحب کمشنر قسمت کماؤن نے یہ لکھا تھا۔ کہ گارتنگ کے مقام پر۔ جو لاہسا کے وایسرائے

۵۱ Mr. Traill

کی قیام گاہ ہے۔ ستمبر کے مہینے مین ایک سالانہ جلسہ ہوتا ہے۔ جسمین ہندوستان لداخ کاشمیر تاتار۔ یارقند۔ لاہسا اور للنگ یاچین خاص کے

(لیپولیکھ کے درہ مین پہونچ گئے (۱۶۷۸۰ فیٹ)



سوداگر آتے ہین۔ ہندوستان کے تجارون مین۔ اس صوبے کے بھوٹیے بھی شامل ہین۔ اس سالانہ جلسہ مین۔ کاشتکار۔ اور تجارت کے متعلق کام طے پاتے ہین۔ اور ساتھ ہی ساتھ۔ گھوڑ دوڑ بھی بطور تفریح ہوتی ہے۔ یہ گھوڑے۔ امرا اور عماید کے ہوتے ہین۔ اور نوعمر چابک سوار ان کو دوڑاتے ہین۔

ممالک متحدہ سے مغربی تبت کے جانے کے لیے تین خاص راستے ہین یعنی مشرق کی جانب براہ ٹنک پور۔ جو پیلی بھیت کی ریل سے ۸۴ میل کے فاصلہ پر ہے۔ یہ راستہ درۂ لیپولیکھ سے (۱۶۷۸۰ فیٹ بلند) گذرتا ہوا

سیدھا مترک جھیلون اور کیلاس کو چلا جاتا ہے۔ درمیانی راستہ کاٹ گودام سے جو ریل کا اخیر اسٹیشن ہے درہ اتن دھارا - اور دو دیگر درون سے - گذرتا ہوا - جاتا ہے۔ منجملہ اُن کے سب سے اونچا درہ تقریباً ۱۸۰۰۰ فیٹ - اور سب سے نیچا درہ ۱۷۰۰۰ فیٹ ہے۔ اور مغرب کا راستہ کوٹ دوار کے اسٹیشن سے - سرکاری گڑھوال - اور درۂ نیتی - (۱۶۷۵۰ فیٹ) سے گذرتا ہوا گیا ہے - ان سب مین درمیانی راستہ سب سے زیادہ دشوار گذار ہے - مگر باوجود مشکلات - جاتری اسی کو بہت پسند کرتے ہین - مگر جو راستہ - باقی کل راستون سے آسان ہے - اور مان سرو ور وکیلاش کے جانے والون کے لیے سیدھا اور آسایش کا ہے وہ مشرقی راستہ ہے - یہ درہ لیپو لیکھ پر - اُس مقام کے پاس سے گذرتا ہے - جہان نیپال - سرکار انگریزی - اور تبت کی حد ملتی ہے - یہ درہ ہماری سرحد کے اندر ہے - اور اگرچہ - ۱۶۷۸۰ فیٹ بلند ہے - مگر پھر بھی اتنا آسان ہے - کہ سرکاری سرحد پر ۲۰ میل تک - اور تبت کی جانب نشیب مین گاڑی کی سڑک بلا دقت بن سکتی ہے - اس کہنے سے ہماری یہ غرض نہین ہے کہ حالت موجودہ مین یہ سڑک تیار کرائی جائے - بلکہ محض اس امر کا اظہار منظور ہے - کہ اس کام مین دقتین بہت خفیف ہین - مزید بر آن اس درہ پر - گو جاڑون کے ایام مین کسی قدر دقت ضرور ہوتی ہے - مگر پھر بھی ہر وقت اور ہر موسم مین یہان گذارہ ممکن ہے - ان سب فائدون کے لحاظ سے ایسین ذرا شک نہین معلوم ہوتا کہ آیندہ کیلاش اور مان سرو ور کے

جانے والے - ہندو جاتریون کو یہی راہ زیادہ ترپسند ہو گی - حالانکہ کچھ کچھ جاتری درمیانی راستہ سے بھی جاتے رہینگے - کیونکہ اس صورت مین وہ ایک راستہ سے جاینگے اور دوسرے سے لوٹین گے اور باین ہاتھ کی طرف سے داین ہاتھ کی طرف کو واپس آئین گے - ہمین یہ بھی بھول نہ جانا چاہیے - کہ بہت سے جاتری - بدری ناتھ پہونچکر یہ چاہین گے کہ مغرب کے راستہ سے درہ نینی کو چلے جائین - اور وہان سے تبت کے متبرک مقامات کے درشن کرتے ہوئے - بالآخر درۂ لیپولیکھ اور مشرقی رستہ سے لوٹ آئین - عوام الناس کو اب یہ معلوم ہوتا جاتا ہے - کہ گارتک والیسراے کا قیام گاہ ہے - لیکن اُنھین یہ علم نہین ہے - کہ وہان دو وایسراے گارفن رہتے ہین - اور وہان کا طرز حکمرانی یہ ہے - کہ عنان حکومت دو افسرون کے ہاتھ مین ہے - قسمت کماؤن کے مشہور کمشنر مسٹر ٹریل نے ۱۸۵۲ء مین - گارتک کے متعلق یہ تحریر فرمایا ہے - کہ یہان دو افسر ملکر حکومت کرتے ہین جن کو گارفن کہتے ہین - اور اُنکے عہدہ کے نام کے ساتھ لفظ - ارگوما[1] - اور ارگویا بھی - شامل ہے - یہ گارتک مین رہتے ہین - اور ان کی مدت ملازمت تین سال ہے - ان عہدون پر ہمیشہ لاہسا اور اس کے قرب وجوار کے لوگ مامور ہوتے ہین - ارگوما کے اختیارات اور وقعت بظاہر زیادہ ہے - لیکن اسکے احکام کے قابل نفاذ ہونے کے لیے ضرور ہے - کہ اُسکے ہمنشین - حاکم ثانی کی راے بھی

[1] Urgu Ma, Urgu Ya

اُس سے متفق ہو۔ مسٹر ٹریل کے زمانہ سے یہی سلسلہ چلا آیا ہے۔ اور درحقیقت اب بھی قائم ہے صرف اتنا فرق ضرور ہوا ہے۔ کہ عہدون کے نام بدل گئے ہین۔ اسلیے کہ اب گارفن۔ عموماً۔ ارگوگونگ[۱] - اور ارگوہاگ کے نام سے نامزد کیے جاتے ہین۔ ان شیرین الفاظ کے معنی۔ اعلیٰ اور ادنیٰ کے ہین جس سے مراد یہ ہے۔ کہ ان دونون مین حاکم سابق الذکر کا مشاہرہ اور وقعت عہدہ زیادہ ہے۔ ایسا اکثر ہوا ہے۔ کہ جو لوگ منجانب لاہسا۔ گارفن مقرر ہوئے ہین۔ وہ خود اپنے عہدہ کا کام انجام دینے نہین گئے۔ بلکہ۔ کسی معتبر ملازم یا رشتہ دار کو مامور کردیا کہ وہ بجاے اُنکے۔ اُنکی خدمات کو انجام دیا کرے۔ کاش یہ طریقہ ہندوستان اور دیگر نوآبادیون مین بھی رائج کردیا جائے۔ تو ان مقامات کی ملازمت کا شوق باشندگان انگلینڈ مین بہت جلد پیدا ہوجائے مسٹر ٹریل نے

(درہ لیپولیکھ کی اصلی چوٹی۔ ٹٹو آرام کرتے ہوے تند ہوا چلتی ہوئی)



[۱] Urgu Gong, Urgu Hag

مغربی تبت کے متعلق - ایک اور دلچسپ حال بیان کیا ہے - یہ کہتے ہین
کہ "اس صوبے کی باقاعدہ فوج کی تعداد - صرف دو سو سوار ہین - اس رسالہ
مین - ابتداًء تاتاری - بھرتی کیئے گئے ہونگے - اس لیے کہ بھوٹیون کے
حسب بیان رسالہ مذکور مین - وہ لوگ بھرتی تھے - جو گھوڑے کا گوشت
کھاتے تھے - ہر قصبہ - اور ہر گانوئن مین - جدا جدا - ملیشیا - فوج بھرتی
ہے - جو بوقت ضرورت طلب کر لی جاتی ہے" اب گارتک مین کوئی
باقاعدہ فوج ظاہرا چند سال سے نہین رہتی - لیکن ملیشیا کی بھرتی کرنے
کا سلسلہ اب تک جاری ہے - یہ فوج حکم ملتے ہی فورًا حاضر ہوتی ہے
اور بوقت طلبی گھوڑون پر سوار - بندوق اور بھالون سے مسلح آتی ہے
اس فوج کے لوگ ڈکیتی کی انسداد - ڈکیتون کے تعاقب - اور مال مسروقہ
کی گرفتاری کے لیے اکثر طلب کیے جاتے ہین - تبت مین ڈاکوؤن کا خوف سچا
خوف ہے ڈاکوؤن کا جنکو جیکپا[۱] کہتے ہین - وہ فرقہ ہے جو قانون کا پابند
نہین ہے - جو ہر شخص کی جان لینے کے لیے تیار ہے - اور ہر شخص اُسکے
جواب مین - اُن کی جان کا دشمن ہے - لیکن اِن کا زور اتنا بڑھا ہوا ہے
اور اِن کے نام سے لوگ اتنے خائف ہین - کہ تا این دم - اُن کے
دفعیہ کا کوئی باقاعدہ انتظام نہین ہوا - وہ تبت کے عہدہ دارون کو بھوٹ
یا لاہسا کے سوداگرون کو - اور ہر ملک کے جاتریون کو لوٹ لیتے ہین
اور کسی کے جان و مال لینے مین دریغ نہین کرتے یہ تجارت کی چوکیون

---

[۱] Jykpas

پر آتے ہین - خرید فروخت کرتے ہین - متبرک سے متبرک مندرون مین جاتے ہین - پوجا پاٹ کرتے ہین - خانقاہون کو بڑی بڑی قیمتی چیزین بھینٹ - (نذر) دیتے ہین - لیکن کوئی یہ ہمت نہین کرتا - کہ انھین پکڑے اور سزا دے - کبھی کبھی جب اُن سے کوئی سخت وحشیانہ جرم سرزد ہوتا ہے - تب لیشیا فوج اُن کی سرکوبی کے لیے بلائی جاتی ہے - سوا اس کے اور کوئی معقول انتظام اُن کے دفعیہ کا نہین کیا جاتا - لیکن جب تجارت کی ترقی - اور جاتریون کی کثرت ہوگی - تب لاکلام - اس قباحت خاص کے دفعیہ کا کوئی معقول انتظام کرنا ہوگا -

جاڑون مین گارفن کا قیام اس مقام پر رہتا ہے - جو گارگنسا[1] کے نام سے مشہور ہے - اور گارتک سے دو یا تین روز کے راستہ پر شمال کی جانب - دریاے سندھ کی - ایک شاخ کلان - گارٹنگ چو[2] - نامی پر واقع ہے - جاڑے کے موسم مین - کل لوگ گارتک سے یہان چلے آتے ہین - اور اگرچہ گارتک مین - پختہ مکانات ہین - مگر یہان بہ کثرت ہین - جس طرح گارتک مین - والیسراے ملکی معاملات مین حاکم بالادست ہین - اسی طرح ٹوٹلنگ[3] مین - جسے ٹولنگ بھی کہتے ہین - اور جو گارتک کے گوشہ جنوب و مغرب مین واقع ہے - اسی طرح خان پو[4] روحانی معاملات مین - کل صوبہ کے ارچ بشپ یا لاٹ پادری سمجھے جاتے ہین

---

[1] Gargunsa
[2] Gartung Chu
[3] Totling, Toling
[4] Khanpu

عہدہ کی حیثیت سے - یہ ارگو گانگ - یا اعلیٰ درجہ کے دالیسراے کے ہم پلہ ہین

(دیاکون کی تصویر - بائین جانب والے یاک پر ابھی زین ہی کسا گیا ہو اور داہنی جانب والے پر اسباب لاد دیا گیا ہے)



مگر عام لوگون کی نگاہ مین اُنکی وقعت - اُس سے بھی زائد ہے جب یہ گارتک جاتے ہین - تو گارفن ان کو سرو قد تعظیم دیتے ہین - ۱۹۰۴ء مین انسے استدعا کی گئی تھی - کہ تشریف لاکر - انگریزی مہم کو جو لاہسا آرہی ہے بزور دعا و سحر دفع کیجیے -

خان پو بھی - مثل ملکی حکام کے - صرف تین برس کے لیئے مقرر ہوتے ہین اور لاہسا یا اُسکے قرب و جوار کے رہنے والے ہوتے ہین - لیکن گارفن کی طرح انھین یہ اجازت نہین ہوتی - کہ وہ اپنی جگہ - کسی اپنے ماتحت کو مامور کر دین - انھین ٹولنگ مین بذات خاص رہنا ہوتا ہے - کچھ علاقہ بھی انکی ماتحتی مین ہوتا ہے - جسپر انھین اختیار کامل حاصل ہوتا ہے - اور کسی حالت مین یہ گارفن کے ماتحت نہین ہوتے - یہ صرف لاہسا کے حکمران کو اپنا حاکم

مانتے ہین۔ زمانہ سابق مین۔ ٹولنگ۔مغربی تبت کے بادشاہون کا۔
دارالخلافت۔ اور ملکی معاملات کے لحاظ سے۔ ایک نہایت باوقعت مقام
تھا اس کے قریب ہی۔ ایک آہنی جھولہ کا پل تھا جس کی نسبت بعض کا قول
ہے کہ سکندر اعظم نے اُسے بنوایا تھا۔ اور بعض مغربی تبت کے آخری بادشاہ
کا بنوایا ہوا بتلاتے ہین۔ لیکن اب اس کی وہ دنیوی شان وعظمت باقی
نہین ہے اور جو کھنڈر چارون طرف نظر آتے ہین۔ وہ اس تزک وشان
کا نشان دیتے ہین۔ جو کسی وقت مین اسے حاصل تھی۔ اس شہر کو ویران
ہوئے چارسو برس ہوئے۔ اب وہان صرف ایک جھونپڑا نظر آتا ہے
جو اسکی قدیم شان وعظمت کا نشان دیتا ہے۔ مگر یہان کی خانقاہ اُس
حصہ تبت کی بڑی خانقاہون مین سے ہے۔ اور اس مین ۳۰۰ لاما رہتے
ہین اس کی وقعت اور عزت تکلاکوٹ کی خانقاہ سے بھی زیادہ تھی لیکن
اب تکلاکوٹ کی خانقاہ۔ کچھ عرصہ سے بوجہ بہت سی جائداد وغیرہ ملجانے
کے اس قدر مالامال ہے۔ اور اسمین منکس[1] کی تعداد اتنی زیادہ ہوگئی ہے
(ان کی تعداد ۲۵۰ ہے) کہ اب اس کو باعتبار وقعت۔ خانقاہ ماسبق الذکر
سے ہمسری کا دعوی ہے۔ اور مغربی تبت کے کل کلیسا کی افسر بنا چاہتی
ہے۔ پس گارتنک کی راہ کھل جانے سے۔ جو پولیٹکل فائدے حاصل ہوئے
ہین۔ وہ اس سب سے اور بھی زیادہ ہوگئے۔ کہ اس مقام کے متصل ہی
جو کل معاملات ملکی کا مرکز ہے۔ اس حاکم کا بھی صدر مقام ہے جو کل کلیسا

[1] Monks

کا افسر ہے - اور جبکہ ایک جگہ پر ان سب باتون کا اثر پڑیگا - جو عنقریب یہان جاری ہونیوالی ہین - تو ممکن ہے کہ اسکے قریب کی جگہ بھی اس اثر سے خالی نہ رہے ناری کا علاقہ - یا مغربی تبت - بہت سے حلقون مین منقسم ہے - اور ان اضلاع پر جو حاکم حکمران ہین - انکا لقب - جنگپن سے ہے - یہ چار ہین لیکن ایک پانچوان اور ہے - جسکو گو یہ لقب حاصل نہین ہے - مگر اسکے اختیارات اور اسکی وقعت وہی ہے جو لقب کے لوگون کی ہے ان کی تفصیل یہ ہے رڈک - چپرانگ - ڈابا - اور ٹکلا کوٹ کے

(ایک خوبصورت نظارہ - نیپال مین نمپا پر (۲۵۰۳۰ فیٹ) برفانی چشمہ)



جنگپن - اور برکھا کے تارجم -
رڈک علاقہ ناری کے مغربی کنارہ پر - دنیا کے چند وحشت ناک
اور ویران مقامون مین کے قریب ہے - جہان طبقات زمین کے نہایت عجیب
عجائبات دیکھنے مین آتے ہین - سائبیریا کی اوسط بلندی سطح سمندر سے
کچھ ہی زیادہ ہے - اور ترکستان چینی - کی دو ہزار فیٹ ہے - لیکن
میدان مذکورہ کی جانب جنوب سے - جو کوئین لُن کے مضبوط پہاڑون
کا سلسلہ سر بلند ہوا ہے - اُس کی اوسط بلندی ۲۰۰۰۰ بیس ہزار فیٹ ہے
اور اس دیوار - غیر ممکین کی پشت پر - یعنی جنوب کی جانب وہ مسطح میدان
پشتہ کے طور پر واقع ہے - جو ۱۷۰۰۰ سترہ ہزار فیٹ بلند ہے اور جس کی
بلندی گو بہ تدریج کم ہوتی جاتی ہے لیکن کہین ۱۳۰۰۰ تیرہ ہزار فیٹ سے
کم نہین ہے - یہ میدان ہمالیہ تک پھیلا ہوا ہے جس کے وہ مقامات جہان
سے دریا دونون طرف بہتے ہین - ۱۸۰۰۰ ہزار فیٹ بلند ہین - اور جن کی
برفستانی چوٹیان - اُن نیچی پہاڑیون سے دس ہزار فیٹ بلند ہین - جو
ان چوٹیون کے - اور گنگا کے میدان کے درمیان جسکی بلندی سطح سمندر
سے کچھ ہی زیادہ ہے - فصیل کا کام دیتی ہین - رڈک اس عظیم الشان
مرتفع میدان کے سب سے اونچے حصہ پر واقع ہے - اس کی جانب
مغرب لداخ اور کرد کرم کے پہاڑ ہین - یہ ایک نہایت طول طویل سلسلہ
پہاڑون کا ہے جسمین پہاڑ گاڈون آسٹن ۲۸۲۵۰ فیٹ سب سے زیادہ

۵ل Kuen Lun

سربلند ہے۔ اور باعتبار بلندی دنیا کے پہاڑون مین۔ پہاڑ ایورسٹ سے
دوسرے نمبر پر ہے۔ اور جانب شمال۔ چنگ [۱] کا کھلا ہوا بیابان یا صحرا ہے
اور اس کے پرے کوین لُن کے پہاڑ ہین۔ کوین لُن کے پہاڑون مین
درے ضرور ہین۔ مگر وہ ہمیشہ برف سے ڈھکے رہتے ہین اور ادھر سے
سوداگرون کا گذر ممکن نہین ہے۔ اس لیے کہ ان درون کی راہ سے۔
چینی ترکستان کے بعد ایک ایسے بیابان ملک مین پہونچنا ہوتا ہے جسکی
ویرانی۔ اور نامہمان نوازی بیان سے باہر ہے۔ یہان جنگلی سراگاؤن
گدھون۔ اور بارہ سنگون کے جھنڈ کے جھنڈ پھرتے رہتے ہین جنھین
کھانا بھی مشکل سے میسر آتا ہے۔ یہان اچھے پانی کا بھی قحط ہے۔ اسلیے
کہ اگرچہ یہان کی زمین کا ڈھال اس قسم کا ہے۔ کہ دریاؤن کا پانی باہر نہین
جانے پاتا۔ اور اسی سبب سے یہان بہت سی جھیلین ہین۔ مگر پانی شور ہے
اور پیا نہین جاتا۔ سوڈا۔ نمک۔ اور شورہ۔ ہر جگہ ملتا ہے۔ درخت ناپید
ہین۔ اور آبادی کا نام و نشان نہین ہے بعض محنتی اور جفاکش شخص۔ جو
کان کنی کا کام کرتے ہین اس سخت زمین سے سونا نکالنے کے لیے۔ جو ہر
جگہ کثرت سے موجود ہے۔ کوشش کیا کرتے ہین۔ مگر چاہیے۔ کہ اس ملک
مین فی نفسہ کوئی بات دلکش اور سیر کے لائق ہو سو نہین۔ کاشغر اور جانب
شمال کے سوداگر۔ بمقابلہ کوین لُن۔ کے درون کے جو دشوار گذار اور تقریباً
ناگذار ہین۔ درہ کردکرم سے جو ۱۸۵۵۰ فیٹ بلند ہے اور جہان ہر سال

[۱] Chang

باربرداری کے جانور کثرت سے ضایع ہوتے ہین - جاناپسند کرتے ہین
وسط ایشیا کے کاروان - درۂ لیہ سے ہوتے ہوئے - موگنالاری[۵۱] جھیل کے پاس
سے گذرتے ہین جس کی شمالی اور جنوبی - کنارے پر نوح[۵۲] اور رڈک کے
شہر واقع ہین - اور وہان سے لاہسا کے اُن سونے کے کھنون مین ہوتے
ہوئے جاتے ہین جو تھوک جالنگ کے شمال مین ہے - یہ مقام ۱۶۲۰۰ فیٹ
بلند - دنیا کا وہ بلندترین مقام ہے - جہان سال بھر آبادی رہتی ہے
یا جنوب کی جانب گارتنگ مین ہوکر - کیلاش اور مان سرور جھیل کے پاس
سے اس راستہ سے جاتے ہین - جو تبت کی دارالخلافہ کو جاتا ہے - اور
کثرت سے چلتا ہے - گارتنگ سے رڈک تک صرف آٹھ دس روز کا
سفر ہے - وہان بہت آبادی ہے - جو کی کاشت ہوتی ہے - نمک
کثرت سے ہوتا ہے - اور اُس کے قرب وجوار کا ملک عمدہ گھوڑون کے
لیے مشہور ہے - جو بمقام گارتنگ گھوڑدوڑ مین خوب بازیان جیتتے ہین
اور بڑے بڑے دامون کو بکتے ہین -

گورنمنٹ کا صدر مقام ہمیشہ رڈک مین رہتا ہے - یہ دوسری بات
ہے جس سے عہدنامہ لاہسا کے بموجب گارتنگ سے سلسلہ آمد و رفت جاری
ہوجانے کی دانائی ظاہر ہے - اس لیے کہ اگرچہ ہندوستانی سوداگر - کچھ
عرصہ تک - خاص رڈک کو نہ بھی جائین - تب بھی کل جنگپن - اور دیگر
عہدہ دارون کا ہر سال - میلے کی تقریب سے گارتنگ مین جمع ہونا ہی

[۵۱] Mo Gnalare   [۵۲] Noh

فی نفسہ اس امر کا کفیل ہے۔ کہ گورمنٹ اوف انڈیا کا اثر جانب شمال۔
رڈک تک محسوس ہو۔ گارتک سے لیہہ تک۔ دو سو میل کا فاصلہ ہے۔ اور
سڑک تاشی گانگ اور دمکوک مین ہو کر گذرتی ہے جو رڈک کے جنگپن کے
علاقہ مین ہین۔ اس راستے مین کچھ دشواریان نہین ہین۔ بتت کے لوگ لیا
والون کے ساتھ بہت کچھ خرید و فروخت کرتے ہین۔ اور نہایت میل جول
رکھتے ہین۔ تبت کے اس حصہ سے آٹھ ہزار پونڈ سالانہ کا مال کاشمیر کو جاتا
ہے اور اُس مین زیادہ تر اُون۔ پشم۔ مُشک۔ نمک قیمتی پتھر اور چاء ہوتی ہے
اور اس طرف سے پانچہزار سالانہ کی خشک خوبانیان۔ جن کے لیے کاشمیر
مشہور ہے۔ اون اور ریشم کے ولایتی کپڑے۔ اناج۔ شکر۔ چاء اور قیمتی
پتھر وغیرہ آتے ہین۔ اور سرحد کے اُس پار نقد روپیہ بھی بہت جاتا ہے
پشم اُن چھوٹی نسل کی بکریون کی جلد سے ملے ہوئے بالون کا نام ہے۔ جو
تبت کے مرتفع میدان کے بلند تر حصون مین ہوتی ہین۔ اس کی بڑی قدر
ہے۔ اور بہت مہنگی بکتی ہے معمولی سوداگرون کے ذریعہ سے جو تجارت
ہوتی ہے اس کے علاوہ ہر سال ایک کاروان لاہسا سے لیا کو جاتا ہے
اور ہر تیسرے سال۔ سرکاری ملازمین کا ایک کاروان لیا سے لاہسا کو
ڈلائی لاما کے نام۔ مہاراجہ کاشمیر کے خطوط لے کر جاتا ہے۔

اگرچہ یہ امید نہین کی جاتی۔ کہ ہم کو۔ عنقریب جنگپن۔ رڈک سے کچھ
کام پڑے۔ مگر اسمین ذرا شک نہین۔ کہ دیگر جنگپن اور بیرکھا کے تارجم سے

Tashgong Demchok ؎

بہت کچھ کام پڑے گا - اس لیے کہ تعلقات تبت کی وجہ سے ہمین اُنسے بہت کچھ سابقہ رہے گا. باب آیندہ مین - ہمنے اُن کے اختیارات کا حال لکھا ہے - ۱۹۰۴ء مین - جو سفارت - بہ سرگروہی کپتان رالنگ[1] گارتک پہونچے تھے - وہ شبکی کی راہ سے شملہ کو - جو ۴۵۰ میل ہے واپس آئے تھے - اور یہ مسافت - عموماً ۲۵ دن مین طے ہوئی تھی - راستہ کی نسبت کہا جاتا ہے - کہ جاڑے کے موسم مین - یہ راستہ بہ نسبت جملہ دیگر راستون کے - آسان ہے اور ان مقامات مین ہوکر گذرتا ہے - جہان اُون اور پشم کثرت سے دستیاب ہوتی ہے - ان سب باتون کے خیال سے - گارتک اور شملہ کو - یا تبت اور ہندوستان کے والیسرایون کو - ایک عمدہ سڑک کے ذریعہ سے بنا دینے کا سوال - صرف وقت کا محتاج ہے - اور یہ امر کہ اس راستہ مین بمقابلہ اور اور راستون کے مشکلات و دشواریان کم ہین - یہ چاہتا ہے کہ یہ الحاق جس سے بہت کچھ پولیٹکل فائدے مترتب ہون گے جلد عمل مین لایا جائے لیکن اس کے ساتھ ہی ہمین یہ بھی یاد رکھنا چاہیے - کہ بلحاظ کاربرآری - ہمین پہلے اُن راستون سے مستفید ہونا چاہیے - جو قدرتی - اور آسان ترین ہین - ایسی سڑکون کے بنانے مین بہت سا روپیہ صرف کرنا - جو کبھی کبھی کام مین آئین - اور اُن کی پروا نہ کرنا - جو قدرت نے آمدورفت کے لیے وضع کردی ہین - دانائی کے خلاف ہے - پولیٹکل خیالات کے لحاظ سے - شملہ کو گارتک سے ملا دینا - ایک بہت ضروری امر ہے

[1] Captain Rawling

اور جسقدر جلد ان دونون کا الحاق ممکن ہو۔ اُسی قدر بہتر ہے۔ لیکن ہندو جاتری کے لیے۔ جو کیلاش اور مان سرو ور کو جانا چاہتا ہے۔ قدرتی راستہ سپلی بھیت۔ ٹنک پور ہوتا ہوا۔ اور شمال کی طرف سیدھا درہ لیپولیکھ سے گذرتا ہوا جاتا ہے۔ یہ دونون راستے سب سے بہتر ہین۔ اور سب سے پہلے درست ہونے چاہئین۔ مزید بران یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ تجارت کی ترقی مین دیر لگتی ہے۔ اور جاتری کو صرف یہ چاہیے کہ راستہ اچھا ہو۔ اور جب صرف ہی گوارا کیا جائے۔ تو پھر یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ جاتری۔ یقیناً۔ تجارت کا پیش رو ہے۔

تجارت کے مختلف راستون سے۔ جو پرمٹ کی آمدنی ہوتی ہے اسکو جنگ پنیون نے۔ آپس مین تقسیم کر رکھا ہے۔ اور یہ انتظام بہت برسون سے چلا آتا ہے۔

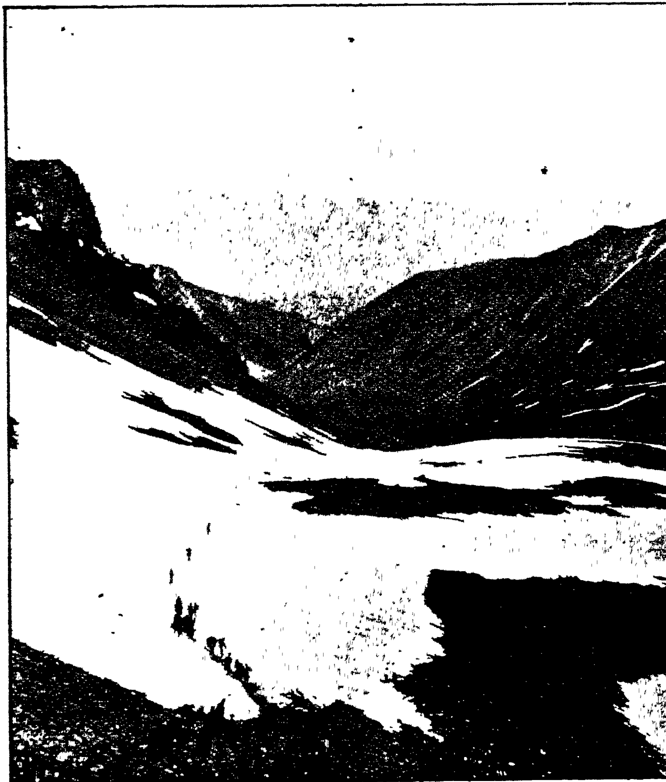
درہ نیلانگ یا لبلانگ کی آمدنی۔ جو ٹیڑھی گڑھوال سے گذرتا ہوا۔ مسوری کو جاتا ہے۔ مع درہ ماتا کی آمدنی کے۔ جو سرکاری گڑھوال مین واقع ہے۔ جیرانگ کی چنگپین کے حصے مین ہے۔ نیتی اور انتدھرا کے درون کی آمدنی۔ ڈاباکے چنگپین کے حصہ مین ہے۔ اور تکلا کوٹ کے جنگ پن کے حصہ مین۔ درہ لیپولیکھ کی۔ آمدنی۔ پرمٹ کے محصول کی۔ اور اس محصول کی آمدنی ہے جو علاقہ نیپال کے ہُملی[۵۱] ادا کرتے ہین۔ اور برکھا کے تارجم نے جس کے حصہ مین۔ ورما۔ اور لنک پیا کے

[۵۱] Humlis

درون

درون کی آمدنی ہے ڈاباکے چنگ پن سے۔ اس کے علاقہ کی بھی کچھ کچھ
تحصیل وصول کے حقوق۔ خرید لیے ہین۔ اور اس سبب سے گیانیما
کی بڑی منڈی کی کچھ آمدنی۔ اسکے حصہ مین جاتی ہے۔ بڑی بڑی منڈیان
جن مین تجارت بہ کثرت ہوتی ہے۔ اور جو ہماری سرحد سے صرف آٹھ
میل۔ اور ۲۵ میل کے فاصلے پر ہین۔ تکلاکوٹ اور گیانیما کی منڈیان
ہین۔ اور ممالک متحدہ کی کل تجارت تقریباً۔ دس مین سے نو حصہ ان
ہی دو

(درہ لیپولیکھ کو عبور کرنے کے بعد تبت کی جانب ترائی چلہ پر گرُلا ماندھاتا کا نظارہ (۱۶۷۵۰ فیٹ)



مقامات سے ہے خاص گارتک سے تجارت بہت کم ہے اور اس کا سبب یہ ہے کہ
اول تو ڈکیتون کا خوف لوگون پر غالب ہے۔ اور اسکے سوا۔ اُن کا یہ

خیال ہے۔ کہ راستہ ایسا خراب ہے۔ کہ انکی باربرداری کے جانور بہت
کچھ ہلکان ہوجاتے ہین۔ حقیقت یہ ہے کہ جو جانور نیچے پہاڑیون مین رہتے
اور ہندوستان کے آسان راستون پر سفر کرنے کے عادی ہین۔ ان کو
تبت کی ہلکی ہوا۔ اور سخت راستے نہایت تکلیف دیتے ہین۔ پس اس طرف
کے سوداگر۔ اور اور جگہون کے مقابلہ مین۔ ان ہی دونون جگہہ زیادہ
جاتے ہین۔ ہندوستان نیپال۔ اور دیگر ریاستون کی تجارت مغربی تبت
سے نوّے ۹۰۰۰۰ ہزار پونڈ سالانہ کی ہے۔ اسمین سے ممالک متحدہ۔ ٹیڑھی۔
اور گڑھوال کا حصہ ستر ہزار پونڈ ہے۔ ملک تبت کے اس حصہ مین باگس۲
تارجم ہین۔ اور وہ۔ گارتک سے لاہسا تک جس کا ۸۰۰ میل کا فاصلہ
ہے۔ سرکاری ڈاک پہونچانے کے جوابدہ ہین۔ یہ انکا خاص کام ہے
یہ لاہسا کی سڑک اعظم پر۔ (جو محض ایک پگ ڈنڈی ہے)۔ ایک ایک
منزل کے فاصلہ پر مامور ہین۔ اور چند گھوڑے ہر ایک کے سپرد ہین جہان
سوار ڈاک لے کر آیا۔ ان کا فرض ہے۔ کہ فوراً چٹھیات کو آیندہ چوکی کو روانہ
کرنے کا انتظام کرین۔ اگر کبھی کوئی نہایت ضروری کام ہوتا ہے۔ تو اس
امر کے اطمینان کے لیے کہ سوار اثنا راہ مین کہین آرام نہ کرے۔ یا حقہ
پینے کو نہ اترے۔ اُسے کاٹھی سے باندھ کر مہر لگا دیتے ہین۔ تھوڑا سا
علاقہ بھی اکثر تارجمون کے سپرد ہے۔ وہ اُسپر حکمران ہین۔ لیکن برجاکے
تارجم کی کوئی برابری نہین کرتا۔ جس کے علاقہ مین۔ رکس تال۔ اور
مان سرور رہے۔ اور جو سرکاری۔ عملداری کی حد تک پھیلا ہوا ہے۔

گیان سروار

گیارھوان باب

تکلاکوٹ یا پُرانگ کے عہدہ دارون اور پوجاریون کے حالات

اس کل سفر مین اہل تبت ہمارے ساتھ کمال مہربانی سے پیش آتے رہے اور یہ ایک بہت بڑی اور قابل لحاظ بات ہے تکلاکوٹ سے لاہسا سیکڑون میل کے فاصلہ پر ہے۔ حتی کہ تین ہفتے۔ بلکہ ایک مہینہ تو ڈاک کی آمدورفت مین لگتا ہے۔ اس سبب سے یہ خیال کچھ بیجا نہ تھا۔ کہ ملک تبت کے اس قدر دور دراز مقام پر ہماری مہم ۱۹۰۴ء کا پورا اثر ہوگا۔ با این ہمہ جو تجربے ہم کو واقعی حاصل ہوئے۔ وہ نہایت مسرت بخش ہین۔ اور یہان کے عہدہ دارون کے برتاؤ سے یہ بات صاف ظاہر ہوتی تھی۔ کہ گو اُن کو دارالخلافت کی مشورت سے واقفیت نہ تھی تاہم وہ ہمارے ساتھ بہ سلوک و مہربانی پیش آنے کو آمادہ تھے۔ اور یہ بھی ظاہر ہوتا تھا۔ کہ ہندوستان اور تبت کے باہمی ملکی تعلقات مین ایک نیا دور شروع ہوتا ہے چنانچہ اُنکی مہربانی کا سب سے پہلا ثبوت یون ہوا۔ کہ کالے پانی کے مقام پر جو درہ سے آٹھ میل کے فاصلہ پر ہماری جانب واقع ہے ایک قاصد نے۔ جو تبت کے کسی گانون کا مکھیا تھا۔ ہمکو سلام کیا۔ اور یہ بیان کیا۔ کہ تکلاکوٹ کے جنگ پن نے مجھے آپ کی خدمت مین روانہ کیا ہے۔ اور یہ عرض کیا ہے۔ کہ ہمین آپ کا اس ملک مین تشریف لانا معلوم ہوا۔ (مین نے اُنکو پہلے ہی اطلاع دے دی تھی)

اور ہم نے اپنے نزبا کو مع چند ہمراہیون کے - آپ کی ہمرکابی اور اپنے علاقہ مین پہونچانے کے واسطے روانہ کیا ہے - یہ لوگ دوسری منزل پر بمقام شنگ چم آپ کی تشریف آوری کے منتظر ہین - چنانچہ جب ہم شنگ جم کے قریب پہونچے - تو جنگ پن کے نزبا نے مع پانچ سوارون کے ہمارا استقبال کیا - ان سوارون مین سے ایک شخص تکلاکوٹ کے - بڑے لاما کا - جو انتظام

(جنگ پن کا نزبا مع ہمراہیان)



ضلع مین جنگ پن کا شریک ہے قایم مقام تھا - اور باقی چار سوار سرحدی دیہات کے عمائد مین سے تھے - ان لوگون نے ہماری بہت کچھ مدارات کی - اور ہماری طرف سے بھی اُنکے ساتھ اسی طرح پیش آنے مین کچھ کوتاہی

نہین کی گئی جس کا نتیجہ یہ ہوا - کہ شروع ہی سے ہمارے اور اُن کے درمیان ایک رابطۂ اتحاد قایم ہوگیا - نزبا مذکور نے ایک کمبل اور چند طرح کے خشک میوہ جات بطور تحفہ پیش کیے - اور یہ عرض کیا کہ یہ قدرے قلیل منجملہ اُن تحایف کے ہین جو جنگ پن تکلاکوٹ مین ہمارے پہونچنے پر پیش کرنا چاہتے ہین - ہماری جانب سے بھی اُس روز شام کے وقت اُن لوگون کی دعوت کا انتظام کیا گیا اور دوسرے روز صبح کو پولیٹیکل منشی کا اس غرض سے تکلاکوٹ کو روانہ ہوا - کہ ہمارے پہونچنے کے وقت سے اُس مقام کے حکام کو مطلع کردے - اور ایک میز کی چادر اور ایک ریشمی رومال تحفہ کے طور پر اپنے ساتھ لے گیا - بعد ہین معلوم ہوا کہ ان چیزون کی وہان بہت کچھ قدر کی گئی -

تُنگ جم ایک نہایت سرد اور ویران مقام تھا - جہان ایندھن بھی میسر نہ آتا تھا - چنانچہ یہان ہم کو ہر طرح کی تکلیف ہوئی - یہان ہوا اتنی سرد تھی - کہ ہاتھون کی اُنگلیان ٹھٹھری جاتی تھین - بارش کا یہ حال تھا - کہ کہین اُس سے پناہ نہ تھی - اور اس مقام کے ۱۶۲۰۰ فیٹ کے بلند ہونے کی وجہ سے ہر شخص کا دم پھولا آتا تھا - چنانچہ بعض تو یہ سمجھے ہوئے تھے - کہ اب زندہ رہنا محال ہے - اور بعض لٹھے کی طرح بے حس و حرکت پڑے تھے اور دوسرے روز کوچ کے وقت تک اسی طرح پڑے رہے - ڈاکٹر لانگ اسٹاف اُس روز تمام دن لوگون کو اس بات کے سمجھانے مین مصروف رہے - کہ اسقدر جلد مرجانے کی کوئی وجہ نہین ہے - سب لوگ دل قوی

رکھو اور خوب کھاؤ پیو تاکہ
پہاڑ کی بیماری سے محفوظ رہو
لیکن اُنکا سمجھانا ایسا تھا۔
جیسے کوئی Bay of Biscay
کے مسافر کو جو سمندر کی بیماری
مین مبتلا ہو۔ یہ نصیحت کرے
کہ تم خوب سور کا گوشت کھاؤ
تب تمہاری نجات ہوگی
پس اُنکی سنتا کون تھا۔
اور انجام یہ ہوا۔ کہ دوسرے
روز بعض لوگون کو درہ سے
گذرتے وقت بے انتہا
تکلیف ہوئی۔ گربیانگ سے
درہ لیپو لیکھ تک جسکا فاصلہ
۷ میل کا ہے چڑھائی رفتہ
رفتہ زیادہ ہوتی جاتی ہے
اور یہان ٹٹو تیز تیز چل
سکتے ہین۔ یہ مقام ۱۶۷۸۰
فیٹ بلند ہے۔ اور کچھ ایسے



(لیپولیکھ درہ سے تبت کو اتارا۔ گرلا ان دھار تا بلندی ۱۶۷۸۰ فیٹ (تا [illegible])

موقعہ پر واقع ہے کہ یہان بمقابلہ دیگر مقامات کے برف کم پڑتی ہے اس
سبب سے سال بھر راستہ جاری رہتا ہے۔ اور آٹھ مہینے تک یہان قیام
بھی بخوبی کر سکتے ہین۔ درہ لیپو لیکھ کے قریب ہی نیپال کی جانب
ایک اور درہ ہے۔ جس کا ٹنکر نام ہے۔ یہ بھی اسی قدر بلند اور آسان گذار
ہے جیسا کہ درہ لیپو لیکھ ہے۔ مگر درہ ٹنکر نیپال کے لیے کچھ کارآمد
نہین ہے اس لیے کہ نیپال اور درہ مذکور کے درمیان۔ ناقابل گذار پہاڑ
اور برفانی چشمے حایل ہین ہان گربیانگ سے جانے والے سوداگرون کے لیے
وہ ایک دوسرے راستہ کا کام دے سکتا ہے۔

ڈاکٹر لانگ اسٹاف اور اُنکے ہمراہیون نے اس مقام کی مختصر سیر کی۔
وہ نمپا کے بڑے نامی گلیسیر پر بھی چڑھے جو اسی نام کے پہاڑ کی جانب
شمال وادی کوہ مین واقع ہے۔ اور جس پر مسٹر اے۔ ہنری سیویج لینڈر
پہلے دور تک چڑھ چکے تھے۔ نمپا ۲۲۳۵۰ فیٹ بلند ہے اور تبت
سے اُسے دیکھیے تو یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایک جبل اعظم ہے۔ جو قرب جوار
کے کل سلسلہ کوہی پر حاوی ہے

تبت کو درہ لیپو لیکھ سے اوّل مرتبہ دیکھنے پر۔ ایک عجیب شان نظر
آتی ہے۔ یہ ایک مرتفع ہے۔ جس کی جہان اور اور خوش نمائیان ہین۔
وہان ایک یہ بھی ہے۔ کہ اس کے عین وسط مین چار پہاڑون کی چوٹیان
پاس پاس اور سب کے سب ۲۲۰۰۰ ہزار فیٹ سے زیادہ بلند واقع ہین اور انمین
بلند ترین گرلامان دھاتا ہے جو ۲۵۳۵۰ فیٹ بلند ہے۔ اور اس کوہستانی سلسلہ

نے اور سب چوٹیون کو بھی وہ رونق بخشتی ہے۔ کہ اُن کے دیکھنے سے طبیعت پر ہیبت چھا جاتی ہے۔ اور طرح طرح کی رنگ کے چٹانون نے جو ہر چہار طرف نظر آتے ہین اس اثر کو اور بھی گہرا کر دیا ہے۔ حتی کہ دیکھنے والے کو یہ خیال ہوتا ہے۔ کہ جو مقام اُنکی آنکھون کے سامنے ہے۔ وہ بیشک قدرت کے اعلی ترین کاریگری و عجائبات مین سے ہے۔ پھر یہان نہ درخت ہین نہ کسی قسم کے سبزہ کی روئیدگی۔ جس سے یہان کی ہیبت ناکی کچھ کم ہوتی جانور بھی اتنے کم ہین کہ نہ ہونے کے برابر ہین۔ اس سبب سے وہ ویرانی جو ہر طرف چھائی ہوئی ہے۔ اور بھی زیادہ محسوس ہوتی ہے۔

پتھرون کا رنگ برنگ کا ہونا۔ اس ملک کی ایک خاص صفت ہے کل راستہ بھر نکلا کوٹ تک اور اس قلعہ کے ہر چہار طرف یہی کیفیت نظر آتی ہے۔ ان پتھرون مین کوئی قرمزی رنگ کا ہے۔ کوئی ہلکا سنہری کوئی گہرا سنہری کوئی نیلگون اور طرح طرح کی سرخی و زردی مایل خوشنما رنگون کے پتھر دیکھنے مین آتے ہین۔ پھر دھوپ کی چمک۔ اور شعاعون کی تیزی کے باعث اور ہوا کے صاف و ستھرا ہونے کی بدولت جن کی وجہ سے دور کی چیز بھی تیز روشنی مین قریب تر معلوم ہوتی ہے اس مقام کے نظیر اگر کوئی ہے تو صرف ملک عرب کا وہ حصہ جو سویز کے قریب ہے۔

چار میل نیچے اُتر کر ہم پالا کے مقام پر پہونچے۔ جہان تبت والون کی ایک چوکی ہے۔ اس چوکی مین جو سپاہی تعینات ہین اُن کی تعداد

(تبت مین یالا پر ہمارا پہلا مقام)



صرف ایک واحد چوکیدار ہے۔ سو وہ بھی شاذ نادر حاضر رہتا ہے۔
ورنہ ہمیشہ غیر حاضر۔ مسافرون کے ٹھہرنے کے لیے بھی۔ دو مکان دھرم شالہ
کی شکل کے شمال رویہ بنے ہوئے ہین۔ تاکہ دکھن کی ہوا سے جو ہمیشہ
یہان چلتی رہتی ہے۔ حفاظت رہے۔ ہم نے یہان ایک ٹیلہ کی آڑ مین
قیام کیا۔ اور اُس روز دوپہر بعد سوا اسکے۔ کہ قدرت کے عجائبات جو
ہر چہار طرف نظر آتے تھے ٹکٹکی باندھے دیکھتے رہے اور کچھ کام نہین کیا
دیکھتے دیکھتے چاندنی چھاگئی۔ اُسنے اور بھی غضب ڈھایا۔ اس لیے کہ چاند
کے نکلتے ہی اس عالم ہو کی کیفیت پر پردہ پڑگیا۔ اسوقت ہم کو معلوم ہوا۔ کہ
شام ہوئی۔ اور شام سے رات ہوگئی۔ اور رات بھی بہت گذری تب کہین
جبراً ہم اُن چیزون کے دیکھنے سے ہٹے جو اعلی درجہ کی خوبصورت ہین۔ مگر
کھلے ڈیرہ کے اندر بھی اُس عالم خموشی کا وہ جلوہ نظر آتا تھا۔ کہ آنکھون سے

نیند جاتی رہی تبت کی چاندنی بھی اس ملک کی ایک نہایت خوبصورت شئے ہے یہان اس کا کچھ اور ہی سمان ہے اور اسے دیکھ دیکھ

(زلانگ اسٹاف کے خیمہ کا سنتری مقام تالاکوٹ[له])



کر ہمین بار بار ورڈس ورتھ شاعر کا یہ کلام یاد آتا تھا کہ "چاند اپنی روشنی کو آپ ہی دیکھ کر خوش ہوتا ہے - جب آسمان پر ابر یا غبار نہین ہوتا"

بالا سے تخمیناً ڈیڑھ میل آگے چل کر ایک گانون تسی گانگ[له] ہے - یہان سے زراعت شروع ہوتی ہے اور میلون چلی گئی ہے - تکلاکوٹ کے چارون طرف آس پاس کے ملک کی زرخیزی قابل دید ہے - جدھر نظر ڈالیے اُدھر دور تک ہرے ہرے کھیت نظر آتے ہین - ندیون سے چوڑے چوڑے برہے - یا نالیان - بنا کر پانی کاٹ لاتے ہین - اور اُسی پانی سے گانون بہ گانون میلون آبپاشی ہوتی ہے - وہان کھیتون

له Tshigong

له یہ تصویر تبت مین چاندنی رات مین لی گئی صفائی اور دیکھنے کے قابل ہے سنتری بد قسمتی سے ہل گیا-۱۲

(مقام تکلا کوٹ دریاے کرنالی پر جو دریاے گنگ کی شاخ ہے)



کی آبپاشی
کا صرف یہی
ایک ذریعہ
ہے اور جہان
کہین یہ بات
حاصل ہے
وہان زراعت
اور رویئدگی
اگر دونون کے
ویرانے کے
مقابلہ مین۔
کچھہ۔ اور ہی
لطف دکھاتی
ہے۔ مینھہ
یہان ظاہرا
بہت کم برستا
ہے اور جو
کبھی برستا ہے
تو وہ پہاڑون

پر درخت اور کسی قسم کی روئیدگی نہ ہونے سے لبطور آبشار کے فوراً گھاٹیون مین بہ جاتا ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ یہان زمین مین نمی باقی نہین رہتی اور یہان مینھ کا برسنا۔ کوئی عمدگی سمجھی جاتی ہے۔ بلکہ حقیقت حال یہ ہے کہ ہم سے باربار نہایت احتیاط کے ساتھ اس بات کی درخواست کی گئی۔ کہ ہم زراعت کے قریب بندوقین نہ چلائین کیونکہ بندوقون کے چلانے سے بارش اور اولون کے طوفان کے آنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اور زراعت کو نقصان پہونچتا ہے۔ یہی ایک عنایت خاص تھی جس کی جنگ پن نے ہم سے استدعا کی۔ اور ہمنے بھی اُسے فوراً منظور کرلیا۔

پرانگ یا تکلاکوٹ ٹھیک گرلامان دھاتا کے دامن مین۔ تین دریاؤن کے اتصال کے موقع پر۔ ایک ایسے اونچے پہاڑ کے سرے پر واقع ہے جو کرنالی ندی اور ایک اور ندی کے درمیان انگریزی کے حرف V (وی) کی شکل کا ہے۔ یہ ایک ایسا موقع ہے۔ جو کل ملک پر حاوی ہے۔ اور چونکہ اس کے تین طرف پہاڑ ہین۔ جن پر سے پانسو نیٹ سیدھا نیچے اُترنا پڑتا ہے۔ اس سبب سے کسی وقت زمانہ گذشتہ مین اسپر حملہ کرنا مشکل ہوا ہوگا۔ اس کی چوتھی طرف ایک ہموار سلسلہ پہاڑ کا ہے جو مغرب کی جانب میلون چلا گیا ہے۔ جنگ پن کے رہنے کا مکان ایک وسیع سفید رنگ کی عمارت ہے۔ اور اُن مکانات کے پورب کی جانب واقع ہے جو چوٹی پر بنے ہوئے ہین۔ اور گومپا یا خانقاہ جو باعتبار وقعت۔ ٹولنگ مٹھ سے۔ ہمسری کا دعوے کرتی ہے۔ مغرب کی جانب ہے

یہ بہت سے Monks مجرد عابدون اور لاما راعظم کی جاے قیام ہے یہان پر صرف یہی عمارتین ہین اور حالانکہ یہان ایک چھوٹا سا گانون بھی سکلاکوٹ کے نام کا ہے۔ مگر دراصل یہ اُس کل خطہ کا نام ہے۔ جس مین بہت سے گانون قلعہ سے مختلف فاصلہ پر آباد ہین۔ اس پہاڑ پر پانی نہین ہے لہذا قلعہ کے گرد بہت سے مکان بنانا ناممکن ہے۔ اس نواح کے

(ہمارے تبت والے ہمراہی)
(رزبا لعینی جنگ پن کا قاصد مصنف۔ لاما کا قاصد)



کل دیہات کے باشندون کا فرض ہے کہ اپنی اپنی باری سے اس کام کے لیے مزدور بہم پہونچائین کہ وہ روز مرہ نیچے ندی سے پانی لیجا کر اوپر چوٹی تک پہونچایا کرین۔ اور چونکہ ہمارا لشکر اس خاص راستہ پر پڑا تھا۔ جدھر سے عورتین پانی لینے جاتی ہین۔ اس لیے ہم اُن کو دن بھر پہاڑ پر آتے جاتے دیکھتے تھے۔ اور اُن کے گانے کی آواز سنتے تھے۔ جو دور سے بہت سریلی

معلوم ہوتی تھی - اور کسیقدر سوئیزرلینڈ کے دہقانیون کے گانے کے مشابہ تھی جنگ پن کا نزبا ایک ادنی درجہ کا عہدہ دار ہے - جیسے کہ سرکاری عملداری کے پہاڑیون مین قانون گو ہوتے ہین - مگر ہمارے نزدیک - اس خاص شخص کا انداز تو بالکل ادنی درجے کے سوانگ والون کا سا تھا - اُسکے کپڑے اور جوتے چینیون کے سے تھے - اور سر پر ایک چوٹی تھی جس سے اُسکی وضع بالکل چینیون کی سی معلوم ہوتی تھی لیکن چینیون کی سی گول ٹوپی جو زیب سر تھی - اُسمین ایک کنگرہ سا اور نکلا ہوا تھا جیسے وہ اپنی داہنی آنکھ پر چھتری کی طرح لگائے رکھتا تھا جو نہایت ہی ناموزون معلوم ہوتی تھی - اسپر آپ کی وہ غضب کی مسکراہٹ جیسے کسی چیز سے شعاعین نکلتی ہون - دہقانون کا سا چہرہ اور لڑکھڑاتی ہوئی چال - بس اسے دیکھتے ہین - ولایت کے تھیٹر کا سمان یاد آجاتا تھا - لیکن ہمین شک نہین - کہ اس شخص نے ہم کو آرام پہونچانے مین بہت کچھ کوشش کی - اور ہر بات کا پورا پورا انتظام رکھا - اور یہ فکر رکھی کہ چھوٹی چھوٹی باتون کی تکلیفین جو اکثر پردیس مین ہوا کرتی ہین ہم کو ہونے پائین - مثلاً اُس نے دریا کے پل کی مرمت کرائی اور چونکہ ہم موضع تگرام کی راہ سے گئے تھے جو قلعہ کے سامنے واقع ہے اور ہمارے ساتھ کے ہٹوون اور باربرداری کے جانورون کو ندی پایاب اُترنی پڑی تھی - اس لیے یہ بھی ہمارے ساتھ ندی مین کھڑا رہا - اور مثل اُن لوگون کے جو ہم مین سے بہت سرگرم تھے - سرا گاے والون کو خوب چلّا چلّا کر ہدایتین کرتا تھا - اور جب ہم اُسکی طرف دیکھتے تھے تب ہی یہ فوراً مسکرادیتا تھا - اور کچھ اسطرح مسکراتا تھا - کہ کل چہرہ کھل جاتا تھا - اسنے ہمارا ڈیرہ بھوٹیا بازار کے

قریب - قلعہ کے نیچے - اُس ندی کے کنارے پر نصب کرایا - جو ٹھیک دکھن مین ہے - یہان سے پانی کا چشمہ قریب تھا - اور ہم کو سب طرح کا آرام تھا - بھوٹیے - مٹی اور پتھر کے مکانون مین رہتے ہین جن مین ہوا سے حفاظت کا کامل انتظام ہوتا ہے - چھت کی جگہہ پر کپڑے کی چادرین تان لیتے ہین - جن مین ہو کر روشنی آتی رہتی ہے مگر گرد نہین آنے پاتی - اور چونکہ یہان مینھ کا کچھ خوف نہین ہے - اسلیے یہ چادرین چھت کا پورا پورا کام دیتی ہین - جب یہ لوگ تکلاکوٹ سے جاتے ہین - تو کپڑے کی چھت اُتار لیتے ہین - اور مکان آیندہ فصل تک خالی اور ویران پڑے رہتے ہین -

ان دنون اصلی جنگ پن لاہسا گئے ہوئے تھے - اور عنقریب تکلاکوٹ واپس آنے والے تھے - اس اثنا مین تبت کے سیدھے سادے اصول حکومت کے بموجب جو یہان کا ایک خاص ڈھنگ ہے - اُن کا دوسرا بیٹا بجاے اُن کے قایم مقام تھا - قدرتی طور پر اُن کا بڑا بیٹا بجاے اُن کے مقرر ہونا چاہیئے تھا - لیکن اُن خدمات کے صلہ مین جو ۱۹۰۴ء مین اس سے ظہور مین آئی تھین - جب کہ وہ لڑائی مین زخمی ہوا تھا - وہ گارتک کا وایسراے نامزد ہو چکا تھا - اور اُس ترقی کی بدولت بڑے بیٹے کا رتبہ باپ سے بڑھا ہوا تھا -

یہان ہمارے پہونچنے کے وقت تکلاکوٹ کے معاملات مین کسی قدر

(دریا عبور کر کے ٹکلا کوٹ جانے کا راستہ)



پیچیدگیاں واقع تھین - اور اُس کی صورت یہ تھی - کہ چند روز پیشتر برخا کے تارجم اور ٹکلا کوٹ کے مشایخ کے باہم ایک قسم کا جھگڑا ہو گیا تھا - اور اس جھگڑے مین برخا کے تارجم نے لاما کے ایک نوکر کو گولی سے مار دیا تھا - اس علت مین یہ سب لوگ وائسیرائے کے حکم کے بموجب گارتک طلب ہوئے تھے - برخا کا تارجم بہ حیثیت ملزم کے - وہانسے غیر حاضر تھا - اور ٹکلا کوٹ کے لاما بہ حیثیت خاص گواہ ہونے کے موجود نہ تھے - اور اصلی جنگپن کا تیسرا بیٹا بھی اس غرض سے طلب کیا گیا تھا - کہ مقدمہ کی سماعت مین جو دقتین پیش آئین - اُن کی تشریح کرے - پس جب ہم وہان پہونچے - تو ہمکو معلوم ہوا - کہ اصلی لاما جو خانقاہ کا مہتمم ہے - وہان موجود نہین ہے - اور اُس کی جگہ

اُسکا ایک ماتحت کام کر رہا ہے و نیز ملکی انتظام بھی ایک ۲۸ برس کی عمر کے نوجوان کے ہاتھ مین ہے۔ پس یہ بات ظاہر ہے۔ کہ ہمارے وہان پہونچنے پر افسرون کی عدم موجودگی مین اُن کے ماتحتون کو کیسی کچھ پریشانی ہوئی ہوگی خصوصاً ایسی صورت مین جب کہ اس سے پہلے انھین کبھی ایسا اتفاق ہوا تھا جو اُن کی رہنمائی اور ہدایت کے لیے ایک نظیر ہوتا۔ مگر پھر بھی اُن سب نے اپنی اپنی خدمات کو نہایت حزم و احتیاط کے ساتھ انجام دیا۔ اور ہمارے ساتھ بہ مدارات پیش آئے۔ ہم نے بھی حتی الامکان یہ امر ملحوظ خاطر رکھا کہ اُن کے کام مین سہولیت ہو۔

جس روز ہم وہان پہونچے۔ اُس روز سہ پہر کے وقت جنگ پن اور قایم مقام لاماہم سے بطور ملاقات ضابطہ کے ملنے کو آئے۔ اُن کے آگے آگے ٹریا گھوڑی پر سوار باشنہ کوب چلا آرہا تھا۔ یہ حضرت ہمیشہ ایک گھوڑی پر سوار رہا کرتے تھے۔ جس کے ساتھ ایک چھوٹا سا بچھیڑہ بھی ہوتا تھا۔ یہ گھوڑی بھی بڑی جاندار تھی۔ اس کا قابو مین رکھنا۔ اس کے لیے ایک بڑا کام تھا۔ لیکن خواہ گھوڑی کی وجہ سے کچھ پریشانی ہو۔ یا بچھیڑہ کے سبب سے۔ یا اُسکی اُس وضع کے سبب سے جو اُس نے اختیار کی تھی۔ لیکن اُسکا مسکرانا کسی وقت بند نہ ہوتا تھا۔ جنگ پن کا لڑکا ایک بڑا طویل القامت شخص تھا۔ اُس کا قد کوئی چھ فیٹ تین انچ ہوگا۔ اور پوشاک بالکل چینی وضع کی تھی۔ اور اگرچہ اُس کی بینائی مین مطلق فرق نہ تھا۔ پھر بھی وہ ایک بڑا بھاری چشمہ۔ جس کے شیشون کا ڈھائی انچ کا قطر تھا۔ محض اس سبب سے لگائے ہوئے تھا کہ یہ

اعلیٰ درجہ کے عہدہ داروں کی وضع مین داخل ہے - اور لاما جسکے چہرہ سے فیاض طبع ہونے کے آثار نمایان تھے - ایک پست قد شخص تھا اور خانقاہ کی معمولی پوشاک پہنے تھا - اور اگرچہ اُس کو اسقدر ضعف بصارت تھا کہ عینک کی سخت ضرورت تھی - مگر پھر بھی اُس کے پاس کوئی چشمہ نہ تھا - اُن کے اسطرح ملاقات کے لیے آنے سے بڑھ کر جو دو گھنٹے برابر جاری رہی - دوستی کا اور کیا زیادہ ثبوت ہو سکتا تھا کمبل - جوتے - ایک ٹوپی اور خشک میوہ جات کے بطور تحائف پیش کیے جانے کے بعد یہ لوگ ولایتی چیزون کے دیکھنے

(جُنگ پن اور لاما)



مین جو ڈیرہ مین پھیلی ہوئین تھین ہمہ تن مصروف ہوئے - اور اُنھون نے بندوقین دوربینین اور فوٹو کھینچنے کے کمرے وغیرہ بہت غور سے دیکھے اور اُن کی بڑی قدر کی - اس لطف صحبت کو پورٹ شراب کے دور نے

اور بھی دوبالا کر دیا - یہ چھوٹے سے شیشے کے کنسٹر میں بھری ہوئی تھی - اور شیشہ کے چھوٹے چھوٹے گلاسون مین پیش کی گئی تھی - لاما تو بالکل پرہیزگار تھے - مگر جنگ پن ایسے نہ تھے - رہا زربا - اُس نے تو فوراً ہی یہ سوال کیا - کہ یہ کل مجھے دیدیجیے - مگر اُسکو متنبہ کیا گیا - کہ اس موقع پر صرف اعلی درجہ کے لوگ ہی شریک ہو سکتے ہین - مگر اسنے ایک آہ سرد بھری - جو میرے کانون تک پہونچی - اور جس کے یہ معنے تھے - کہ خیر اب نہ سہی - ملاقات کے ختم ہونے پر اگر مناسب ہو تو یہ بوتل مجھے مل جائے - لاما نے سگرٹ بھی نہین پیے - اور جنگ پن کے کہنے سے معلوم ہوا کہ سال بھر سے اُنھون نے حقہ نہ پینے کا عہد کر لیا ہے - مگر پھر بھی اُنھون نے اظہار محبت کی غرض سے ایک سنہری نوک کا سگرٹ اٹھا لیا - اور اپنے کان مین اس طرح لگا لیا جس طرح کوئی کلرک قلم لگا لے - اور زربا نے زبان سے کچھ نہین کہا - مگر اُسکی آنکھین اور ہاتھ بہت کچھ کہہ رہے تھے - اس لیے کہ یہ حضرت سگرٹ کے مزہ سے واقف ہو چکے تھے - کیونکہ ڈاکٹر لانگ اسٹاف نے کچھ دیر پیشتر ہی چند سگرٹ اُنکی نذر کیے تھے - اور اُس وقت بھی یہ کل بکس لیئے بغیر باز نہ آئے تھے -

طرفین سے بہت کچھ اظہار اتحاد کے بعد ملاقات ختم ہوئی - اور ہمنے نہایت تپاک سے مصافحہ کر کے اپنے مہمانون کو رخصت کیا صرف زربا ہی اپنی چلبلی گھوڑی پر سوار - ایک جزو غیر مانوس نظر آتا تھا (کیونکہ یہ اپنی گھوڑی کو ایک وحشیانہ طریقہ سے ایسا سرپٹ دوڑاتا تھا کہ ایک دفعہ اُسنے جنگ پن کو گرا دیا ہوتا)

جب ہم ان عہدہ دارون کی ملاقات باز دید کے لیے گئے تو ہم بھی
اس تزک و احتشام کے ساتھ گئے - کہ میرے کل عہدہ دار ہمراہ تھے -
اور گارد آگے آگے - چلتا تھا - جنگ پن نے قلعہ کے دروازے پر
ہمارا استقبال کیا - اور ہم کو ایک سیدھے زینہ اور تاریک راستون سے
گذرنا پڑا - اُس وقت یہان پر ہر طرف دعاخوانی کے پہیے اور دعاخوانی
کے بیلن زور زور سے گھمائے جا رہے تھے - ہماری طرف سے ایک کمبل
جو ایک جانب سیاہ تھا - اور جس کی دوسری جانب چیتے کی شکل بنی ہوئی تھی
ایک چرمی ہینڈ بیگ ایک مضبوط اسٹیل ٹرنک - ایک ہلکی آسمانی رنگ
کی چھتری - اور سب سے بڑھ کر وہ شیشہ کا کنٹر اور شراب پینے کے
گلاس جن کو دیکھ کر یہ بہت لبھائے تھے - لبطور تحفہ جنگ پن کو نذر کیے
گئے - اب یہ قرار پایا - کہ ہم بھی تبت کی شراب "ارک یا عرق" جو چاول
کی بنتی ہے - ان گلاسون مین نوش کرین جو ابھی ابھی نذر کیے گئے تھے -
نربا نے ان گلاسون مین جو کچھ لکڑی کا بُرادہ پڑا رہ گیا تھا - اُس کو اپنی
اُنگلی سے صاف کرنا چاہا تھا - مگر کسی دل جلے نے اُسے اس حرکت سے
باز رکھا لیکن پھر بھی اُسنے انھین ایک میلے کاغذ کے ٹکڑے سے صاف
کر ڈالا - ہم سب نے جنگ پن کے ساتھ شراب پی اور بڑا لطف رہا لیکن جسوقت
ہم نے چند کھلونے پیش کیے - اُسوقت اس صحبت کا لطف دوبالا ہو گیا -
انگریزی باجون کے بکس اور پیسہ پیسہ والے بگل بہت پسند آئے -
لیکن وہ مرغی سب سے سبقت لے گئی - جو زمین پر دن کو پھُرپھُراتی دوڑتی تھی

(چم یارانی جو تین بھائیون کی بیوی ہے)



اسے دیکھ کر لوگ خوب قہقہہ لگا کر ہنسے اور کچھ ایسے خوش ہوئے۔ کہ گھر مین سے بیگم صاحب نے جو تین بھائیون کی بی بی تھی۔ اور جس کا نام۔ انگریزی زبان کا مشہور و معروف لفظ۔ چم تھا۔ کہلا بھیجا۔ کہ ہم بھی پُمبو اور اجی سے ملا چاہتے ہین۔ ان سے مراد مجھسے اور لانگ اسٹاف سے تھی۔ اول لفظ کے معنے اعلی عہدہ دار کے۔ اور لفظ دوم کے معنے ڈاکٹر کے ہین۔ لیکن عام طور پر اہل یورپ کے لیے لفظ پیلنگ یا پلنگ استعمال کیا جاتا ہے ہمکو بیگم صاحب کا یہ پیغام سنکر بلا شبہہ سخت تعجب ہوا۔ اس لیے کہ بیگم صاحب پہلے یہ فرما چکی تھین۔ کہ مین کسی طرح ان لوگون کے سامنے نہ ہون گی۔ مجھ پر اُن کی خراب نگاہ کا پڑنا ہی۔ میرے لیے غضب کا سامنا۔ اور میرا ہمیشہ کے لیے گیا گذرا ہو جانا ہے۔ مگر بعد کو مجھے معلوم ہوا۔ کہ اِس عورت کے صرف ایک ہی بچہ تھا۔ اور اِسے دوسرے کی آرزو تھی پس کسی نے اُسے

یہ باور کرادیا۔ کہ اگر تم ان لوگون کے سامنے ہوگی تو جلد وہ دن آئے گا کہ خوش قسمتی سے تمھاری گود مین ایک دوسرا لڑکا کھیلتا ہوگا۔ بہرحال بہت کچھ انتظار کے بعد۔ وہ لباس فاخرہ پہن کر تشریف لائین۔ منھ بھی دھوتے دھوتے چٹّا ہوگیا تھا۔ اس لیے کہ وہ ہوا سے اُسے بچانے کے لیے اُس پر کچھ روغن ملے رکھتی تھین اور ناک پر ایک سیاہ داغ بنائے تھین اُن کے بال دونون شانون پر پھیلے ہوئے تھے۔ سر پر مونگون اور پکھراج کا تاج تھا۔ اور ایک نہایت پرتکلف پوشاک پر۔ ایک ریشمی پٹکا بندھا تھا۔ بیگم صاحب کی طرف سے ہم سے اس بات کا افسوس کے ساتھ اظہار کیا گیا۔ کہ ان کے پاس کوئی ایسی عمدہ شے نہین ہے۔ جو ہماری نذر کے لائق ہو (حالانکہ جو تحالیف اُنھون نے نذر کیے وہ بہت اچھے تھے)۔ اور بیگم صاحب امید کرتی ہین۔ کہ آپ اس کا خیال کچھ نفرمائینگے۔ اسکی وجہ یہ تھی۔ کہ بیگم صاحب کا ایک خاوند والیسرا ے کے عہدہ کے لیے نامزد ہوچکا تھا۔ اور اس لحاظ سے اُنکی جانب سے تحائف بیش بہا پیش ہونے چاہیے تھے۔ اس کے بعد بیگم صاحب نے فرمایا۔ کہ مجھے اپنے بچہ کو دودھ پلانے جانا ضرور ہے۔ مگر مین ابھی آتی ہون اور واپس آکر تصویر کھنچواؤن گی۔ لیکن تنہا کھنچواؤن گی۔ کسی کے ساتھ نہین۔ یہ کہکر۔ اور اپنے دل مین اس بات پر خوش ہوتی ہوئی۔ کہ مین تین خاوندون کی بلکہ اس سے زیادہ کی خدمت گذاری کرسکتی ہون۔ رخصت ہوئین لیکن کچھ لمحے ہی گذرے ہون گے۔ کہ پھر آموجود ہوئین۔

اور اسقدر جلد دودھ پلا آنا بھی اُنھین کا کام تھا۔ اُن کے واپس آنے پر
ہمنے اُن کا فوٹو لیا۔ لیکن بے انتہا سوالات اور قیل وقال کے بعد۔ اور وہ
سوالات اس قسم کے تھے کہ مین تصویر کھڑے ہوکر کھنچواؤن یا بیٹھ کر جس سے
اُن کا یہ مطلب معلوم ہوتا تھا۔ کہ پوشاک بھی تصویر مین خوب نمایان ہو
پھر کبھی پوچھتی تھین۔ کہ دیکھنا میرے بال ٹھیک ہین۔ ہاتھ کیونکر رکھون جو
اُنگلیون کے چھلے انگوٹھیان دکھائی دین۔ بالآخر عین وقت پر آپ نے یہ
کہا۔ کہ ہے ہے تصویر مین پیر تو دکھائی ہی نہ دین گے۔ ایسی تدبیر کرو کہ پیر
بھی دکھائی دین۔ ہمارے چلے آنے کے بعد ہم کو معلوم ہوا۔ کہ کل مکان

(جُنگ پن اور لاما مندر کے سامنے)



مین پانی چھڑکا گیا۔ اور اُن گندی ارواح کے نکلنے کے لیے۔ جو ہمارے

سبب سے قلعہ مین داخل ہوگئی ہون - بڑی بڑی رسمین ادا کی گئین مجھے اس کے جواب مین صرف اتنا ہی کہنا کافی ہے کہ اگر بہت سے درندے ہمارے ڈیرہ مین پکڑے ہوئے آتے اور جس قدر اُس حالت مین اس ڈیرہ کو دھونی دے کر صاف کرانے کی ضرورت ہوتی - اُسی قدر ان لوگون کی ملاقات کے بعد بھی صفائی کی ضرورت تھی -

اس ملک ممنوع الدخل کے عہدہ دارون نے اول اول یہان کی ہر چیز پر - پردہ اسرار ڈالنا چاہا - خصوصاً اُن چیزون پر جو مذہب سے تعلق رکھتی ہین - اور ہمین بھی یہ مناسب نہ تھا - کہ جس بات کا ہم سے پردہ رکھا جائے اُسمین خواہ مخواہ دخل دین - مگر جب جنگ پن دوبارہ ملنے آئے تو مین نے لینڈن صاحب کی کتاب موسومہ لاہسا اور ویڈل صاحب کی کتاب موسومہ لاہسا اور اُس کے اسرار - اُٹھا کر - انمین جو لوگون عہدہ دارون مندرون اور متبرک مقامات کی تصویرین اور فوٹو تھین - اور اعلے عہدہ دارون کے حالات لفظ بہ لفظ - نہایت خوبصورتی کے ساتھ لکھے تھے - وہ سب اُن کو ایک ایک کرکے سلسلے وار دکھائے - مین نے انکو اول دلائی لاما کا محل اور جو کانگ نامے گرجا دکھایا - جو لاہسا مین اہل تبت کے عقائد بودھ مذہب کے بموجب - ایک نہایت متبرک مقام ہے اُنھین دیکھ کر وہ دم بخود ہو گئے - اور چونکہ یہ خود لاہسا کے رہنے والے تھے - اس لیے وہ ہر ایک مقام کو پہچانتے جاتے تھے - اور وقتاً فوقتاً یہ کہتے جاتے تھے کہ ہان اُس دروازے کے قریب فلان شخص

کا مکان ہے۔ وعلیٰ ہذا لقیاس طرح کی اور اور باتین۔ یہ بہت سے عہدہ دارون سے بھی واقف تھے۔ اور اگر کسی کا نام تصویر کے نیچے نہ چھپا تھا تو یہ بتلا دیتے تھے۔ یا یہ کہدیتے تھے۔ کہ مجھے خود ان سے واقفیت نہین ہے۔ لیکن مین ان کے لاماؤن کو جانتا ہون۔ جب یہ ان کل چیزون کی تصویرین دیکھ چکے جولاہسا مین بہت ہی خفیہ اور بڑا اسرار سمجھی جاتی ہین۔ تب بقول کتاب مقدس اس کا یہ حال ہوا کہ "اسمین جان ہی باقی نہ رہی" اس سلسلہ کا خاتمہ بالخیر ویڈل صاحب کی کتاب بدھزم۔ اوف تبت مین۔ تبت کے دیوتاؤن شیطانون۔ لاماؤن کی رسم۔ اینوکرسٹ اوف لامارم دکھانے اور زندگانی کے بتون کی تصویرون کا دکھانا تھا۔ جب اُسنے دیکھا۔ کہ اُسکے مذہب کے کل بھید ظاہر ہو چکے ہین۔ تب اُسکی کچھ اور ہی حالت ہو گئی۔ اور یہ لگا اب پہلے سے بھی بشرطیکہ یہ ممکن ہو بہتر تابعداری کرنے۔ اور اس مین تو ذرا کلام نہین۔ کہ اہل برطانیہ کی عزت تو اُس کی نگاہ مین بہت کچھ بڑھ گئی۔ اور ان خاص کتابون کو تو وہ سراسر واجب التعظیم سمجھنے لگا۔ نیز اُسکی طبیعت مین اپنی نسبت بھی انکسار زیادہ ہو گیا۔ اور کہنے لگا۔ کہ مین تو محض قائم مقام ہون مین نے اپنی ٹوپی مین وہ بلور کا بٹن بھی نہین لگایا جو ادر جنگ پن اور میرے والد لگایا کرتے ہین۔ اگرچہ قائم مقام ہونے پر بھی میرا درجہ کل تارجم سے حتی کہ برخا کے تارجم سے بھی زیادہ ہے۔ اس لیے کہ وہ کسی طرح کا بٹن بلکہ پیتل کا بھی نہین لگاتے۔ جو کہ ادنی درجہ کے عہدہ دارون کی علامت ہے اُس نے یہ بھی بیان کیا کہ صرف ڈابا کے جنگ پن کی وہ قدر و منزلت ہے

جو اُس کے باپ کی ہے۔ اور وہ بلور کا بٹن لگا سکتے ہین۔ باقی روڈک اور۔ چیرانگ کے جنگ ین صرف سیپ کا بٹن لگاتے ہین۔ جو اُن سے دوسرے درجہ پر ہین۔ ہان میرے بھائی جو عہدۂ والیسراے کے لیے نامزد ہو چکے ہین۔ غیر شفاف نیلے رنگ کا بٹن لگانے کے مجاز ہونگے جو کونسل کے وزراؤن کے شفاف نیلگون بٹنون سے دوسرے درجہ پر ہے۔ اسی طرح عہدہ کی شناخت کے لیے بٹنون کا لگانا۔ چینیون کا کا بھی دستور ہے۔

اُسنے گھر پہونچکر جو کچھ اپنی آنکھ سے دیکھا تھا۔ اور جسمین کوئی دھوکے کی بات نہ تھی کل۔ گومپا کے لاما کو کہ سنایا۔ اور نتیجہ یہ ہوا کہ لاما مذکور نے ہمارے پاس خانقاہ کی سیر کا پیغام بھیجا۔ اور ہم نے بھی اُسے بہ طیب خاطر منظور کر لیا۔ اس شخص کا اپنے مذہب اور لاماؤن کی قدرت و اختیار مین اس درجہ اعتقاد بڑھا ہوا تھا۔ کہ جب مین نے ویڈل صاحب کی کتاب مین وہ چھپا ہوا جنتر دکھایا۔ جس کے باندھ لینے سے ہماری بندوق کی گولی کا اثر زایل ہو جاتا ہے۔ اور حاضرین مین سے کسی کے مُنھ سے نکلا۔ کہ اِن ہمہ بہت سے بتت والے گولیون سے مارے گئے۔ تو اُسنے فوراً گرفت کی اور کہا کہ مجرد جنتر سے کچھ نہین ہوتا۔ اسکا اثر بھی جب ہی ہوتا ہے جبکہ تم مین خود بھی وہ باتین ہون۔ جو اُس کے اثر کے لیے لازمی ہین۔ مثلاً نشے کی چیزون سے پرہیز کرنا۔ اور زنا وغیرہ سے بچنا۔ ان شرائط کا پورا نہ کرنا جنترون کو بے اثر کر دیتا ہے۔

لاما میرے ہاتھ مین ہاتھ ڈالے مجھے ہر ایک کمرے کی سیر کراتا پھرا اور
بہت سے اونچے نیچے راستون سے لیگیا - ان مین سے بعض بہت تاریک
اور نیچے بنے ہوئے تھے - اور سیڑھیان تو بالعموم ایسے مقامات پر تھین
جہان عموماً نہین ہوتین - اُس کے طرز اور برتاوے سے پایا جاتا تھا - کہ وہ
حتی الوسع ہمارے ساتھ بہت کچھ اظہار مہربانی کرنا چاہتا تھا - مگر پھر بھی جن
دعا خوانی کے پہیون کے پاس سے جو دیوار مین نصب تھے ہم گذرتے تھے -
انھین وہ گھماتا جاتا تھا - اور وہ لوگ بھی گھماتے جاتے تھے جو ہمارے
آگے پیچھے چلتے تھے حتی کہ بیلیون کے گھومنے کی آواز کا ایک تار بندھ جاتا
تھا تکلاکوٹ کی خانقاہ والون کا یہ خیال ہے - کہ ان کی خانقاہ نہایت

(تکلاکوٹ کے مندر مین بُدھ اعظم کے بُت)



باوقعت ہے اور
تمول زیادہ ہوجانے
سے - وہ اُسے
ٹولنگ کی گومپا سے
بھی برتر بلکہ کل مغربی
تبت کے کلیسا کی
سرتاج سمجھنے لگے
ہین - پس وہان کے
لاما کا میرے ہاتھ
مین ہاتھ ڈالے لیے پھرنا - واقعی ایک بڑے اعزاز کی بات تھی بلکہ

اس سن رسیدہ شخص نے مجھ سے بودھ کے پیتل کے بُت کی جو مندر کے اندر تھا فوٹو کھینچ دینے کی فرمایش کی - لیکن چونکہ بت مذکور پر شعاع آفتاب کچھ عجیب ڈھنگ سے پڑتی تھی - اس لیے اُسکی فوٹو لینا کچھ سہل بات نہ تھی پھر بھی اس نے کچھ کھڑکیاں کھلوائیں - کچھ بند کرائیں - اور لوگون سے کہا - کہ پیچھے ہٹے رہو - اور خود بھی اس تیاری مین بہت کچھ دلچسپی ظاہر کی - مندر کے دروازہ مین - دُنتوُن - (شیطانون) کی تصویرین اور زندگانی کے پہیون یعنی بودھ مذہب والون کے خیال کے بموجب - زندگی کے مختلف طبقات کی شکلین بنی ہوئی تھین - اور جس خاص کمرہ مین - عابد لوگ کھانا کھایا کرتے تھے - اُس مین چورٹن یعنی موت کی یادگاریون کی ایک قطار کی

(اہل بنت کا رقص چہرہ وغیرہ لگاکر)



قطار تھی - اور ان مین سے ہر ایک کے سامنے ایک ایک شمع روشن تھی - اور اُن کے بیچ بیچ مین - مورتین رکھی ہوئی تھین - اور کمرے مذکور کے ہر چہار طرف دیوتاؤن کی تصویرین لٹک رہی تھین (بعض اُن مین سے بہت فحش تھین) لیکن جب لاما سے اُن کی نسبت سوال کیا گیا - تو اُسنے یہ جواب دیا

کہ وہ بہت پرانی ہین - نہ اُن دیوتاؤن کا کسی کو کچھ حال معلوم ہے - نہ اُنکا کوئی نام جانتا ہے - اور اگر ویڈل صاحب کی کتاب - بدھزم اوف تبت اِس معاملہ مین مدد نہ کرتی - تو یہ ایک عقدۂ لاینحل رہتا - بظاہر لاما نے ہم سے کوئی بات چھپانی نہین چاہی - مگر وہ خود ہی اپنے مذہب سے بالکل ناواقف معلوم ہوتا تھا - اُسے اُن کتابون کی بھی خبر نہ تھی - جو وہان کے کتب خانہ مین موجود تھین - صدر کمرے سے ملا ہوا ہی کتب خانہ تھا - اور اُس کتب خانہ مین بودھ مہاراج کا ایک نہایت عمدہ پیتل کا بت رکھا تھا یعنی وہی بت جس کا مین نے فوٹو کھینچا تھا - اُس کے اردگرد اور بہت سے بت رکھے تھے اور شمعین روشن تھین - اور ٹھیک اُن کے سامنے ایک چورٹن یعنی یادگار موت رکھی ہوئی تھی - ایک تیسرے کمرے مین - ایک منک - ڈھول اور جھانجھ بجا رہا تھا - ایک کتاب مین سے کچھ پاٹ کر رہا تھا اور ایک دعا کا غبارہ - چراغ کی گرم ہوا کے زور سے ایک حلقہ مین گھوم رہا تھا - یہان پر ڈھول لڑائی کے بڑے طنبور کی طرح کا ہوتا ہے اور ایک گھیرے دار لکڑی سے جو فصل کاٹنے کی درانتی کے شکل کی ہوتی ہے بجایا جاتا ہے - ڈھول - مجیرے - یا جھانجھ - یہان ہر جگہ پر رائج ہین - اور ان کوچہ گرد ناچنے والون کے جو کوچہ بہ کوچہ پھرتے رہتے ہین - خاص باجے ہین - ان لوگون مین عورت ڈھول بجاتی ہے - اور رکے بڑھانے کے لیے حلق سے آواز نکالتی رہتی ہے اور مرد جھانجھ یا مجیرے بجاتے ہین - اس کمرے مین ایک جنگجو سپاہی کی تصویر رکھی ہوئی تھی - جو سر سے

پیر تک خود - تیر و کمان - تلوار و برچھے وغیرہ اسلحہ سے مسلح تھی - اور جسکے دونون طرف دو بازو تھے - اور اُسپر ایک ایک بڑی آنکھ اس ڈھنگ کی بنی تھی - جیسے کنٹین Canton کے مقام مین چینیون کی کشتی پر بنی ہوئی دیکھنے مین آئی ہے -

لاما مذکور نے بیان کیا - کہ آٹھ برس کی عمر کے لڑکے خانقاہ مین داخل ہوتے ہین - (ہم نے بہت سے لڑکے اس عمر کے دیکھے) اور ۱۶ برس کی عمر تک وہ چُنگ چُنگ یعنی شاگردون کے طور پر رہتے ہین - ۱۶ برس کی عمر ہوجانے پر اُن کا امتحان ہوتا ہے - اور اُن کی ترقی ہوتی ہے یعنی وہ ڈابا - یا معمولی عابد کہلانے لگتے ہین - اُس وقت تک وہ حجامت بنواتے رہتے ہین - اور اُنھین اختیار ہوتا ہے - کہ خواہ وہ ساکیاؤن کے فرقہ مین شامل رہین جنھین ہر چیز کے کھانے پینے کی آزادی حاصل ہے اور عورتون کے ساتھ کسی حرکت ناشایستہ کے ہوجانے کی حالت مین اُنپر خفیف جرمانہ کیا جاتا ہے - اور خواہ وہ اُس سے زیادہ سخت فرقہ جیلوؤن سے اپنا تعلق رکھین - جس مین ہر قسم کی شراب اور نشی چیزون کا استعمال ممنوع ہے - وہ حقہ بھی نہین پی سکتے - اور مجرد رہنا - تو گویا اُس فرقہ کا ایک خاص لازمہ ہے - اگر اُن سے کوئی بے عنوانی سرزد ہو تو اُن کو سزا بھی نہایت سخت دیجاتی ہے - پابندی قواعد کے متعلق جو معاملات پیش آتے ہین - اُن سب کا اختیار کامل لبرانگ یا ایبٹ کو حاصل ہے - جو ہمیشہ لاہسا سے آتے ہین - اور مذہبی معاملات مین

خان پو۔ مقررہ افسر سمجھا جاتا ہے۔ جو ہمیشہ جیلو فرقہ کا ہوتا ہے یہ بھی یبٹ کی طرح اسی متبرک شہر کا رہنے والا ہوتا ہے۔ تیار ک لدینا

(تبت کے رقاص)

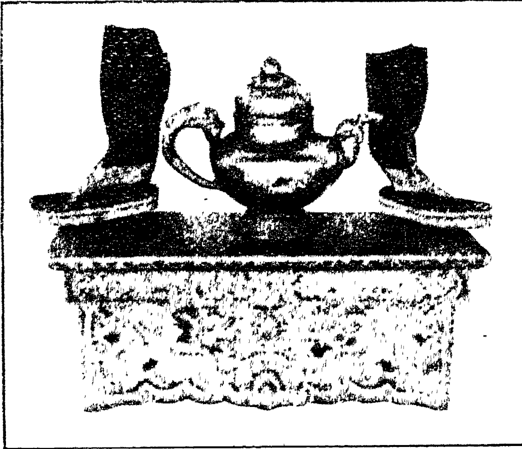


ہوتا ہے۔ اور اپنی عمر کا زیادہ تر حصہ کسی کھوہ وغیرہ مین گذارتا ہے۔ عوام الناس کو ان کا دیدار بہت کم نصیب ہوتا ہے خاص خاص مذہبی رسمیات کا ادا کرنا اس کا فرض ہے۔ اور اگر کسی خاص ضرورت کے لیے گنڈے تعویذ یا دعا، بد وغیرہ کی احتیاج ہوتی ہے جیسا کہ ۱۹۰۵ء مین ہماری مہم کے وقت ضرورت پیش آئی تھی۔ تو یہ چیزین اُس سے طلب کی جاتی ہین۔ اور اُس کو باضابطہ حاضر ہو کر موقع و محل کے مناسب جنتر و منترون کو کام مین لانا پڑتا ہے۔ چنانچہ تبت والون کا بیان ہے کہ جو زلزلے ۱۹۰۵ء کے شروع مین آئے تھے۔ اور جن سے ضلع کانگڑا اور پنجاب کا کچھ حصہ برباد ہو گیا تھا۔ وہ انھین کے منترون اور انکے لاماؤن کی کرتوتون کا ظہور تھا۔ یہ انھین اُن زبردست منترون کا نتیجہ

تبلاتے ہین۔جو اُسوقت کام مین لائے گئے تھے۔جب کہ سنہ ۱۹۰۴ء مین ہماری فوج لاہسا کو گئی تھی۔اور وہان کے کل زبردست ساحرون نے اُسے بددعا دی تھی۔وہ پوچھتے ہین کہ ان زلزلون سے کس کا نقصان زیادہ ہوا۔اور کیا یہ وہی سپاہی نہ تھے۔جن کو ہم نے بددعا دی تھی۔اور جو دھرم سالہ کے مقام پر مورد آفات ہوئے۔

تکلاکوٹ کی خانقاہ عموماً اہل تبت مین بھی۔شیولنگ کے نام سے مشہور ہے۔یہ ہندوؤن کا بخشا ہوا لفظ ہے۔اور اس کا سبب یہ ہے اور بہت سے جاتری جو وہان جاتے ہین۔اُنھون نے اس مقام کا یہ نام رکھا ہے۔اور اب اس لفظ کا اطلاق کل بڑی خانقاہون پر ہونے لگا ہے

(میز جو اہل تبت استعمال کرتے ہین)



اگرچہ تبت کے اس حصہ مین۔ہندو جاتری۔ہر سال کیلاش تک جاتے ہین اور یہان کے مندرون مین۔ہندوؤن کے بہت سے دیوتا ہین۔مثلاً لکھمن ناتھ کی خانقاہ۔جہان کل ہندوؤن کے ہی دیوتا ہین۔تاہم یہان لنگ کی پوجا کا نام بھی نہین نہ کوئی لنگ کو جانتا ہے۔نہ وہ کسی مندر مین۔

نہ کہین کسی سڑک کے کنارہ نظر آتا ہے - اور نہ سوائے شیولنگ کی خاص لفظ مذکورۂ بالا کے - اس لفظ کا کہین استعمال پایا جاتا ہے - اس بات پر اُس وقت اور بھی زیادہ تعجب ہوتا ہے - جب یہ خیال کیا جاتا ہے - کہ تبت مین بودھ مذہب ہندوستان سے آیا ہے - جہان لنگ کی پوجا کا عام رواج ہے لاہسا مین بعض خانقاہ لنگ کے نام سے مشہور ہین - لیکن وہ ایک بالکل جدا لفظ ہے - اور اُس کے معنی باغ کے ہین -

شیولنگ کی خانقاہ نہایت مالامال ہے - اُس نے بہت سا روپیہ اور جائداد خدا پرست عطیہ دینے والون سے - ترکہ مین پائی ہے - چنانچہ انہین جیدی کوٹ کا علاقہ جو کھجرناتھ کے رستہ مین ہے - ایک بہت بڑا علاقہ ہے - یہان کسی وقت مین ایک چھوٹے سے راجہ کی راجدہانی تھی - اور اُسوقت یہ ایک بڑا بارتبہ مقام تھا - راجہ کے مرجانے پر - رانی نے کسی اولاد نرینہ کے نہونے سے جس سے آگے نسل چلتی - یہ مناسب سمجھا کہ یہ قیمتی علاقہ اپنا اور اپنے خاوند کا نام قائم رکھنے کے لیئے شیولنگ کو ہبہ کر دے - اب یہ خانقاہ فی الحقیقت جنگ پن سے بھی زیادہ دولت مند ہے - اور اس دولت کے مناسب انتظام کے لیے خاص خاص عہدہ دار مقرر ہوئے ہین - انمین سب سے بڑا عہدہ دار ذازنگ ہے جسکو تمام انتظامی اختیارات حاصل ہین یہ عموماً ایسی جگہ کے لاماؤن مین سے تجویز کر لیا جاتا ہے - اسکے ماتحت نرجنگ ہے جو تین برس کے لیے مقرر ہوتا ہے - اسے محکمۂ زراعت کا وزیر کہنا چاہیئے - کاشتکارون - اور مال گذارون کے متعلق

کل معاملات اُسکے دفتر سے طے ہوتے ہین -

کل عابد کلیرٹ شراب کے رنگ کے جُبّے پہنے ہین - اور سرخ و زرد ٹوپی کے فرقہ کی تمیز اُن کی ٹوپیون اور پیٹیون سے ہوتی ہے یعنی زرد ٹوپی اور پیٹی زرد - اور سرخ والون کی سرخ ہوتی ہے - حالانکہ وہ اکثر ننگے سر پھرتے رہتے ہین -

ظاہر ہے کہ تبت مین مرد و عورت کے باہمی تعلق کا سوال ایک طرح کا ناسور ہے جس کا اثر کل قوم کی طرز معاشرت مین پھیلا ہوا ہے - اور جسنے ایک ایسی جفاکش اور مردانہ قوم مین جیسی کہ اس ملک مین آباد ہے - ہر طرح کے پاس و لحاظ کا خون کر دیا ہے کلیسا کو جہانتک اس معاملہ سے تعلق ہے - اُس کی یہ کیفیت ہے - کہ ہر خاندان مین ایک لڑکا ہمیشہ اس کام کے لیے نامزد کر دیا جاتا ہے - کہ وہ پادریون کی جماعت مین شریک ہو - علی ہذا ایک یا ایک سے زیادہ لڑکیان بھی - ہمیشہ کواری رہنے کے لیے نامزد کر دی جاتی ہین - اور اُنسے کوئی نہین پوچھتا کہ خود اُن بچون کی کیا مرضی ہے - نہ اس کی کوئی مطلق پرواہ کرتا ہے - لڑکے کا سر مُنڈا دیا جاتا ہے - اور وہ اپنے گانون مین اپنے خاندان کے لوگون کے ساتھ بطور نن Nun (جیمو) کے رہتی ہے یا کسی خانقاہ مین جہان منکس رہتے ہون - یا کچھ کچھ دونون قسم کی زندگی بسر کرتی ہے - لیکن ہمین یہ نہ بھول جانا چاہیے کہ جیسی پست حالت عورتون کی ہے - اُس کے لحاظ سے - نن - دنیادار آدمی سے کچھ بہتر

نہین سمجھے جاتے ۔ ٹکلاکوٹ کے شیولنگ مین ۔ کوئی ۲۵۰ منکس ہین ۔ یہ صدر مقام سے لے کر ۔ کل چھوٹے چھوٹے مندرون مین جو کثرت سے ہین منقسم ہین اور خاص ٹکلاکوٹ مین تو صرف ساٹھ منکس رہتے ہین ۔ یہان چالیس نن بھی رہتے ہین ۔ اور ان کے رہنے کے مکان مردون کے مکان سے علیحدہ ہین ۔ لیکن اگرچہ صدر مقام مین اس کا کچھ لحاظ کیا گیا ہے ۔ کہ مرد اور عورتین الگ الگ رہین ۔ تاہم چھوٹی خانقاہون مین ۔ تو انکے کمرے برابر ہی برابر اور پہلو بہ پہلو ہین ۔ اس صورت مین اس بات کا کیا تعجب ہے ۔ کہ جن مرد و عورتون کو بغیر ان کے استمزاج کے ۔ یہ فتویٰ دیدیا گیا ہے ۔ کہ وہ اپنی زندگانی حالت تجرید مین بسر کرین ۔ وہ ایک ایسی بداخلاقی مین عمر گذارین جو عوام الناس پر روشن ہے ۔ اور جو تمام پاک متبرک چیزون پر ناشایستگی کا ایک سخت بدنما دھبا لگاتی ہے ۔ ہر سال منکس اور نن اپنی بداعمالیون کی وجہ سے اپنے مقدس منصب سے خارج کیے جاتے ہین اور اُن لڑکیون کو جو عہد کرنے کے بعد اپنے گانوٗن مین رہتی ہین ۔ اُن کی بدکرداری کی سزا دی جاتی ہے ۔ اور سزا کے لحاظ سے ٹکلاکوٹ کھچرناتھ سے سہ چند سخت ہے ۔ لیکن اِسمین کچھ وہ لوگ قابل الزام نہین ہین ۔ بلکہ ان کا طرز معاشرت ہی خراب ہے ۔ کیونکہ ایسی سوسائٹی کا ۔ جو دراصل ناقص ہے اور کیا نتیجہ ہوسکتا ہے ۔ تبت کے اس حصہ مین ۔ ننیس کے لیے جدا خانقاہین دیکھنے مین نہین آئین ۔ لیکن وسط تبت مین جابجا ہین ۔ شادی کا بھی صرف نام ہی نام ہے ۔ اور یہ تعلق بھی سراسر غلط ہے

ایک تبت کی شادی اور دو دلھن



اس لیے کہ جہاں ایک عورت کے ایک سے زیادہ خاوند ہونے کا رواج ہو۔ اور کل خاندان کے لوگ شریک رہتے ہوں۔ کبھی جدا ہی نہ ہوں۔ یعنی جتنے ایک باپ دادا کی اولاد سے ہوں۔ وہ سب ایک ہی جگہ ایک ہی مکان میں رہیں۔ اس گھر سے وہ حجاب۔ جو محافظ حقوق نکاح ہے اُٹھ جاتا ہے۔ اور جس شے تک کسی دوسرے کی رسائی نہ ہونی چاہیے۔ وہ عوام پر ظاہر ہو جاتی ہے۔ یا وہاں کچھ پردہ نہیں رہتا۔ اگر خاندانی جھگڑوں کے باعث سے کنبے والے۔ علیحدگی اختیار کرتا۔ اور اپنا گھر جدا بنا کر رہنا بھی چاہیں۔ تو جو اولاد نرینہ ہوتی ہے۔ اس کے لحاظ سے کل جائداد کے

حصہ ہو جاتے ہین - اور سب سے پہلے اور بڑا حصہ جنگ پن سلطنت کے نام سے لے لیتا ہے - یہ مثل - کہ مین بذات خاص سلطنت - یا سلطنت مجسم ہون - بمقابلہ یورپ کے کسی بادشاہ کے تبت کے جنگ پن ہی کی نسبت صادق آتی ہے - اور جنگ پن - کمال احتیاط اور ہوشیاری کے ساتھ ہر ایک چیز کا بہترین حصہ اپنے لیے پسند کر لیتا ہے - پس جہان خاندان سے جدا ہونے کی سزا اتنی بھاری ہو - وہان اُس بات کا کیا تعجب ہے کہ لوگ جدا ہی نہین ہوتے - اور سب شریک رہتے ہین - ہر گھر مین ۲۰ یا ۳۰ آدمی ہوتے ہین - اور موروثی گھر بڑھتے بڑھتے بہت بڑے ہو جاتے ہین - پس جو شخص یہان تازہ وارد ہوتا ہے - اُس کی نگاہ سب سے پہلے اسی بات پر پڑتی ہے - کہ یہان مکانات بہت بڑے بڑے ہین - ہر گھر مین - کل باتون کے لحاظ سے تین یا چار خاندان ہوتے ہین - اور جس آب و ہوا مین یہانکے بچے پرورش پاتے ہین - اور ہر طرف یہ بھی دیکھتے ہین کہ ایک ایک عورت کے کئی کئی خاوند ہین تو اس کا اندازہ اس بات سے ہو سکتا ہے - کہ جب کسی لڑکی کے لیے وہ وقت آتا ہے کہ وہ دوسرے اسی قسم کے گھرانے مین جاوے اور وہان جا کر بہت سے بھائیون کی دُلھن بنے تو سچ تو یہ ہے کہ اُس وقت اُس مین بالکل حیا نام و نشان بھی نہین رہتا - لہاسا سے جو حکام یا سوداگر آتے ہین اُن کو مشرقی تبت مین ہر جگہ عورتین اپنے ساتھ عارضی طور پر رہنے کے لیے صرف کہنے سے ملجاتی ہین - بلکہ بڑے بڑے خاندان کی عورتین بھی

لمجاتی ہین ۔ باوجود اس قدر آزادی کے اب بھی بعض قواعد نہایت سخت ہین منجملہ اُن کے ایک خاص قاعدہ یہ ہے کہ شادی کی پابندی اُس وقت تک نہین سمجھی جاتی کہ جب تک دختر کی خواستگاری اُس کے والدین سے باقاعدہ رسمی طریقہ سے نہ کی جاوے ۔ بعض اوقات لڑکی کے لیے دولھا کی ضرورت ہوتی ہے ۔ استدعا کرنے والا اُس کے والدین کے مکان پر جاتا ہے اور اُس کے دروازہ کے سامنے سڑک کے پار کھڑا ہو جاتا ہے اور جب کوئی گھر سے نکلتا ہے اُسکو ٹوپی اُتار کر سلام کرتا ہے ۔ اس مین چاہے خود نوجوان لڑکی ہی ہو ۔ یا اُسکی کج خلق مان ہو یا اُسکا خلیق باپ ہو جو ایک معتصر ہوتا ہے یا گھر کی کھانا پکانے والی ماما ہو ۔

(ایک تبت کی شادی ۔ اور دولھا)



ان میں سے ہر ایک کو وہ برابر مؤدبانہ سلام کرتا رہتا ہے اور یہ سلام متواتر روزمرہ اُس عرصہ تک جاری رہتا ہے جب تک کہ یہ معاملہ ٹھیک طور سے قرار نہ پا جاوے۔

بعد اس تصفیہ کے اگر کوئی شخص اُس منگنی شدہ لڑکی سے دل لگی یا مذاق کی بات کرے تو اُس شخص کو سخت سزا دی جاتی ہے۔ لڑکی کی عمر عموماً اُسوقت آٹھ یا دس سال کی ہوتی ہے بعض اوقات اس سے زیادہ بھی عمر ہوتی ہے اور اس باضابطہ منگنی کے چند ماہ بعد شادی کی رسم ادا کیجاتی ہے۔ شادی کے موقع پر نہایت فیاضی اور فراخ دلی سے مہمان نوازی کی جاتی ہے اور شادی یعنی نکاح کا استحکام اُسوقت

(ایک تبت کی شادی اور اُس کی آخری رسم)



ہوتا ہے کہ جب دولہا نقد قیمت دولھن کی ادا کردیوے۔ اور ایک نہایت باریک ریشمی یاسوتی کپڑے کا ڈوپٹہ دُلھن اور اُس کے تمام رشتہ دارون کو اُڑھاوے۔ اور شادی کے تمام مصارف مین سب سے زیادہ خرچ اس رسم مین ہوتا ہے۔

یہ ڈوپٹہ اُڑھانے کی رسم کوئی گھر کا بڑا آدمی ادا کرتا ہے۔ اور یہ ڈوپٹہ اہل تبت کی زندگی مین ایک جزو اعظم سمجھا جاتا ہے۔ کیونکہ خطوط کی روانگی اُس مین لپیٹ کر کرتے ہین اور جب کوئی سائل کسی حاکم کے سامنے جاتا ہے تو وہ اپنا ڈوپٹہ حاکم کی عزت کے لیے اُس کے سامنے فرش پر بچھا دیتا ہے اور اس ڈوپٹہ کی یہ وقعت ہوتی ہے کہ جب وہ دکھلا دیا جاوے تو دیکھنے والے کو لازم ہے کہ اُس کی جانب فوراً مخاطب ہو جاوے۔ ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ ہمنے بعض سپھیری والے ناچنے والون کو اُنکا ناچ دیکھ کر اچھی طرح پر انعام دیدیا تھا لیکن اُن مین سے ایک عورت نے ہمارے ایک ملازم سے اور زیادہ مانگا۔ اُس نے دینے سے انکار کیا۔ اس پر اُس عورت نے ایک ڈوپٹہ نکال کر زمین پر ڈالدیا جس کے یہ معنے تھے کہ اب ضرور بالضرور اُسے کچھ دینا چاہیے اسی طرح پر شادی کی رسم مین بھی اس کے یہ معنے ہوتے ہین کہ اب لڑکی ضرور دیدینی چاہیے۔

دُلھن پھر اپنے عام شوہرون سے ملتی ہے لیکن بعض اوقات

(رقاص تبت)
(اُن کی ڈھولک اور منتک آگے رکھی ہوئی دیکھو)



ایسا ہوتا ہے کہ چونکہ شوہر بہت سے ہوتے ہین اس لیے اُن مین سے بعض کو گھر کا آرام نہین ملتا - ایسے اشخاص اُس مکان کو چھوڑکر کسی دوسری جگہ اپنی سکونت کے لیے چلے جاتے ہین اور اُنکے چلے جانے سے اُنکا تمام حق اُس گھر کی مالیت سے جاتا رہتا ہے اُن مین سے بعض ہماری برٹش حکومت مین آجاتے ہین - اور اُن کو کھمپاس کہتے ہین جس کے یہ معنے ہین کہ یہ اشخاص داخل شدہ تبت کے ہین - یا تو یہ اشخاص اپنے مکانات یہان بنا لیتے ہین یا وہ اُن لڑکیون سے جو شادی شدہ نہین ہوتی ہین آشنائی کر کے اُنکے ساتھ رہنے لگتے ہین کیونکہ ہر ایک گانون مین ایسی لڑکیان بہت سی

ہوتی ہین - یہ ایک مسلمہ رواج ہے کہ تمام غیر صحیح النسب بچّون کی پرورش مان کے کنبہ کے ذمہ ہے لیکن کچھ عرصہ سے مقام تکلاکوٹ مین اس مین کچھ تبدیلی ہوگئی ہے کہ جس سے باپ ذمہ دار اولاد نرینہ کا قرار دے دیا گیا ہے - لیکن اسپر عمل درآمد بہت کم ہے -

خانہ داری کی ایسی زندگی کا جس کا ذکر اوپر کیا گیا ہے نتیجہ یہ ہے کہ تبّت کے اُس حصہ کی سوسائٹی کی حالت بہت ہی خراب ہے جو عورتون اور مردون مین عام طور سے بدا طواری کا باعث ہے اور ایک ایسی قوم کے لیے ذلت کا موجب ہے جس کو اپنی بہت سی مردانگی اور تحمل کی صفات کا فخر ہو اور جن کو ہم بھی تعریف کی نگاہ سے دیکھتے ہین - ان عمدہ صفات مین اِس وقت رحم کی صفت بالکل نہین ہے - اگرچہ اُن کے اس خیال کے سمجھنے کے لیے ہم کو اپنی تاریخ دو سَو برس پیشتر کے زمانہ کی دیکھنا چاہیئے - ہمارے زمانہ قیام تکلاکوٹ مین تبت کے ایک گانؤن کے آدمیون مین جھگڑا ہوا جس مین ایک مرد نے ایک عورت کے سینہ پر خنجر سے ضرب ماری تھی اور اُس کی اس ضرب سے حالت خطرناک ہوگئی تھی - ہمنے دریافت کیا کہ اُس مرد کو اس کے متعلق کیا سزا دیجاوے گی جسکا جواب یہ ملا کہ اُس کو خوب زدوکوب کیا جاویگا اور اُس سے اقبال کرانے کے لیے ہر قسم کی اذیت دیجاویگی - مثلاً اُس کو زمین سے اونچا کرکے اُلٹا لٹکا دیا جاوے گا - اور کیلین یا سوئیان اُس کے ہاتھون کی

اُنگلیون کے جوڑون مین گاڑی جاوین گی۔ اہل تبت جس طور سے جرم کا اقبال کراتے ہین وہ طریقہ چینیون سے مشابہ ہے یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ اگر کوئی ملزم باوجود سخت اذیت کے اقرار نکرے تو الزام لگانے والے کو جھوٹا الزام لگانے کے جرم مین اذیت دیتے ہین۔ اگر وہ عورت مرگئی تو اُس شخص مارنے والے کے لیے بہت سی سختیان عمل مین لائی جاوین گی۔ مثلاً اُس کی اپنٹیان اوزارون سے دبائی جاتی ہین جس سے اُس کی آنکھ کے ڈھیلے نکل پڑین اور وہ پھر علٰحدہ کردیے جاتے ہین یا ایک تازہ شکار کیے ہوئے۔ یاک۔ جانور کی کھال لیکر پانی مین بھگودی جاتی ہے تاکہ وہ پھیل جاوے۔ ازان بعد اُس مین ملزم کو سی کر دھوپ مین ڈال دیتے ہیں جس کے

(تبت کے رقاص)
(یہ جماعت ہندوستان مین گزشتہ موسم سرما مین آئی تھی)



بعد جھگڑے مین اس طور سے دبلے رہنے سے پندرہ روز مین وہ مرجاتا ہے لیکن ایک ہزار روپیہ ویدینے سے موت کی ہر قسم کی سزا سے درگذر ہوجاتی ہے - اگر وہ عورت زندہ رہی تو اس کے مارنے والے کی گردن مین ایک لکڑی کا تختہ باندھ دیا جاتا ہے اور اُسکے پیرون مین بیڑیان ڈال دی جاتی ہین اور مجرم کو جونگ پن کے جیلخانہ مین مقید کردیا جاتا ہے (خدا اُس سے محفوظ رکھے) - یا اُس کا سر کاٹ ڈالا جاتا ہے - پیر کا کاٹ ڈالنا ایک عام سزا چوری کے لیے ہے - یا ایک بھاری چٹان کا ٹکڑا ٹانگون پر اس طور سے ڈالا جاوے کہ وہ ٹوٹ جاوین یا ایک ہاتھ یا دونون ہاتھ کاٹ ڈالے جاوین لیکن یہ اُس مجرم کے لیے کیا جاتا ہے جو عادی مجرم ہو عضو کے کاٹنے کے بعد جو حصہ باقی رہتا ہے اُس کو جلتے ہوئے تیل مین غوطہ دیدیتے ہین تاکہ خون بند ہو جاوے - اور آدمی مرنے نہ پاوے - ایک عادی مجرم جس کے سزاؤن مین بہت سے اعضا کاٹے گئے ہون اور وہ پھر بھی باز نہ آئے تو اُس کو ایک لال بیل یا گائے پر سوار کرکے اپنی سرحد سے - برٹش سرحد کی جانب یا نیپال کی جانب نکال دیتے ہین اور اُس کو درہ کے سرے پر چھوڑ جاتے ہین جہان پر وہ یقیناً ناتوان ہوکر مرجاتا ہے اگر کوئی رحم دل آدمی اُس کی ضروریات کا کفیل نہ ہوا -

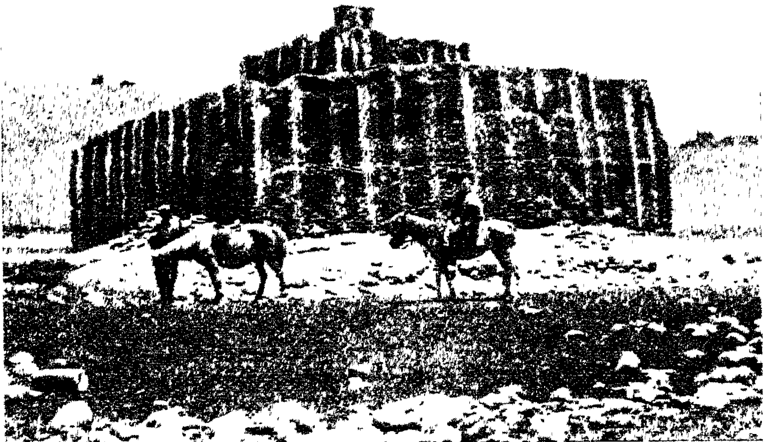
اہل تبت نے اُن قیدیون کے ٹکڑے ٹکڑے کرڈالے جنکو

وہ لہاسا کی جنگ مین پکڑ کر لے گئے تھے - اور ۱۸۴۱ء مین جو لداخ کے راجہ گلاب سنگھ کے لشکر کے ساتھ سلوک کیا جو زورآور سنگھ کمانڈر انچیف کی کمان مین تھا اُس سے بھی اُن کی نہایت بیرحمی معلوم ہوتی ہے - اس جرنیل نے پہلے اپنا صدر مقام ترتھاپوری مین قائم کیا تھا اور پندرہ سو آدمیون کے ساتھ مین ایک بڑی لڑائی مقام برکھا مین اہل تبت کے آٹھ ہزار آدمیون سے لڑا تھا جسمین اُس نے اُن کو سخت شکست دی تھی اور فتح پر اُن کا تعاقب کیا اور اُن کی خانقاہون کو تاراج کردیا تھا اور تکلاکوٹ تک بڑھ گیا تھا جہان پر اُس نے ایک قسم کی حکومت قائم کردی تھی - اُس نے بھوٹیون کو نئی قسم کے طریقون پر تجارت کرنے کے لیے مجبور کیا جو اُن کے پرانے طریقہ کے خلاف تھے اور جب انھون نے اُسکی شکایت مسٹر ٹریل کمشنر سے کی تو کمشنر صاحب مقام کالے پانی مین کچھ فوج اپنی مدد مین مقابلہ کے لیے لے کر آئے اور اپنا مطلب حاصل کرلیا - یہ سُنکر کہ اہل چین کمک بھیج رہے ہین تو زورآور سنگھ اپنے لفٹننٹ بستی رام کو مستحکم طور پر تکلاکوٹ کے قلعہ مین چھوڑکر (جس کے تباہی کے آثار ابتک موجود ہین) روانہ ہوگیا اور تھوڑے سے آدمیون کی نگرانی مین اپنی بیوی کو لداخ مین امن و امان سے پہونچانے کی کوشش کی اور خود بھی اُس جماعت کے ساتھ مقام گارٹنگ تک گیا جب وہ لوٹ کر آرہا تھا تو اُس کو معلوم ہوا کہ تبتیو نکا

لشکر اُس کے اور تکلا کوٹ کے درمیان مین ہے اور تکلا کوٹ سے دو میل کے فاصلہ پر مقام ٹویو مین جنگ ہوئی اور وہ لڑنے مین زخم کھا کر گھوڑے سے گر پڑا اُس وقت اُسکے ساتھیون نے یہ دیکھ کر کہ ہم کم ہین اپنے ہتھیار ڈال دیے اور وہ رحم کے خواستگار ہوئے اس کا جواب اُن کو صرف یہ ملا کہ وہ ایک ایک کر کے عمداً قتل کر ڈالے گئے۔ اس طور سے کہ گویا وہ بھیڑ بکریان تھین۔ تمام سکھ لشکر کے جس کی تعداد ہزارون سپاہیون کی تھی چھکّے چھوٹ گئے اور اُنھون نے اپنے کو حوالہ کر دیا اور وہ سب جس طور کی بیرحمی سے ممکن تھا قتل کر ڈالے گئے۔

بستی رام کچھ اپنے ساتھیون کے ساتھ مین قلعہ سے نکلکر مقام پالا کو بھاگا اور وہان سے بھاگ کر لیپو لیکھ کے درہ کے پاس پہونچا اور کیمپ کے مقام پر آگ کو جلتا ہوا اور گھوڑون کو بندھے ہوئے چھوڑ گیا تھا تاکہ دشمن اُس سے دھوکا کھا کر اُس کا تعاقب نہ کرین سردی جو سخت پڑ رہی تھی اُس سے۔ ان باقی ماندہ اشخاص کو بہت نقصان پہونچا اور سپاہیون نے اپنی تلوارین۔ زرہ بکتر تھوڑے تھوڑے غلّہ کے عوض مین بیچ ڈالین۔ ان مین سے بعض ہتھیار بطور عجوبہ چیزون کے راجہ اسکٹ کے یہان پر ابتک موجود ہین جن کو اُنھون نے نادر اشیاء کے طور پر جمع کر رکھا ہے اور جن کو مین نے بھی دیکھا ہے۔ اگر وہ فیاضی سے اُن کی مدد نہ کرتا تو ایک آدمی بھی زندہ

بچکر نہ آتا۔ اور اُس کے صلہ مین مسٹر ٹریل نے ۱۸۔ اکتوبر ۱۸۴۲ء
کو اُسے مفصل ذیل چٹھی عنایت کی "مین آپ کو یہ سند اُس شکریہ کے قبول
کرنے مین دیتا ہون جو آپ نے فیاضی سے سکھون کو مدد دینے مین عمدہ
کام کیا ہے جو ہمارے ملک مین تبت کی جانب سے داخل ہوئے تھے"
کمانڈر انچیف جو گرپڑا تھا اُس کا حال یہ معلوم ہوا کہ اہل تبت اُس پر
جھپٹ کر پہونچے اور اُس کے جسم پر جو تمام بال مثل عقاب کے پرون کے
تھے اُن کو نوچ ڈالا کیونکہ وہ آیندہ اقبال مندی حاصل کرنے کے
لیے اُنکو اپنے پاس رکھنا چاہتے تھے۔ علاوہ ازین اُس کے گوشت کے
چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر ڈالے گئے اور ہر ایک خاندان نے ایک
ایک ٹکڑا اُسمین سے لیا اور گھر کی چھت مین اس خیال سے لٹکا دیا کہ ایسے



(زورآور سنگھ کمانڈر انچیف لشکر کشمیر کی قبر جو مقام ٹویو مین تکلاکوٹ سے ۲ میل کے فاصلہ پر ہے)

بڑے بہادر آدمی کا گوشت جس کے پاس ہوگا اُس مین بھی مردانگی پیدا کردے گا۔ افواہاً یہ بھی معلوم ہوا یہ ٹکڑے لیکر بہت عرصہ تک موٹے رہے اور اس سے وہ ضعیف الاعتقاد یہ سمجھے کہ مردہ سردار کی بہادری کی وجہ سے وہ موٹے ہوگئے ہین۔

ایک بڑا بھاری چورٹن مقام ٹویومین زور آور سنگھ کی ہڈیون کو گاڑکر بنا دیا ہے اور اس مقام کی عظمت کی جاتی ہے۔

اس کے بعد نیپالیون نے تبت پر چڑھائی کی اور خوب گڈمڈ لڑائی ہوئی لیکن کوئی بات قابل تحریر نہین ہوئی۔ اُس کا صلحنامہ جو آخر مین دونون ملکون کے مابین ہوا اُس کی اُسے اہل تبت نے سالانہ دس ہزار روپیہ دینا قبول کیا اور یہ رقم وہ نصف صدی تک دیتے رہے۔ ان حال کی دو لڑائیون کے علاوہ نکلا کوٹ مین امن وامان رہا ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ وہ بہت کچھ ترقی کرگیا ہے۔

یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اہل نیپال نے جو تبت پر گذشتہ زمانہ مین فتح حاصل کی تھی وہ کسی طور سے پایدار نہین تھی کیونکہ ۱۷۹۲ء مین چینیون کی فوج نے جس کی تعداد ستر ہزار آدمیون کی تھی ہمالیہ پر پہونچ کر نیپالیون کو اُن کے ہی ملک مین ایک بھاری شکست دی۔

(قلعہ ٹکلاکوٹ۔ گرلامان دھاتا (بلندی ۲۵۳۵۰ فیٹ)

(سامنے جو سیاہ حصہ ہے یہ کاشت کی علامت ہے اور سامنے ہی بڑا تالاب بھی جس سے آبپاشی کی جاتی ہے نظر آتا ہے)



ضلع ٹکلاکوٹ مین ۲۷* گانون ہین جو دریائے کرنالی اور دیگر چشمون کے کنارون پر جو اس مقام پر بہتے ہین واقع ہین - مکانات پتھر مٹی اور خشت خام کے بنے ہوئے ہین اور مضبوط ہوتے ہین اور بظاہر آسایش کے معلوم ہوتے ہین - اس ضلع مین جو مکانات اس طرز کے بنے ہوئے ہین انھین سے اُس کو آس پاس کے مقامات سے امتیاز حاصل ہے - کیونکہ انسان جہانتک بھی پھرے اُس کو ہر ایک مقام پر چند مکانات دکھلائی دیوین گے اور کوئی گانون ایسا نظر نہ آوے گا کہ جسمین پختہ مکانات ہون - سوا بارکھا ترجم کے تھوڑے سے حصہ کے جس کا علاقہ ٹکلاکوٹ کے ضلع سے ملا ہوا ہے اور چونکہ وہ بھی دریاے کرنالی پر واقع ہے اس لیے وہ جغرافیہ کی رو سے اسی ضلع کا ایک حصہ معلوم ہوتا ہے - ہر گانون کے قرب وجوار مین جو زمین ہوتی ہے اُس کی ہوشیاری کے ساتھ نہر کے پانی سے کاشت کی جاتی ہے جو پہاڑی چشمون سے

* ان گانون کے نام یہ ہین (۱) سیبر (۲) کھوجر ناتھ (۳) کانگجی (۴) گیجن (۵) دوجا (۶) ٹھنگلیبر (۷) سوجی (۸) لیبرنگ (۹) میبو (۱۰) کنگارٹو (۱۱) ڈریکچن (۱۲) گٹ گنگ (۱۳) لو (۱۴) لکیبو (۱۵) درجیلنگ (۱۶) جدی کوٹ (۱۷) دیکننگ (۱۸) چوکرد (۱۹) پھلک (۲۰) جمتھنگ (۲۱) ریلیسیر (۲۲) گم نم (۲۳) نے (۲۴) گرم (۲۵) جلچنگ (۲۶) تشی گنگ (۲۷) دلم (۲۸) یلی (۲۹) ٹکلاکوٹ (۳۰) جیٹن چیبو (۳۱) ٹویو (۳۲) لگن (۳۳) دلا لنگ (۳۴) گارو (۳۵) لِن (۳۶) ٹشی لنگ (۳۷) کھیلے -

لائی گئی ہین ۔ اور فصل بھی اچھی پیدا ہوتی ہے ۔صرف جو مٹر اور سرسون بوئی جاتی ہے اور اُن کی پیداوار تخم ریزی سے چھ گنا زیادہ ہوتی ہے زمین عمدہ ہے اگر اُس کو سائنٹفک طریقہ سے کھاد وغیرہ دیا جاوے تو پیداوار بہت بڑھ سکتی ہے ۔ لیکن درختون کے نہ ہونے سے ایندھن کی ضرور تکلیف ہوتی ہے اور ہر ایک جانور کا گوبر لکڑی کے عوض ایندھن کے کام مین لاتے ہین ۔ کوئی وجہ ایسی نہین معلوم ہوتی کہ درخت کیون نہین پیدا ہو سکتے ۔ کیونکہ جس جگہ تک زمین پر پانی

(ہمارے خیمے تکلاکوٹ مین اور لانگ اسٹاف)



لا سکتے ہین تو زمین اُس مقام کی بہت اچھی طرح پر اُس کو قبول کر لیتی ہے اور آب و ہوا وہان کی ایسی ہے کہ برف عرصہ تک زمین پر قائم نہین رہتا اور سخت سردی مین بھی قیام نہین پکڑتا لیکن زمین پر بدانتظامی تمام حکومت مین بہت زیادہ پھیلی ہوئی ہے ۔سول حکومت کا طریقہ بالکل ہی ناقص ہے ۔

جونگپن اپنا عہدہ روپیہ دے کر حاصل کرتا ہے اور پھر جو کچھ بھی اس ذریعہ سے حاصل ہو سکے اُس کے حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے - جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اسامیون پر نا جائز دباؤ ڈالا جاتا ہے اور وہ اس لیے اپنی زمینون کو چھوڑ کر انگریزی علاقہ مین آکر آباد ہو جاتے ہین - جو لوگ ضلع کی حالت سے گذشتہ چالیس سال سے واقف ہین انکا بیان ہے کہ اس عرصہ مین اُس کی آبادی بہت کم ہو گئی ہے اور جہان کہین ہم پہونچے ہمنے دیکھا کہ زمین کے بڑے بڑے قطعات کاشت ہونے سے رہ گئے ہین جنمین آسانی سے اور فائدہ کے ساتھ عمدہ فصل پیدا ہو سکتی ہے - اس وقت تمام ضلع مین کاشت کم سے کم تین ہزار ایکڑ زمین ہوتی ہوگی - اور شاید اس سے بھی زیادہ ہو کیونکہ ہم اُن بہت سے مزارعون کو نہین دیکھ سکے جو نیچے بعض وادیون مین واقع تھے اور تھوڑی سی کوشش سے یہ کاشت دونی ہو سکتی ہے - زمین کی مالگذاری نقد لیجاتی ہے (اور یہ بات قابل ذکر ہے کہ زمین کے محصول مین صدیون سے کچھ تبدیلی نہین ہوئی) یا اُس کے عوض مین بلا معاوضہ کام کرنا پڑتا ہے - اور یہ آخر الذکر قسم کا ٹکس نہایت ہی سخت ٹکس ہوتا ہے - اس کو یون سمجھیے کہ جونگپن کا قلعہ اور خانقاہ ایک اونچے پہاڑی حصہ پر واقع ہین جہان پر پانی نہین ہے - اس لیے گانون والون کو روزمرّہ باری باری سے خود وہان پر پانی پہونچانا پڑتا ہے جو اُس بڑی آبادی کے

جو اُن مین رہتی ہے کام مین آتا ہے - لامون کی اور جونگ پن کی زمینون کی کاشت بھی گانؤن والے مفت مین کرتے ہین اور تمام زمین جو پڑی ہوئی ہوتی ہے - یا جس سے دست برداری کرلی جاتی ہے اُس مین سے جس قدر ممکن ہوتا ہے - ان حکامون کی زمین مین شامل کرلی جاتی ہے اور اس طور سے کاشتکارون پر ہرسال زیادہ بار بڑھتا جاتا ہے کیونکہ جب زمین کاشت کے لیئے بڑھتی ہے تو اُس کے لیے اُن کو مفت مزدور اور زیادہ مہیا کرنے پڑتے ہین - وہان کا عام خیال یہ ہے کہ پوجاری لوگ اچھے زمیندار ہین لیکن اسمین شک نہین ہے کہ جونگ پن سے زیادہ ڈرتے ہین حکام کے گھوڑون کے چارہ کے لیے قطعہ کے قطعہ زمین کے علیحدہ ہوتے ہین اور ان قطعون کی گھاس کاٹنا پڑتی ہے اور پھر سُکھا کر اُس کا انبار جاڑے کے موسم کے لیئے لگانا پڑتا ہے اور یہ سب کام گانؤن کے آدمی بلا معاوضہ کے کرتے ہین -

لیکن سب سے زیادہ سختی جو کی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ تقریباً تمام حکام زبردستی کی تجارت کرتے ہین - جونگ پن اور ترجم چار جو لہاسہ سے آتی ہے اُسسے منافع کثیر اُٹھاتے ہین - وے خود تین روپیہ کے حساب سے خرید کرتے ہین اور چار روپیہ کے حساب سے زمیندارون کو اُسے خریدنا پڑتی ہے - اور اگر اس کے دام فوراً ادا نہ کیے گئے تو اُنکے نام یہ رقم لکھ لی جاتی ہے اور اس کی وصولیت اُن کی جائداد کے

(کوہ ہمالیہ کا منظر تکلاکوٹ کی جنوبی سمت سے آگے جو سیاہ حصہ معلوم ہوتا ہے وہ کاشت ہے)



نیلام یا ضبطی سے ہوتی ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ عموماً سب قرض میں مبتلا ہیں اور وہ قرضہ اس طور سے اور بھی بڑھ جاتا ہے اُن سے سرکاری باربرداری اور رسدرسانی کا کام بھی لیا جاتا ہے حکام کا سرکاری سوداگر جس کو نیگ جیانگ کہتے ہیں وہ لہاسہ سے ہر قسم کا مال لے کر

آتا ہے جس مین غات لیچے - چار - کپڑے وغیرہ ہوتے ہین اور جس کی بکری کا نفع قوم کے خزانۂ عامرہ مین داخل ہوتا ہے - یہ سوداگر مفت سفر کرتا ہے جس کا دوسرے لفظون مین یہ مطلب ہے کہ تمام گانْون والون کو اس کا کل اسباب جس مین سرکاری اسباب اور اُس کا ذاتی بھی اسباب ہوتا ہے (ذاتی اسباب کی بکری مین اس کا خود فائدہ ہوتا ہے) بلا کسی معاوضہ کے لے چلنا پڑتا ہے اور یہ بھی اُن کے ذمہ ہوتا ہے اُسکو گھاس ایندھن - چارہ خیمے اور خوراک یہ سب بھی بلا قیمت دینا پڑتا ہے - اس طور سے وہ اسباب چھوٹے چھوٹے سوداگرون کے ہاتھ بیچ دیتا ہے اور اُن کو بھی باضابطہ دستخطی احکام اس قسم کے دیدیے جاتے ہین کہ اُن کو بھی تمام سامان اور باربرداری وغیرہ مفت ملنی چاہیئے اور یہ سوداگر مثل ٹڈیون کے تمام ملک مین سفر کرتے پھرتے رہتے ہین اور رعایا کی اذیت کا باعث ہوتے ہین اگر کسی مقام پر ان کے لیے انتظام نہ ہوسکے تو جونگ پن اور ترجم خود اپنے گودام سے - اِن چیزون کا بندوبست کردیتے ہین اور اُس کی قیمت گانْون والون سے وصول کرلیتے ہین - بلکہ یہ عام طریقہ ہے کہ جو غریب زمیندار سامان رسد بہم پہونچاتے ہین تو اُنہین طرح طرح کے نقص نکالے جاتے ہین تاکہ اُن سے اُس کا مزید تاوان لیا جاوے - سالانہ جو بڑا میلا مقام گرٹاک مین ہوتا ہے اس مین یہ چھوٹے چھوٹے سوداگر کثرت سے اس غرض سے آتے ہین کہ ایک تو سرکاری سوداگر نیگ چونگ سے ملاقات

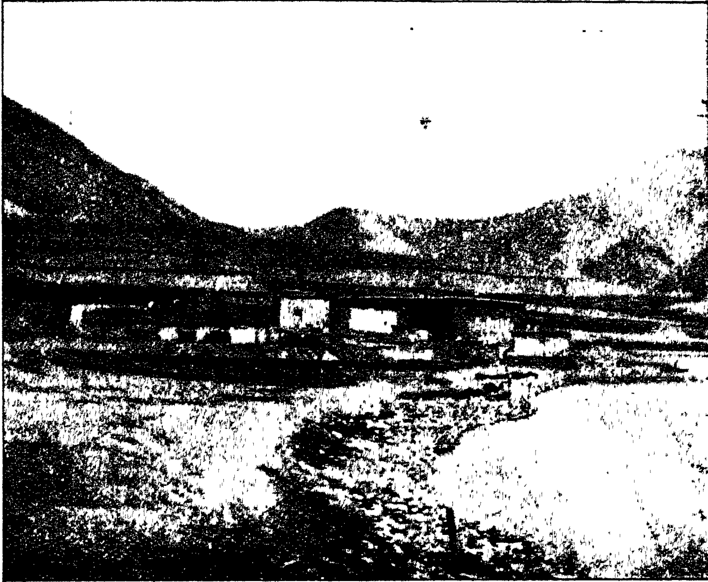
کرین اور دوم اپنے اپنے حساب کا روپیہ ادا کرین - اگر کسی جونگ پن اور ترجم کی کوئی بھیڑ ڈاکو چورالیجاوین تو اُس کی قیمت بیچارہ کاشتکارون سے وصول کی جاتی ہے کہ اُنھون نے کیون ڈاکہ پڑنے دیا - انھین بے شمار مظالم اور سختیون کی وجہ سے کاشتکار اس ضلع سے بھاگ کر انگریزی عملداری مین آ گئے ہین اور اُن کی یہ نقل و حرکت صاف طور سے نقشون مین لکھی جاتی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ پرگنہ درمہ کی آبادی گذشتہ تیس سال مین تقریباً دوگنی ہوگئی ہے اور تکلا کوٹ کی آبادی کم ہوگئی ہے - تبت کی یہ حالت عورت کے کئی شوہر کرنے یا عمر بھر بے شوہر کے بسر کرنے سے ہوگئی ہے - علاوہ اس کے ہماری جانب جو بھوٹیے رہتے ہین اُن مین جو عورت اور مرد کے درمیان معقول رشتہ قائم ہے اس کا بھی اثر اُن پر ضرور پڑا ہے -

اگرچہ تکلا کوٹ کے ضلع مین کاشتکار کی زندگی ایک مصیبت کی زندگی ہے لیکن تاجر کی زندگی اس کے خلاف ہے کیونکہ گذشتہ ساٹھ سال کے عرصہ مین تجارت نے اس قدر ترقی کی ہے کہ گیارہ گنی سے بھی زیادہ بڑھ گئی ہے - موجودہ تجارت کی اصلی وسعت کا معلوم کرنا ممکن نہین ہے کیونکہ تبادلہ کا پُرانا طریقہ ابتک جاری ہے اور اسکے ساتھ مین ہندوستان کا روپیہ بھی شامل ہے اور یہ معلوم کرنا مشکل ہے کہ کس قدر خالص نقدی اور جواہرات کی قسم سے سرحد سے آتا ہے مگر یہ بات بالکل ظاہر ہے کہ ہندوستان کا روپیہ ریزگاری اور پیسے

تبت کے اس حصہ مین آزادانہ طور سے جاری ہین اور مجھ کو معتبر ذریعہ
سے یہ معلوم ہوا ہے کہ اُن کی قدر تبت کے سکہ یا تبادلہ کے مقابلہ مین
زیادہ تر بڑھی ہوئی ہے - نیپال کا سکہ بھی لہاسہ کے سکہ سے عام
آدمیون کی نظر مین بڑھا ہوا ہے - ہندوستان کے نوٹون اور ولایتی
سونے کو ابھی تک تبت کے اس حصہ مین شک کی نگاہ سے دیکھتے
ہین - جیسا کہ نیپال کے حصص مین جو اس سے ملحق ہین (اور ان مین
اور تکلاکوٹ مین بہت کثرت سے آمد و رفت ہے) عجیب عجیب صورتین
ان نوٹون کے متعلق پیش آتی ہین یہان پر بھی ان پہ زیادہ بٹہ لیا جاتا ہے
تکلاکوٹ تجارتی حیثیت سے بلاشک ایک ترقی کا مرکز ہے
جس کی خاص وجوہات یہ ہین کہ وہ آس پاس کے شہرون سے ۱۰۰
میل کے فاصلے پر ہے - راستہ آسان ہے اور اُس مین مکانات
بھی بنے ہوئے ہین جو ایسے مال کے رکھنے کے کام مین آسکتے ہین
جو فروخت ہونے سے رہ جاوے تاکہ اگلے موسم مین وہ فروخت کے
لیے تیار رہے (اس بات کا تاجرون کو خاص خیال ہے کیونکہ اُنکو
مقامات بینا اور گارٹک مین مکانات نہین ملتے ہین جہان پر یا تو مکانات
ہین نہین یا اُن کی قلت ہے اور اس لیئے یا تو وہ اپنا بچا ہوا مال
واپس لیجاتے ہین اور یا اُن کو نقصان کے ساتھ فروخت کر ڈالتے
ہین) اور سب سے آخری وجہ یہ ہے کہ یہان سے اُس ملک
مین جہان اُون زیادہ ہوتی ہے - اور جو مان سرور کی جھیل کے

مشرق مین واقع ہے آسانی سے جاسکتے ہین جس وقت ہماری جانب کے آمدورفت کے طریقہ مین ترقی ہوئی تو اُس کا اثر جلد ہی ظاہر ہو جاوے گا۔

(کھوجرناتھ کی خانقاہ جو دریاے کرنالی پر واقع ہے جو دریاے گنگ کی شاخ ہے)



کھوجرناتھ کی خانقاہ مین جو ہم گئے تو ہم کو ملک کے دیکھنے کا معہ اُسکے عمدہ مزرعون کے اچھا موقع ملا۔ جہان پر خوبصورت سبز کھیت دریاے کرنالی کے کنارہ لہرا رہے تھے۔ یہ مقام نو میل کے فاصلہ پر واقع ہے اور جو منظر انسان کو سفر کے ختم کے بعد معلوم ہوتا ہے وہ نہایت ہی دل لُبھانے والا ہے۔ خانقاہ دریا کے اُس کنارہ پر ہے جہان سے وہ بہت مڑتا ہے اور عمارت کا سُرخ رنگ گاؤن کے مکانات کے زرد رنگون سے ملکر دریا کے نیلے پانی مین خوشنما عکس پیدا کرتا ہے۔ اور اُس کے عقب مین بڑے بڑے پہاڑ جن کی رنگت سُرخ اور زرد وغیرہ ہے نہایت ہی

خوش منظر معلوم ہوتے ہین - پانچ سال ہوئے کہ اس خانقاہ مین بڑی آگ لگ گئی تھی اور اُس کا اندرونی بہت سا حصہ جس مین کتابین آرایشی سامان اور زیورات وغیرہ تھے جل گیا تھا- اس کے بعد سے یہ جگہ تمام ازسرنو نہایت ہی خوشنما طریقہ سے سجائی گئی ہے اور سابق مین اُس پاس جو کچھ دلچسپی کے لوازم تھے وہ بہت سے غائب ہو گئے ہین - ہم نے اس مین کوئی لاما یا بدھون کا کوئی بہت نہین دیکھا اُسمین خاصکر اہل ہنود کے دیوتا رام لچھمن اور سیتا کی اور سات رشیون کی مورتیان تھین - (ہم مین سے کوئی سیتا کو نہین پہچان سکا کیونکہ اُس کی مورت بھی نرینہ دیوتاؤن کے مثل بنی ہوئی تھی) اُسمین بڑے بڑے راکھشون کی بھی مورتین تھین جو کہ دروازہ کی نگہبانی کرتے ہین اور ایک بھس بھرا ہوا شیر اور ایک "یاک" دروازہ پر کھڑا تھا اور بعض ملک سِکم کے بارہ سنگون کے عمدہ عمدہ سینگ وہان پر لگے ہوئے تھے جو امریکہ کے ایک جانور کے سینگون سے بہت مشابہ تھے - جبوقت ہم خانقاہ دیکھنے گئے تھے تو اُس مین عبادت ہو رہی تھی - دو قطارون مین ٹانکس (فقرار) ایک دوسرے کے آمنے سامنے بیٹھے ہوئے ایک ہی قسم کی آواز مین کچھ مذہبی گیت گا رہے تھے اور بہت سی بتیان گھی مین ڈوبی دُھندلی سی روشنی دے رہی تھین اور اس وجہ سے ہم جو کچھ اس بڑی عمارت مین ہو رہا تھا اُس وقت تک نہین دیکھ سکے جب تک ہمارے پاس ایک لالٹین نہ لائی گئی - اس خانقاہ مین ساٹھ ٹانکس

اور اُن کے ساتھ مین تقریباً ایک درجن ننین ہین اور یہ سب ایک ہی جگہ ایک ایک مکان مین جو باہم ملے ہوئے ہین رہتے ہین۔

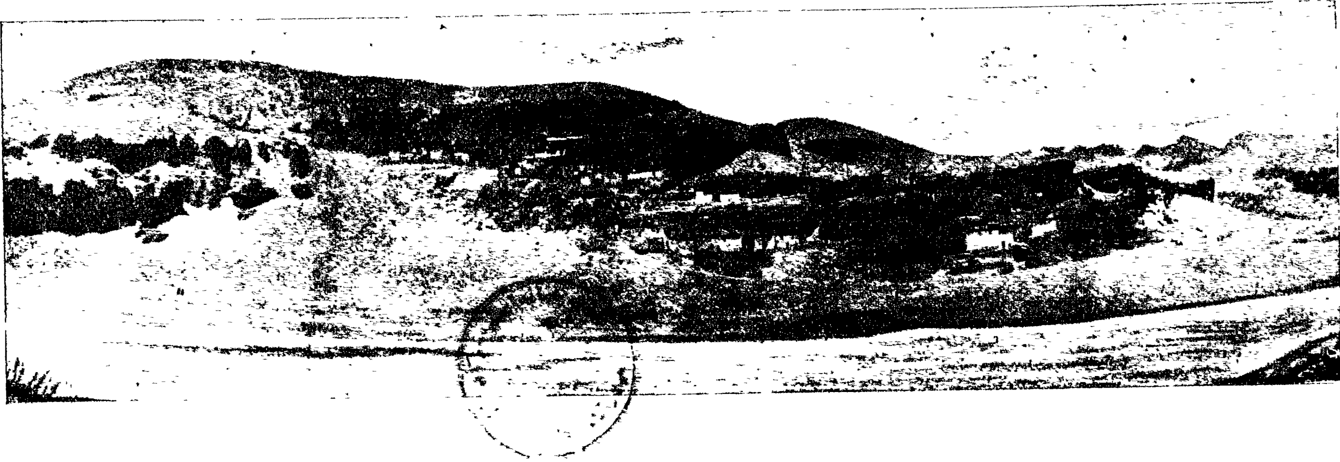
جب ہم تکلاکوٹ کو لوٹے تو ہم اپنے تعجب کے اظہار کو نہ روک سکے جو ہمین خاصکر قلعہ کی پوزیشن کو دیکھ کر ہوا تھا جہان سے نہایت ہی ستھرے مکانات جو چٹانون اور گھاٹیون کے غارون مین بنے ہوئے تھے نظر آتے ہین اور چونکہ یہ مکانات سفید رنگ کے تھے اس لیے دور سے دکھائی دیتے ہین۔ اس کو یون کہنا چاہیے کہ یہ تکلاکوٹ کا بڑا بلند محلہ ہے جس کے ایک طرف تو بھوٹیا بازار ہے اور حملی اور نیپالی چھاؤنی دوسری جانب ہے۔ یہ ایک معمولی بات ہے کہ وہان پر عورتون کو مُنھ اور ہاتھ دھوتے ہوئے یا بالون مین کنگھی کرتے ہوئے بلکہ دریا مین نہاتے ہوئے بھی دیکھ سکتے ہین۔ عورتین چھوٹا یا جامہ اور مختلف رنگ کے "پاک" کے بوٹ پہنتی ہین اور اُن کی پوشش مین ایک کرتی۔ ایک ڈریسنگ گون اور بعض اوقات صدری بھی شامل ہے۔ اور جب وہ اپنا ہاتھ مُنھ دھونا یا سنگار کرنا چاہتی ہین تو صرف ڈریسنگ گون کو اُتار ڈالتی ہین۔ اور اس طور سے کمر تک بالکل سب کے سامنے ننگی ہو جاتی ہین اور راستہ چلنے والون سے خوب مذاقیہ گفتگو کرتی رہتی ہین۔ کوئی شخص یہ خیال کر کے تعجب نہین کرسکتا کہ پبلک اور پولس مین اگر ایسی حالت سرپنٹائن (Serpentine) یا رچمنڈ کے پل پر دیکھین تو وہ کیا کہین گے۔

جونگ پن سے جو ہماری بارہا ملاقاتین ہوئین اس وجہ سے نہایت ہی دوستی اور بے تکلفی ہوگئی تھی اور جب کبھی ہم اُسے کوئی ایسی ظاہر بات بتلاتے جس مین اہل مغرب اہل مشرق سے مختلف ہین تو اُس کو بڑی خوشی ہوتی تھی - ہم نے اُس سے کہا کہ ہندوستان مین دو پیسے مین خط جہان چاہے جا سکتا ہے اور ولایت ایک آنہ مین اور یہ امیر و غریب دونون کے لیے یکسان ہے تو اُس کو اس بات کا یقین نہ آیا لیکن ایک ایسے ملک مین جہان ڈاک صرف حکام کے لیے ہی ہو اس لیے اس بات کا پورا مطلب سمجھنا اُس کے لیے غیر ممکن تھا - اُس پر اس بات کا بڑا اثر ہوا کہ پائنیر اخبار روزمرّہ چھپتا ہے اور کہ اُس مین اس قسم کے تار ہوتے ہین جو چند گھنٹون پیشتر ولایت سے آئے تھے بلکہ اس سے بھی زیادہ اُس پر اشتہارات کا اثر ہوتا تھا - وہ ہمیشہ اس جستجو مین رہتا تھا کہ کوئی ایسی دوا ملے جس سے اُسکے بال بڑے ہو جاوین (اُس کے سر پر خوبصورت بال تھے) اور اُسکا رنگ گورا ہو جاوے اور یہ بات اُس کی سمجھ مین نہین آتی تھی کہ - لانگ اسٹاف کے پاس کیون اس قسم کی دوا نہین ہے -

وہ کہا کرتا تھا کہ لہاسہ کے ڈاکٹرون کے پاس ایسی بہت سی دوائین ہوتی ہین اور اس لیے کیون نہ یورپ کی بھی دوائین ہون وہ ایسے تاجرون کے اشتہارات جو بال بڑھانے کی دوائین فروخت کرتے ہون اور یا جن کے پاس ایسی ادویہ ہون کہ جن سے رنگت

(تکلاکوٹ کا بلند محلہ)

(غارون مین اور چٹان پر جو مکانات بنے ہوئے ہین دکھلائی دیتے ہین اور بہت سے لوگ دریا مین نہا رہے ہین)



گوری ہو جاوے بہت کثرت کے ساتھ دیکھتا تھا اور جو تصویرین اس قسم کی اشتہارات مین ہوتی تھین اُن کو بھی غور سے دیکھتا تھا اور اخبار کو عجیب وغریب خیال کرتا تھا۔ میرے پاس کچھ پرچے پیٹٹ جرنل اخبار کے تھے جو ہفتہ وار شائع ہوتا ہے اور جس مین ہمیشہ دو صفحہ تو کارٹون تصاویر کے ہوتے ہین اور دو صفحہ عکسی تصاویر کے ہوتے ہین اور اس سب کی قیمت ۵ سینٹ ہوتی ہے۔ اُس کو اخبار مذکورہ کی یہ قیمت سنکر سخت تعجب ہوا اور بڑی دیر مین اُس کو اس کا یقین آیا۔ وہ اُن ڈوبتے ہوئے جہازات کی تصاویر کو جو روسی وجاپانی لڑائی مین ڈوبے تھے (کیونکہ اُس کو ان کے متعلق بہت کچھ معلوم تھا) اور ملک معظم کی تصویر کو جو پیرس مین لی گئی تھی بڑی دلچسپی سے دیکھتا تھا۔ اُس کی سمجھ مین یہ بات نہین آتی تھی کہ شاہ ایران اور شاہ اسپین (جن کی تصاویر اُس نے دیکھی تھین) اور ہمارے ملک معظم کیسے ایک دوسرے کے ملک مین آپس مین ملاقات کرتے ہین۔ وہ کہتا تھا کہ یہ تبت کی ہر ایک بات کے کیسے مخالف ہے جہان پر دلائی لاما کو شاذونادر بلکہ کبھی بھی نہین دیکھ سکتے ہین۔

ہم نہایت ہی دوستانہ تعلقات کے ساتھ ایک دوسرے سے رخصت ہوئے اور ہم نے جو ایک خوشبو کی بوتل اُس کی رانی کو دی تھی اُس سے یہ دوستی جو پہلے ہی پختہ ہو گئی تھی قائم رہی۔

حوالہ جات

(الف) ۱۸و۱۹ جولائی کی جائے قیام جو تقریباً انیس ہزار فیٹ بلند ہے۔

(ب) ۲۰-۲۱ جولائی کی جائے قیام (فرودگاہ)

(ج) ۲۲ جولائی کی جائے قیام۔

(د) چٹانوں میں سونے کی جگہ ۲۳ جولائی کے برف کے تودوں کے گرنے کے بعد۔

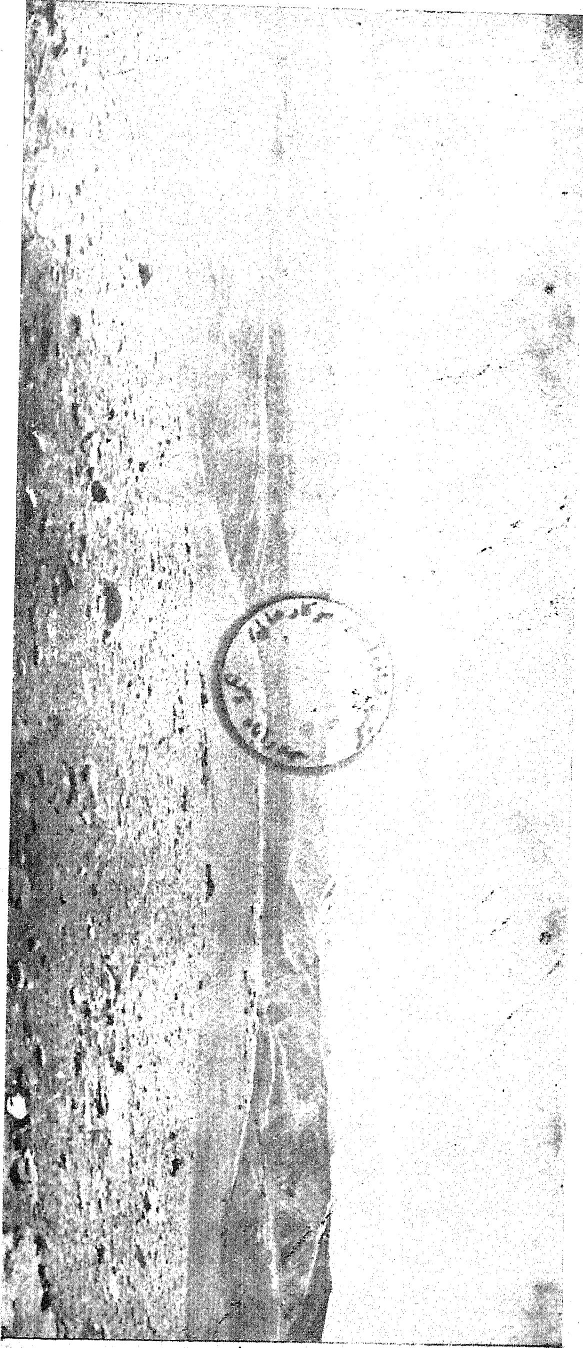
(ھ) ۲۴ جولائی کو تکلیف میں سونے کی جگہ

بارھوان باب

ڈاکٹر ٹی جی لانگ اسٹاف کا گرلامان دھاتا پر چڑھنے کی کوشش کرنا

مین مصنف کتاب ہذا کا شکر گذار ہون کہ کماؤن کے برفستانی پہاڑون کے سفر مین مصنف مذکور نے مجھے سرکاری طور پر بہت کچھ مدد دی اور خود بھی میرے ساتھ نہایت سلوک و مہربانی سے پیش آتے رہے بلکہ یہ اُنھین کی کوشش کا نتیجہ تھا ۔ کہ مجھے اُنکے ہمراہ تبت جانے کی اجازت ملی ۔ پس جب اُنھون نے مجھسے باب ہذا کے لکھنے کی فرمایش کی تو مین نے اسکو محض باعث فخر ہی نہین سمجھا بلکہ اسکو اپنا ایک ایسا فرض سمجھا جسکا انجام دینا موجب خوشی تھا اِس صورت مین مجھے امید ہے کہ ناظرین اس کتاب مین باب مذکورۂ بالا کے لفافہ کو بیجا تصور نفرمائینگے ۔

گرلامان دھاتا ۔ یا میمونام نیمبری ۔ یا صرف میمو ۔ جیسا کہ اہل تبت اختصار کے ساتھ اسکا نام لیتے ہین برفستانی چوٹیون کا ایک مجموعہ ہے جسمین ہندوستان سررشتہ پیمایش کے حال کے تیار کیے ہوے نقشون کے بموجب بلندترین چوٹی ۲۵۳۵۰ پچیس ہزار تین سو پچاس فیٹ بلند ہے ۔ اور باقی دیگر چوٹیان ۔ ۲۲۸۵۰ بائیس ہزار آٹھ سو پچاس ۔ ۲۲۶۵۰ بائیس ہزار چھ سو پچاس ۔ اور ۲۲۲۰۰ بائیس ہزار دو سو فیٹ بلند ہین یہ کوہ گرانبار نیپال اور کماؤن کی سرحد کے گوشہ شمال و مغرب کے قریب مین واقع ہے ۔ مگر کلیتاً تبت کی عملداری مین شامل ہے ۔ اور

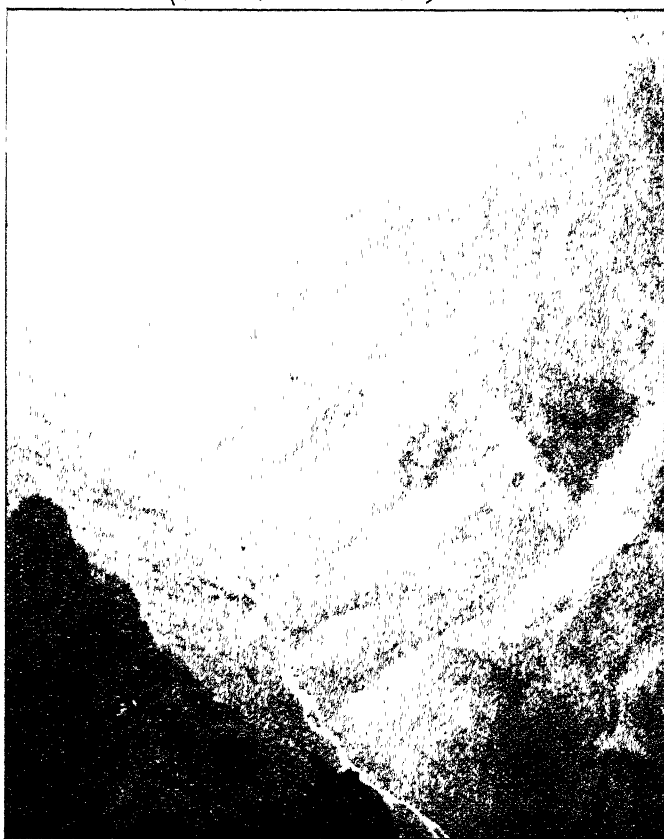


(ہمالیہ پہاڑ کا منظر گرلا ماندھاتا کے میدان سے)

غالباً اِن کل پہاڑونمین جو ملک مذکور مین واقع ہین بلند ترین ہے - جہانتک راقم کو علم ہی
اِس سے پیشتر کسی نے اِس پہاڑ پر چڑھنے کی کوشش نہین کی - نہ اسکے متعدد گلیسیرون کا
حال دریافت کرنے کی کوشش کی تھی - لیکن ہمین کلام نہین کہ اسکا سبب پولیٹیکل
مشکلات تھین - نہ کہ راستہ کی دشوار گذاریان -

مین ٹکلاکوٹ سے ۱۸ جولائی ۱۹۰۵ء کو معہ الکس صاحب اور ہنری برگرل
صاحب کے جو شہر Courmayeur (کورمایئر) کے رہنے والے
ہین (جو کماؤن کے پہاڑون کے چڑھنے مین میرے ہمراہ تھے) اور معہ چھ

(وادی کا منظر رخ جانب مشرق سے ہے)



بھوٹانیون کے ۔ جو گریانگ سے براہ درہ لیپولیکھ ہمارے ساتھ آئے تھے روانہ ہوا ۔ اور دریا کرنالی کے کنارہ کنارہ ۔ جو کوہ ہمالیہ کے سلسلہ واقع نیپال سے گذرتا ہوا بالآخر گنگا مین جا ملتا ہے چلا ۔ اور ہم زور آور سنگھ کے مقبرہ سے گذرتے ہوے ۔ ایک عظیم الشان پشتۂ کوہ کے نیچے پہونچے ۔ جو پہاڑ مذکورۂ بالا کے مغرب کی جانب واقع ہے ۔ لیکن چونکہ ہمین ابھی تک اِن چوٹیون کے مجموعہ کو کبھی صاف طور پر دیکھنے کا اتفاق نہوا تھا ۔ نہ ہمنے اِسکی بلند ترین چوٹی ہی دیکھی تھی ۔ اِس سبب سے ہمارا اِس خاص پشتۂ کوہ کی طرف آنا محض قیاسًا تھا ۔ مجھے یہ بھی بیان کر دینا چاہیے کہ اِس سال موسم بہار مین وسط ہمالیہ کے مقامات کی دیکھ بھال کرنا ایک مشکل کام تھا ۔ کچھ اِس سبب سے کہ تقریبًا ہر وقت ابر رہتا تھا ۔ اور کچھ اِس سبب سے کہ جملہ پہاڑ ایک سے نظر آتے تھے ۔ یہان کوہ البس اور کوہ قاف سے بھی زیادہ کسی نئی چوٹی پر چڑھنے کی کامیابی اِس بات پر منحصر ہے ۔ کہ وہ کچھ فاصلہ سے اچھی طرح نظر آجائے ۔ اسلیے کہ جہان ایک مرتبہ پہاڑ پر ۔ یا اُسکے دامن مین جا پہونچے ۔ پھر اکثر چڑھنے والے کو آگے کا کچھ پتا نہین لگتا ۔ اگر ہمکو گرلا مان دھاتا درہ لیپولیکھ سے صاف نظر آجاتا ہے تو ہم اُسپر چڑھنے کا راستہ جلد دریافت کر لیتے ۔ اور اِس صورت مین ۔ ہم مین اسقدر دم باقی رہتا ۔ اور اسقدر وقت اور توشہ ہمارے پاس ہوتا ۔ کہ مجھے یقین ہے ۔ کہ ہم ضرور اپنی آخری کوشش مین کامیاب ہوتے ۔ اور مسٹر گراہم سے جو بیس برس ہوے کابرو پہاڑ پر ۔ چوبیس ہزار فیٹ تک چڑھے تھے سبقت لیجاتے ۔

ہم نے اس پشتۂ کوہ پر۔ جیسا کہ نقشۂ ملفوفہ سے ظاہر ہے ۔
دوپہر کو چڑھنا شروع کیا۔ اور چھ بجے شام تک سیدھے اور ظاہر الانتہا
پہاڑی ڈھالون پر چڑھتے رہے۔ اُسوقت ہم۔ تقریبًا انیس ہزار فیٹ کی
بلندی جو تکلاکوٹ سے قریب چھ ہزار فیٹ کے ہوگی طے کر آئے تھے۔
یہ ایک نہایت آسان چڑھائی تھی۔ اور میرے پاس کچھ بوجھ بھی
نہ تھا۔ پھر بھی میرے سر مین سخت درد تھا۔ میرے ساتھ کے گائیڈز کو
تو ظاہرا۔ اس مقام کی بلندی سے۔ کوئی تکلیف نہ تھی۔ لیکن چھوُن قلی
مشکل سے آپہونچے تھے۔ اور سب کے سب کم و بیش دردسر اور تنفس سے
پریشان تھے۔ چنانچہ جب انسے کہا گیا۔ کہ وہ پہاڑ کے نیچے چلے جائین
اور وہ رات اور دو دن وہان بسر کرین۔ تو وہ بہت خوش ہوئے۔ اور اُنکے
دم مین دم آیا۔

ہمنے اپنا ممیری قسم کا ڈیرہ۔ جو چھ فیٹ لمبا۔ چار فیٹ چوڑا تین فیٹ
اونچا۔ اور کوئی ساڑھے چار پونڈ وزن مین تھا۔ جلدی سے نصب کیا۔
اور گو اُسوقت سورج کے ڈوبنے کا ایک نہایت شاندار سمان تھا۔ لیکن
مین شام کے کھانے مین بھی اپنے ساتھیون کا شریک نہوا اور فورًا کھسککر
اپنے کیسۂ خواب مین داخل ہوگیا۔ اُس روز رات کے وقت مطلع صاف
تھا۔ اور سردی زیادہ تھی لیکن صبح کو ابر گھرا ہوا تھا۔ اور پہاڑی پر بادل اُترے آتے
معلوم ہوتے تھے۔ چونکہ میری طبیعت ہنوز صاف نہ تھی اسلیے یہ طے پایا۔
کہ روانگی مین جلدی کرنے کا کوئی نتیجہ نہین ہے۔ بہتر ہوگا کہ مین ایک دن اور

آرام کرلون - مگر وہ دن بھی کچھ عجیب شاندار دن تھا - ہماری پہاڑی کی برف
جو ہمارے سر پر سیدھی کھڑی تھی اور نیپال اور کماؤن کی عظیم الشان چوٹیان
بادلون نے چھپا رکھی تھین - مگر مغرب کی جانب اکیس ۲۱ میل کے فاصلہ
پر کامٹ کی چوٹی پچیس ہزار چار سو تینتالیس ۲۵۴۴۳ فیٹ بلند - جڑ سے لیکر چوٹی
تک اسطرح صاف نمایان تھی - کہ گویا وہ ایک عظیم الشان مینار ہے -
جو گڑھوال کے درہ نیتی مین - بغرض حفاظت قایم ہے - اور نیچے کی طرف
جہان تک نظر کام کرتی تھی ایک مرتفع میدان پھیلا نظر آتا تھا - جسکی شمالی جانب
گنگاری نام چوٹیان تھین - اور اُنسے آگے چلکر شمال و غرب کی جانب
ایک سلسلہ پہاڑون کا نظر آتا تھا - جسپر کہین کہین برف پڑی تھی - یہ غالبًا
وہ پہاڑ تھے جو دریاے سندھ کے سرچشمون کو وادی ستلج سے جدا کرتے
ہین -

یہان ہمنے (ھکس کے) اس تھرمامیٹر یعنے آلہ مقیاس الحرارت
کو جوش دیا - جو سررشتہ ٹرگنامیٹریکل سروے کے سپرنٹنڈنٹ نے مسٹر شیرنگ
کو بطور عاریت دیا تھا - تو برف کا پانی ۱۶۹ درجہ سے ۰ء۱۷ فیرن ہائٹ
پر کھولتا نظر آیا جس سے تیئیس ہزار ۲۳ فیٹ کی بلندی مراد تھی - لیکن درحقیقت
ہم لوگ ابھی اسقدر بلندی پر نہین پہونچے تھے - علی ہذا جب ہمنے ۲۲ جولائی
کو اپنی جاے قیام پر پگھلی ہوئی برف کو جوش دیا - تو وہ ۱۶۵ درجہ پر کھولتی
نظر آئی - جس سے پچیس ہزار چار سو ۲۵۴ فیٹ کی بلندی مراد تھی - یہ پہلے سے
بھی زیادہ لغو نتیجہ تھا - اسلیے کہ پیمایش زاویہ کے حساب سے گرلامان دھاتا

کی بلندی سطح سمندر سے صرف پچیس ہزار تین سو پچاس فیٹ ہے - اِس حساب کا یہ قاعدہ ہے - کہ ۱۷۶ درجہ سے اُنیس ہزار نوسو فیٹ کی بلندی مراد ہوتی ہے - اور جس بوائلنگ پائنٹ یعنے نقطہ جوش سے درجوں کی شمار کی جاتی ہے - اُس سے ایک درجہ کی کمی بلندی مین پانسو فیٹ کی بیشی ظاہر کرتی ہے -

صبح کے وقت دونون گائیڈون نے - پہاڑی مذکور پر - برف کے پہلے گنبد تک چڑھ کر - کچھ دیر تک اِدھر اُدھر دیکھ بھال کی - مگر ابر کے سبب اُنھین یہ نظر نہ آیا - کہ وہ کہان ہین اور کہان تھین - اور اس طرح ہمارا ایک دن اور مفت ضایع ہوا -

دوسرے روز (۲۰ جولائی کو) ہم آدھی رات کے کچھ دیر گذرنے بعد ہی جاگ اُٹھے - لیکن اسقدر بلندی پر چا بنانا - ایک ایسا کام نہین ہے جسمین دیر نہ لگے - چنانچہ دو بجے تک ہمنے اس سے فرصت نہ پائی زان بعد باوجودیکہ سخت سردی تھی - ہم آخر ڈھال تک نہایت آہستہ آہستہ چڑھا کیے - وہان پہونچکر - ہمنے رسیان لین اور کربیون پہن لیے - اور برف کے ایک سیدھے گنبد پر چڑھنا شروع کیا - کچھ دیر بعد ہم چیذنگا فون کی طرف سے مڑکر شمال کیطرف چڑھتے چلے جاتے تھے کہ یکایک بہت نیچے فاصلہ پر - ہمکو رکس تال نظر آیا - اور خود ہم اسوقت اسی پہاڑی کے ایک بازو کی آڑ مین تھا جسپر ہم کھڑے تھے - روشنی کے لیے لالٹین جلانیکی

ط Boiling Point

ع برف پر چلنے کے جوتے

ہمیں مطلق ضرورت نہ تھی اسلیے کہ چاندنی خوب کھلی ہوئی تھی - آہستہ آہستہ اور چپکے چپکے صبح ہوتی جاتی تھی - اور وادیوں سے تاریکی دور ہونی شروع ہوئی تھی - کہ یکایک نیپال کی ایک عظیم الشان چوٹی پر اول ہی اول شعاع آفتاب نظر آئی - یہ چوٹی جنوب و مشرق کی جانب بہت دور تھی - اور کل قرب و جوار کی چوٹیوں سے سر بلند معلوم ہوتی تھی - یہ شاید دھولاگری نامے چوٹی تھی - جو چھبیس ہزار آٹھ سو چھتیس ۲۶۸۳۶ فیٹ بلند ۱۸۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے -

لیکن جب ہم پہاڑ کی چوٹی پر پہونچے تب ہمکو ایک سخت نا امیدی پیش آئی - اور یہ معلوم ہوا - کہ جس چوٹی پر ہم چڑھ رہے تھے وہ ان سب میں بلند ترین چوٹی نہ تھی بلکہ ظاہرا وہ چوٹی تھی - جسکی بلندی نقشہ میں بائیس ہزار دو سو فیٹ کی ظاہر کی گئی ہے - ہمارے مقابل میں - ایک عمیق گھاٹی کے اُس پار جہان - ایک سفید براق گلیسیر[۱] کا پانی جارہا تھا ایک دوسری بڑی پہاڑی تھی جسپر سے اصلی چوٹی کو راستہ جاتا تھا - اس چوٹی پر دو راستوں سے پہونچنا ممکن تھا - ایک اس گلیسیر کی راہ سے جو نیچے تھا - اور دوسرے اسی پہاڑی پر سے جسکا ابھی ذکر ہوا مجھے چند وجوہات سے یہ دوسرا راستہ پسند تھا - اس پہاڑی پر ظاہرا بیس ہزار (۲۰۰۰۰) فیٹ کی بلندی تک قلی ہمارے ساتھ جا سکتے تھے اور برف کے نیچے سے نیچے کھیتوں میں کہیں چٹانوں میں ٹھہرنے کا ٹھکانا کر سکتے تھے - اس پہاڑی پر نہ برف کے

---

[۱] برفستانی چشمہ

ڈھلکنے کا خوف تھا نہ پتھرون کے گرنے کا - چڑھائی بھی آسان تھی - اور سب سے بڑھ کر یہ بات تھی - کہ میرا خیال تھا - کہ گلیسیر کے درزاور شگافون مین ٹکراتے پھرنے کے مقابلہ مین - اِس راستہ مین کم تکلیف تھی - مگر مین اتنا ضرور الضافاً کہون گا کہ ایلکس کو دوسرا راستہ پسند تھا - اس صورت مین اسکے سوا اور کیا ہوسکتا تھا - کہ ہم اُلٹے پھرین - چنانچہ ہم اپنی

(جنوبی جانب کے پہاڑ کا نقشہ جو اوپر سے کھینچا گیا تھا - گرلامان دھاتا کا
جنوبی مغربی راستہ نیپال کے پہاڑ فاصلہ پر)



جا قیام پر اُتر آئے اور یہان آکر کچھ کھانا کھایا - پھر ڈیرہ اور سامان باندھ

نیچے کو روانہ ہوے - گائیڈز پر بوجھ بہت تھا - مگر یہ سوچے تھے - کہ نیچے پہونچکر قلی مل جائینگے - جو ہمارے انتظار مین ٹھہرے ہوے ہونگے - اثناء راہ مین مین نے ایک برھل کو گولی سے زخمی کیا - مگر وہ بھاگ گیا ایلکس نے اپنا بوجھ رکھکر اُسکا تعاقب بھی کیا مگر ناکامیاب رہا - جب ایلکس برھل کے پیچھے دوڑا گیا تو مین نے اُسکا بوجھ لیکر چلنا چاہا مگر ان آسان ڈھلوان راستون پر بھی جہان ہم اسوقت چل رہے تھے مجھے وہ بوجھ لے چلنا سخت مشکل تھا - اور بوجھ بھی مساکر کے سو پونڈ ہوگا -

دامن کوہ کے قریب ہی ہمکو قلی ملگئے - اور ہمنے اپنا کل بوجھ بہت خوشی کے ساتھ اُنکے سپرد کیا - پھر دونون گائیڈز تین قلی ساتھ لیکر - مٹی کا تیل اور سامان رسد وغیرہ لینے کے لیے تکلا کوٹ کو واپس گئے - اور مین تین قلی ساتھ لیکر آگے کو بڑھا - اگلی پہاڑی کے نیچے اُس چشمہ کے پہلو مین ڈیرہ کیا جو گرلا مان دھاتا کے گلیسیر سے جاری تھا - راستہ مین مین نے ایک گوا (Goa) کا شکار بھی کیا جو ایک عجیب چوڑی تھوتھنی کا جانور از قسم غزال ہے جو تبت مین ہوتا ہے -

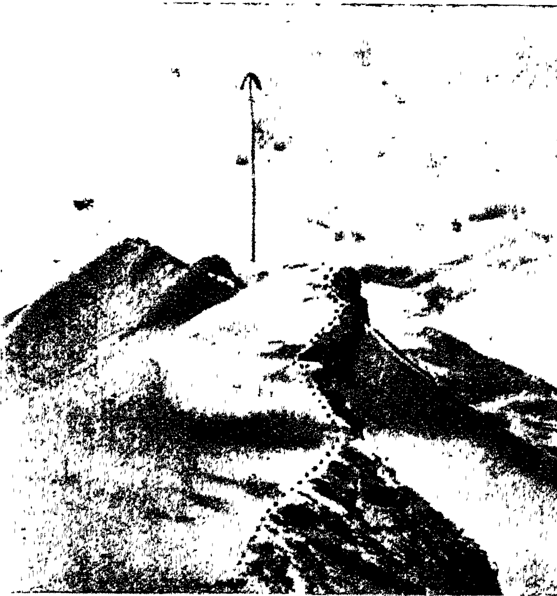
اس رات کو مین بلا شرکت غیرے اس ممیری قسم کے ڈیرہ مین ۱۲ گھنٹہ تک خوب سویا دوسرا دن بھی بے شغلی مین خوب چین سے گذرا - تین بجے کے قریب گائیڈز بھی بڑی منزل طے کر کے اور کل سامان رسد جو مسٹر شیرنگ نے مہیا کر دیا تھا ہمراہ لیکر واپس آئے - اِنھین آئے ہوے ہنوز کچھ دیر نہوئی تھی - کہ برھلون کے ایک جھنڈ کے پیچھے جو ہمارے سر پر ہی

ایک ڈھلوان مقام پر چر رہا تھا۔ فوراً روانہ ہو گئے اور رات ہو جانے پر بہت سا تازہ گوشت لیکر جو نہایت غنیمت تھا واپس آ گئے۔

دوسرے روز صبح آٹھ بجے۔ ہم پانچ قلیوں کو ساتھ لیکر روانہ ہوئے (قلیوں نے اس بات پر بہت اصرار کیا۔ کہ ایک قلی کو سامان وغیرہ کی حفاظت کے لیے ڈیرہ پر چھوڑ دینا چاہیے) اور ایک پہاڑی پر جو مثل اسی پہاڑی کے تھی۔ جسپر ہم اول مرتبہ چڑھے تھے۔ سہ پہر کے ساڑھے تین بجے تک چڑھتے رہے۔ اسوقت ہم برف کے اُس پہلے تودہ پر پہونچے جس سے ہمکو پانی دستیاب ہو سکتا تھا۔ پہلے کی طرح اس مرتبہ بھی میرا سر درد سے پھٹا جاتا تھا۔ لیکن راستہ کے سیر و تماشوں نے طبیعت کو اُس سے مالوف کر دیا تھا۔ ہمنے ستلج کو بھی صاف طور پر دیکھا۔ کہ پچھم کیطرف ملک تبت کے مرتفع میدانوں سے گذرتا ہوا۔ نشیب کے سلسلہ کوہ ہمالیہ کی راہ سے۔ پنجاب کے میدانوں مین پہونچنے کے لیے بہا جا رہا ہے۔

پہلے کیطرح ہمنے پھر قلیونکو نیچے بھیجدیا اور یہ کہدیا۔ کہ دو بلکہ تین روز تک ہمارے واپس آنے کی امید نہ رکھیں۔ مگر درحقیقت ہمکو پانچ روز تک اُنکا دیدار نصیب نہوا۔ اسمرتبہ ہم ایک نہایت بلند مقام پر شب باش ہوئے یہ مقام بلحاظ اس چوٹی کی بلندی کے جسکو سررشتہ پیمایش نے بائیس (۲۲۰۰۰) ہزار فٹ بلند قرار دیا ہے۔ میرے خیال مین تئیس (۲۳۰۰۰) ہزار فیٹ بلند ہوگا۔ باینہمہ یہاں سردی زیادہ نہ تھی۔ اور اُس سے تو بہر حال کم تھی۔ جو ہمکو نندا دیوی کے مقام پر۔ ایک رات جون کے مہینہ مین اُنیس (۱۹۰۰۰) ہزار فیٹ کی بلندی پر

گرلامان دھاتا کی چوٹی کا منظر



سہنی پڑی تھی۔ میری طبیعت ہنوز درست نہ تھی ۔ اور اس سبب سے ہم ۲۳ تاریخ کو صبح کے پانچ بجے تک اپنے مقام سے روانہ نہو سکے۔

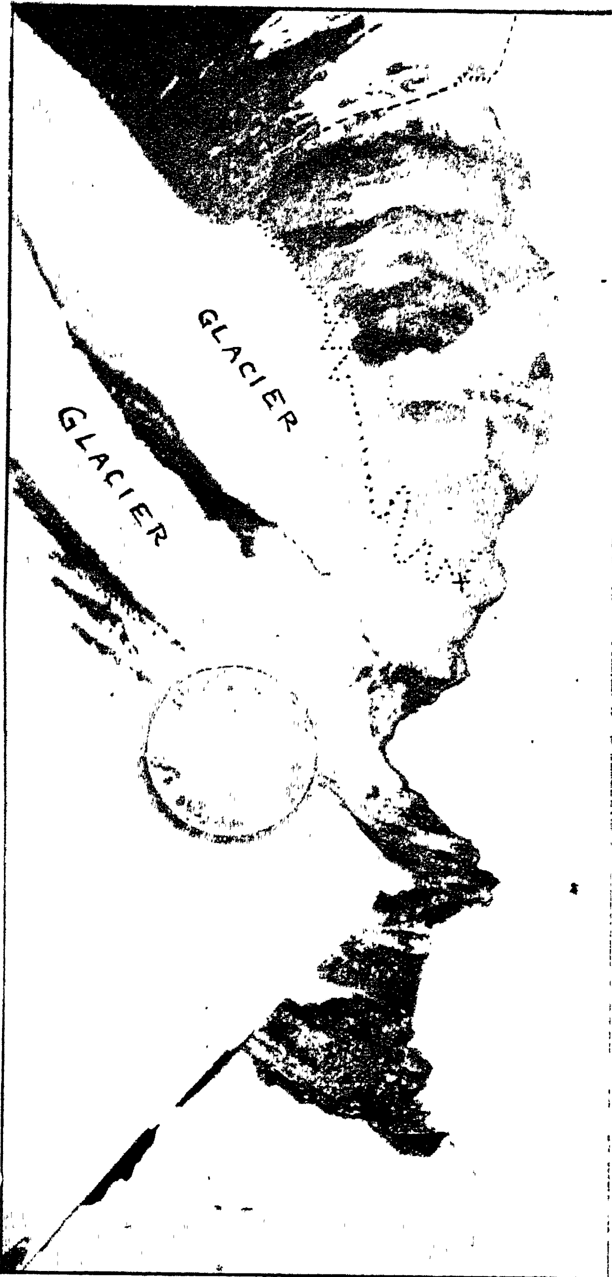
برف بہت اچھی حالت مین تھی ۔ اور چڑھائی بھی شروع مین آسان تھی ۔ لیکن جتنی امید کی جاتی تھی اُس سے زیادہ دور نکلی ۔ ہم اپنا ڈیرہ اور کیسۂ خواب اپنی جاء قیام پر چھوڑ گئے تھے اور صرف دو روز کا کھانا اپنے ساتھ لے گئے تھے ۔ اور بوجھ ہلکا ہونے کے سبب سے یہ سمجھے تھے ۔ کہ ہم خوب چڑھتے چلے جاتے ہین ۔ دو بجے کے قریب ہم ایک مقام پر پہونچے جو سطح سمندر سے کم از کم تیئیس ہزار فیٹ[۲۳۰۰۰] بلند ہوگا ۔ یہان سے ہماری نگاہ اُس چوٹی کے اوپر سے ہو کر گذرتی تھی جو نقشہ مین بائیس ہزار دو سو فیٹ[۲۲۲۰۰] بلند واقع ہے ۔ اور جو گرلامان دھاتا کے گلیسیر کے دوسری جانب واقع ہے ۔ ہمارے سامنے ہی اس پہاڑ کی ایک

(گرلامان دھاتا کے شمالی مغربی جانب پہاڑ کی ۲۲۲۰۰ فیٹ بلندی کا منظر)



گھاٹی میں اُترنے کا راستہ تھا جو بہت کم ڈھلوان تھا۔ اور وہاں سے پھر ایک چڑھائی شروع ہوئی تھی جو اصلی چوٹی کا۔ جو ہنوز دور معلوم ہوتی تھی راستہ تھا ـ

سہ پہر کے وقت کے معمولی - ڈراؤنے بادل جمع ہوتے جاتے تھے اسلیے اس بات پر خوب مباحثہ ہوا - کہ اب ہمیں کیا کرنا چاہیے - اگر آگے بڑھتے تھے تو ہم کو رات بالکل ایک کھلی پہاڑی پر - جو غالباً چوبیس ہزار فیٹ بلند ہوگی - ایسی حالت میں بسر کرنی پڑتی تھی - کہ ہمارے پاس نہ اوڑھنے کو ہوتا - نہ بچھانے کو - صرف دستانے اور کمربان پہنے ہوتے ہنری کی یہ راے ہوئی کہ گھاٹی میں اُتر چلیں اور برف میں گڑھا کھود کر رات بسر کریں مگر ایلکس کی اور میری راے میں یہ بہتر معلوم ہوتا تھا - کہ ہم اس پہاڑ کے جنوبی ڈھلوان سے اُتر کر ان



(سورج کے طلوع ہونے سے پیشتر گلاان دھا کی چوٹی اور برفستان گلاان دھا کا منظر)

چٹانون مین شب باش ہون ۔ جو نیچے کی طرف کچھ فاصلہ پر برف مین سے نکلی ہوئی نظر آتی تھین ۔ اور دوسرے روز گرلامان دھاتا کے گلیسیر[۱] اور پہاڑ مذکور کی جنوبی ڈھال کی طرف سے چلکر۔ اس چڑھائی کو ختم کرین (جسکی ہمارے دل مین نہایت اُمنگ تھی)۔

اس گھاٹی پر ہم قریب تین بجے سہ پہر کو ہونچے ۔ اور اسوقت ہمنے نیچے اُترنا شروع کیا۔ ہم ایک ایک کرکے ۔ اور اپنی کلھاڑیون کو خوب برف مین گاڑتے ہوے اُترتے تھے ۔ کیونکہ یہ ڈھال ۔ ہماری خاطر خواہ تھا۔ شروع مین کوئی ہرج واقع نہین ہوا۔ اور تین یا چارسو فیٹ تک ہم اُسی انداز سے اُتر بھی گئے ۔ مین نے ایلکس کو اُسکی رسی کی لمبائی بھر نیچے کو اُترجانے دیا ۔ اور ہنری مجھے اوپر سے خوب سنبھالے رہا ۔ لیکن جب ہی مین ہنری کی رسی کو ذرا ڈھیلا کرنے کی غرض سے مُڑا ۔ تب ہی مجھکو اوپر کی طرف ایک سنسناہٹ کی آواز معلوم ہوئی ۔ اور بات یہ تھی ۔ کہ تازہ برف ۔ جو پُرانی اور مضبوط برف کی تہ پر پڑی ہوئی تھی وہ اُسپر سے کھسک گئی اور ہم برف کے لڑھکنے کے باعث ہوے ۔ ہنری چت لیٹ گیا اور اُسنے اپنی کلھاڑی کو برف مین خوب مضبوط گاڑ کر اپنی جگہ پر جما رہنا چاہا لیکن وہ ٹھیک میرے سر پر آیا ۔ اور مجھے بھی بڑے زور کے ساتھ میری جگہ سے ہٹا دیا ۔ اور جبکہ مین ایلکس کے پاس سے بہ سرعت لڑھکتا ہوا نکلا ۔ تو مجھے اُسکا ہاتھ اپنے کوٹ کی پشت کے قریب محسوس ہوا اور ہم

[۱] برفستانی چشمہ

ساتھ ساتھ نیچے پہونچنے - اسوقت طبیعت کی کچھ عجیب کیفیت تھی -
دماغ بالکل صاف تھا - اور بجاے اسکے کہ کوئی خوف یا وسوسہ ہو طبیعت
اس بات کی مشتاق تھی - کہ دیکھیے اب کیا ہوتا ہے - اس ایک یا دو منٹ
مین جو ہمارے اوپر سے نیچے تک پہونچنے مین گذرے - دل مین ایسے
آہستہ آہستہ خیالات آتے تھے - کہ گویا وقت معدوم اور فی نفسہ کوئی
شی نہین لیکن وہ نیچے پڑا ہوا گلیسیر اور چٹانین جو ٹھیک اسکے اوپر تھین -
اسطرح بے تحاشا ہمارے طرف کو دوڑی آتی تھین جسطرح کہ آتی ہوئی ریل
کا انجن جتنا قریب آتا جاتا ہے - اُتنا ہی بڑا معلوم ہوتا ہے - مجھے خوب یاد
ہے - کہ مین نے اسوقت اپنا برف مین لگانے کا چشمہ اس خوف سے
اُتار کر پھینکدیا - کہ مبادا چٹانون پر پہونچکر میری آنکھ کو کوئی نقصان پہونچے -

تھوڑی ہی دیر مین جو ایک مدت مدید معلوم ہوتی تھی - مین نے ایلکس کو
ایڈروائیٹ ایڈروایٹ کا غل مچاتے سنا - مین جانتا تھا کہ وہ کہین پر میرے
دائین طرف ہے - اور ہمکو امن کی جگہ پہونچانے کی کوشش
کر رہا ہے - اسے ایک نالی برف سے بھری نظر آتی تھی - اور وہ سمجھتا تھا -
کہ ہم اس سے بخیریت پھسلکر - اور جو چٹانین سب سے پہلے اثناء راہ مین ہین انکے پاس سے
گذر کر برف کے اُس تختہ پر پہونچ جائینگے جو بہت دور نیچے نظر آتا تھا لیکن مین سواے اسکے
کہ حتی الوسع پھسلتی ہوئی برف کی سطح پر جا رہا ہون - اور کیا کر سکتا تھا - اتنے مین مین نے ایک
ایسا پلٹا کھایا کہ میرا سر نیچے کی طرف ہوگیا - اور مجھے چند گز کے فاصلہ پر کچھ چٹانین

لہ Adroit

نظر آئین - جنکے دوسری طرف اُتر جانے کا موقع تھا - پھر مجھے معلوم ہوا کہ مین برف کی ایک لہر کے ساتھ اوپر کو اُٹھا - اور ہنری کے ساتھ جو کسی طرح میری رسی مین لپٹ گیا تھا - نیچی نیچی چٹانون کے دوسری طرف جا پڑا - ہم لوگ اسوقت درحقیقت لڑھکتی ہوئی برف کے اوپر سے لڑھکتی ہوئی برف پر ہی جا پڑے - اسلیے ہماری رفتار مین چندان رکاوٹ نہ تھی - اور نہ گرنے کا ہمین کوئی صدمہ معلوم ہوا - لڑھکتے ہی چلے گئے - اِس مرتبہ میری رسی میری گردن مین لپٹ گئی - مگر اسکا کھول لینا آسان تھا - اب ہم پھر ایک مرتبہ اور بھی زیادہ بلندی سے گرے - اور مین سمجھا تھا کہ یہ آخر مرتبہ ہے - کہ یکایک میری رسی میرے سینہ پر اِس زور سے کس گئی - کہ مین سخت حیران تھا - اور مین ایسے جھٹکے کے ساتھ رُکا جس سے میرے کل جسم کا دم بھجکر نکلگیا - لڑھکنے والی برف کچھ دور تک پھیلکر خود بخود - ملایم برف پر جسکا ڈھال کم تھا - رُک گئی - ہنری مجھسے اوپر کی طرف آدھا برف مین گڑا ہوا تھا - اور ایلیکس داہنی جانب کو مجھسے کچھ فاصلہ پر تھا - چونکہ مین ان دونون سے ہلکا تھا - اسلیے میرا خیال ہے کہ مین اُنکی بہ نسبت لڑھکنے والی برف پر خوب جما رہا - دونون گائڈ ہنوز بے حس و حرکت پڑے تھے - اور رسی کے سخت جکڑ جانے سے مجھے اسقدر تکلیف تھی - کہ مین نے اُسے کاٹ ڈالا - پھر مین نے ایلیکس[1] کو آواز دی - اور اُسنے رنجیدگی کے ساتھ جواب دیا - کہ تمنے رسی

---

[1] ایک انگریز کا نام ہے -

کیون کاٹ ڈالی - وہ اس خیال سے کہ بوجھ کم ہو ریشم کی بنائی تھی - اور ہم اسکو بڑی احتیاط سے رکھتے تھے - پھر مین ہنری کی طرف چلا جس نے ہنوز حرکت نہ کی تھی - مگر اسکا دم ہم سب سے زیادہ پھولا ہوا تھا -

اب اثر خلاف شروع ہوا (یعنی سردی کا اثر ہونے لگا) اور میرے ٹخنے آسیمین لڑنے لگے - ہم وہان سے کھسک کر قریب کی چٹانون پر اس امر کا جایزہ لینے چلے گئے - کہ کسکے اور کہان چوٹ آئی ہے - ایلکینس کے توکہین نام کو بھی چوٹ نہ تھی - مگر میرے اور ہنری کے کہین کہین خراش تھی لیکن ٹوپیان اور کلھاڑیان تینون کی نذار دتھین - اور ان دونون کا ایک ایک کرمپان Crampon بھی ٹوٹ گیا تھا - ہم کم از کم ایکہزار فیٹ نیچے جا پڑے ہونگے - پس ہمارا اسطرح بچ جانا ایک کرشمہ تھا - میری دانست مین ہمارا ہمالیہ کے سیدھے کھڑے پہاڑون کی ڈھلوان برف پر سے دن بھر کی تابش آفتاب کے بعد اُترنے کا قصد کرنا ہی بیجا تھا - خصوصًا ایسی حالت مین - جبکہ وہان کے ڈھال جیسے کہ نظر آتے ہین اس سے زیادہ سیدھے ہوتے ہین - کوہ ایلپس کی کیفیت اسکے برعکس ہے - اور کوہ قاف کی درمیانی حالت ہے -

دونون آدمی بڑی ہمت کے ساتھ فورًا ہی پھر کلھاڑیان تلاش کرنے روانہ ہو گئے - اور مین باحتیاط تمام باقیماندہ ڈھال پر سے اُن چٹانون کی طرف اُترا جہان ہم شب باش ہونا چاہتے تھے - راستہ مین مجھے ایک ٹوپی پڑی ملی لیکن باقی ٹوپیون کا کچھ پتہ نہ تھا - کچھ تلاش کے بعد مجھے

چٹانون کا ایک چھوٹا سا چبوترہ ملا - جسکے اوپر ایک بڑی سی چٹان آدھی دور تک چھجے کے طور پر آگے کو نکلی ہوئی تھی - یہان پر مین نے ایک جانب کو ہوا کی روک کے لیے ایک نیچی سی دیوار بھی پتھرون کی چُن لی - قریب آٹھ بجے کے دونون آدمی بھی کلھاڑیان لیکر آگئے - یہ اُنکا ایک بڑا عمدہ کام تھا - اُسروز ہمارے ڈنر[1] (شب کے کھانے مین) صرف سارڈین مچھلی کا ایک بکس اور ایک ٹکڑا چاکولیٹ کا تھا جسپر پانی پھر گیا تھا - جو زاید کپڑے ہمارے پاس تھے اُنکو ہمنے پہن لیا اور سردی کے سبب سے رات کو سُکڑ کر پڑ رہے - مگر مجھے نیند نہ آتی تھی اور بڑی کم بختی یہ تھی - کہ میرے پاس تمباکو بھی بہت تھوڑا تھا -

۲۴ - جولائی کی صبح کو - ہم کو یہ معلوم ہوا - کہ گلیسیر تک پہونچنے کے لیے ہمین پہلے چند گلیان چٹانون کی اُترنی پڑینگی - اور چونکہ کچھ وقت ہمارا ٹوپیون کی تلاش مین صرف ہوا اسلیے ہم ساڑھے چھ بجے تک روانہ نہو سکے - اسوقت ہم گرلا مان دھاتا کے گلیسیر کے اوپر کے حصہ کیطرف روانہ ہوے - تھوڑی ہی دیر بعد ہمین تمازت آفتاب ستانے لگی - ملیس نے مجھسے نہایت فراخ حوصلگی سے اِس بات پر اصرار کیا کہ مین اُسکی ٹوپی پہن لون - اُسنے اور اُسکے بھائی نے بنیان پہنے اور رومال سر سے لپیٹ لیے - گلیسیر مین جا بجا شگاف اور درزین تھین لیکن داہین باہین مڑتے مڑاتے چلنے سے اِسپر چڑھنا آسان تھا - اور برف بھی سخت تھی - ہم حتے الوسع

[1] انگریزی کھانے کا نام

(گرلامان دھاتا پر ۲۴ و ۲۵ جولائی کی قیام گاہ)



جلد جلد چلے جاتے تھے اور وہ بلندی جلد ختم ہوتی جاتی تھی - لیکن جوف
گلیسیر کی گرمی ناقابل برداشت تھی - اور دو بجے پر- ایلکس کے سر مین
دھوپ کی وجہ سے اسقدر درد ہونے لگا- کہ وہ چلنے کے لایق نرہا-
ہمنے اُسے ایک چھوٹے سے گرے ہوے برف کے ٹکڑونکے سایہ مین بٹھا دیا - اور
یہ کہا - کہ کچھ دیر سو جانے کی کوشش کرو - ایلکس کا اسطرح بیمار ہوجانا-
اُسکی شومی قسمت اور ہمارے سفر کے حق مین سخت بدنصیبی کا موجب تھا
ہم یہ سمجھے ہوے تھے - کہ ہم رات ہونے سے پہلے چوٹی پر پہونچ جائینگے
اور دوسری طرف کی ڈھالون پر کچھ دور تک اُتر بھی جائینگے - اور پھر رات کو

لالٹینون کی روشنی مین اپنے پیرون کا کھوج لگاتے ہوے نیچے تک پہونچ جائینگے۔ لیکن ایلکس کی طبیعت ایسی خراب تھی۔ کہ نہ وہ تنہا واپس جانے کے لائق تھا۔ نہ ہمین یہ پسند تھا۔ کہ ہم اُسے ایسی حالت مین چھوڑکر چلے جائین اور اُسکو ہماری واپسی کا انتظار کرنا پڑے۔ ہنری نے فوراً رات بسر کرنے کے لیے برف مین گڑھا کھودنا شروع کیا۔ اسطرح رات بسر کرنا۔ اُسے خوب آتا تھا۔ مگر خود اُس کا یہ حال ہے۔ کہ نہ اُسے کبھی سردی ستاتی ہے نہ تکان۔ مین نے چاہا۔ کہ ہنری کی کچھ مدد کرون۔ لیکن اسقدر بلندی پر جو میرے خیال مین تیئیس ہزار فیٹ سے زاید ہوگی۔ مجھے یہ ایک بڑا بھاری کام معلوم ہوتا تھا۔ اور یہ کہنا بھی خالی از دلچسپی نہوگا۔ کہ یہ مقام بہرحال وہ بلندترین مقام ہے جسپر شاید ہی کسی نے رات بسر کرنے کا قصد کیا ہو۔ ونیز یہ کہ ہم مین سے کسی کو پہاڑ کی اُن بیماریون کی علامتین بھی ظاہر نہین ہوئین۔ جو سدا ہوتی رہتی ہین۔ مثلاً ناک کان مین سے خون نکلنا۔ جنکو حال مین ایک مصنف نے ازراہ ظرافت گمس کے نام سے نامزد کیا ہے۔ اس صورت مین ہمارے اور مسٹر ڈبلیو ڈبلیو گریہم کے تجربات جو ان کو کبرو پہاڑ کے چڑھنے کے وقت حاصل ہوے۔ بالکل یکسان ہین۔

ہمارا توشہ تقریباً ختم ہوچکا تھا۔ اسلیے اُس روز رات کے کھانے کی ناغہ کی گئی۔ مین نے اپنی پٹیان پیرون سے لپیٹ لین۔ اور اسی کو تہ کرکے ٹھنڈی زمین پر بچھا لیا۔ اور دل مین یہ امید کرلی۔ کہ

چھت تو ہم سب پر نہ آپڑیگی - مین نے خواب مین دیکھا - کہ مسٹر شیرینگ نے ایک چوکھونٹی خاکی رنگی ہوئی گاڑی پانی بھرنے کی گرم کپڑون سے ملبب ہمارے پاس گلیسیر پر بھیجی ہے - مگر جب وہ آکر پہونچی - تو اسمین سوا ے موزون کے اور کچھ نہ نکلا - اور گاڑی بان نے باوجود میرے بہت کچھ سخت و سُست کہنے کے بھی یہ ضد نہ چھوڑی کہ ہم مین سے ہر ایک کو صرف ایک ہی ایک جوڑا ملنے کا حق ہے - مجھے سردی بہت معلوم ہوتی تھی اسلیے مین نے اِن آدمیون کو بھی ۲۵ تاریخ کی صبح کو دو بجے ہی سے جگادیا -

ناشتے کے لیے ہمارے پاس سامان ہی بہت تھوڑا تھا - اسلیے ہم آدھ ہی گھنٹہ کے عرصہ مین لالٹینون کی روشنی مین چل نکلے - اور ایک برف کے تودہ کے بڑے بڑے شگافون مین ہوکر راستہ دیکھتے بھالتے چلے جاتے تھے - تقریبًا ایک گھنٹہ کی چڑھائی کے بعد ایک ایسے بڑے شگاف پر ہمارا گذر ہوا - جسکی دوسری جانب برف کی بالکل ایک دیوار سی کھڑی تھی - یہان ہمکو رُک جانا پڑا - اور گو ہم نے دو جگہ سے اسمین سے گذرنے کی کوشش بھی کی لیکن تھوڑی دیر مین یہ بات ظاہر ہوگئی کہ ہمین صبح کا انتظار کرنا چاہیے - دن نکلنے پر ممکن ہے کہ اِسکے آس پاس کوئی راستہ ملے - میرا یہ حال تھا - کہ مجھے دم بہ دم سردی زیادہ ستاتی جاتی تھی - اور مین اپنے آپ مین ایک قدم بڑھانے کی قوت نہ پاتا تھا - میری دانست مین میری یہ حالت رات کی نیند نہ آنے

اور کھانا نہ ملنے کے سبب سے تھی نہ کہ بلندی مقام کی وجہ سے جو چوبیس ہزار فیٹ سے کچھ زیادہ ہوگی لیکن چونکہ میرا بیرد میٹر Barometer ایک مہینہ پیشتر نیپال کے نمیانامے گلیسیر پر ٹوٹ چکا تھا۔ اس سبب سے میرے پاس اِس امر کے صحیح اندازہ کرنے کی کوئی سبیل نہ تھی کہ ہم کس قدر بلندی پر پہونچ چکے تھے۔ چوٹی یہان سے قریب معلوم ہوتی تھی۔ اور دونون گایڈز اِس بات پر مصر تھے۔ کہ ہم چوٹی سے صرف تین سو میٹر کے فاصلہ پر ہین۔ مگر میرے ذاتی خیال مین۔ ہم چوٹی سے کوئی پندرہ سو ۱۵۰۰ فیٹ کے فاصلہ پر تھے۔ لیکن جیسا کہ مین پہلے بیان کر چکا ہون میرا بارومیٹر پہلے ہی ٹوٹ چکا تھا اور تھرمامیٹر کے جوش دینے کی

(گرلامان دھاتا کے برفستان کا سامنے کا رُخ۔ اور اُسکی مغربی بڑی گھاٹی ۲۵ جولائی ۱۹۰۵ء)



کوششون مین مجھے سخت شرمناک ناکامیابی رہی - ہنری اس بات پر زور دیتا تھا کہ ثابت قدم رہو - اب اگر اُلٹے پھر چلے اور چڑھائی ختم نہ کی تو نیچے پہونچکر تمکو سخت افسوس ہوگا - اسکا ایک قدرتی بنا بنایا جواب یہ تھا - کہ اب اگر اُلٹے نہ پھرے - تو پھر نیچے پہونچنا ہی نصیب نہوگا -

چنانچہ چار بجے ہم نیچے کی طرف اُلٹے پھرے - باقیماندہ چڑھائی ایک تندرست شخص کے لیے ختم کرنا کچھ بڑا کام نہ تھا - اِسلیے کہ اس راستہ سے پہاڑ مذکور واقعی دشوار گذار نہین ہے - مگر ہمکو دو دن آدھے پیٹ کھانا کھاکر چڑھتے ہوگئے تھے - اور دو راتون کو کچھ اوڑھنا بچھانا میسر نہ آیا تھا -

گرلامان دھاتا کے برفستان سے اُس کا منظر



مجھ مین تو بالکل دم باقی نہ تھا - اور ہلکیس کا حال کچھ بہتر نہ تھا - مگر اسکا دردسر ہنوز رفع نہوا تھا - رہا ہنری - اسکی بابت یہ کہنا واجب ہے - کہ وہ صرف آگے جانے کو تیار ہی نہ تھا - بلکہ میرے انکار سے اُسے سخت رنج ہوا - اُس کا بس چلتا - تو وہ یقیناً اکیلا ہی چوٹی پر جا پہونچتا -

تین گھنٹے کے اندر ہم گلیسیر چھوڑ اُسکے دائین جانب کی مورین پر ہو لیے - اور جو کچھ تھوڑا بہت کھانا بچ رہا تھا وہ یہان ہمنے ختم کیا اور دو گھنٹے خوب سوئے - پھر مورین مذکور سے جو کبھی ختم ہی ہوتا معلوم ہوتا تھا - نیچے کی طرف اُترے - اور پھر گلیسیر سے جو چشمہ جاری تھا - اُسکے کنارے کنارے اُترتے رہے - حتیٰ کہ سہ پہر کے چار بجے ہم اُس مقام پر پہونچے - جہان ۱۲ تاریخ کو ہمنے قیام کیا تھا - یہان ہم کو قلیون کے مل جانے کی امید تھی - مگر اُنکا کہین پتا نہ تھا - اور چونکہ ہمارا ڈیرہ اور سامان رسد - اور سند قلین وغیرہ یہان سے چار پانچ ہزار فیٹ کی بلندی پر اُس پہاڑ پر تھین - جو مغرب کی جانب واقع ہے - اسلیے ہم وہان سے بلداک کی جانب بڑھے - اور پھر وہان سے سیکنگ کو جو ایک فرودگاہ ہے چلے - یہان ہم ساڑھے ۹ بجے رات کے پہونچے - اور راستہ بھر یہی سوچتے آئے کہ وہان پہونچکر کس کھانے کی تیاری کا حکم دینگے -

Moraine ¹

ایک ہفتہ ہمارا پہاڑ پر صرف ہوا - اور بہت سی مصیبتین جھیلنے کے بعد صرف اتنا ہوا - کہ اِس پہاڑ پر چڑھنے کے لیے سیدھے راستہ کا پتا لگا سکے - اکثر لوگ دریافت کیا کرتے ہین کہ پہاڑ پر چڑھنے مین کیا کیا لطف ہے - سر مارٹین کان وی[1] نے اس سوال کے جواب دینے کی کوشش کی ہے - اور مین اُنکا مدمقابل نہین بننا چاہتا - ہان اگر پہاڑ پر چڑھنا ایسا ہی بیہودہ شغل ہے جیسا کہ اکثر لوگ بتلاتے ہین - تو پھر چڑھنے والے ہمیشہ کیون یہ سوچتے رہتے ہین - کہ اب کس پہاڑ پر چڑھینگے اور اس شغل کو چھوڑکر (Croquet) کا کیون نہین شوق کرتے -

---

[1] Sir Martin ConveYa

تیرھوان باب

ملک تبت کے مذہب اور گورنمنٹ کا بیان

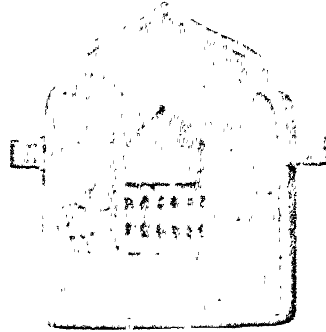
کلیسا تبت کے روحانی پیشوا۔ ایک توٹاشل ہمپو (شگاتیسی)[1] کے لامائے اعظم ہین۔ جنکی عمر ۲۴ سال کی ہے۔ اور گو انکے ملکی اختیارات کم ہین۔ مگر روحانی معاملات مین ایک رکن سمجھے جاتے ہین۔ اور دوسرے وِلاے لاما ہین۔ جو کلیسا اور نیز سلطنت کے امورات کے۔ حاکم بالادست ہین۔ یہ ابھی تک نابالغ ہوتے رہے ہین۔ چنانچہ پچھلے چار وِلاے لاماؤن کی عمر ۱۱ سال۔ اور اٹھارہ اٹھارہ سال کی ہوئی ہے۔ اس سبب سے یہان پر ایک نائب سلطنت یا مختار سلطنت کی ضرورت ایک دوامی ضرورت تھی۔ اور جو شخص مختار یا نائب سلطنت ہوتا تھا اُسکا مطلب اِسی مین نکلتا تھا۔ کہ وہ نابالغ جو اُسکی حفظ وحمایت مین ہو کبھی سن بلوغ کو نہ پہونچنے پائے۔ وِلاے لاما کی وفات پر اُسکی روح کسی نوزائیدہ بچہ کی شکل مین دوبارہ ظاہر ہوتی ہے۔ مگر تماشا یہ ہے۔ کہ وہ بچہ عموماً کسی امیر خاندان کا ہوتا ہے۔ ٹیدان گیاٹسو[2] موجودہ وِلاے لاما نے۔ حفظ ماتقدم کے طور پر۔ اپنے نائب یا مختار سلطنت کو ذائقہ زہر چکھایا۔ اور خود اسطرح بچکر

---

[1] Tashilhumpo Shigatsi [2] Tulidun Gyatso

اب تیس برس کی عمر کو پہونچا ہے - یہ پہلا ہی ولاے لاما ہے - جسکو گذشتہ صدی مین - سن بلوغ تک پہونچنا نصیب ہوا ہے۔
تبت مین عام شخصون کی روح - تبدیل قالب کرتی ہے - یعنی مختلف قسم کے قالبون مین داخل ہوتی ہے - اور ولاے اور تاشے لاماؤن اور دیگر اشخاص کی روحین - صرف تبدیل جسم کرلیتی ہین - تبدیل قالب اور تبدیل جسم کے درمیان جو فرق ہے - اس سے ہر شخص کو آگاہ ہونا چاہیے - اسلیے کہ جبتک کسی کو بودھ مذہب کے اصول جو تبت مین رائج ہین - اور لاماؤن کی - تعلیم و تلقین کی - چند بالائی باتین بھی معلوم ہون - اُسوقت تک تبت جانے کا لطف آدھا رہجاتا ہے - یہ ملک روے زمین کے تمام ملکون سے زیادہ تر - قیود مذہبی مین گرفتار ہے - یہان کے دیوتا - ودیت (رب النوع ورشیاطین) - تعداد - اور خونخواری کے لحاظ سے ہندوستان کے دوملین (بیس لاکھ) دیوتاؤن کے رقیب ہین - اور انتظام ملکی پوجاریون کے ہاتھ مین ہے - لاماؤن کی مداخلت بغیر - یہان ایک ادنے کام بھی نہین ہوسکتا - بلکہ کوئی کام ہی نہین ہوسکتا -

زنقرئی تعویذ جو بدن مین پہنا جاتا ہے اس لوتے سے چھوٹے چھوٹے برتنون مین پانی ڈالا جاتا ہے
جو قربان گاہون مین بتون کے سامنے رکھے رہتے ہین گھنٹہ جسکو عام طور پر لاما لوگ مندرون مین
استعمال کرتے ہین دستہ پر جو چہرہ بنا ہوا ہے وہ دیکھنے کے قابل ہے)



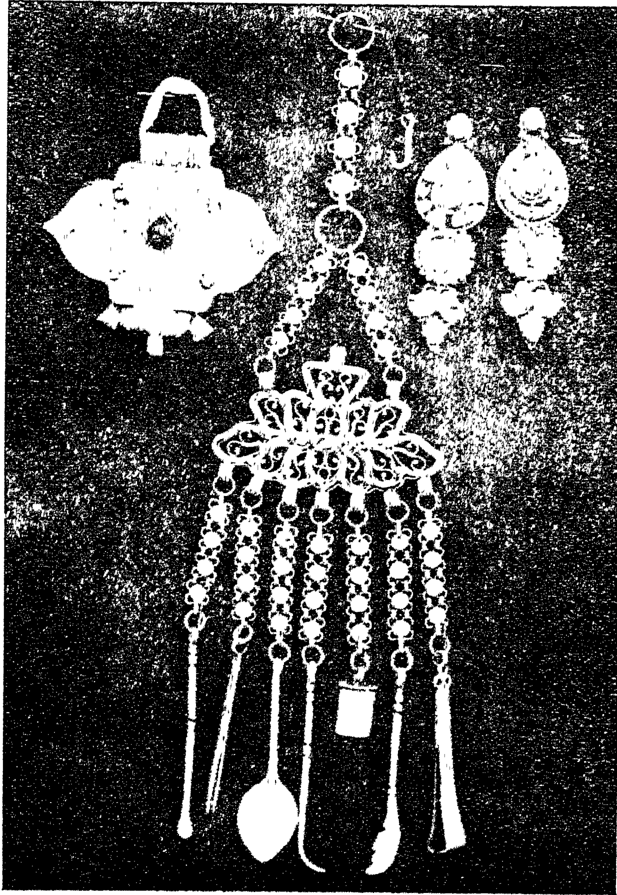




مہاتما بودھ۔ جنھون نے۔ سکندر اعظم کے حملہ سے جو
۳۲۷ء مین قبل از پیدائش حضرت مسیح ہوا تھا۔ کم از کم پچاس برس پیشتر
رحلت فرمائی۔ ہندوستان مین شہزادہ گوتم کے نام سے پیدا
ہوے تھے۔ اور بیان کا ہر مقام جو مہاتما موصوف کے حالات
زندگانی سے کچھ بھی تعلق رکھتا ہے۔ تمام دنیا کے بودھون کی نگاہ
مین۔ نہایت متبرک سمجھا جاتا ہے۔ مہاتما موصوف کی جاے ولادت
کپل وستو ہے۔ جو نیپال اور سرکار انگریزی کی حد پر واقع ہے۔ اور
کسیا کے مقام پر جو وہان سے کچھ دور نہین ہے۔ اور ممالک متحدہ
کے ضلع گورکھپور مین واقع ہے آپ نے انتقال فرمایا۔ مگر تعجب یہ ہے کہ
اہل تبت کسیا کو آسام مین بتلاتے ہین۔ اور اسی خیال سے وہان کی زیارت
کو جاتے ہین۔ حالانکہ اسمین شک نہین کہ یہ صریح اُنکی غلطی ہے۔ گیا
کے مقام پر مہاتما موصوف نے درجۂ بودھ حاصل کیا۔ یعنی بودھی کے درخت
کے نیچے بیٹھکر جو ہندوستان کا معمولی پیپل کا درخت ہے۔ آپ نے اپنا
فلسفہ منضبط کیا اسکی یادگار مین تبت کے پیلی ٹوپی والے لاما درخت
مذکور کی زرد رنگ کی لکڑی کی تسبیح کام مین لاتے ہین۔ جو سُرخ
ٹوپی والے لاماؤن کی تسبیح سے۔ جو کلیساء مقررہ کے حلقہ سے خارج
ہین۔ اور جنکی تسبیح بھورے رنگ کی ہوتی ہے۔ صاف پہچانی جاتی
ہے۔ مہاتما موصوف نے بنارس کے ہرنون کے جنگل۔ (سرناتھ) مین اپنے
آئین کی وعظ مین لوگون کو تلقین کی۔

تاشے لامانے ۔جو ۱۹۰۶ء کے موسم سرما مین ۔ہندوستان کی سیر وسیاحت کو آئے تھے ۔ کوئی مقام ایسا باقی نہین چھوڑا۔جو مقلدان مذہب بودھ کی نگاہ مین عزیز ہو۔اور جسکی زیارت اُنھون نے نہ کی ہو۔ اور ہمین شک نہین ۔ کہ آیندہ کچھ دنون مین ہی ۔اور لوگ بھی اِن کی تقلید کرینگے ۔اور جسقدر کہ راستے صاف ہوتے جائینگے ۔ اُسی قدر لوگ وسط ایشیا کے ہر حصہ سے اُن متبرک مقامات کی زیارت کو آیا کرینگے ۔جو زمانہ سابق کی یادگارون سے پُر اور مالا مال ہین مقام گیا کے بودھی کے درخت کے قریب ہی وہ مقام ہے ۔جہان پر دختران مارا شیطان نے ۔ بودھ مہاراج کو اپنے نازو کرشمہ دکھائے تھے اور اپنے اوپر فریفتہ کرنا چاہا تھا ۔اور وہ جوان سے بڈھی عورتون کی شکل کی ہوگئی تھین ۔پھر اِسکے قریب ہی وہ مقام ہے ۔ جہان پر برہما نے ۔اُس واعظ اعظم سے یہ درخواست کی ۔ کہ آپ اپنے اصولون کا عوام الناس کو وعظ سنائیے اور جہان ہنوز وہ تالاب موجود ہے ۔جسمین مہاراج نے کشف حاصل کرنے کے بعد غسل فرمایا تھا۔ یہین آپ کے چلنے مین ۔آپ کے نقش پا سے کنول کے پھول اُگ آئے تھے ۔ وہ گپھا بھی اِس مقام کے قریب ہے جسمین آپ گیان ۔ (علم ودانش) کی چھ برس تک لاحاصل تلاش کرنے کے بعد چلے گئے تھے اور جہان آپکو بشارت ہوئی تھی ۔کہ گیا کو واپس جاؤ ۔وہان بالآخر تم اپنی تلاش وکوشش مین کامیاب ہوگے ۔

(چاندی کا تعویذ اور بالیان و دیگر زیورات جو عورتین پہنتی ہین)



مہاراج بودھ کے خیالات فلسفیانہ Idialist قسم کے تھے ۔ جیسے کہ ابتداء علم فلاسفہ سے ہر فلاسفر کے ہوتے آئے ہین ۔ وہ اپنی وعظ مین فرمایا کرتے تھے ۔ کہ دنیا مین کوئی شے

حقیقی اور موجود بالذات نہین ہے - بلکہ - جیسا کہ انسان کا خیال ہوتا ہے - اُسکے موجب ہر چیز صورت اختیار کر لیتی ہے - اور انسان کے خیال مین ہی اُسکا وجود ہوتا ہے - یہ اصول قرار دیا کہ جب آگے بڑھے تب تین متبرک چیزون تک دسترس ہوتا ہے اور وہ تینون چیزین یہ ہین - مرتبہ بودھ آئین اور کلیسا - لفظ آئین سے مہاتما بودھ کے قول کے موجب - انسان کے - رنج و تکلیف کا مسئلہ مراد ہے - وہ فرماتے ہین - کہ جدھر نظر ڈالیے - اُدھر یہ ہی نظر آتا ہے - کہ جسطرح شعلے ہمیشہ اوپر کی جانب بلند ہوتے ہین - اسی طرح انسان رنج و الم برداشت کرنے کے لیے پیدا ہوا ہے - پس قانون مذکور چار اعلیٰ درجہ کے اصولون پر مشتمل ہے - اوّل یہ - کہ زندگانی در رنج لازم و ملزوم ہین - دوسرے یہ کہ کل رنج و عذاب کا موجب خواہشات نفسانی ہے - تیسرے یہ کہ خواہشات کو مغلوب کیے بغیر دُکھ سے نجات نہین ہوتی - اور چوتھے یہ کہ آٹھ انگ والا دھرم ہے - دُکھ سے چھٹانے کی قابلیت رکھتا ہے - اور دھرم کے وہ آٹھ انگ یعنے آٹھ ارکین یہ ہین -

۱	ڈرہ یا یشورش	(اعتقاد)
۲	پریوجن	(عزم)
۳	بانی	(قول)
۴	کرم	(عمل)

۵ شدہ جیون (زندگانی صالح)

۶ پرشاریہ (سعی واجب)

۷ شدہ اتما (نفس مطمئنہ)

۸ من (تصور)

بقول غالب

پھر چاہتا ہے دل وہی فرصت کہ رات دن
بیٹھا رہے تصور جانان کیے ہوے

ان کل باتون کی تائید مین دس احکام ہین -

۱ اھنسا قتل نہ کر-

۲ چوری نہ کر-

۳ پراستری گون (زنا) سے باز رہ -

۴ جھوٹی گواہی نہ دے -

۵ نشہ آور چیزون سے اجتناب کر-

۶ بے وقت کھانا نہ کھا -

۷ زیور پہننے اور خوشبو لگانے سے پرہیز کر-

۸ اونچی جگہ پر نہ بیٹھ-

۹ دنیوی خوشیون - مثل گانے بجانے وغیرہ کی خوشیون سے دور رہ-

۱۰ سونا چاندی پاس نہ رکھ-

قانون کی ہدایت یہ ہے - کہ زندگانی سے مراد غم ہے - اور

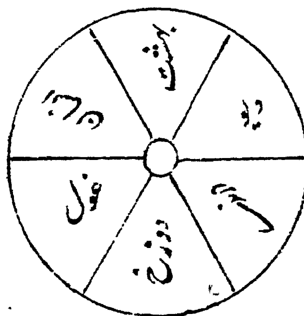
ہر ذی روح کی زندگانی - علی الدوام ہے - یعنی ایک زندگانی کے ختم ہوتے ہی - دوسری کے آغاز ہونے کی غرض سے پھر جنم لینا پڑتا ہے اس زندگانی کا دائرہ پچھلی زندگانی کے نیک و بد اعمال کی کیفیت پر منحصر ہے - یہ کرم کی ترازو مین جسکے سیاہ و سفید پلڑے ہین تولے جاتے ہین -

کرم کا قانون فولاد کی طرح سخت ہے - اسکے بموجب ہر ایک کو اسطرح جنم لینا پڑتا ہے - جسطرح کوئی کسی جانور کو ہانکے لیے جاتا ہو - اور اُسے یہ خبر نہو کہ وہ کہان جا رہا ہے - نتیجہ یہ نکلتا ہے - کہ جو بچہ خوشی منانے والے مان باپ کے پیدا ہوتا ہے - وہ دراصل اُنکا نہین ہوتا - نہ اُسے اپنے والدین کی بُرائی بھلائیون سے کچھ ترکہ ملتا ہے - بلکہ وہ کسی دوسرے کی روح ہوتی ہے - جو دوبارہ پیدا ہوتی ہے - اور جسکو والدین سے کچھ تعلق نہین ہوتا - بلکہ محض دنیا مین پیدا ہونے کی غرض سے - انھین کچھ دیر کے لیے اپنا مان باپ بنا لیتی ہے - یہ وہ منطقی قضیہ ہے - جو اہل یورپ کے قانون نسب اور طرز خیال کے بالکل خلاف ہے - پھر اِسکے بیان - ۱۲ کڑیون کی ایک زنجیر ہے جسمین بار بار جنم لینے اور تناسخ ارواح کے اسباب بیان کیے گئے ہین -

انکی جڑ تین برائیان بیان کی جاتی ہین - کام کرودھ اور موہ (شہوت غضب - جہل) علی ہذا زندگانی کے چھ طبقے ہین - جنمین بُرے بھلے کامون کے بموجب دوبارہ پیدائش ہوتی ہے - وہ طبقات زندگانی یہ ہین -

۱ بہشت ۔	۵ پریت ۔ غول صحرائی ۔ جنکی چھوٹی چھوٹی آنکھین ۔ اور حلق ہوتے ہین ۔
۲ دیت ۔ آسر ۔	
۳ منش (انسان)	
۴ پشو ۔ حیوان ۔	۶ دوزخ ۔

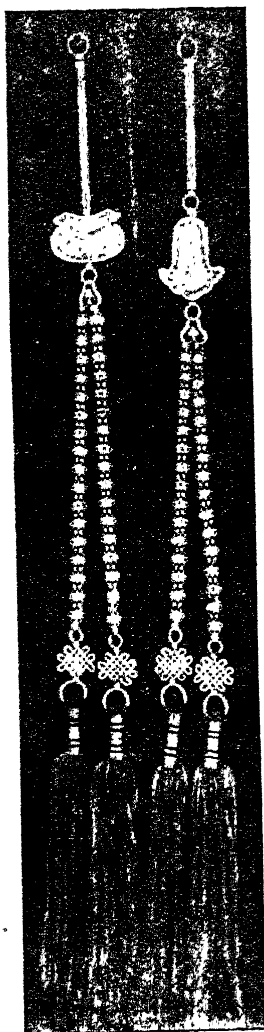
ان کل طبقات زندگانی کا ایک نقشہ پہیے کی شکل کا بنا یا گیا ہے یہ پہیا ۔ تبت کے ملک مین ۔ جو ایک عجیب المخلوق عفریت کی قید بلا مین گرفتار رہے ۔ اکثر دیکھنے مین آیا ہے ۔ اور ٹھوکر کی خانقاہ مین ہمنے بھی دیکھا تھا ۔ طبقات مذکورۂ بالا کی ذیلی تقسیم مین ۔ کل مخلوق کا مذکور ہے ۔ جو ایک چھوٹے سے دائرہ کے گرد ۔ جسمین ۔ جہل و شہوت و غضب کی شکل ۔ مور ۔ فاختہ ۔ اور سانپ کی شکل کی بنی ہوئی ہے ۔ گھومتی رہتی ہے ۔ اور یم ۔ جسے تبت کی زبان مین (شنجی ZhinJi) کہتے ہین ۔ دوزخ کے سرے پر ۔ مردون کا جج بنا ہوا ۔ اسلیے کھڑا ہے ۔ کہ انکے کامون کو تولے ۔ اور انکے دوبارہ جنم لینے کی بابت فیصلہ کرے ۔



موہ یا جہل ۔ وہ شے ہے ۔ جو بار بار جنم لینے کا موجب ہے اور جو اسکو کرم کے پھندے سے چھوٹنے نہین دیتا ۔ اسکے برخلاف راہ راست سے

تعلق رکھنے والے - علم و دانش - گیان - انسان کو - نروان کے -
اس درجہ بے گناہی کے حاصل کرنے کی ہدایت کرتے ہین - جسکی بدولت

(کرنپھول (ساخت لہاسا) جنمین ریشمی پھندنے لگے ہوتے
ہین جو عورتین پہنتی ہین)



انسان کل خواہشات اور خیالات
بد پر غالب آکر - ہمیشہ کی زندگی
اور موت کے جنجال سے
چھوٹ سکتا ہے - اور ارہت[1]
ہوکر قیامی رتبہ کا درجہ حاصل کرتا ہے -
دیوتاؤن کے لوک یعنی مقامات
بہشت - اٹھائیس ہین - انمین سے
کہین دوبارہ جنم ہونا ممکن ہے
لیکن اگر کوئی ایسے طور پر زندگانی
بسر نہ کرے - جو اسکے شایان حال
ہے - تو کرم - اُسے کسی نیچے کے
درجہ مین - مثل انسان - یا دیتون
کے درجہ مین کھینچ لیتا ہے -
بلکہ فی الحقیقت خود مہاتما بودھ
کو - بیس[2] مرتبہ آندر کی حیثیت سے
اور چار مرتبہ برہما کی حیثیت سے

[1] Arhat

جنم لینا پڑا۔ اور اندر بودھ کا چتر بردار ہے ۔ اور برھما جام بردار۔ جسکے ساغر مین شراب زندگانی یعنی آب حیات بھرا ہوا ہے ۔ مگر مہاتما بودھ درجہ نردان حاصل کرنے پر نعمتہاے بہشتی کی حد سے گذرکر۔ بالآخر فنا کے انتہائی درجہ پر فائز ہوے ۔

علی ہذا ۔ آٹھ نرک دوزخ ۔ گرم۔ اور آٹھ سرد دوزخ ہین دوزخہاے سرد کا ایسے لوگون کے دلون پر۔ جو خود سرد ملک کے رہنے والے ہین ۔ جہان سردی بجاے خود ایک عذاب جان ہے ۔ بہت کچھ اثر ہوتا ہے ۔ ان دوزخون مین ۔ جو مردودون کے مسکن ہین ۔ جو سزائین اُنکو بھگتنی پڑتی ہین وہ اس تصریح کے ساتھ بیان کی گئی ہین ۔ کہ گویا اُنکی تصویر کھینچ دی ہے اور حضرات لاما ۔ بہ کشادہ پیشانی اُنکو اس کام مین لاتے ہین ۔ کہ جو دریوک ہین انھین ڈرائین ۔ اور اُنکے دل مین خوف پیدا کرین ۔ تاکہ اس خوف سے وہ لوگ بھی جنکے دل روپیہ کی محبت سے سخت ہو گئے ہین ۔ اپنے کیسۂ زر کھول دین ۔ اور پادریون کو نفع پہونچے ۔ اسلیے کہ پادری ہی تو وہ نوع بنی انسان ہین ۔ جو اُن کو آیندہ کی سخت تکلیفات سے بچنے کی راہ نجات بتا سکتے ہین ۔ بقول ایک انگریزی شاعر کے جسکا خلاصہ کلام یہ ہے ۔

مین تمھین وہ قصہ سناؤنگا جسکی ادنے سے ادنے لفظ پر بھی ۔ تمھاری روح سے آہ وزاری کی صدائین اُٹھ سکے ۔ اور تمھارا گرم خون سرد ہوکر جم جائیگا ۔ تمھاری دونون آنکھین ۔ سیارون کی طرح اپنے

حلقون سے باہر نکل پڑینگی۔ اور تمھارے گندھے ہوے بال جدا ہوکر۔ اسطرح کھڑے ہوجائینگے۔ جسطرح ساہی کے جسم پر کانٹے کھڑے ہوتے ہین

مذہب بودھ کے دو فرقے ہین۔ ایک جنوبی۔ دوسرا شمالی۔ پہلے فرقہ مین کل باشندگان۔ لنکا و سیام و برہما شامل ہین۔ اور دوسرے فرقہ مین وہ کل ملک جہان بودھ مذہب رائج ہے۔ مثل۔ چین۔ جاپان۔ اور تبت۔ جنوبی فرقہ والون کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ بہت کم انسان طرح طرح کی آفتون مین مبتلا ہونے سے۔ درجہ نزدان حاصل کرسکتے ہین۔ برخلاف اِسکے فرقہ شمالی کے عقیدہ کے بموجب۔ نجات کے اِس درجہ مبارک کا حاصل کرنا ہر شخص کے اختیار مین ہے۔

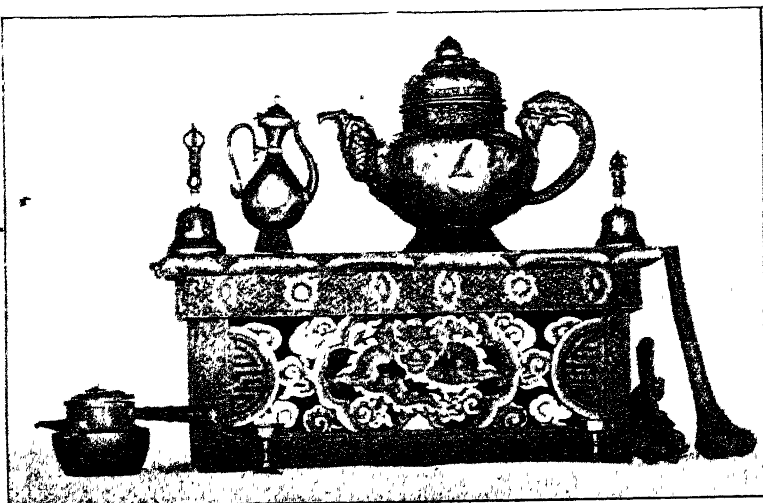
دنیا کو محض نمایشی اور غیر تسلی بخش سمجھکر ترک کردینے پر بھی۔ لوگ مہاتما بودھ کو۔ خدا قرار دیتے ہین۔ اسیلئے کہ کیا وہی ایک ایسے شخص نہ تھے۔ جو راہ نجات سے واقف تھے۔ اور جنھون نے اپنے عقائد ونیز اپنی ذاتی نظیر پیش کرکے انسان کو طرز زندگانی کی تعلیم دی تھی پس مہاتما موصوف کی ذات خداے قوی و رحیم و عظیم کے اوصاف حمیدہ سے موصوف ہے۔ اور عالم موجودات کی ہر شئے مین۔ جاری و ساری مانی گئی ہے۔ اور اِسکے جملہ اوصاف کا ہر رنگ شان الوہیت کی ایک جدا شاخ قرار دیا گیا ہے۔ نہ اِسلیے کہ وہ بجاے خود خدا ہے۔ بلکہ اِس غرض سے کہ لوگ اِس صفت خاص کی طرف خصوصیت کے ساتھ متوجہ ہون چنانچہ بودھ ہی۔ ہمہ تن نور۔ (امی تبھا) ہے اور بودھ ہی۔ غیر فانی۔ (امی تیوس)

ہے - پھر وہ قدیم ہے - لازوال ہے - حکیم حاذق ہے - غرضکہ ہزارہا بودھ ہین - اور یہ ابتدا ہے اُس مذہب کی جو ہمہ اوست کا مذہب ہے - اور جس مین تمام عالم بجاے خود - خدا مانا جاتا ہے -

اِن کے علاوہ بہت سے - بدھیست - یا وہ لوگ ہین - جو عنقریب درجۂ بودھ حاصل کرنے والے ہین - یعنے وہ دیوتا یا انسان ہین - جو از بس نیک و صالح ہین - اور جن کو نروان کا درجہ حاصل کرنے مین - صرف ایک سیڑھی پر قدم رکھنا اور باقی ہے - اور جن کی نسبت یہ سمجھا جاتا ہے - کہ وہ اگلے جنم مین - ضرور بودھ کا وہ مرتبہ حاصل کرینگے - جو نروان حاصل کرنے پر خداے برحق اور قادر مطلق کا مرتبہ سمجھا جاتا ہے - بلکہ بعض اوقات یہ - خود ذات بودھ ہمہ تن پاک کے نور و ظہور - یعنے اُس کے فرزند جگر بند سمجھے جاتے ہین - بعد کو فرقۂ نسوان بھی تنتریک عقیدہ والون کی کوشش سے اِس زمرہ مین داخل ہوا - اور دیوتاؤن کے لیے بیبیان تجویز کی گئین -

مذہب بودھ کے موجب جو تبت مین رائج ہے - تین دیوتا محافظ ایمان ہین - یہ ایک قسم کی تثلیث ہے - جو ہندوؤن کے ترموُرتی کے مشابہ ہے - جس مین - برہما بشن اور شیو شامل ہین وہ دیوتا یہ ہین -

(لوٹا معہ دیگر اشیاء جو قربانگاہوں مین بتوں کے سامنے استعمال ہوتی ہین)



(۱) بدھی - یعنی عقل کا دیوتا - (من جسری) جسکو ایک طرحکا (آپالو[۱]) کہا چاہیے - دائین ہاتھ مین تلوار مشکل سے مشکل عقدون کی گرہ کشائی کے لیے اور بائین ہاتھ مین علم و دانش کی کتاب لیے بیٹھا ہے - ہمنے اس دیوتا کی بہت سی مٹی کی مورتین کھوون مین پائین جو عابدون کے ہاتھ کی بنائی ہوئی تھین - اور جنسے اس دیوتا کا مقبول عام ہونا ظاہر ہوتا تھا -

(۲) بجلی اور گرج کا دیوتا - (وجراپانی) یہ مثل ہومر شاعر کے

[۱] Apolo

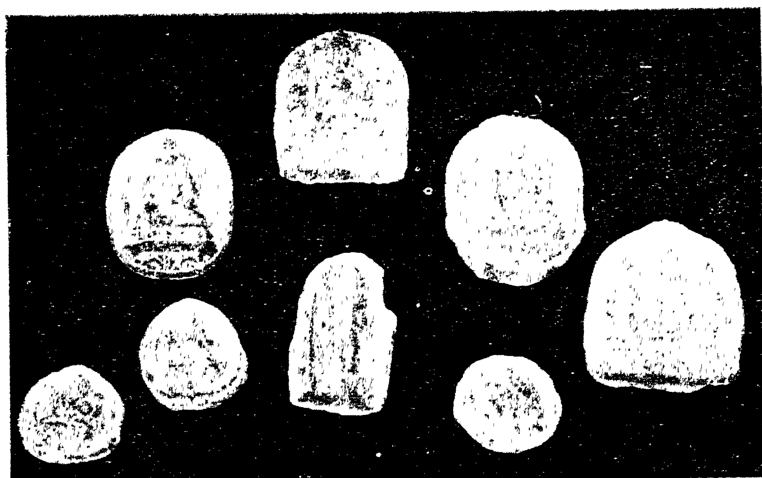
زی اس[1] کی ہے - یہ اس نام سے اسلیے موسوم کیا جاتا ہے - کہ یہ اپنے ہاتھ مین ایک بجلی کا گولا - جو ایک قسم کا ہتھیار ہے ہمیشہ لیے رہتا ہے - اس گولے مین - ایک بتّی یا بم لگی ہے - جو تاج کی شکل کی دو چیزون کو ملائے ہوے ہے - اس ہتھیار کی تاثیر سے کل شیاطین بھاگ جاتے ہین - اور یہ اسدرجہ پاک اور مقدس سمجھا جاتا ہے - کہ جو اصل گولا ہے - جو ہندوستان سے ہوا مین اڑتا ہوا آیا تھا - اور جواب لاہسا کے مقام پر - سیرا - (Sera) کی خانقاہ مین متمکن ہے - جسکی نقلین باقی کل گولے ہین - وہ گولا ملک تبت کے نہایت متبرک قدیم نشانون مین سمجھا جاتا ہے - اور والے لاما اور دیگر ارکین سلطنت کو ہر سال اسکی زیارت کرائی جاتی ہے یعنی وہ انکے پاس بھیجا جاتا ہے - اور وہ اسے تعظیماً کچھ دیر کے لیے اپنے سر پر رکھتے ہین -

(۳) رحم کا دیوتا - (آدی لوکتا) (Avalokita) یہ بودھ سراسر نور کا فرزند ہے - اِسکے چار ہاتھ - ۱۱ سر - اور ہزار آنکھین مانی گئی ہین - اور انسے مراد یہ ہے - کہ وہ ہر وقت انسان کے رنج و تکلیف کا نگران ہے - اور اُسکی مدد کے لیے ہاتھ پھیلائے ہوے ہے - اِسکی بی بی کا تارا نام ہے - وہ بھی رحم کی دیوی ہے - اور یہ دونون تبت کے کل دیوتاؤن مین قدرتی طور پر ہر شخص کو زیادہ تر عزیز ہین - یہ بھی یاد رکھنے کے لایق ہے - کہ شاہ سرسان گیمپو Sron Tsan Gampo کی جسنے تبت بودھ مذہب کو رواج دیا تھا - دو بیبیان تھین - انمین سے ایک

[1] Zeus

شہنشاہ چین کی دختر تھی - اور دوسری نیپال کے شاہی خاندان مین سے
تھی - اور آجکل ان ہی کی سفید و سبز تارا کے نام سے پرستش ہوتی ہے -
جب ملک تبت مین اس کثرت سے دیوتا ہین - تو ایک معمولی سیاح کو کیا
ضرورت ہے کہ وہ خواہ مخواہ اپنی طبیعت پر بار ڈالے - اور انکے نامون
کو یاد رکھے - پھر بھی انمین سے خاص خاص دیوتاؤن کے حالات
معلوم ہونے سے وہ باتین آسانی سے اُسکی سمجھ مین آجائینگی جنکا اور کسیطرح
سمجھ مین آنا محال ہے اور جو کتاب سر بمہر کا حکم رکھتی ہین - اور چونکہ تبت
مین مندر اس ملک کے عجائبات مین سے ہین - اور انمین بہت سی
ریشمی تصویرین ٹنگکا Tangka لگی ہوئی ہین - اور دیوارون پر بھی اکثر
تصویرین بنی ہوئی ہین - جنکی نسبت سمجھا جاتا ہے - کہ عوام الناس اور لاما
انکے حالات سے واقف ہونگے - اسلیے سیاح کے لیے یہ بھی ضرور ہے

(بتون کی مٹی کی مورتیان جو کثرت سے غارون مین ہوتی ہین)



کہ وہ اِنکے حالات سے آگاہ ہو۔ مگر ایک عجب بات جو یہان پر ہمارے دیکھنے مین آئی یہ ہے ۔ کہ کیا پوجاری ۔ اور کیا عوام ۔ دونون ۔ عموماً اپنے ملک کے دیوتاؤن اور اُنکی تصویرون کے حالات سے بیخبر ہین اور بہت ہی کم انمین ایسے ہین ۔ جو کچھ صحیح حالات بتا سکتے ہین ۔

اب جو آیندہ بودھ ہوگا ۔ یا جسے آنے والا مسیح کہنا چاہیے ایک اعلےٰ درجہ کا بودھستٰ ہے ۔ اِسکی تصویر ہمیشہ اِس وضع کی بنائی جاتی ہے ۔ کہ وہ اہل یورپ کی طرح پیر لٹکائے بیٹھا ہے ۔ و نیز یہ بات بھی یاد رکھنے کے لایق ہے ۔ کہ بودھ مذہب والون کو آیندہ آنے والے بودھ کا مغرب کی جانب سے تشریف لانے کا انتظار ہے یہ اپنے مقام بہشت سے ۔ جہان پر وہ اب ہے ۔ دنیا کی اصلاح کے لیے آئیگا ۔ خیال ہذا کی قدامت اور طرز اظہار ۔ درحقیقت تعجب انگیز ہے ۔

پلڈن شامو ۔ یا ہندوستان (Polden Chamo)

کی ۔ کالی ۔ ایک نہایت خوفناک اور خونخوار دیوی ہے ۔ اِسکی تین آنکھین ہین ۔ انسان کی کھوپری مین خون پیتی ہے ۔ اُسکے پارہ شدہ جسمون پر چلتی ہے ۔ کھوپریون کا تاج زیب سر ہے ۔ غضب کے دانت ہین ۔ گھوڑے کا زین سانپون کا ہے ۔ انسان کی تازہ اُتری کھال اوڑھے ہے ۔ اِس مرغوب الطبع لیڈی کا اہل تبت کی نگاہ مین ۔ یہ عزو وقار ہے ۔ کہ ہماری ملکہ معظمہ خلداللہ مکانہا کی نسبت کمال اظہار ادب کے

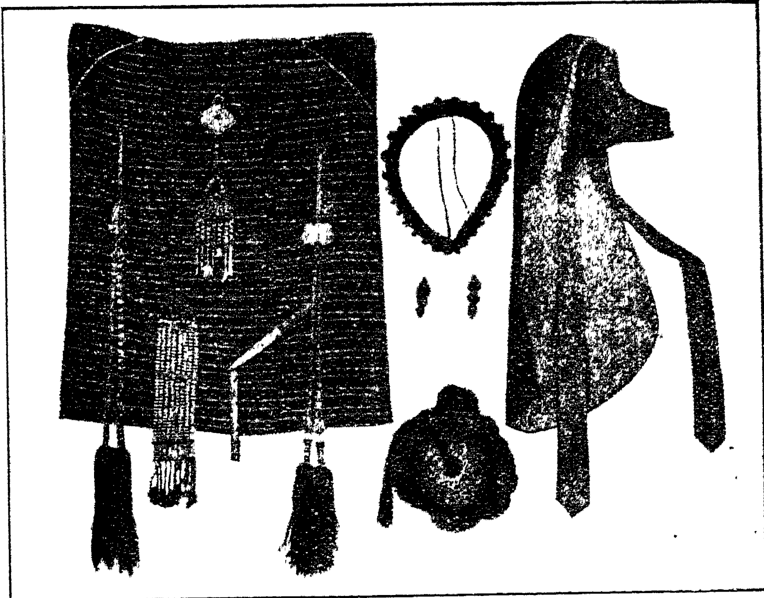
طور پر بالاتفاق یہ کہا جاتا ہے ۔کہ حضرت عالیہ کالی کا اوتار تھین ۔ یہی
اُنکے خیال مین سب سے بڑھکر بات تھی ۔اِس سے زیادہ اور کیا اِنکے
اختیار مین تھا ۔

ایک اور دیوی ۔ ماری سی (Marici) کے بیان
کے بعد یہ فہرست ختم ہے ۔اِس دیوی کا چہرہ سور کا سا ہے ۔ اور یہ سردار
خانقاہ یم ڈِک کی بی بی کا اوتار ہے ۔یہی سبب ہے ۔جو عوام کے
خیال مین ۔اِسے یہ رتبہ حاصل ہے ۔کہ اُسے ہوادار پر سوار ہونے کا حق
حاصل ہے ۔یہ ایک خاص عزت ہے ۔جو سوائے دلائے لاما ۔
نائب یا مختار سلطنت اور چین کے امبانون کے اور کسی کو حاصل نہین ۔یہ
یم دیوتا کی بی بی ہے ۔جو مردون کا دیوتا ہے ۔اور نیز گھوڑے کی گردن والے
ٹام دن (Tamdin) کی بی بی ہے ۔جسکا آدھا دھڑ گھوڑے کا
ہے ۔اور آدھا انسان کا اور جو ایک نہایت زبردست دیوتا ہے ۔
لاماؤن کی دینی کتابون کو جنمین مذہبی مضامین ہین ۔ کھگیور
Kahgyur کہتے ہین اور اُنکی تشریحات کو ٹنگیور[1] کہتے ہین ۔
تبت مین تحریر متبرک سمجھی جاتی ہے ۔اور یہ کہا جاتا ہے ۔کہ کوئی باشندہ
لکھے ہوئے کاغذ کو ۔نہ پھینکے گا ۔نہ اُسپر پیر رکھیگا ۔مگر شاید مغربی تبت مین
اسکا بہت کچھ خیال نہین کرتے ۔اسلیے کہ کھُج ناتھ کی خانقاہ مین ۔ ہمنے
متبرک کتابون کے ڈھیر کے ڈھیر دیکھے جنھین لوگ بے تکلف کھوندتے چلتے

[1] Tangyur

یہ یاد ہوگا - کہ لاماؤن کے مذہب کا بانی پدم سمھو تھا جسکو تبت کے راجہ نے ہندوستان سے بلایا تھا - اور جسکو سحر و ساحری مین اسقدر ملکہ تھا کہ اُسنے کل شیاطین کو تبت سے خارج کردیا - پھر اُن سب نے اسکی اطاعت قبول کی - اور اُنکو بشرط نیک چلنی قومی عقیدہ مین داخل ہونے کی اجازت دیگئی یعنی جبتک وہ نیک چلن رہین اور لاماؤن کے منترونکی تاثیر کو مانتے رہین - اُسوقت تک وہ اِس عقیدہ مین شامل رہین - لاماؤن نے (اسکے عوض مین) اُنکے گزارہ کا ذمہ لیا - اور عوام الناس سے یہ وعدہ کیا کہ اُنسے مقابلہ کی حالت مین رست وخیز کے وقت وہ اُنکی مدد کرینگے - اسطرح پروہا نپر منترون اور جھاڑ پھونک کی تعلیم کا رواج شروع ہوا -

(پارچہ جات وزیورات وغیرہ جو مرد اور عورتین پہنتی ہین)



اور اب اسکی نوبت یہانتک پہونچی ہے - کہ فی زمانتالاہسا مین ۲ دو شاہی مکان ہین - جہان غیب سے جواب ملتا ہے - کل ملکی معاملات یہان بطور معمول پیش کیے جاتے ہین - عوام الناس و نیز لاما - آیندہ کے حالات دریافت کرنے کے لیے آتے ہین - تعجب یہ ہے - کہ انھین سے ایک مکان کے ہاتف غیبی نے سنہ ۱۹۰۳ء کی مہم کی بابت بھی - مہم مذکور سے بہت دن پہلے پیشین گوئی کردی تھی - خیال یہ ہے کہ منگولیون کے دیوتا پی نے (Pi) یہان اوتار لیا ہے - اور وہ یہان کے کل مقامات کے ساحرون کا افسر ہے - پدم سمبھو بھی بطور خدا مانا جاتا ہے - اور اکثر اوقات خود مہاتما بودھ سے اسکی عزت زیادہ کی جاتی ہے -

ہم تیمور - تمرلنگ اور چنگیز خان کے نامون سے واقف ہین جو مغل نسل کے مسلمان گروہون کے سرغنے بنکر شمال کی جانب سے ہندوستان پر حملہ آور ہوے تھے - یہ ہندوستان مین اس سلطنت مغلیہ کے بانی ہوے - جو زمانہ کی تاریخ مین خود سرانہ اختیارات اور شان و عظمت کے لحاظ سے - نہایت تعجب کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہے - قبلائی خان چنگیز خان کا بیٹا تھا - یہ اسطرح کا زبردست بادشاہ ہوا - کہ کل وسط ایشیا اور مشرقی ایشیا مین اسکا ثانی نہوا - اسکا پایہ تخت دنیا کے کل دولتمند ملکون مین سے متمول تر ملک چین مین تھا - قبلئی خان نے سرخ ٹوپی والے پوجاریون کے سردار - یعنی خانقاہ ساکیا کے ایبٹ[له] کو

له Abbat of Sakya.

ملک تبت کی شاہی عطا کی - اور اسکے عوض مین سردار مذکور یا لاماء اعظم نے - شاہان چین کی تاج پوشی کی رسم کا رواج دیا - جب یہ خاندان مغلیہ چین سے خارج ہوا - تب وہ منگولیا کو چلے گئے - اور چونکہ یہ بودھ مذہب پہلے ہی سے اختیار کر چکے تھے - اسلیے انھون نے اپنا - ایک جدا لاماء اعظم - اُرگا[1] کے مقام پر قایم کیا - جہان پر موجودہ ولاے لاما نے - لاہسا کی مہم کے وقت پناہ لی تھی - یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے - کہ ارگا کا لاماء اعظم ہمیشہ ولاے لاما کے حکم کے بموجب ملکی معاملات کی غرض سے صرف تبت ہی مین اوتار لیتا ہے اور کہین نہین -

اسکے بعد کے واقعات سے یہ پتا لگتا ہے - کہ زرد ٹوپی والون نے سُرخ ٹوپی والون سے ایک تاتاری شہزادہ کی مدد سے جسکا نام گشتی خان تھا اختیارات چھین لیے چنانچہ جب اس شہزادہ نے فوج کے افسر ہونے کی حیثیت سے زرد ٹوپی والے بادشاہ کو تخت پر بٹھایا - تو فوج کی سپہ سالاری اپنے واسطے مخصوص رکھی - اور زرد ٹوپی والے فرقہ مین سے - جو شخص اول بادشاہ ہوا - اُسکو اس تاتاری شہزادہ نے ڈلاے کے لقب سے خطاب کیا - اہل یورپ جب ہی سے اسکا یہ نام - جسکے معنی مثل سمندر کے بڑے ہونے کے ہین جانتے ہین - اور گو اہل تبت اسکو دوسرے نام سے خطاب کرتے ہین - مگر لماؤن کی

[1] Urga.

سرحد انگریزی پر۔ دلاے لاما کے نام سے سب واقف ہین۔ اور سب اسے خوب سمجھتے ہین (Lozang.) لوزانگ جو سب سے پہلا دلاے لاما ہوا۔ اِسنے دوبارہ اوتار لینے کے مسٔلہ کو قایم کیا۔ اور یہ قرار دیا کہ بدھیست کو اسقدر فرصت نہین۔ کہ وہ بہشت سے زمین پر آئین۔ مگر چونکہ اِن کی یہ ٹری خواہش ہے۔ کہ کل انسانون کو نعمت نجات حاصل ہو۔ اس سبب سے انکے نور و ظہور۔ یہ اجازت پاتے ہین۔ کہ وہ انسان کی شکلین اختیار کرین۔ اور دنیا مین جاکر غریب بیچارون کو۔ گیان کی وہ راہ بتائین۔ جسپر چلنے ہی سے انسان۔ بار بار۔ پیدا ہونے اور مرنے کی قید سے رہائی پانے کی مسرت اعلیٰ حاصل کر سکتا ہے۔ اِسی لیے لاما موصوف نے یہ بھی فرمایا کہ خود اوالوکیٹا (Avalokita.) نے میری ذات مین ظہور فرمایا۔ اور اس سے پہلے اِس ہر دلعزیز بادشاہ کے جامہ مین ظہور فرمایا تھا جسکا سرِن سان گیمپو (Srin Tsan Gampo) نام تھا اور جس نے تبت مین بودھ مذہب کا رواج دیا تھا۔ لاما موصوف نے (Avalokita) کی نسبت یہ بھی فرمایا۔ کہ انسان کے بُرے بھلے کامون کے نتیجہ کا آخری فیصلہ کرنا۔ اور اِسکے بموجب اُن لوگون کے دوبارہ جنم لینے کے جملہ مدارج طے کرنا۔ جنکو مرنے کے بعد پھر جنم لینا پڑتا ہے۔ اِسی کے ہاتھ مین ہے۔ گویا اِسنے اپنے آپ ہی کو تناسخ کا فیصلہ کرنے والا بھی قرار دیا۔

پس اب اِس دعا کے معنی۔ جو ہر اہل تبت کی زبان پر ہے۔

اوم مانی پدم ہنگ یعنی جے ہو۔ کنول کے پھولون کے سرتاج ولاے لاما کی جے ہو۔ آسانی سے سمجھ مین آسکتے ہین۔ تبت کے ہر باشندے اور دیگر ایسے شخصون کی جو لاماؤن کے معتقد ہین۔ کل آینده خوشی ولاے لاما کے اختیار مین ہے۔ اسے اختیار ہے کہ اُنکا جو چاہے سو کرے۔ اور چونکہ اودا لوکیشا خدا سے رحیم بھی ہے۔ اور ولاے لاما اسکا اوتار ہے۔ اسلیے ہر شخص کو یہ یقین ہے۔ کہ اسکی زندگانی آینده کے مطلع کا صاف وروشن یا تیره وتاریک ہونا ولاے لاما کی عنایت و نامهربانی پر موقوف ہے۔ اس سے بڑھکر۔ اور کوئی درجہ کیا ہوسکتا ہے کہ لاہسا کا لاما اعظم۔ وہ بودھ سمجھا جائے۔ جسکو فنا نہین۔ ولاے لاما کی وفات پر اُسکا جانشین۔ تھوڑے ہی دن بعد۔ کسی نوزائیده بچہ کی شکل مین ظاہر ہوتا ہے۔ اور چونکہ تاشے لاما کی نسبت یہ کہا جاتا ہے۔ کہ (امی تابھا) یعنے بودھ سراسر نور کا اوتار ہے۔ اس حساب سے اس کا درجہ ایک طرح پر باعتبار تقدس روحانی ولاے لاما سے بھی زیاده ہے۔

زمانہ گذشتہ مین۔ یہ دونون لاما۔ ایک دوسرے کے لیے وہ بچے تجویز کیا کرتے تھے۔ جسمین انکی وفات کے بعد اُنکی غیرفانی روحون نے ظہور فرمایا ہو۔

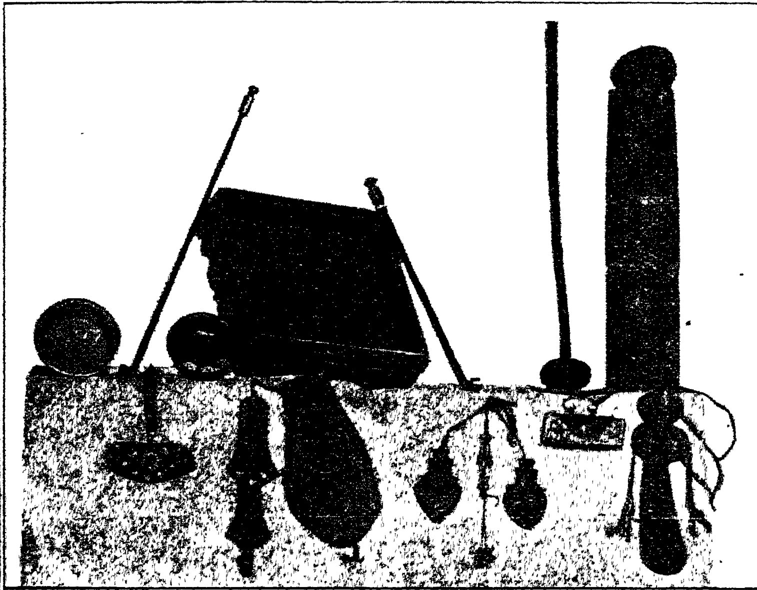
اٹھارھوین صدی کے آغاز مین۔ تاتاریون کے ایک گروه نے وسط ایشیا کے درمیانی جنگل کو اونٹون پر طے کرکے ترکستان کے شمال کی

جانب سے حملہ کیا اور لاہسا کے متبرک شہر کو تقریباً نیست ونابود کردیا۔ اسپر اہل تبت نے شہنشاہ چین سے مدد چاہی۔ اور اُن کی مدد حاصل کی لیکن تاتاریون کو لاہسا سے نکال دینے پر شہنشاہ چین نے۔ یہ دعوی کیا۔ کہ اسے یہ حق حاصل ہے۔ کہ تبت اسکا ماتحت رہے۔ اور ایک نائب سلطنت بھی اپنی طرف سے مقرر کردیا۔ اور اِس کے علاوہ لاہسا کے مقام پر دو امبان کاروبار سلطنت مین مدد دینے کے لیے مامور کیے۔ یہی امبان۔ وقتاً فوقتاً۔ ولاے لاما کا انتخاب کیا کرتے تھے۔ اور خود اِس کے نائب سلطنت مین جاتے تھے۔ نیز اِس بات کا انتظام کامل رکھتے تھے کہ وہ بچہ سن بلوغ کو نہ پہونچنے پائے۔ اور ایام طفولیت ہی مین اُسکا خاتمہ کردیا کرتے تھے۔ سلطنت چین کا۔ اسقدر اختیار بڑھا ہوا تھا۔ کہ شہنشاہ چین کے حکم سے ایک ولاے لاما باضابطہ جلاوطن اور آخرکار ہلاک کردیا گیا۔

اب ایک فرقہ ایسا پیدا ہوگیا ہے جو سلطنت چین کی ماتحتی کے خلاف ہے۔ اور ولاے لاما کا معین ومددگار رہے۔ بلکہ جب سے چین نے۔ جاپان سے شکست کھائی اُسوقت سے وہ چین کی شہنشاہی کو مطلق تسلیم نہین کرتے۔ ولاے لاما کے متعلق۔ یہ پیشین گوئی ہے۔ کہ صرف ۱۳ مرتبہ اُسکا اوتار ہوگا۔ اور یہ امر لحاظ کے قابل ہے۔ کہ موجودہ ولاے لاما تیرھوان اوتار ہے۔

اِس بچہ کی رسم انتخاب مین بڑی احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے۔ بالخصوص دو باتین اسمین نہایت اہم ہین۔ پہلی بات تو یہ ہے۔ کہ جب

(خانہ داری کے اشیا اور سامان وغیرہ جو اہل تبت استعمال کرتے ہین)



کل ایسے بچے جمع کر لیے جاتے ہین جنکی پیدایش کو بجاے خود ایک کرشمہ سمجھنا چاہیے۔ تو انمین سے ہر ایک بچہ کو۔ ولاے لاما مرحوم کی کچھ نشانیان جدا جدا اس غرض سے دکھاتے ہین۔ کہ آیا وہ متوفی کی کسی چیز کو پہچانتا ہے یا نہین۔ اسلیے کہ خیال یہ ہے۔ کہ اِس نوزائیدہ بچہ مین ضرور اسقدر ذہانت موجود ہوگی کہ وہ اپنی چیز کو پہچان لے۔ اِس امتحان اور آزمایش کے بعد کل بچون کے نام کاغذ پر لکھتے ہین۔

اور ایک سنہری تشتری مین رکھتے ہین جو شہنشاہ چین نے اس کام کے لیے عطا فرمائی تھی - اِس تشتری مین سے چھٹی کے طور پر اُس بچہ کا نام نکل آتا ہے - جو آیندہ ولاے لاما ہونے والا ہے - جو بچہ انتخاب کیا جاتا ہے - وہ فوراً ایک خانقاہ مین بھیجدیا جاتا ہے - اور اسکی مان چندسال تک - عموماً دو برس تک روزانہ کچھ گھنٹون کے لیے اسکے پاس ہو آتی ہے - اور اُسے دودھ پلا آتی ہے - لیکن چونکہ مذہب بودھ مین عورتون کا درجہ نہایت حقیر درجہ مانا گیا ہے - اِسیلیے ضرور ہے - کہ اُس بچہ کی مان علٰحدہ مکان مین رہے - مبادا وہ اِسکو خراب اور ناپاک کردے - مگر باپ کو فوراً (Khing) کا خطاب عطا ہوتا ہے - جو اِس ملک کے خطابات مین اعلی درجہ کا خطاب ہے -

لاہسا مین - چار "لنگ" بادشاہی خانقاہین ہین - اور یہ ایک مانی ہوئی بات ہے - کہ اِن ہی مین سے ہمیشہ نائب سلطنت تجویز کیا جاتا ہے - اِسکے علاوہ ڈیپنگ[۵] سیرا اور گاؤن کی اور تین خانقاہین ہین - جنکو انتظام سلطنت مین بہت کچھ دخل ہے - ولاے لاما کی امداد کے لیے چار وزیر شاپتر نام کے ہوتے ہین اور بطور کمیٹی انتظامیہ کام کرتے ہین - مگر جنکے ہاتھ مین معاملات دول خارجہ کا کل انتظام ہے - وہ مجلس (Tsong Du) یا قومی کونسل ہے جسمین گرہست خانہ دار

ملا ۵ Depung, Sera Gaden

اور بارتبہ اہل کلیسا - دونون شامل ہوتے ہین - اُن وزیرون کو جو شاپتر کے نام سے معروف ہین - اِس مجلس مباحثہ پر کوئی اختیار حاصل نہین ہے - بلکہ اُنھین مجلس مذکور کے جلسون مین - شریک ہونے کی بھی اجازت نہین ہے - گو جو کچھ وہان ذکر و تذکرے ہوتے ہین - اُنھین وہ پردے کے پیچھے بیٹھ کر سنتے رہتے ہین - اِسی مجلس مباحثہ مین Tsongdu - ڈیپنگ - سیرا - اور گیدن کی تین خانقاہون[۱] کو بہت کچھ اختیارات حاصل ہین - چونکہ ۱۶۵۰ع مین - مانچو نے ملک چین کو فتح کیا تھا اسلیے امبان ہمیشہ کوئی مانچو چین کے باحکومت خاندان مانچو سے ہوا کرتا ہے - وہی زمانہ گذشتہ مین فوج کا افسر ہوا کرتا تھا - اور فوج کو فن جنگ کی تعلیم دیا کرتا تھا - اور تبت کی یہ گورنمنٹ بہ ہیئت مجموعی عام طور پر (Deba Jung) کے نام سے مشہور ہے -

بیان مذکورۂ بالا سے یہ صاف ظاہر ہے - کہ دلائی لاما کا منصب اور اختیارات بالکل غیر معمولی ہین - اور جو اِنکا ادب و حرمت لوگون کی نگاہ مین ہے - وہ تقریبًا حد یقین سے باہر ہے - ان کی ہر چیز اور ہر نشانی جو اُنکے جسم پاک سے تعلق رکھتی ہو - لوگون کی نگاہ مین یہ رتبہ رکھتی ہے - کہ وہ ہر طرح کی بلیات کے دفعیہ کے لیے تعویذ ہے - اور بڑی بڑی قیمت دیکر لوگ اُسے بازار مین خریدتے ہین

[۱] Depung, Sera Gaden

مثلاً اِنکے اُتارے ہوے کپڑے - اِنکے بال - اُنگلیون کے ناخن - پیرون کے ناخن - حتی کہ اِنکا پیشاب و پاخانہ بھی بہت سے امراض کے دور کرنے کے لیے دوا سمجھا جاتا ہے - ولاے لاما سے یہ دعا مانگی جاتی ہے - اوم مانی - پدم ہنگ - جے ہے کنول کے پھولون کے سرتاج کی جے ہو - اِس دعا سے یہ مراد ہے - کہ اے ولاے لاما تو نہایت عاجزی سے - التجا کرنے والے کی مدد کر - تاکہ وہ اِس زندگانی مین نجات کے مرتبہ کو پہونچے - اور مرنے کے بعد اسکی روح پر مہربانی کر - اور اِسے دوبارہ پیدا ہونے کے لیے کوئی اچھی جگہ عطا فرما - دعاء مذکورۂ بالا کے چھ حصہ ہین - جنکو چھ طبقات زندگانی سے مناسبت ہے - انمین سے ہر ایک کے لیے ایک جدا رنگ مقرر ہے - جو خاص اسی کے لیے مخصوص ہے اور اِسکی علامت ہے - مثلاً -

۱ اوم دیوتاؤن کا طبقہ ہے اور اِسکا رنگ سفید ہے -
۲ ما دیتون کا طبقہ ہے اور اِسکا رنگ نیلا ہے -
۳ نی انسانون کا طبقہ ہے اور اِسکا رنگ زرد ہے -
۴ پد حیوانون کا طبقہ ہے اور اسکا رنگ سبز ہے -
۵ می غول صحرائی کا طبقہ ہے اور اسکا رنگ سُرخ ہے -
۶ ہنگ طبقۂ دوزخ ہے - اور اِسکا رنگ سیاہ ہے -

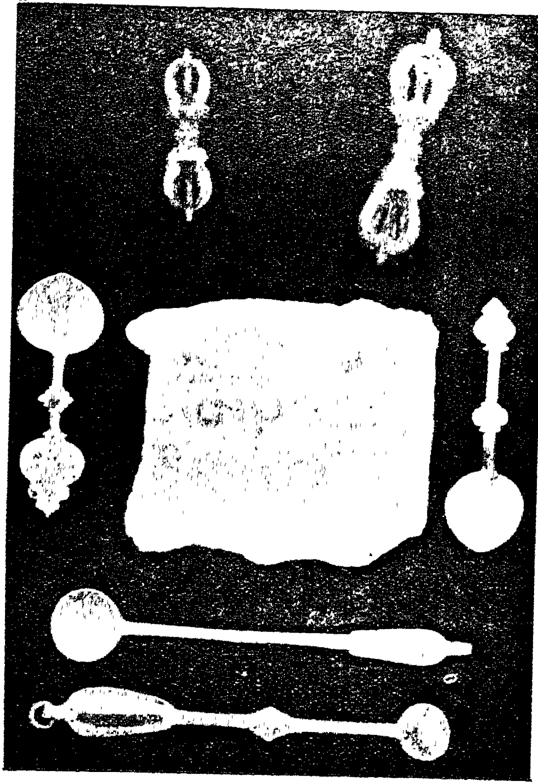
یہ متبرک رنگ سمجھے جاتے ہین - اور وسط تبت مین اِن رنگون کی جھنڈیون کا - جنمین دعاء متبرک کا ہر حصہ - اُسکے مناسب حال

رنگ کا منقش ہوتا ہے - قطار در قطار ہونا - ایک عام اور معمولی بات ہے - مگر مغربی تبت مین - یہ رنگ شاذ و نادر دیکھنے مین آتے ہین - بلکہ فی الحقیقت ہم کو صرف ایک موقع یاد ہے - جہان پر ہم نے رنگین پتھر دیکھے تھے - جنیر ادم - مانی - پدم ہنگ تحریر تھا - اور دوسری مرتبہ تکلا کوٹ کے پُل پر جھنڈیون کی قطار دیکھی تھی - مگر اُنمین رنگون کا سلسلہ غلط تھا - یعنی اُنکے رنگ اِس سلسلہ سے تھے - کہ نیلا - سُرخ - سفید - سبز اور زرد - اور صرف پانچ ہی رنگ تھے - یہ رنگ خانقاہون مین مختلف زندگانی کے پہیون مین بھی دیکھنے مین آتے ہین - مگر اُنکے اُسی صحت کے ساتھ رنگے ہونے مین - جیسے کہ وسط تبت مین ہوتے ہین کلام ہے - مذہب بودھ کی اور خاص علامتین - "تین قیمتی جواہرات ہین" جنکی شکل بیضوی ہوتی ہے اور جنسے بودھ - کلیسا - اور قانون مراد ہے - یہ بات بھول نہ جانی چاہیے - کہ لاما - ہر جگہ پیش پیش ہین - اور بیچارے - دنیادار گرہست کہین اور کسی مین بھی نہین - کہین کہین چند خاندان باوقعت ہین - جنکو محدود اور خاص خاص اختیارات حاصل ہین - اور جنکے متوسلین - ملک کے معزز عہدون پر مامور ہین - مگر وہ عہدے بلحاظ ان اختیارات کے جو پوجاریون کو حاصل ہین - محض ناچیز ہین - چنانچہ سب سے پہلے یہی دیکھیے کہ کوئی گرہستی کبھی بدھیت ہونیکی توقع ہی نہین کر سکیگا - حالانکہ لاما نہایت اطمینان کے ساتھ فخریہ

کہا کرتے ہین - کہ وہ کچھ عرصہ بعد یہ رتبہ مبارک حاصل کرینگے - اور خانقاہون کے سردارون کا تو ذکر ہی کیا ہے - وہ تو ہمیشہ کسی نہ کسی بودھست کے اوتار ہوتے ہی ہین -

مثل ہندوستان - کنول کا پھول - یہان بھی ایک شے ربانی اور پاکی کی علامت سمجھا جاتا ہے - کیونکہ وہ پانی پر اپنی اصلی حالت مین تیرتا رہتا ہے - اور حسب ظاہر پانی سے اُسے کچھ تعلق نہین ہوتا نیز آس پاس کی ناپاکیون سے بھی - اُسکے خوبصورت رنگ مین کچھ فرق نہین آتا - گرڑ ققنس - لق لق - بھی اس بات کی علامت ہین کہ سانپ اور اژدہون کے وہ دشمن ہین - اور بودھ کی تصویر زمین اسکے قریب ہی انکی تصویر بھی بنی ہوتی ہے - اکثر شیر و چیتون کی تصویرین بھی دیوارون پر بنی ہوتی ہین - چمگادڑون کو مبارک فال سمجھتے ہین - اور ہر طرح کی آفتون سے جو خیال مین آ سکتی ہین بچنے کیلیے دعا خوانی کے جھنڈے چھڑین اور پہیے تبت کی خاص نشانی و علامتون مین شامل ہین - کل مندرون مین چاٹنس - عموماً ہوتے ہین - یہ موت کی یادگار ہین - اور پانچ عنصرون کے اظہار کی علامت ہین - اور (اسکی تفصیل یہ ہے -) کہ زمین جڑ - پانی آگ دھوا اور اتھر یعنے وہ ہوا سے لطیف جو کرۂ ہوائی کے اوپر ہے - (ترجمان بالاے سر) بعض اوقات انکے بالائی مخروطی حصہ مین ایک جم سی لگی ہوتی ہے - اس سے متعدد آسمان مراد ہوتے ہین -

(درجے (بجلی کے ہتھیار) بھوت اُتارنے کے لیے)



Mendons

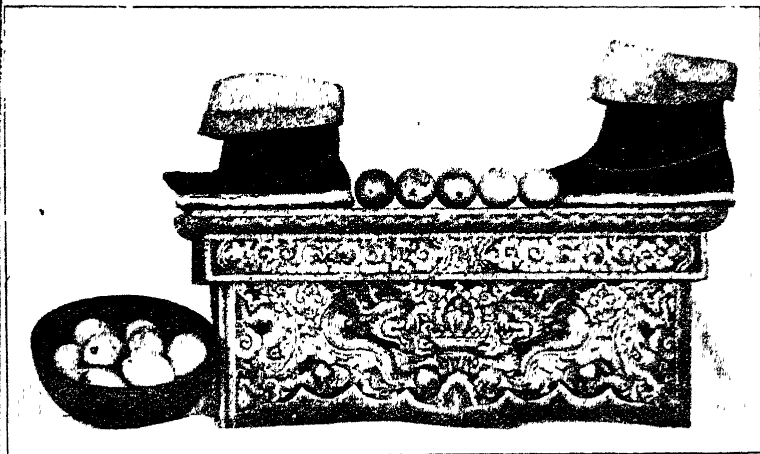
مینڈن یا پتھرون کی وہ دیوارین جنپر اوم مانی۔ پدم ہینگ لکھا ہوتا ہے۔ ہرجگہہ دیکھنے مین آتی ہین۔ اور ایک جگہہ سے دوسری جگہہ جانے کا ٹھیک ٹھیک نشان دیتی ہین۔ وسط تبت مین انکے پاس سے گذرتے وقت انکو جانب چپ رکھنا چاہیے۔ مگر مغربی تبت مین یہ امر اختیاری ہے۔

مندر اندر سے۔ نہایت اندھیرے۔ اور چراغون کے جلنے کے چیکٹ سے چپ چپے ہوتے ہین۔ اور بدبو وکثافت کا ٹھیک اندازہ تو آنکھون سے دیکھنے ہی پر ہوسکتا ہے۔ محراب بنانے کے

اصول سے یہان کے لوگ واقف نہین ہین ۔ اور لکڑی کمیاب ہے
ہمیشہ مغربی تبت کے اُن جنگلون سے آتی ہے جو سرحد تبت کے
جانب جنوب واقع ہین یعنی نیپال ۔ عملداری سرکار بشہر وغیرہ سے
آتی ہے ۔ حاصل کلام یہ ہے ۔ کہ یہان کا طرز تعمیر ۔ ناقص ہے ۔
چھوٹی چھوٹی کھڑکیان ۔ جنمین کیچڑ ۔ کپڑون کے چیتھڑے ۔ یا گھانس
پھونس ٹھسا ہوتا ہے ۔ یا اُنپر پیلا کپڑا پڑا ہوتا ہے ۔ سردی اور ہوا تو
اندر آنے نہین پاتی ۔ مگر روشنی بھی نہین آسکتی ۔ لیکن جب شیشہ ہی
یہان نایاب ہے ۔ تو سمجھ مین نہین آتا ۔ کہ اس سے بہتر اور کیا طریقہ
ہوسکتا ہے ۔ متبرکون مین متبرک ۔ یعنے لاہسا کا عبادت خانہ
(Jokagn) ہے ۔ اور اسے لوگ لہسا کہتے ہین ۔
جو لفظ لہا و سا سے مرکب ہے ۔ جسکے معنی دیوتاؤن کی جگہ کے
ہین ۔ لہا بمعنے دیوتا ۔ یہی نام کل شہر کا نام ہوگیا ۔ شہر مذکور اگرچہ
ترائی مین آباد ہے ۔ مگر مذہب بودھ کا ۔ فلسپ مقدس ۔ سمجھا
جاتا ہے ۔ جو مہاتما بودھ کے ایک بت کا نام ہے ۔ جسے بیش بہا
جواہرات نے ڈھاک رکھا ہے ۔ اور جسکی نسبت کہا جاتا ہے ۔ کہ
(Sron Tsan Gampo) کی بی بی کے جہیز مین چین سے
آیا تھا ۔ لاہسا کا شہر ۔ اسقدر تقدس مآب ہے ۔ کہ اسکی حد کے
اندر کسی شی کے ہلاک کرنے کی اجازت نہین ہے ۔ اور اسی سبب
سے قصابون کی دُکانین شہر کے باہر ہین ۔ اسمین شک نہین ۔ کہ

مندرون کے رسمیات مذہبی اور طرز پرستش رومی کیتھلاک کے طریقون
کے بہت کچھ مشابہ ہے - پادریون کا مجرد رہنا - سر منڈانا - بخورات -
تسبیحین - گھنٹے - چبوترہ نما سجدہ گاہین - شبیہات تصویرات -
اور ان سب پر جبہ و پوشاک ہین - جو اس مشابہت کو پورا کر دیتی
ہین - ہمسے خاص طور پر - اور بڑے تکلف کے ساتھ یہ درخواست
کی گئی - کہ ہم گرجے مین منکس (Monks) کے بیٹھنے کے فرش پر
نہ چلین اور ہمنے بھی اسکی بہت احتیاط رکھی - اسکے سوا ہم ہر جگہ
جا سکتے تھے - اور ہر چیز دیکھ سکتے تھے - عام پوجا کرنے والے
مندر کے اندر اسطرح طواف کرتے ہین - کہ دیوار اُنکے بائین ہاتھ
کی طرف رہتی ہے - لیکن ہمسے یہ توقع نہین کی گئی - ہمارے ساتھ
کے جسقدر ہندو ملازم تھے وہ تبت کے ہر مندر مین پوجا کیے بغیر

(مخملی جوتے راج ہنس کے انڈے میز اور پیالے وغیرہ)



نہین رہتے تھے۔ اور تقریباً ہربت کو دیکھکر۔ غلط یا صحیح۔ کسی نہ کسی ہندو دیوتا کی شکل تبلاتے تھے۔ یہان کے پوجاریونکی طرزِ عبادت کی ایک خاص بات یہ ہے۔ کہ وہ دو صفون مین آمنے سامنے۔ ایک دوسرے کی طرف مُنھ کرکے بیٹھتے ہین۔ اور پہلے ایک طرف کے لوگ بھجن گاتے ہین پھر دوسری طرف کے اور سب سے بڑھ کر خاص بات۔ متبرک روٹی اور شراب کا اُن لوگون کو تقسیم کرنا ہے جو دنیا مین۔ عمردراز چاہتے ہین لیکن باوجود۔ اِس کل کہنے اور کرنے کے۔ تبت کے طرزِ عبادت مین اور یورپ کے طرزِ عبادت مین خواہ کوئی قوم ہو۔ بعدالمشرقین ہے۔ یہان کے طرزِ عبادت مین وہ وحشیانہ باتین صاف طور پر موجود ہین۔ جنھین دیکھکر۔ مذاہب یورپ سے مشابہت کا پہلا ہی خیال دل سے نکل جاتا ہے۔ مثلاً پوجاری بڑے بڑے سینگ اور سنکھ بجاتے ہین۔ قرنائین بجاتے ہین۔ ڈھول پیٹتے ہین۔ مجیرے بجاتے ہین۔ اور اِس ہر بونگ مین لوگ چائے پیتے جاتے ہین۔ اپنی طرف نگاہ کرتے جاتے ہین۔ دوسرون سے باتین کرتے جاتے ہین۔ اور بھجن بھی گاتے جاتے ہین عوام کی اسمین شرکت نہین ہوتی۔ حالانکہ دنیا دار گرہست آتے ہین۔ اور دیکھا کرتے ہین۔ عورتین بھی اپنے بچون کو پھونک ڈلوانے لاتی ہین۔ (ہم نے کھرناتھ مین دیکھا تھا) اِن سب سے بڑھ کر دیوتاؤن اور زبردست دیوتون کی وہ فحش اور نفرت انگیز تصویرین۔ مندرون کے

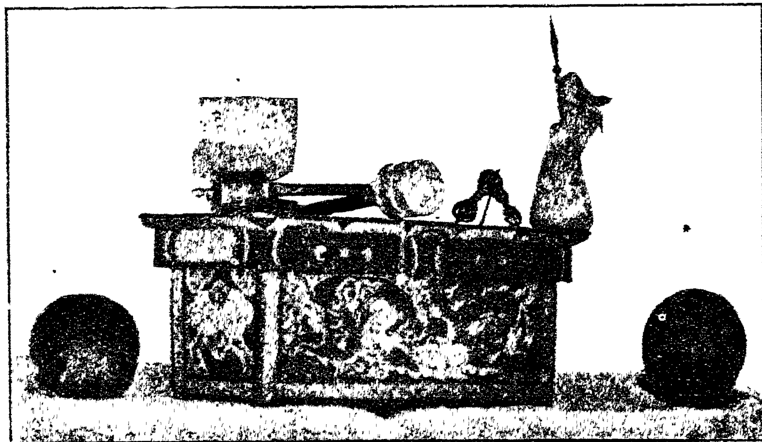
اندرو ہ سیاہی و تاریکی جسکی وجہ سے کچھ نظر نہین آتا۔ وہ بدبو اور تعفن
جس سے وہان جانے والے کو غش آجائے۔ ان سب باتون کی
وجہ سے وہ مندران دیوتاؤن کے سے مندر ہی نہین۔ جو ہمہ تن نیک
و سرتاپا نور ہون۔ بلکہ شیطانون اور تاریکی پسند بھوت پلیدون کے
مندر معلوم ہوتے ہین۔ اور تعجب یہ ہے۔ کہ یہ اس مذہب کی حالت
ہے جو بلحاظ نفاست اور زندگانی کے آئین کی پاکیزگی کے لحاظ سے
قابل ستایش بیان کیا جاتا ہے۔

ملک تبت کا مذہب منچوریا۔ منگولیا۔ وسط ایشیا لداخ نیپال
اور بھوٹان اور سکم مین بھی پایا جاتا ہے۔ حتی کہ چین مین بھی دس لاکھ
آدمی اس مذہب کے ہین۔ اور پیکن کے مقام پر لاماؤن کا
ایک مندر بھی ہے۔ پھر روس مین دریاے والگا کے کنارے کنارے
اور دیگر مقامات پر لاماؤن کی نوآبادیان ہین۔ ان سب ملکون کیلیے
دلاے لاما کی ذات ایک نہایت متبرک ذات ہے۔ اور اس کی
نظر عنایت ایک بڑی چیز سمجھی جاتی ہے۔ بون پا جو بودھون سے بھی
پیشتر کے ہین۔ لاہسا کے شمال کی جانب کے ملکون مین بکثرت پائے جاتے
ہین۔ اور تبت کے کل ملک مین بھی موجود ہین۔ مغرب کے لوگ انکو
دوپاس کہتے ہین۔ اور انسے بہت ڈرتے ہین۔ اسلیے کہ انکی جو بات
ہے۔ وہ دینداری اور راسخ الاعتقادی کے طریقہ کے خلاف ہے
مان سرور۔ اور کیلاش کے پرکرما (طواف) اُلٹی یعنی ہمارے طریقہ

دو ر شراب کے خلاف کرتے ہین - و علی ہذا ادم - مانی - پدم ہنگ - اُلٹا بیچتے ہین - مغربی تبت مین - یہ عامل اور ساحر مشہور ہین - اور بہت سے راسخ اعتقاد لوگون کا - تو انکی نسبت یہ عقیدہ ہے - کہ انکو بہت سی باتین خلاف قدرت حاصل ہین - وہ بیٹھے بیٹھے غائب ہو جاتے ہین - اور ہوا مین اُڑ جاتے ہین -

ملک تبت کے حالات اُسوقت تک نامکمل سمجھے جائینگے جبتک کہ وہان کے شیطانی ناچ کا حال نہ بیان ہوگا - جو زمانہ بھر مین مشہور ہے - اور جو حضرات لاما - تماشائیون کے ایک بڑے مجمع کے سامنے اسغرض سے ناچتے ہین -

(دعا خوانی کے پتھر - جھنڈے ترسول اور میز وغیرہ)



کہ لوگون کا موجودہ زندگانی مین ہی اُن خوفناک عفریتون کے حال سے آگاہ ہونا ضروری ہے - جن سے روح کو اس جسم خاکی کے چھوڑنے کے بعد سابقہ پڑتا ہے - اس شیطانی ناچ کے ناچنے والے تکلاکوٹ کی خانقاہ کے

ساتھ مخصوص ہین - بلکہ خانقاہ مذکور کو درحقیقت اس بات کا فخر ہے - کہ وہان پر یہ فرضی ناچ - بڑی شان وتزک کے ساتھ اسطرح ناچا جاتا ہے جسطرح کہ اصلی ناچنے والے ناچتے ہین - اِن ناچون مین جو سوانگ وہ بھرتے ہین - وہ نہایت مہیب دیوون کے سوانگ ہوتے ہین مثلاً اژدہون کے سوانگ جنکی ہیبت کا بیان ناممکن ہے - جانورون مین - ایسے کریہ منظر حیوانون کے سوانگ - جو کسی صحیح المزاج شخص کے خیال مین بھی نہین آسکتے - مثلاً ٹھٹھری - بھوت اور پلیدون کی صورتون کے سوانگ وغیرہ - جو مقصد اِس ناچ سے مدنظر ہے وہ یہ ہے - کہ جب روح اس جسم فانی کو چھوڑتی ہے - تب ایسی ایسی خراب ارواحین اُسپر حملہ کرتی ہین - اور اسکو ڈراتے ڈراتے بے دم کردیتی ہین - اُسوقت کوئی دیوتا ہی - جو کسی مشین کا بنا ہوا ہو - کسی لاما یا عابد کی شکل مین اِس کم بخت مبتلاء آفت کے - آڑے آسکتا ہے - مدعا ہر حالت مین یہ ہے - کہ پوجاریون کے خوب گھرے کراتے رہو - اور انھین دوست بنائے رکھو - اسلیے کہ بعد از مرگ وہی رہنمائی کرسکتے ہین - اور منزل مقصود تک بحفاظت پہونچا سکتے ہین -

چودھوان باب

دیوتاؤن کے مسکن مان سرودر اور کیلاش کا بیان

ملک تبت کے مغربی حصہ مین ایک نہایت کف دست مرتفع میدان ہے جسکی بلندی پندرہ ہزار فیٹ ۱۵۰۰۰ سے ہے۔جس مین مان سرودر اور کس تال کی جھیلین ہین۔جو گارتاک اور دابا کی جانب پھیلا ہوا ہے۔ اور جہان تکلاکوٹ سے چل کر بہت جلد پہونچ جاتے ہین کرنالی دریا کے وادی۔جس مین تکلاکوٹ اور کھچرناتھ واقعہ ہین۔ اس مرتفع میدان سے بہت نیچے ہین حتی کہ ان سے اول مقام صرف تیرہ ہزار فیٹ ۱۳۰۰۰ بلند ہے۔ اور چونکہ دریاؤن کے فعل اور دیگر اسباب نے اس کی بلندی کم کردی ہے۔ اسلیے یہ زرخیز اور سیراب حصہ ملک کا۔ اس خاص مرتفع میدان سے ایک جدا ہی قطعہ سمجھا جاتا ہے تکلاکوٹ سے مان سرودر کیطرف روانہ ہوکر جتنا چلے جائیے اُتنی ہی بلندی زیادہ ہوتی جاتی ہے حتی کہ ایک ایسے وسیع میدان مین پہونچتے ہین جو پندرہ ہزار فیٹ بلند ہے اور میلون تک پھیلا ہوا ہے پہلے موضع ٹولو کے پاس سے گذرنا ہوتا ہے جہان زورآور سنگھ کی جو ایک بہادر شخص گذرا ہے قبر اور رنگنگ کی خانقاہ ہے۔یہان سے نیچے کیطرف نظر ڈالنے پر دریاء کرنالی کے وادی کی ہوائین لہلہاتے ناج کے سبز کھیتون سے مرصع معلوم ہوتی ہے۔اور کارڈم بھی۔جہان پر سابق مین جنگ ہن کا مقام تھا۔کچھ فاصلہ پر نظر آتا ہے۔جب سے یہ شکست ہوگیا۔ اسوقت سے یہ مقام برخا کے تارجم کے قبضہ مین آگیا ہے جسکی سپردگی مین متبرک مقامات مذکورہ بالا کا انتظام تو

پہلے ہی سے تھا لیکن اب اسنے ڈابا کے جنگ پن سے۔ گیا نیما کی بڑی منڈھی کے حقوق بھی حاصل کر لیے ہین۔ اور ان سب باتون کی وجہ سے وہ اس حصہ ملک مین ایک نہایت با اختیار عہدہ دار ہے۔ اس کی سرحد ٹنگنگ کے قریب سے شروع ہوتی ہے۔ جو اثنا ء سفر مین۔ منزل کرنے کے لیے ایک نہایت عمدہ مقام ہے۔ اِسلیے کہ یہان بند ہواؤن سے بھی پناہ ہے اور جانورو نکے چارے کے لیے گھاس بھی بافراط ہے ونیز کارڈم و دیگر چھوٹے چھوٹے موضعات جو کرنالی دریا کے اوپر کی جانب واقع ہین کُل اسی کی حد مین شامل ہین بالدک جو پندرہ ہزار فیٹ کی بلندی پر۔ اسی مرتفع میدان کے وسط مین واقع ہے۔ رات کی سرد ہوا۔ اور ایندھن نہ پیدا ہونے کی وجہ سے ہرگز اس قابل نہین ہے۔ کہ اسے فرودگاہ قرار دیا جائے۔ یہانسے دو طرف کو راستہ جاتا ہے مغرب کی طرف کا راستہ تورکس تال کو جاتا ہے اور یہ راستہ بھوٹ کے سوداگرون کو بہت پسند ہے۔ اور مشرق کی طرف کا راستہ درۂ گرلا سے گذرتا ہوا۔ مان سرو در جھیل کو جاتا ہے جو چودہ ہزار نوسو فیٹ بلند ہے اس متبرک مقام کو جو بودھون اور ہندون۔ دونون کی نگاہ مین۔ واجب الاحترام ہے دیکھیے تو اس کُل حصہ ملک مین ایک عجیب پر لطف نظارہ۔ نظر آتا ہے دائین جانب۔ پینتالیس میل کے گرد مین۔ مان سرودر جھیل اور اسی قدر وسیع۔ مگر مختلف شکل وصورت کی دوسری جھیل۔ رکس تال۔ بائین جانب۔ محاذ مین ان جھیلون کا نہایت دل آویز۔ گہرے نیلے رنگ کا پانی۔ اور عقب مین۔ کیلاش نامے پہاڑون کا سلسلہ۔ ایک عالم تصویر کا



(رکس تال اور مان سرور کی جھیل اور کیلاش پہاڑ وغیرہ)

حکم رکھتا ہے۔
اس مرقع کے
عین وسط میں
متبرک کیلاش
کی چوٹی اہل
تبت کے کسی
ہندو اور بودھ
دونوں کے بہشت
پُرازشان و
عظمت پہاڑوں کے
بادشاہ۔ کل
سلسلہ کوہستان پر
حکمران سب سے
دو ہزار فیٹ
زیادہ بلند
واقع ہوئی ہے
پھر رنگ رنگ کے
چٹانوں۔ اور
جھیلوں کے

نیلگون پانی کے ساتھ ساتھ۔ ہزار ہا بیگھے وسیع۔ سبزہ زار اگا ہوا دور تک پھیلا ہوتا
یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس مرقعہ دلپذیر مین جسکے حسن وخوبی کی صفت بیان سے
باہر ہے۔ گویا نگینے جڑے ہوئے ہین۔ اور اگرچہ یہان جنگل کے درختون کی ہلتی
ہوئی پتیون کا نظارہ پیش نظر نہین ہوتا ۔ تاہم یہان کے گونا گون رنگ
آب وتاب کے لحاظ سے اسدرجہ نفیس ہین کہ وہ بجائے خود پہاڑون کے
حق مین ایک ایسے فرغل کا کام دیتے ہین۔ جس نے انکی کُل برہنگی کو چھپا
دیا ہے۔ جب کوئی شخص ان پتھرون کے انبارون پر پہونچتا ہے۔ جو مسافرون کے
پھینکے ہوئے ہوتے ہین (ہر مسافر کو عام دستور کے بموجب ایک پتھر کو اُٹھا کر
چوٹی کی طرف پھینک دینا چاہیے) اور چارٹینس۔ یعنے موت کی یادگارونکو
دیکھتا ہے۔ جو عابدون کے ہاتھ کی بنائی ہوئی ہین اور درہ مذکور کی چوٹی کا
نشان دیتی ہین۔ اسوقت دفعتًا ایک ایسا منظر آنکھون کے سامنے آجاتا ہے۔
جسکو دیکھکر ہر جانب۔ تھکے ماندے مسافرون کی زبان سے۔ دعائین اور
بارک اللہ تعالٰی کی صدائین بلند ہوتی ہین۔ کچھ دیر بعد اس جوش کے
کم ہوجانے پر طبیعت کو ایک طرح کا سکون واطمینان کامل حاصل ہوتا ہے
اور انسان شکر کرتا ہے۔ کہ آج ہم کو وہ دیکھنا نصیب ہے۔ جس کے درشنونکو
بڑے بڑے راجہ مہاراجہ ترستے رہے اور درشن نصیب نہوے۔ ہمارے
خیمے۔ ٹھیک جھیل کے کنارے پر نصب تھے اور ہم کو اس مقام کی
شاعرانہ رنگینی۔ اور افسانے کی سی دلپذیری کا کامل لطف حاصل تھا۔
اس مقام کو دیکھتے ہی سب سے پہلے یہ خیال طبیعت مین گذرتا ہے

کہ تبت کے جنگلون کے بجاے یہ سبزچرا گاہین کیسی - جو اس ویرانہ مین
توسیع - اور سیر حاصل ہونے کے لحاظ سے - ایک دوامی تماشا
معلوم ہوتی ہین - یہ چراگاہین - جھیلون کے گرد - اور اُن سے
بھی آگے دور تک میلون فاصلہ مین - جہان تک نگاہ کام کرتی ہے
پھیلی معلوم ہوتی ہین اور ہر جانب ہزارہا بھیڑ بکری اور مویشی
جنکا دور تک تانتا بندھا ہوتا ہے چرتے نظر آتے ہین - ہوا اس درجہ
صاف وستھری ہے کہ جو مقامات بہت دور ہین وہ بھی قریب
معلوم ہوتے ہین - چنانچہ جب کوئی یہ سوچ کر - کہ فلان مقام سے
سیر خوب نظر آئے گی - کسی قریب کے گانون کو جاتا ہے - یا کسی
شئے کو قریب سمجھ کر دوربین سے دیکھتا ہے اُس وقت اُن کے
بُعد ومسافت - اور ہوا کے فریب کا حال کھُلتا ہے - یہ چراگاہین
مان سرور کے جھیل کے مشرق مین - سانپو - یا برہم پتر دریا کے کنارہ
کنارہ میلون تک چلی گئی ہین اور کچھ دور تک کیلاش کے شمال مین -
ونیز متبرک جھیلون کے مغرب کی طرف بھی ہین - اور اگرچہ یہ اس قدر
سیر حاصل نہین ہین - مگر اس مین کلام نہین - کہ مان سرور ہی وہ جگہ ہے
جسے مغربی تبت کے اُون کا مرکز کہنا چاہیے - یہ اُون خواہ لداخ یا نیپال کو
جائے - خواہ شملہ وکماؤن کو - اسکی تجارت کی ترقی کے متعلق یہ اصول ہمیشہ
یاد رکھنے کے لائق ہے - کہ کل اسی نواح اور مشرق کی اضلاع سے جاتی ہے
نمک وسہاگا بھی - کوہستان کیلاش کے جانب شمال سے آتا ہے - اسکی

کا ہین۔ اسی عرض البلد مین چند منزل کے فاصلہ پر واقع ہین۔ جہان پر مقدس جھیلین ہین۔ اور چونکہ ان چیزون کی باربرداری کا مسئلہ خاص

(درہ گرلا جسکی بلندی ۱۶۲۰۰ فیٹ ہے جہان سے متبرک جھیلین اول اول دکھلائی دیتی ہین)



طور پر قابل غور ہے۔ لہذا اس مین ذرا شک نہین۔ کہ جب راستہ صاف ہو جائے۔ تب تکلاکوٹ جو میدان سے ایکسو ستر میل کے فاصلہ پر ہے۔ اور ریلوے سے ایک سو بیس میل کے فاصلے پر ہے اور ہان سرود سے صرف دو منزل ہے۔ کل راستون پر جنکو یہ آسانیان حاصل نہین ہین۔ ترجیح پائیگا۔

اہل یورپ مین سے جن شخصون نے اول ہی اول ان متبرک جھیلون کی تحقیقات کی وہ دلیم مورکرافٹ تھے۔ جنکا نام نامی ۱۸۲۵ء کی سفارت بخارا کے پرورد انجام کے متعلق۔ ہمیشہ یادگار رہیگا۔ اور دوسرے ہائی ڈیرسی

تھے۔ جنکی بی بی مغلون کے بادشاہ اکبر ثانی کی بیٹی تھی۔ ہیرسی صاحب اصل مین مرہٹون کے نوکر تھے۔ لیکن بعد کو جارج ٹامس کے شریک ہوگئے تھے جو ہانسی کا راجہ تھا۔ اور بڑا دل چلا راجہ تھا۔ مگر جب جنرل پیرن نے اُسے مرہٹون کی فوج کا سپہ سالار بن کر شکست دی۔ اُس وقت ہیرسی صاحب نے اپنے آپ کو خود مختار راجہ قرار دیا۔ اور جب ۱۸۰۳ء مین جنرل ویلزلی نے مرہٹون کے گروہ پر فوج کشی کی۔ اسوقت یہ ایک رسالے سمیت انگریزون سے آملے۔ اور فوج مذکور کی سپہ سالاری کی حیثیت سے۔ خوب کارنمایان کیے۔ اسکے بعد وہ گورکھون کی لڑائی جھگڑون مین بھی۔ جنکا اختتام ۱۸۲۵ء مین گورنمنٹ نیپال سے کماؤن لے لینے پر ہوا۔ شریک ہوے۔

۱۸۱۲ء مین مورکرافٹ اور ہیرسی۔ جاتری سادھوؤن کا بھیس بدلکر درہ نیتی کی راہ سے گڑھوال مین داخل ہوے۔ گارٹک کو دیکھا۔ جہان پر اسوقت مین بھی۔ آج کل کی طرح صرف چند مکان تھے۔ اور جہان پر جملہ سوداگر عمدہ موسم مین ڈیرون مین رہتے تھے رکس اور مان سرودر جھیلون کی تحقیقات کی اور دریار ستلج کے مخرج کو دیکھا ہیرسی صاحب پیمائش کرتے تھے۔ اور فاصلہ ایک پنڈت صاحب قدمون سے ناپکے بتلاتے تھے۔ اُن کو دریافت ہوا کہ اس قدیم زمانہ مین بھی روس کی لداخ اور کاشمیر کے ساتھ اجنٹون کے ذریعے سے تجارت جاری تھی۔ لیکن گارٹک مین۔ وہ بذات خاص پانچ چھ سو سوار کی تعداد مین گھوڑونپر

سوار آئے تھے۔ اور بخارا کو روسیون کا پہلا کاروان ۲۴ھ‍ ۱۸۶۸ع مین گیا تھا۔ واپسی کے وقت ان دونون سیاحون کو نیپال کے سپاہیون نے ضلع المورہ مین گرفتار کرلیا تھا۔ مگر بعد کو بمشکل تمام چھوڑ دیا۔ (رائل جیوگریفکل سوسائٹی کا جرنل جلد ۲۶ صفحہ ۴ دیکھنا چاہیے)

مغربی تبت مین۔ اگرچہ بہت سی قومین ہین۔ لیکن ان سب کا کھانا پینا۔ شادی بیاہ۔ رسم ورواج ایک ہین۔ ذات کا نام بھی کوئی یہان نہین جانتا اس عام قاعدہ سے ایک پہاڑ کی قوم مستثنیٰ ہے۔ یہ بہت نیچے درجہ کی قوم سمجھی جاتی ہے۔ اور تبت کی اور قومون سے کہانے پینے اور میل ملاپ کے معاملہ مین بالکل الگ ہے۔ مان سرو ور جھیل کے گڈریے۔ ڈوکپا جو آوارہ گرد قوم ہے۔ جو اپنے گلون کو مشرق و شمال اور کسی قدر مغرب کے وسیع میدانون مین لیے پھرتے ہین۔ مرد اور عورتین دونون ایک قسم کے

(تصویر معمولی خیمہ کی جو اہل تبت اور بھوٹیے استعمال کرتے ہین)



ڈریسنگ گون - کھال کے پوستین پہنتے ہین - اس کے نیچے استر کی جگہ سمبور لگا ہوتا ہے - اور کمر سے بندھی ہوتی ہے - گود کے بچے اور لڑکے لڑکیون کی چھوٹی چھوٹی پوشاکین اسی نمونہ اور اسی چیز کی بنی ہوتی ہین دن کو گرمی کے وقت یہ ایک معمولی بات ہے کہ مرد اور عورتین دونون دایان ہاتھ پوستین کے باہر نکال لیتے ہین - اس طرح اُن کا آدھا سینہ جسپر وہ کوئی اور کپڑا انھین پہنے ہوتین - بالکل کھل جاتا ہے - مرد کام کرتے وقت اکثر دوسرا ہاتھ بھی آستین کے باہر نکال لیتے ہین - اور کمر تک ننگے ہوجاتے ہین - ان لوگون کو سخت سے سخت سردی بھی نہین ستاتی - اس لیے کہ انھین میدانون مین یہ اپنی بھیڑ بکریان اُسوقت بھی چراتے رہتے ہین - جبکہ مان سرودرا ور رکس تال جم جاتے ہین - اور انپر کئی فٹ گہری برف پڑجاتی ہے پھر اُن چشمون تک پہونچنے کے لیے جہان سے یہ پینے کا پانی لاتے ہین - انھین روزمرہ لوہے کی کلھاڑیون سے برف کھودنی پڑتی ہے - گرم چشمون کی وجہ سے یہ جھیلین اُس وقت تک منجمد نہین ہوتین - جب تک جاڑے کا بہت کچھ موسم نہین گذر لیتا - ان کے ڈیرے - تنح - یعنی سُراگاؤن کے بالون کے بنے ہوتے ہین - اور دو پلو ہوتے ہین بیچ مین چھت کے قریب اندر سے دھوان نکلنے کے لیے ایک سوراخ بنا ہوتا ہے - کہا جاتا ہے - کہ یہ نہایت گرم ہوتے ہین - اور زور کی ہوا بھی ان مین اثر نہین کرتی - دو کپاؤن کے ڈیرے ان کی شکل اور

ان کے رنگ کی وجہ سے جو ہمیشہ سیاہ ہوتا ہے دور ہی سے پہچانے جاتے ہین۔

(ایک دوکپا قوم کی عورت)



مقدس جھیلوں کے مغرب کی جانب کے رہنے والے دوکپا غریب اور کم حوصلہ ہین اور جو چیز روپیہ اور کفایت شعاری سے انھین حاصل نہین ہوتی۔ اُسے وہ بذریعہ چوری مہیّا کر لیتے ہین۔ لیکن ان کے مشرقی بھائی بڑے امیر اور متمول ہین ان کے گلے ہزارون کی تعداد کے ہوتے ہین۔ بلکہ بھوٹیون کی امیری مشہور ہے اور یہ کہنا۔ کہ فلان فلان ڈوکپاؤن کی طرح امیر ہے۔ ایک ضرب المثل ہے انھین چورا ور ڈاکوؤن سے حفاظت کا انتظام بھی باقاعدہ ہے یہ سوار رکھتے ہین۔ جنکے گھوڑے تیز ہوتے ہین اور جنکے پاس جو عمدہ سے عمدہ ہتھیار تبت مین میسر آسکتے ہین ہوتے ہین (بعض کے پاس روسی بندوقین ہوتی ہین) یہ ہمیشہ ان گلّون کے ساتھ جاتے ہین جو نمک اور سُہاگے کی کانون سے مال لاد کر لیجاتے ہین

اور جہان ڈاکوؤن نے ان کی بھیڑ بکری چرائین اور ہانک کرلے گئے
وہین اس کی خبر ہوتے ہی سوار اُن کے پیچھے دوڑے جاتے ہین۔
اور اُن سے لڑنے مرنے کے لیئے آمادہ ہو جاتے ہین۔ اس بات کا
تو بار بار کہنا ہی کیا ہے۔ کہ ایسے ڈاکہ کا جسمین ڈاکو ہتھیار بند اور
مسلح ہون۔ محض نام ہی نام نہین ہے۔ بلکہ اس سے کچھ زیادہ ہے
ہم تو اپنے سفر بھر برابر یہی سُنتے رہے۔ کہ ایسے جرایم خلاف قانون
سرزد ہوتے رہتے ہین۔ اور ان کی کوئی بازپرس نہین ہوتی۔
نہ مجرمون کو سزا ملتی ہے۔ اور ان سے بچنے کا صرف یہی علاج ہے
کہ اپنے اپنے طور پر لوگ اس کا انتظام رکھین۔ ہمارے لشکر کے
قریب ہی ایک مسافر کو جو تبت کا رہنے والا تھا۔ لٹیرون نے اتنا
مارا کہ اُس کا سر پھٹ گیا۔ اور اس امید مین کہ اُسکے پاس کچھ مال ہوگا
اُسکے کپڑون وغیرہ کی خوب تلاشی لی اور اس سے بڑھکر یہ ہے۔
کہ ایک مرتبہ ۱۲ ٹٹو اگاسے اور جبو۔ خود ہمارے لشکر سے لے گئے۔
مگر ہم تو خود اس کا انتظام کرسکتے تھے۔ چنانچہ فوراً اُن کا تعاقب کیا گیا۔
اور ایسی لڑائی کے بعد۔ جس مین کوئی زخمی نہین ہوا ڈاکو بھاگ گئے
اور ہمارے جانور لشکر سے ۲ میل کے فاصلہ پر مل گئے اس سے ایک
مہینہ پیشتر خود ہمارے قریب کے ڈڈکیاؤن کے یہان ڈاکہ پڑچکا تھا۔
جس مین تین ہزار پانچ سو۔ بھیڑ بکری لوٹ کرلے گئے تھے اور
یہ ڈاکہ کچھ ایسے انتظام کے ساتھ ڈالا تھا۔ اور اس طرح مال لے کر

صاف نکل گئے۔ کہ جسوقت ہمارا لشکر اس نواح مین پڑا ہوا تھا
اُسوقت تک اُن کا کچھ پتا نہ چلا تھا۔ ایسے ایسے بے شمار ظلم و جرایم
قبیحہ کا حال ہم نے سُنا تھا۔
منجملہ ان کے۔ یہ چند مثالین ہین۔ پھر جو حال عوام کا ہے۔ وہی
تبت کے عہدہ دارون کا ہے۔ اس معاملہ مین کسی کی تخصیص نہین ہے
اسپر بھی سرکار کی طرف سے اس ظلم و تعدی کے انسداد کا کوئی باقاعدہ
انتظام نہین کیا جاتا۔ اور اس کا تو کہنا ہی کیا ہے۔ کہ تبت مین ہر شخص
تلوار و بندوق اپنے پاس رکھتا ہے۔ اور جس کو نہ تلوار میسر ہے۔ نہ بندوق
وہ ایک لکڑی ہی بندوق کی شکل کی رکھتا ہے۔
ان جھیلون کے گرد۔ جہان بہت سے جاتری۔ زیارت کرنے آتے
ہین اور بائین طرف سے اُن کے آب مقدس کا طواف شروع کرتے ہین۔
بہت سی خانقاہین ہین۔ اُن جاتریون مین سے بہت سے بالکل برہنہ تن
ہوتے ہین۔ اور اُن کے جسم پر سوائے ایک لنگوٹے کے کچھ نہین ہوتا۔
تعجب یہ ہے۔ کہ یہ لوگ سخت قلاچ جنکے کھانے کا ٹھکانا نہین۔
ننگ دھڑنگ۔ ایسی سردی مین زندہ کیونکر رہتے ہین ہم نے بہت سے
ایسے جاتری بھی دیکھے۔ جو خوب کپڑے پہنے ہوے تھے جنکو آب و ہوا کی سختی
بہت ستائے ہوے تھی۔ جن کے پیر جاڑے سے سُن ہو گئے تھے۔ یا برف
مین گل گئے تھے۔ جنکو ایک قدم چلنا مشکل تھا۔ جنکے چہرے بھوک کی
تکلیف سے سُست گئے تھے۔ جنکے ہاتھون کی اُنگلیان سُکڑ گئی تھین۔ راجہ

اُن ہیبت ناک پہاڑون مین۔ جہان کوئی چیز پہچاننے مین نہین آتی ۔ جہان پتھرون کے فضول طومار اور ہجوم مین راستہ یا پگ ڈنڈی کا نشان نہین ملتا۔ بھولے بھٹکے پھرتے تھے۔ مگران سب کے پاس گرتے تھے۔ لیکن وہ برہنہ فقیر۔ جسم سے بھبوت ملے۔ اور یہ سمجھے ہوے کہ اگر کسی نے رحم کیا۔ اور کچھ کھانے کو دیدیا تو خیر ورنہ فاقہ ہے سخت جاڑے پالے مین یون ہی ۔ ننگ دھڑنگ پھرتے رہتے ہین ۔ ان جھیلون کے گرد جو خانقاہین ہین وہ مختلف مہنتون کے اختیار مین ہین مثلاً گوزل[1] کی خانقاہ۔ تکلاکوٹ کے شیولنگ کی ماتحتی مین ہے جے کپ[2] کی خانقاہ۔ جس کا نام نقشون مین۔ جنخاب درج ہے ۔ بھوٹان کے حاکم کی ماتحتی مین ہے۔ اور جیو[3] کی خانقاہ ۔ جس کے لیے لاما اعظم لاہسا سے آیا ہے۔ ڈوکپا کے گومپا کی ماتحتی مین ہے لفظ گومپا کے لغوی معنی۔ خلوت کی جگہ کے ہین۔ اور اس سے خانقاہ مراد ہے۔

ڈوکپا تبت کی قومون مین۔ گندہ سے گندہ قوم ہے۔ اور جو کے مقام مین ان کا گومپا جیسے دیکھتے ہم گئے تھے ۔ اور جو پہاڑون کو کاٹ کر بنایا گیا ہے اتنا گندہ تھا۔ کہ اُس سے زیادہ خیال مین نہین آسکتا۔ یہانکے رہنے والون کے جسم پر میل کی ایک کالی کالی تہ جمی ہوتی ہے ۔ اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان کو تمام عمر صابن اور پانی کی شکل دیکھنی نصیب نہین ہوئی۔

---

[1] Gozul [2] Jaikep [3] Jiu

بہت سی خانقاہون کے دروازہ پر ایک قسم کا صابن کا برادہ وہان کے رہنے والون کے استعمال کے لیے رکھا رہتا ہے۔ مگر لطف یہ کہ انتظام ظاھری تو یہ ہے مگر عملی کارروائی یہ ہے کہ نہانے سے نہ نہانے ہی کو ترجیح دی جاتی ہے اگرچہ یہ کل خانقاہین تقریباً یکسان ہین۔ اور سب کا ایک سا ہی ڈھنگ ہے مگر پھر بھی ان مین سے ہر ایک کا فرداً فرداً دیکھنا لطف سے خالی نہین ہے۔ اس لیے کہ اکثر ان مین سے بہت قدیم ہین اور ہر ایک مین۔ کوئی نہ کوئی بات دل پر اثر کرنے والی دیکھنے مین آتی ہے مثلاً ٹھکور کے Tha Kor کی خانقاہ مین جس کا نام نقشون مین تھو Thui درج ہے دروازہ پر سکم کے ملک کا ایک نہایت خوبصورت بارہ سنگھا پڑا دھوپ کھا رہا تھا۔ اور ہم سے یہ بھی کہا گیا کہ کل وہان پر۔ اس ملک کے ڈاکوؤن کا سردار۔ چالیس ہمراہیون کے ساتھ۔ اپنا معمول ناجائز وصول کرنے آرہا ہے۔ بلکہ ہم سے خاص طور پر یہ درخواست کی گئی۔ کہ ہم اُس سے ملین۔ اور اُسے فہمائش کرین۔ کہ یہ کام اچھا نہین ہے گوزل کے خانقاہ سے۔ جو کسی قدر بلندی پر واقع ہے۔ مان سرودر جھیل کی سیر خوب نظر آتی ہے۔ جیو مین وہ نالہ ہے۔ جو دونون متبرک جھیلون کو ملاتا ہے۔ اس امر کے متعلق

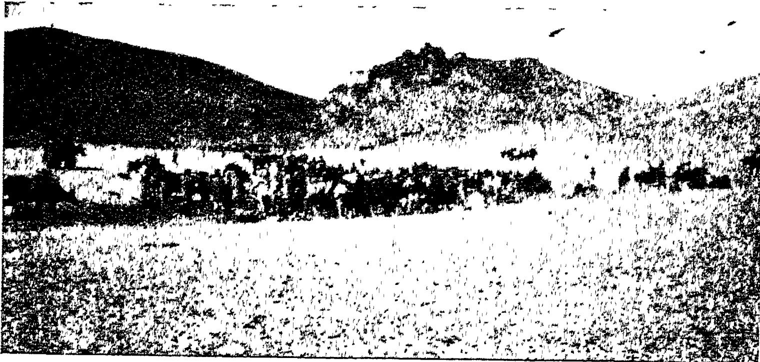
دوپکا قوم کا آدمی	خانقاہ تھوکپ کا دروازہ	سوہاگہ کے بھرے ہوے تھیلے جو بھیڑین اور بکریون پر لادنے کے لیے تیار ہین



(دوپکا عورتین سہاگہ بیچتی ہوئی۔ (راہب) عورتون کے سر کے بال گندھکر ڈوریان سی بن گئی ہین اور جو کپڑے کے فیتون سے بندھے رہتے ہین جسمین آرایش کے لیے سفید دانے لگائے جاتے ہین اور جو زمین تک پہونچتے ہین)

کہ آیا ان دونون جھیلون کے درمیان کوئی واسطہ ہے جو ان کو ایک کرتا ہو بہت کچھ بحث رہی ہے۔ لیکن کپتان ایچ اسٹریچی صاحب نے جنھون نے ۱۸۴۶ء مین اس مقام کو دیکھا تھا۔ (بنگال کے متعلق جے۔ اے۔ ایس کی جلد ۱۷

(مقام جیو کی خانقاہ۔جہان پر ہمارا خیمہ مان سرور جھیل کے کنارے پر کھڑا کیا جا رہا ہے)

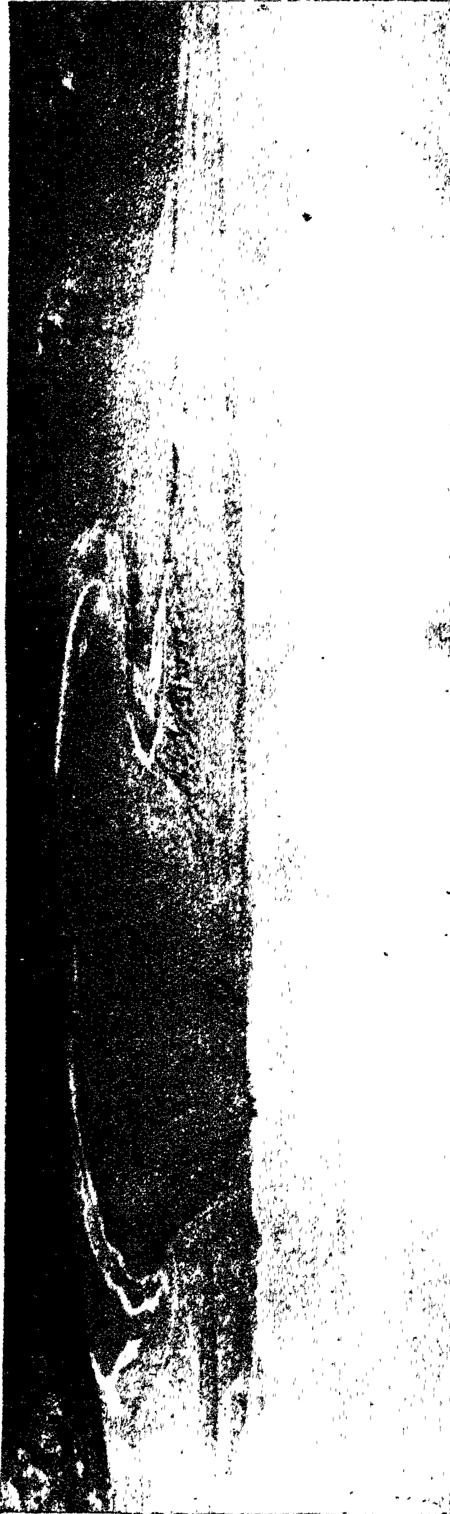


(ایک تباہ شدہ خانقاہ کے کھنڈر)



کا دوسرا باب۔ اور صفحہ ۷۵ ملاحظہ ہو) جو کچھ اس معاملہ مین لکھا ہے اس سے یہ مسئلہ قطعی طور پر طے ہو گیا ہے۔ وہ یون لکھتے ہین کہ

وہ ایک جوے
آب ایک سو
فٹ طول -
اور تین فٹ
عمق کی مشرق
سے مغرب
کی جانب -
ایک خوبصورت
نالے کی شکل مین
بہتی ہوئی عبور
کرنی پڑتی ہے -
یہی مان سرودر کا
مخرج ہے -
جو اسی نام کے
مغربی سلسلہ
کوہستان کے
شمالی حصہ سے
نکلکر - شاید چار میل
بہنے کے بعد -



(نہر جو مان سرور کی جھیل کو داہنی جانب سے اور رکس تال کو بائین جانب سے ملحق کرتی ہے)

رکس تال مین شامل ہو جاتی ہے۔ چو میان یعنے مان سرودر کی جھیل کے حدود یہ ہین۔

پہاڑی زمین کا ایک قطعہ جو کچھ زیادہ بلند نہین ہے۔ اور جسکی بلندی شاید بدرجہ اوسط دو سو فٹ ہو۔ مغرب کی جانب سے مان سرودر کو رکس تال سے جدا کرتا ہے۔"

اس بیان کے صحیح ہونے مین ذرا شک نہین۔ اس لیے کہ ہم نے خود اسی شکل و شمائل کا ایک نالہ دیکھا ہے۔ اگرچہ درحقیقت فی زماننا دونون جھیلون کے درمیان کوئی نالا نہین بہتا مگر اسکا سبب یہ ہے کہ پورب کی طرف سے جو آندھیان آتی ہین۔ ان مین اتنا ریت اُڑ کر آتا ہے کہ چار چار فیٹ تک اس نالے کا مُنھ اَٹ گیا ہے۔ لیکن وہان کے رہنے والے۔ اس بات کو صحیح بتلاتے ہین۔ کہ جس سال خوب بارش ہوتی ہے اُس سال نالے مذکور مین پانی بہنے لگتا ہے۔ چنانچہ گیارہ سال ہوے جب خوب بارش ہوئی۔ اور اس قدر طوفان آیا۔ کہ بہت سے مویشی ضائع ہوے۔ اس سال اخیر مرتبہ اس نالے مین بھی پانی آ گیا تھا اس واقعہ کا ٹھیک سال یون یاد ہے۔ کہ اس سال۔ کیلاش کے کمبھ کا میلا بھی تھا۔ لیکن فی الحال تو نالہ مذکور مین کہین کہین متعفن کھاری پانی بھرا ہوا ہے۔ اور گندھک کے گرم پانی کے بہت سے چشمے ہین جنکا پانی بعض مقامات مین اتنا گرم ہے۔ کہ ہاتھ لگانا مشکل ہے۔

مان سرور جھیل مین اگرکہین کوئی کشتی پڑی ہے۔ تو صرف مسٹر ڈرمنڈ کی کشتی جو ایک وقت مین بریلی کے کمشنر تھے۔ اور اگرچہ یہ ۱۸۵۵ء کا واقعہ ہے مگر آج تک لوگون کو یاد ہے۔ اور جس طرف ہو کر وہ کشتی گئی تھی اُن مقامات کا ہم کو اس طرح نشان دیا گیا۔ جس طرح کوئی قدیم روایت یاد چلی آئے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ تبت کی طرف سے جو اُسوقت مین اس حصہ ملک کا عہدہ دار تھا۔ اس کا لاہسا کے حاکم کے حکم سے اس مذہبی بے ادبی روا رکھنے کی علت مین سر کاٹ لیا گیا تھا۔ لیکن ہم کو تحقیقات کے وقت اس کی تصدیق نہین ہوئی۔ ممکن ہے کہ یا تو درحقیقت ایسا ہوا ہی نہین اور اگر ہوا بھی ہو تو لوگ اُسے بھول گئے۔

ان جھیلون کا پانی اس درجہ متبرک خیال کیا جاتا ہے۔ کہ یہان مچھلی مارنا منع ہے۔ اور اگر مچھلی تلاطم آب سے باہر آ پڑتی ہے تو وہ خلل آسیب کے دور کرنے اور مویشیون کے ہر طرح کے امراض کے علاج کے لیے خاص طور پر مفید سمجھی جاتی ہے۔ اسکو صاف کرکے بڑی احتیاط سے دھوپ مین سکھا لیتے ہین۔ اور وقت علاج تک رکھی رہتی ہین جب ضرورت پڑتی ہے تو ایک ٹکڑا اُس مین سے کاٹ کر جلتے کوئلون پر رکھتے ہین۔ اور مریض کے قریب لے جاکر۔ اُس کے مضر دھوئین اور بدبو کو مریض کی ناک مین پہونچاتے ہین اس صورت مین وہ عجیب نتائج ظہور مین آتے ہین۔ جن کا یقین آسانی سے

ہو سکتا ہے جس زمانہ مین ۔ ہمارا اس جھیل پر قیام تھا ۔ اُس وقت کچھ مچھلیان باہر آ پڑی تھین ۔ اور لوگ انھین لے گئے تھے ۔ ہمنے بہت کچھ تحقیقات کی کہ ہمارے ساتھ کے لوگون مین کوئی شخص خلل آسیب مین مبتلا ہو ۔ جس کے حق مین یہ علاج مفید ثابت ہو ۔ مگر کسی نے ہان نہین کی ۔ پانی کے پرندون کے انڈے نکالنا بھی منع ہے ۔ اور یہ ایک بہت اچھا حکم ہے ۔ اسلیے کہ کچھ عرصہ سے یہان راج ہنس کے انڈون کی باقاعدہ تجارت ہونے لگی تھی ۔ لیکن اس حکم کی خلاف ورزی کرنے والا خاص شخص خود برخا کے تارجم کی ذات مبارک ہے ۔ جس کو اسکے انڈے بہت پسند ہین ۔ لیکن دوسرون کے لیے وہ اس معاملہ مین بہت سخت ہے تارجم کے دیگر فرائض مین ایک بات یہ بھی شامل ہے ۔ کہ ان جھیلون مین جو ندیان آکر گرتی ہین اُن کے بند باندھین تاکہ اُن مین سے بوجہ خرابی موسم مچھلیان باہر نہ نکل جائین ۔ لیکن درحقیقت وہ کچھ نہین کرتے اور جو روپیہ اس کام کے لیے بجٹ مین منظور ہوتا ہے ۔ اُسے خورد ۔ خورد برد کر جاتے ہین ۔ ہم نے اپنے قیام کے زمانہ مین وہان بہت سے بھورے رنگ کے قاز ۔ اور برہمنی ڈک ۔ اور دوسری قسم کی مرغابیون کے بچے دیکھے ان جھیلون مین گلش اور ٹرنس کے قسم کی مرغابیان بھی بکثرت ہین ۔

برخا کے تارجم کا صدر مقام ۔ اسی نام کے ایک مقام پر ہے

اور چونکہ یہ ایک با اختیار عہدہ دار ہے۔ جسکی سپردگی مین۔ علاوہ اسکے معمولی کام کے جو گارٹاک اور لاہسا کے درمیان شاہی ڈاک ہو پہنچانے کا ہے اس حصہ ملک کا بھی انتظام ہے۔ جسمین دونون جھیلین واقع ہین اور کرنالی ندی کے اوپر کے حصہ کے ایک زرخیز وادی کا۔ جسکا نام کاردم ہے اور نیز گیا نیما کی منڈی کا۔ اسلیے ہمین قدرتی طور پر یہ امید تھی۔ کہ یہان کچھ نہ کچھ وہ شان و تزک۔ خواہ وہ وحشیانہ ہی ہو دیکھنے مین آئیگی۔ جو دنیا کے بہت سے ملکون مین۔ ایسے لوگون کی لوازمات مین داخل ہے جنکے ہاتھ مین قانون اور نظم ونسق ہے۔ کرنالی دریا کے وادی سے دور چل کر بہت ہی کم مکانات دیکھنے مین آتے ہین۔ اور خانقاہین اور عہدہ دارون کے مکانون کو چھوڑ کر ان مکانات کی تعداد۔ جو مان سرور جھیل کے مشرقی حد اور گارٹاک کے درمیان واقع ہین۔ اسقدر کم ہے۔ کہ دونون ہاتھون کی انگلیون پر گنے جا سکتے ہین۔ اس لیے ہم کو دوسرے باشندون کے مکانات کثرت سے دیکھنے مین آنے کی توقع نہ تھی۔ لیکن جو کچھ ہم نے دیکھا وہ بالکل ایک خاص بات تھی۔ یہان کی سڑک جس کو شاہی سڑک کہنا چاہیے۔ برخامین ہوکر گذرتی ہے لیکن اُسے چاہے جہان ڈھونڈیے۔ ممکن نہین۔ کہ اُس کا پتا لگ جائے۔ اور اگر اس ملک کے نقشہ مین جو غلطیون سے بھرا ہے اس کا صاف

طور پر نشان نہ بنا ہوتا۔ تو یہ خبر بھی نہ ہوتی۔ کہ یہان سڑک بھی ہے
برخا ایک عظیم الشان میدان پر یعنے۔ پندرہ ہزار فیٹ کے مربع
میدان پر واقع ہے۔ جو میلون تک پھیلا ہوا ہے۔ اور جب تک
اسپر ہی نہ پہونچ جائے۔ تب تک اس کا نظر آنا مشکل ہے۔ کیونکہ
جانب مشرق وہ ایک پشتہ کی آڑ مین ہے۔ اور راستہ ریت کے
ٹیلون اور جھاؤ کی جھاڑیون مین ہوکر جاتا ہے۔ جہان تیز چلنا
ناممکن ہے۔ جس مسافر کو اس کا ٹھیک نشان افقی نہ معلوم ہو اُسے
زنہار اس کا پتا نہین لگ سکتا۔ یہی حال یہان کے دیگر مقامات کے
سفر کا ہے کہین کسی راستہ کا نشان صاف نہین معلوم ہوتا۔ یہان
صرف یہ ممکن ہے کہ جدھر جانا ہو۔ اُدھر آدمی آنکھ لگائے رکھے
اور ندیان اُترتا۔ اور دلدلون سے بچتا ملک بھر مین اُسوقت تک
پھرتا رہے جب تک کہ اپنے ٹھکانے پر نہ پہونچ جائے۔ اور
اُس کم بخت مسافر کی تو سخت شامت ہے جو اس ملک سے ناواقف
ہو۔ یا متعدد پہاڑیون مین جو دیکھنے مین بالکل یکسان ہین تمیز
نہ کر سکے۔ درماندگی اور مارا مارا پھرنا جیسا کہ اکثر جاتریون نے ہمسے
بیان کیا۔ اُس بدبخت کا حصّہ ہے۔

برخا مین دو مکان ہین۔ ایک تارجم کے رہنے کا۔ جو ایک
قسم کا شاندار جھونپڑہ ہے۔ جس مین ہماری عملداری کا ایک
معمولی دہقان بھی رہنا پسند نہ کرے گا اور دوسرا وہ مکان ہے

(دعا کی چھڑ سامنے اور دعا کی چھڑین جو دعا کے جھنڈون سے جو عمارت کی چوٹی پر ہین ملی ہوئی ہین - اور یہ عمارت خشت خام کی بنی ہوئی ہے اور کچھ خشت سامنے پڑی ہوئی ہین چھت اِسکی حسب معمول مٹی کی اور کچھ پھوس کی ہے)



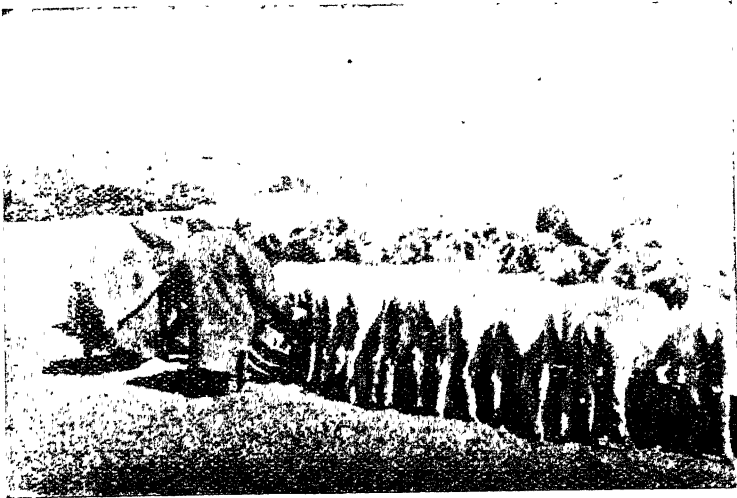
جہان سرکاری عہدہ دار لب سڑک دورہ مین آکر ٹھہرتے ہین - اس مکان کے کمرے نہایت تیرہ و تاریک تھے - اور بجاے کھڑکیون کے چھوٹے چھوٹے ناہدان تھے جنمین ہوا کی کوئی روک نہ تھی - (شیشہ یہان ہوتا نہین) - اور ہر طرح کی کثافت سے پُر تھے - اور اور مقامات پر اکثر مکانون مین شیشہ کے بجاے

باریک کپڑا لگا ہوتا ہے۔ تاکہ خاک نہ آئے اور روشنی آتی رہے
مغربی تبت مین شیشہ بالکل نہین ہوتا۔ اور مکانون مین سالہا
سال گائے بیلون کے گوبر اور بھیڑ بکریون کی مینگنیان جلنے سے
انکی چھتین کاجل سے رچ جاتی ہین (آتشدان نہین ہوتے) یہ نہایت
پایدار ہوتا ہے۔ اور چھتون کو خراب نہین ہونے دیتا۔ دھوئین کا
یہ اثر پہاڑون کی کھوئین بھی دیکھنے مین آیا۔ جہان کُل دیوارون
اور چھتون پر کاجل کی ایک موٹی تہ جمی ہوتی ہے۔ اور مجلا ہونیکے
لحاظ سے آرایش مکان کا کام دیتی ہے۔ یہان ڈوکپاؤن کے
چند خیمے بھی تھے۔ جنمین سے ایک کے قریب اُس چاہ کا ڈھیر لگا تھا۔
جو سرکاری سوداگر۔ ینگ چنگ۔ فروخت کے لیے چھوڑ گیا تھا۔
اور جہان عورتین بھیڑ بکریون کا دودھ دوہ رہین تھین۔ ان بھیڑ
بکریون کی گردنین ایسی ملا کر باندھ دیتی ہین کہ اُن کو جنبش کرنا
مشکل ہوتا ہے۔ ایک کی گردن ایک طرف کو ہوتی ہے تو دوسریکی
دوسری طرف اور عورتین اس قطار مین جلد ہی جلد ی دودہ نکالتی
پھرتی ہین۔ دودھ کا گھی نکالا جاتا ہے۔ اور اس سبب سے مجرد دودھ
کا پینا مہنگا سمجھا جاتا ہے۔ گھی کو مشکیزون مین جنکے اوپر بال
بدستور لگے ہوتے ہین بھر رکھتے ہین۔ اس گھی کا ذائقہ اور بوباس
نہایت کراہیت پیدا کرتی ہے۔ ہم کُل سفر بھر وہ دودھ استعمال
کرتے رہے جو ولایت سے ٹین کے ڈبون مین بند ہو کر آتا ہے۔

کیونکہ اور کسی طرح کا دودھ میسر آنا قطعی ممکن نہ تھا۔ اور اس سبب سے
اگر ہم لوگون مین سے کوئی بیمار پڑجاتا تھا۔ تو اسکی غذا کا انتظام
کرنا سخت مشکل ہوتا تھا یہان کا تارجم توکارٹاگ گیا ہوا تھا۔ جہان
تکلا کوٹ کی شیو لنگ کے ایک ملازم کے قتل کے مقدمہ مین اُس کی
تحقیقات ہو رہی تھی۔ اور اُس کا بھائی۔ جو اُسکی غیر حاضری مین
قائم مقام تھا۔ گیانیما کے میلے کے انتظام مین مصروف تھا جو اسوقت
خوب زور پر تھا۔ پس سرکاری عہدہ دارون مین یہان پر صرف
گوبا موجود تھا۔ یہ عہدہ دار ایک قسم کا دیہاتی مجسٹریٹ ہے۔ اور
مغربی تبت مین ہر جگہ ہوتا ہے اسکے ماتحت چند گاؤن کے وہ
مکھیا (Makpan) ہوتے ہین جنکو چھوٹے چھوٹے جھگڑے
طے کرنے اور کسی قدر سزا ے بید اور جرمانہ کا اختیار ہوتا ہے
اور جو مقدمات بوجہ پیچیدگی وہ فیصل نہین کر سکتے۔ اُنھین یہ
فیصل کرتا ہے اسکے حاکم کا اپیل۔ جنگ پن یا تارجم کے یہان ہوتا ہے
اور جہان یہ عہدہ دار نہین ہوتے وہان چکپ (Chi Kep)
یعنے ضلع کے مجسٹریٹ کے یہان اپیل ہوتا ہے جس کا تقرر خاص
لاہسا سے ہوا کرتا ہے۔

گوبا نے ہمارے لیے لکڑی بہم پہونچانے کا انتظام کیا۔
ہماری باربرداری کے جانور بدل دیے۔ اور فی الحقیقت جس قدر
اُس سے توقع ہو سکتی تھی۔ وہ کل کام اُس نے انجام دیے۔ اس

(برخاین بھیڑون اور بکریون کا دودھ نکالا جارہا ہے)



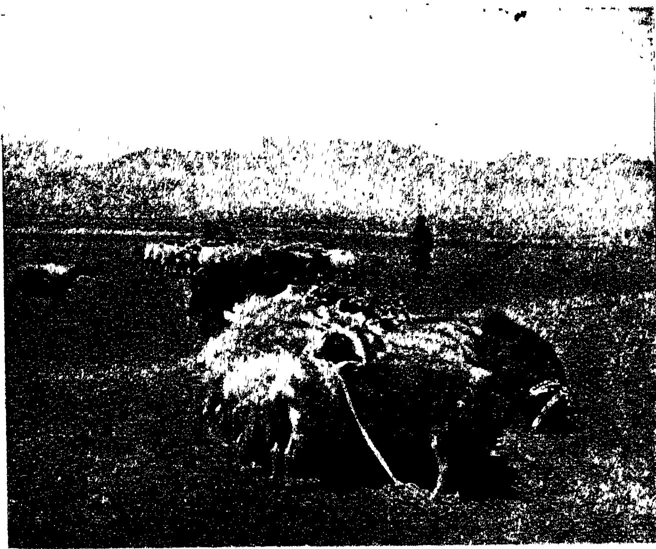
بات کے بار بار لکھنے کی ضرورت نہین معلوم ہوتی ۔ کہ ہمارے کل سفر بھر
اہل تبت ہمارے ساتھ نہایت سلوک و مہربانی سے پیش آتے رہے
یہ ہمارے ساتھ۔ اپنے ڈیرون کے سامنے کھڑے ہوکر بات چیت
کرنے سے خوش ہوتے تھے ۔ اپنے چھلے وغیرہ ہم کو دکھلاتے تھے
اور چیزون کا سودا کرتے تھے ۔ دوسری منزل دارچن کے مقام پر تھی
جو ٹھیک کیلاش کے نیچے واقع ہے ۔ جہان کل جاتری ۔ طواف
(پرکرما) کرنے سے پہلے جمع ہوتے ہین ۔ اس راستہ مین جگہ جگہ دلدل
اور ریت کے ٹیلے پڑتے ہین ۔ اور ندیان تو ہر وقت ہی اترنی پڑتی
ہین ۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ کل قطعہ زمین ۔ کانگڑی یا کوہستان کیلاش کے

نیچے تک کسی وقت مین جھیل تھی اور رکس تال مین شامل تھی۔ اسلیے کہ یہان کی زمین تال مذکور کی سطح سے کچھ ہی اونچی ہے۔ اور اب بھی جس سال بارش زیادہ ہوتی ہے۔ یہان پانی بھر جاتا ہے اور راستہ چلنا مشکل ہوتا ہے اسکے علاوہ اور بھی بہت سی علامتین ہین جن سے یہی نتیجہ اخذ کیا جاتا ہے۔

یہان عملداری تبت کے عین وسط مین ایک علاقہ ہے۔ جو براہ راست بھوٹان کے زیر حکومت ہے۔ جس کو گارٹاک کے وائسرایونسے کچھ تعلق ہے۔ نہ خود لاھسا سے۔ ظاہرا یہ علاقہ از قسم وقف مذہبی ہے۔ جس مین اب بھوٹان کے عہدہ دار کسی قسم کی مداخلت روا نہین رکھتے۔ بلکہ دارچن کے ملازمین۔ اور گارفنس کے نوکرونمین ایک وقت مین خوب مقابلہ اور ہشت مشت کی نوبت تک پہونچ چکی ہے۔ اور بندوقین تک چل چکی ہین۔ تین برس سے یہان کا مقررہ افسر جس کا لقب ڈاشاک (Dashok) ہے دارچن سے برابر غیر حاضر ہے۔ اور اب تک اُس کا ایک دفادار ملازم تبت کے رواج کے بموجب جملہ کارروائی کرتا رہتا تھا۔ لیکن اب بالآخر یہ معلوم ہوا کہ اُسکے آقا نے قضا کی۔ اور چونکہ کوئی دوسرا شخص اُسکا جانشین نہین آیا۔ لھذا اب وہ نوکر ہی فی الواقع اس علاقہ کا مالک ہے۔ جب ہم دارچن پہونچے۔ تو یہان کے کل چھوٹے بڑے ملازم شراب کے نشہ مین مدہوش تھے۔ لیکن شام ہوتے ہوتے چند شخصونکا

نقشہ کم ہو گیا اور وہ اس لایق ہو گئے کہ ہم اُن سے رسل رسائل کر سکتے تھے ۔ دوسرے روز صبح کو تو ہم اور رمالاک خوب دوست ہو گئے ۔ بلکہ اُس کو ہم سے شام کو نہ مل سکنے کا سخت افسوس تھا ۔ جس کا سبب اُس نے علالت طبع بیان کیا ۔ یہ بھی ایک بڑے عہدہ دارون مین ہے ۔ اسلیے کہ داپچن کے علاقہ کا ۔ نندی فو وزوٹل فو کے (جو نقشہ مین جمدل فو کے نام سے درج ہے) دو خانقاہون کا ۔ جو کیلاش کے متبرک راستہ مین واقع ہین مان سرور جھیل کے جیکپ (جنجاب) نام گومپا کا اور سب سے بڑھ کر کھجرناتھ کا ۔ رنگنگ اور ذو کا جو کرنالی دریا کے بالائی حصہ مین واقع ہین ۔ اور گارتاک کے قریب گیزن کا ۔ اور ڈاباے جنگ پن کے علاقہ مین ۔ اٹی ۔ گان فو جبسیر اور سامرکی

برخا مین بھیڑون اور بکریونکا دودھ دوہا جا رہا ہی اس تصویر مین جو عورت ہی اُسکے سر کے بال اسقدر بڑے ہین کہ پیر دن تک آتے ہین



چار خانقاہون کا وہ منتظم اعلیٰ ہے۔

کیلاش کے متبرک پہاڑ کا طواف جو شیو جی کا بھٹ ہے۔ اور مذہب ہنود کے نہایت متبرک مقامات مین سے ہے بدرجہ اوسط تین دن مین ختم ہوتا ہے اور کل فاصلہ قریب ۲۵ میل کے ہے۔ راستہ اچھا نہین ہے۔ پیدل چلنا لازمی ہے۔ اور ایک مقام پر یعنے گوری کنڈ پر۔ جو ایک جھیل ہے جسکا پانی کل سال بھر حتی اکہ گرم سے گرم موسم مین بھی جما رہتا ہے۔ راستہ بہت اُونچا چڑھ کر گیا ہے۔ چونکہ بعض شخص اس راستہ کو۔ اپنے قد سے ناپتے۔ یعنی ڈنڈوت کرتے چلتے ہین۔ بعض ان مین ضعیف العمر ہوتے ہین۔ بعض کے ساتھ عورتین ہوتی ہین۔ بعض راستہ مین۔ پوجا کرنے کے لیے اور بعض گوری کنڈ مین نہانے کے لیے (حالانکہ معمولی جاتری برف ہٹا کر ذرا سا پانی صرف سر پر ڈال لیتے ہین) ٹھہرنا چاہتے ہین۔ اسلیے یہ بات آسانی سے سمجھ مین آسکتی ہے۔ کہ یہ سب جدا جدا وقت مین اس سفر کو طے کر پاتے ہین۔ مگر جو شخص جلدی سے طواف ختم کر دے اُسے سب کے سب فرد اُگُر لکھتے ہین۔ اور گوگر کے مذموم لقب سے جس کے معنی کتے کی طرح دوڑنے والے کے ہین خطاب کرتے ہین۔

بودھ اور ہندو۔ مقام مذکورہ بالا کی زیارت یعنی کیلاش کی زیارت کو مونٹ ایورسٹ اور آسام کے چرہی پہاڑ کے متبرک پہاڑونکی

زیارت کی مدین شامل کرتے ہین - اور اُن کی راے مین ان تینون
پہاڑون کی زیارت سے جاتری کو وہ سعادت حاصل ہوتی
ہے جس سے بڑھکر دوسری نہین ہوسکتی - معمولی جاتری -
جو صاحب مقدور ہین وہ اپنے ساتھ ایک ڈیرہ لے جاتے ہین
اور جہان جی چاہتا ہے - وہان پھرتے ہوے - بڑے آرام و
اطمینان اور تمکنت کے ساتھ سفر طے کرتے ہین - اور اُن کے
کوچ و مقام سے - اس جگہ کی وقعت اُن کی نظر مین ہونا ظاہر ہوتی ہے
لیکن جو ادنیٰ درجہ کے لوگ ہین وہ گومپاؤن یعنی خانقاہو نمین
ٹھہرتے ہین اور اُن لوگون کو دعا رخیر سے یاد کرتے ہین جنھون نے
اپنی فیاضی سے مسافرون کے ٹھہرنے کے لیے یہ مکانات بنوا دیے
ہین - معمولی طور پر سب سے پہلے - نندی تو کی خانقاہ ملتی ہے
جہان بہت سی کُندہ دار بندوقین - ڈھال اور تلوارون مین -
جو اگلے زمانہ کے راسخ الاعتقاد لوگون کے ہدیہ مین ایک عجیب
تحفہ ہاتھی کے دو دانت ہین - یہ دانت اس ملک مین ایک عجیب
شے ہین اس لیے کہ تبت مین ہاتھی بہت کمیاب ہے - لاہسا مین
ہاتھی دیکھنے مین آئے مگر عموماً تبت مین ہاتھی نہین ہوتے - اسلیے
کیلاش مین ان دانتون کا ہونا ایک عجیب بات ہے - دوسری
خانقاہ - ڈیڈ ی فو (De dePhu) کی ہے جہان سے راستہ
گوری کنڈ کی منجمد جھیل پر ہوتا ہوا - زوٹل فو - یا (جمدل فو) کو جاتا ہے

اس آخر الذکر مقام کے متعلق ایک عجیب روایت یہ چلی آتی ہے۔
کہ زمانۂ سلف مین۔ دو لاماؤن نے۔ کیلاش کا طواف کیا ایمن سے

(بھیڑین جنپر بوجھ لدا ہوا ہے جا رہی ہین)



ایک دائین سے بائین کو۔ اور دوسرا بائین سے دائین کو چلا۔ اور
دونون کی یہان پہونچ کر مڈ بھیر ہوئی۔ اُسوقت اُن مین
اس بات پر بحث ہوئی کہ طواف صحیح کس نے کیا۔ جب دیکھا۔
کہ دلائل و براہین سے کام نہین چلتا تب ایک نے دوسرے پر ایک
بڑی بھاری پتھر کی سل دے ماری۔ یہ سل اُس نے اپنے ہاتھ مین

لے لی۔ اور (Aquarium) کے پہلوان کی طرح اُسے لیے رہا۔ بلکہ اُس سے یہ بات زیادہ کی۔ کہ بداعتقادون کے شکوک دور کرنے کے لیے اُس پر اپنی انگلیون کے نشان بنا دیے جو آجتک موجود ہین۔ اس بات کے کہنے کی ضرورت نہین معلوم ہوتی۔ کہ بہت سے جاتری اب بھی ایسے ہین جو دائین سے بائین کو طواف کرنا صحیح سمجھتے ہین اور ایسا ہی کرتے بھی ہین شاید وہ خانقاہ۔ جو آیندہ نہایت دلچسپ خانقاہون مین شمار کی جائے گی۔ گنگتا (Gangta) کی خانقاہ ہے۔ جہان پر مذہبی کتابون کا ایک کتب خانہ ہے دارچن وہ مقام ہے۔ کہ جہان سے طواف شروع ہوتا ہے۔ اور ختم ہوتا ہے۔

تبت مین مادۂ ظرافت کی بھی کچھ کمی نہین ہے۔ یہ وہ ملک ہے جہان دعائین۔ جو جناب باری مین پیش کی جانے کے لیے ہون۔ ایک نلی یا ایک پیٹی مین بند کردی جاتی ہین۔ اور اُسکے گھمانے سے وہی مطلب حاصل ہوتا ہے جو از راہ ادب گھٹنے جھکا کر بار بار التجا کرنے سے ہوتا ہے۔ جہان لوگ کچھ معاوضہ لے کر۔ ملزم کے عوض سزا بھگتنے کے لیے تیار ہو جاتے ہین۔ جہان وایسرائے اور جنگ پن۔ اپنی عدم موجودگی مین۔ اپنے نوکرون یا عزیزو اقارب کو۔ اپنی خدمات کے انجام دینے کے لیے بھیج سکتے ہین علیٰ ہذا۔ ایسے لوگ بھی مل سکتے ہین (اور دارچن مین اس قسم کے

بہت ہین - جو دوسرون کے عوض متبرک پہاڑون کا طواف کرائین) خواہ معمولی طور سے پاپیادہ چل کر - یا لیٹتے ہوے اور ڈنڈوت کرتے ہوے جاکر - اور اس قابل تعریف کام کی اُجرت صرف ایک روپیہ اور پانچ روپیہ ہے - اور اگر ان مین کہین آپس کے ضد و مقابلہ کو دخل ہو جائے تو پھر آٹھ آنہ اور تین روپیہ تک یہ اجرت گھٹ سکتی ہے اور گو یہ ایک عجیب بات معلوم ہو - مگر دین یا دھرم کے کامون مین دوکاندارون کو ڈھنگ لانا مناسب نہین سمجھا جاتا - اور جو اعلیٰ درجہ کے نیک مزاج شخص ہین - وہ دامون کے چکانے مین حجت نہین کرتے - دارچن مین ایک ندی ہے - جو خاص متبرک پہاڑ سے نکلی ہے - اور راسخ الاعتقاد لوگ اسکے ٹھنڈے پانی مین نہایا کرتے ہین - ہم نے عوضی سے کام کرا لینے کی بحث کے متعلق ختم حجت کے طور پر یہ پوچھا - کہ کیا نہانے کے لیے بھی عوضی مل سکتے ہین یہ سنکر لوگ واقعی حیرت مین رہ گئے - تبت مین کسیکا کسی کے عوض نہانا ایک خبط خیال ہے - یہان حتی الوسع کبھی کوئی نہین نہاتا - اور اگر کبھی کوئی کسی خاص قسم کی بڑائی یا عزت حاصل کرنے کے لیے ایسا بیہودہ اور خوفناک کام کر بھی گذرتا ہے - تو شاید اپنی نجات حاصل کرنے کے لیے تمام عمر مین ایک مرتبہ نہالے لیکن یہ ممکن نہین کہ وہ اپنی تندرستی کو دوسرون کے لیے جوکھون مین ڈالے -

تبت کے جاترہی بھی بڑی کثرت سے ہوتے ہین - اور وسط ایشیا کے

بہت دور دور مقامات سے آتے ہین تقریباً ہر قوم اور ہر فرقہ کے لوگ اس وسیع ملک مین دیکھنے مین آتے ہین اور ہر بارھوین سال جب کمبھ کا میلا یعنی دوازدہ سالہ میلا ہوتا ہے اُسوقت انکی تعداد بشرط عمدہ موسم ہونیکے تقریباً دس گنی زیادہ ہوجاتی ہے - آیندہ کمبھ کا میلا سنہ ۱۹۰۶ع مین آدھی مئی سے لے کر آخیر ستمبر تک ہوگا - جاتری جب اپنے گھرون کو جاتے ہین تب بہت سی سارگائین اور بھیڑ بکریان اپنے ساتھ لے جاتے ہین جن کا وہ دودھ پیتے ہین اور گوشت کھاتے ہین - اور تھوڑا سا سوداگری مال بغرض تبادلہ لے جانے کے لیے اُنپر لادتے ہین - بعض خوش اعتقاد ایماندار یکے اس بے لطف سلسلہ پر کچھ اور بھی اضافہ کرتے ہین یہ بغیر کچھ ساتھ لیے خالی ہاتھ چل دیتے ہین - اور کچھ اس طرح کے جوڑتوڑ لگاتے ہین اور اس دانشمندانہ احتیاط سے کام کرتے ہین کہ دوسرون کے گلون کے مالک بن جاتے ہین - اور وہ اِن کو ڈکیت سمجھکر انکا تعاقب کرتے ہین - یہی وہ مال مردم خور ہین - جنکو وبال ملک سمجھنا چاہیے اسلیے کہ یہ جگہ جگہ پھرتے رہتے ہین - اور چونکہ بڑے سڈے کٹے اور مسلح ہوتے ہین - پس ان کو کسی کا مویشی جس کی کافی حفاظت نہ ہو چُرا لیجانا ایک سہل بات ہے - اور چونکہ یہ بالکل خانہ بدوش ہین اسلیے یہان کے ویران جنگلون مین یہ پتا لگنا - کہ چور کدھر گئے ایک اہم کام ہے یہان دہ جاتری دیکھے - جو خام سے (لاہسا کے مشرق مین واقع ہے) منگولیا سے خاص لاہسا سے لداخ سے

اور فی الواقع اور بھی دور دور مقامات سے آئے تھے۔ بہت سے
ان میں سے اپنی بھیڑون کو بدین خیال سرخ رنگ دیتے ہین کہ اس سے
وہ ہر طرح کی بیماری اور آفت سے محفوظ رہینگی اور یہ رنگی ہوئی
بھیڑین یہان کے ویران میدا نون مین بہت خوش نما معلوم
ہوتی ہین۔ کل ملک متبرک مقامات سے بھرا پڑا ہے۔ جہان جائیے
وہین ایسے جاتری دیکھ لیجیے۔ جو ہم خرما و ہم ثواب۔ مذہب
کے ساتھ کچھ تجارت کا بھی ڈہنگ لگائے رکھتے ہین۔ گیانیما
اور تکلاکوٹ کی منڈیان ان سے بھری رہتی ہین اور ان کی
قلت و کثرت کا۔ تجارت پر بہت کچھ اثر پڑتا ہے۔

(مقام تیرتھاپوری کا میدان دریاے ستلج)



جس ملک مین یہ جھیلین اور کوہ کیلاش واقع ہے۔ اُس متبرک ملک کے مغربی کنارہ پر ایک مقام تیرتھ پوری ہے جو جاتریون کا ایک بڑا مرکز ہے۔ یہ دارچن سے تین منزل ستلج کے کنارہ پر ہے ستلج کا اصلی سوت ڈال جو کی خانقاہ مین ہے۔ جہان ایک بڑا ابھاری چشمہ ہے۔ حالانکہ رکس تال تک ایک خشک نالا چلا گیا ہے جس مین کہین کہین پانی بھرا نظر آتا ہے۔ لیکن یہان کے کل لوگ اس بات پر متفق ہین۔ کہ اس خشک نالے کے نیچے نیچے برابر پانی بہتا ہے۔ اور یہ وہی پانی ہے جو کبھی کبھی اوپر نظر آتا ہے اور پھر غائب ہو جاتا ہے۔ لیکن اس مین شک نہین کہ جس سال خوب بارش ہوتی ہے اور پانی بڑھتا ہے اُس سال اس نالے مین بھی پانی بھر جاتا ہے۔ اور رکس تال اور ڈال جو کا چشمہ ایک ہو جاتا ہے۔ تیرتھ پوری کے مقام پر بھی بہت سا پانی دریا مین جاتا ہے اور یہ مقام۔ گندھک کے گرم چشمون اور قدیم روایتون کے سبب ہر جاتری اور مسافر کے لیے ایک عجیب دل چسپ مقام ہے۔

چنانچہ ایک روایت ہے۔ کہ ابتدائے زمانہ مین جبکہ دنیا کو پیدا ہوے تھوڑے دن ہوے تھے۔ ایک راکشس پر اُسکی خدمت گذاری اور تپ کی وجہ سے۔ شیوجی کی نظر مہربانی ہو گئی۔ اور آپ نے خوش ہو کر فرمایا۔ کہ تجھے اس خدمت کے عوض مین کیا بروان۔ (انعام) دین۔ اُس نے عرض کیا کہ مہاراج

مجھے یہ طاقت بخشئے کہ جس کے سر پر ہاتھ دھر دن وہی معاً بھسم۔ یعنی خاک سیاہ ہو جائے شیوجی نے اُسے اپنا ایک کڑا اعطا فرمایا اور وہ طاقت بخشی اِس بردان کے پاتے ہی اُسکی نیت مین فرق آیا۔ اور وہ اس فکر مین ہوا کہ کوئی موقع ملے۔ تو اس کڑے کے ذریعہ سے خود شیوجی کو ہلاک کیجیے اور جو قدرت کاملہ شیوجی مہاراج کو حاصل ہے۔ اُس کا مالک بن جائیے اور نیز پاربتی جی سی خوبصورت وحسین دیوی کو۔ جو اس دیوتا رعظیم کی زوج ہین۔ اپنے قبض وتصرف مین لائیے یہ دیکھکر شیوجی مہاراج بھاگے اور زمین کے اندر گھس گئے۔ چنانچہ جہان شیوجی مہاراج جلدی سے زمین کے اندر داخل ہو گئے تھے۔ وہان ایک مندر اُس جگہ کا نشان دینے کیلیے بنا ہوا ہے۔ اب اس راکشس نے۔ اُن کی حسین بی بی کی طرف توجہ کی۔ لیکن پاربتی جی بھی کچھ نپٹ نادان نہ تھین۔ اُنھون نے اس راکشس کو اس بات پر مجبور کیا کہ وہ پہلے وہ بڑا اور مشہور ناچ ناچے جو شیوجی مہاراج ناچا کرتے تھے۔ یا پنار استہ لے اس ناچ مین دونون ہاتھ باری باری سے سر پر لیجاتے ہوتے ہین۔ چنانچہ اس ناچ کے ناچنے مین۔ وہ غضب کا کڑا۔ اُسکے سر سے جا لگا اور وہ راکشس وہین جل کر خاک سیاہ ہو گیا۔ اور یہ تودہ خاک مثل ایک ایسی شئے کے۔ جو مذہبی سرگرمی کے اظہار کا موجب ہو۔ اب تک دریا کے کنارہ موجود ہے۔ اسی جگہ پر گندھک کا ایک گرم

چشمہ ہے۔ جسکا پانی اسقدر گرم ہے۔ کہ چھو نا مشکل ہے اس صورت مین
اگر کوئی یہ خیال کرے۔ کہ راکشس کی دراصل خاک نہین ہوئی۔ بلکہ وہ پگھل گیا
تو یہ خیال قابل معافی ہے یہان کا گویا بلحاظ کثافت اور گندگی
خانقاہ جبو کا رقیب ہے۔ لیکن اسکا ایسے خوش نما موقع پر واقع ہونا
جہان تین وادیون کا اتصال ہے جہان دریا سبزمرغزارون مین بل مارتا
چلا جاتا ہے۔ اس کثافت کا نعم البدل ہو جاتا ہے جو کسی طرح پر
قابل برداشت نہوتی۔ یہان بھی طواف ہوتا ہے۔ چارٹینس اور
پتھرون کے ڈھیر اس کا نشان دیتے ہین۔ اور ہندو و بودھ۔ دونون
اس متبرک راستہ کو جو ملک تبت کے نہایت خوش نما مقامات مین
ہوکر گذرتا ہے۔ طے کرتے ہین۔ گویا مذکور کا انتظام براہ راست
ٹولنگ کی خانقاہ کے سپرد ہے لیکن اسکے عام انتظام مین لداخ
کو بھی کچھہ کچھہ دخل ہے۔ حالانکہ بلحاظ بعد و مسافت اب وہ دخل
برائے نام ہے۔

وہ وادی جس مین ہوکر مسار کا راستہ ہے۔ جس کا فاصلہ تیرتھپوری
سے دل خوش کرنے کے لیے دو میل کا بتلایا جاتا ہے۔ اس
وادی مین مویشیون کے چرنے کی بہت عمدہ گھاس ہے۔ یہ خود
مسار کے مقام پر ایک ایسے وسیع میدان مین جا کر ختم ہوتی ہے جسکے
ہر جانب پہاڑ تند ہوا کی آڑ کیے ہوے ہین۔ یہان ایک نارجم کی ڈاک کی
چوکی ہے۔ اور چونکہ یہان۔ لاہسا۔ ڈابا اور گیانیما کی سڑکین ملتی ہین

اس سبب سے یہان چہل پہل رہتی ہے۔ دراصل یہ ڈاباکے جنگ پن کے علاقہ مین ہے لیکن تبت کے دستور کے بموجب یہ علاقہ چپرانگ کے جنگ پن نے۔ ڈاباکے جنگ پن سے۔ بطور مستاجری ایک ہزار روپیہ سال پر لے لیا ہے۔ اور اس سبب سے اسی کا اس کل علاقہ مین عمل درآمد ہے شاہی ڈاک کا روانہ کرنا۔ اور مسافرونکے لیے باربرداری کا انتظام کرنا صرف یہ کام یہان کے تارجم کا ہے وہ خود وہان موجود نہ تھا۔ اور اُس کا ایک معتمد نوکر بجاے اُسکے کل کام انجام دے رہا تھا۔ اور نہایت خوش اسلوبی سے۔ اُسنے ہمارا کچھ دور سڑک پر آکر استقبال کیا۔ اور فرودگاہ تک ہمارے ساتھ گیا۔ اینڈھن اور دودھ بہم پہونچایا۔ اور دوسرے روز باربرداری کے جانورون کا انتظام کیا۔ اس شخص نے جو التفات اور مروت ہمارے

(چارٹینس (مٹھ) اور پتھرون کا ڈھیر)



ساتھ برتی - اِس سے زیادہ ممکن نہ تھی - معلوم ہوتا ہے - کہ دنیا کے کل عہدہ داروں کے مثل تارجموں پر بھی ایک افسر نگران ہوتا ہے جسے سب چو کہتے ہین - جو وقتاً فوقتاً دورہ کرتا ہے (بالعموم جبکہ کسی بیضابطگی کی شکایت ہو) اور شاہی ڈاک کی آمد ورفت کے اوقات کے متعلق اُن کے کھاتوں کی غور سے جانچ کرتا ہے - تبت مین ڈاک کی آمد ورفت کا حال بالکل اُس بیان کے مطابق ہے - جو اہل فرانس نے ریل پر مال کی آمد ورفت کی بابت بیان کیا ہے - یہان اعلیٰ اور ادنیٰ قسم کی ڈاک ہے پہلی قسم کی ڈاک گارٹاک اور لاہسا کے درمیان بائیس ۲۲ دن مین مسافت طے کرپاتی ہے - اور دوسری قسم کی چار مہین بلکہ اُس سے بھی زیادہ دنوں مین پہونچتی ہے - پھر بھی چاہیے کہ کسی کا ایک چھ دام بھر نقصان ہو سو نہین ہوتا اسکے سوا ایک اور تیسری قسم کی ڈاک خاص ضروری ہے یہ نہایت وقعت کے ساتھ دیکھی جاتی ہے کیونکہ سوار کو کاٹھی سے باندھکر مُہر لگادیتے ہین اور وہ رات دن چلا کرتا ہے - اسلیے یہ ڈاک گارٹک اور لاہسا کی مسافت ۱۱ - دن مین طے کرتی ہے - اور اگر اِس مین کسی قسم کی بے عنوانی یا دیر ہو تو ہر شخص جسکو اِس سے تعلق ہو سخت سزا ہوتا ہے - ڈاک کے لیے گھوڑے ہر وقت تیار رہتے ہین یہ گھوڑے وہان کے تارجم اور نیز باشندونکے ہوتے ہین جو مال گذاری کے کچھ حصہ کے عوض گھوڑے مہیّا کرتے ہین اور چونکہ کسی کو اس بات کی مطلق خبر نہین ہوتی - کہ ڈاک کسوقت آئیگی یا جائیگی آج آئے گی یا کل یا ایک مہینہ بعد اسلیے ہر شخص ہر وقت چوکنّا

رہتا ہے اور ڈاک خانہ مین اُسکے متعلق ایک باضابطہ رجسٹر رکھا جاتا ہے۔
اگر معائنہ کے وقت سب جو عہدہ دار نگران کو اطمینان نہو۔ اور اُن کا
فائدہ ہمیشہ اطمینان نہونے ہی مین ہے تو جرمانہ وصول کیا جاتا ہے۔
اور ضرور ہے۔ کہ یہ جرمانہ افسر دورہ کنندہ کی جیب مین جاکے۔ اس لیے
کہ وہ اپنا عہدہ دام دے کر خرید تا ہے۔ اور اس صورت مین ضرور ہے
کہ وہ جتنا ہوسکے اپنا فائدہ اُٹھائے۔
جب ہم مسار مین تھے۔ تو تبت کے سرکاری تاجر ینگ جنگ کے
نائب کا جو اپنے عہدہ سے سبکدوش ہونے والا تھا (اسکی مدت ملازمت
صرف ایک سال کی ہوتی ہے) گارٹاک سے آتے ہوے وہان پر گذر ہوا
اُسکے آمد کی خبر جھنڈیان لیے ہوے سوارون کے آگے آگے چلنے۔
اور گھوڑونکی گردنون مین بہت سے گھونگرو بندھے ہونے سے
ہوئی۔ ہمسے اُس سے دیر تک ملاقات رہی۔ اور اِس ملاقات مین
اس سبب سے اور بھی زیادہ لطف رہا۔ کہ یہ شخص تبت کے ہر حصہ سے
بخوبی واقف تھا۔ خود لاہسا کا باشندہ تھا۔ اور کلکتہ بھی ہو آیا تھا۔
یہ بڑا دانا اور ذکی شخص تھا۔ اسسے ویڈل صاحب کی کتاب موسومہ
لہاسا اینڈ اٹس مسٹریز اور لینڈون صاحب کی کتاب لہاسہ نامے مین
شہر لاہسا و دیگر مقامات کی تصویرین دیکھکر کمال حیرت ہوئی۔ اور
اسے وہ تصویر بالخصوص پسند آئی۔ جس مین ایک چینی جنرل "ما" کو صول
ہیلوگراف کے آلہ کے سمجھائے گئے ہین۔ یہ لمبی اور چھوٹی شعاعون کے

طرز عمل کو بھی - جسپر کل تار برقی کا دار مدار ہے فوراً سمجھ گیا - اور ولایت کے اخبارون مین شاہی جلوس کی تصویر - بائیسکل اور موٹر کار کی تصویرین - غرضکہ اُن چیزونکی تصویرین دیکھ کر بہت راضی ہوا - جو اُسکے ملک مین نہین ہوتین اور اسکی وجہ یہ تھی - کہ یہ کلکتہ اور دارجلینگ مین اہل یورپ کے طرز معاشرت کو دیکھ آیا تھا - اسکا ایک سرشتہ سے تعلق ہے - جس سے بدتر بلحاظ ناراضگی عام دوسرا نہین ہو سکتا - اور خود اُسے وہ کام پسند ہو یا نہ ہو - اسمین شک نہین - کہ ظلم و تعدی کی عادت نے اُسکا دل کڑا کر دیا تھا - اور اُسکے چہرہ سے - جو اور اور باتون کے لحاظ سے پیارا تھا - اُسکے آثار نمایان تھے یہان من مانی قیمت پر جبراً تجارت کرنے کا طریقہ دیکھکر - خیراتی بازار یاد آتے ہین جہان ہر شخص اس بات پر مجبور ہوتا ہے - کہ خواہ مخواہ بلا ضرورت بھی کچھ چیز خریدو - اور منھ مانگے دام دو - لیکن اس حالت مین - یہ تسکین تو طبیعت کو رہتی ہے کہ ایک خیرات کام مین روپیہ صرف ہوا اس پہلی صورت مین تو یہ خیال - کہ ہر عہدہ دار اپنے عہدہ اور اختیارات کو جہان تک ممکن ہوتا ہے روپیہ کمانے ہی کے کام مین لانے کی کوشش کرتا ہے - ایک ایسا خیال ہے جو حب الوطنی کے کل خیالات پر جو لوگون کے دل مین ہون - اور جنکی وجہ سے وہ اس طریقہ کو سرکاری محاصل وصول کرنیکا ایک جایز طریقہ سمجھین - غالب آجاتا ہے -

ہمارے مقام مسار کے قیام کے زمانہ مین ہمارے ڈیرہ کے قریب ہی ایک لداخ کے سوداگر پر چور آپڑے۔ اور اُس کا کل مال و متاع لوٹ کر لے گئے۔ اُس نے اُن سے مال واپس لینے مین ہم سے مدد چاہی۔ لیکن یہ پتا ہی نہ لگا کہ چور کدھر کو گئے۔ ہم کو معتبر ذریعون سے یہ بھی معلوم ہوا۔ کہ ڈکیت دو سو بھیڑ بکریان اور بندرہ جبو گیانیما کی منڈھی سے لوٹ لے گئے۔ جب ان کا تعاقب کیا گیا تب خوب لڑے۔ ایک آدمی اُن کا گولی سے مارا گیا۔ اور چار گرفتار ہوے۔ تب کہین اُن کے قبضہ سے وہ لوٹ کا مال نکال پایا۔ جو لوگ گرفتار ہوے تھے وہ جنگ پن کے حضور مین بھیجے گئے۔ مگر وہ اپنے دلین ہی جانتے ہونگے کہ طرح طرح کی تکلیف و اذیت اُٹھانے کے لیے پکڑے جانے سے تو مرجانا ہی بہتر تھا۔ جن لوگون کا مال گیا تھا۔ اُنھون نے جب دیکھا۔ کہ یہان انتظام معقول کیے بغیر گذارہ نہین ہے تب اُنھون نے تبت کے ایک پیشہ ور لڑاک کو جس کا پیشہ ہی یہ تھا۔ کہ لوگون سے جاکر ہی لے کر۔ ڈاکوؤن کو مارنا۔ ملازم رکھا۔ یہ شخص پہلے تین ڈاکوؤن کو مار چکا تھا۔ اور بہت مشہور تھا۔ یہ ایک تصویر ہے تبت کے حالات کی۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہان کیسی کچھ بے امنی ہے۔ اور یہان کے افسر بدمعاشون کے دفع کرنے مین بالکل بے استطاعت ہین۔ پس ہر شخص اپنی حفاظت آپ کرتا ہے۔

تبت کے اور بھوٹ کے یخو نمین ایک یہ بڑا فرق ہے کہ سوا ے سواری کے یخونکے
انکی ناک نہین چھدی ہوتی اور انکی ناتھ نہین پڑی ہوتی۔ اور اسکا نتیجہ یہ ہے۔کہ
وہ مثل جنگلی جانوروںکے ہین۔ نہ کہ پالتو باربرداری جانوروںکے۔ مسار ہین ہمارے
تقریباً کل باربرداری کے جانور اور جبو۔ جو بھوٹ کے تھے۔ تبت کے یخونسے بدلے گئے۔ اور اس
پُر از معرکہ صبح کو یخونکے لادے جانیکا سماں تو بیان نہین کیا جاسکتا۔ پس یہ سمجھ لیجیے کہ بعض شخص
جو اس کام مین مصروف تھے۔ اپنی گالیونکا خزانہ خالی کر ڈالا۔ اور انھین اپنے ٹھیک
ٹھیک خیالات ظاہر کرنے کیلیے لفظ نہین ملتے تھے۔ یخ ہمارے ساتھ کے آدمیونکو
سونگھتے تھے اور بھاگ جاتے تھے اور اُنکے تبتی پاسبان اول تو ہندوستانی نہین
جانتے تھے۔ دوسرے کچھ بے پرواہی سے تھے۔ ان یخونکو قابو مین رکھنے کی کوئی
سبیل نہ تھی گردنین رسی بندھی ہونے سے کچھ کام نہین نکلتا تھا۔ آدھا اسباب
لد گیا ہے۔ کہ یخ کے پیچھے یخ۔ بھاگ نکلا۔ اور دوڑا دوڑا اور اسباب گراتا پھرتا ہے
اور بورے لدے یخ جو ان کے پاس کھڑے ہوتے تھے وہ بھی اظہار ہمدردی کے طور پر
انکی ریس کرتے تھے۔ اور بھاگ نکلتے تھے۔ لوگ جو جی مین آتا تھا کہتے تھے۔ مگر انکے
تبتی ہانکنے والے کچھ نہ سمجھتے تھے۔ صرف مسکراتے رہتے تھے۔ اور حالانکہ بہت کچھ
قیمتی چیزین ٹوٹ گئین۔ مگر پھر بھی یہ کل واقعہ سوا ے ایک عجیب مذاق کے کچھ نہ تھا۔
آخر کار ہم خوب لطف و مذاق کیساتھ لوگونکو ہنستا دیکھتے ہوے مسار سے روانہ ہوے
اور یخ اُچھلتے کودتے۔ میدانین خرمستیان کرتے روانہ ہوے فقط

پندرھوان باب

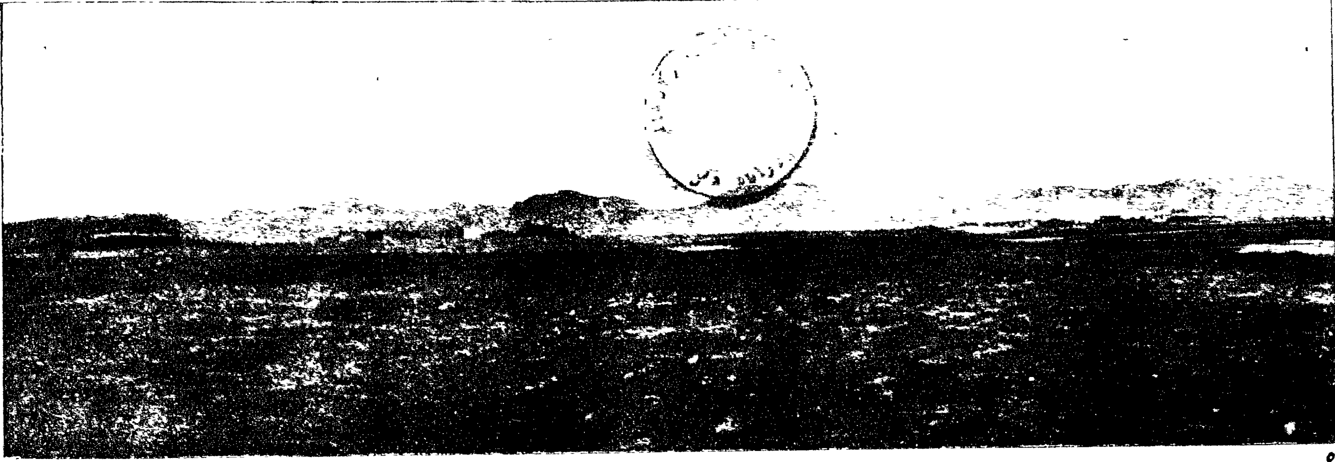
گارٹک اور وائیسرایون کا بیان

وہ مرتفع میدان - پندرہ ہزار فیٹ بلند - جس مین متبرک جھیلین واقع ہین - مسار کے قریب تک مسلسل چلا گیا ہے - جہان اُسکی بلندی بتدریج کم ہوتے ہوتے چودہ ہزار تین سو [۱۴۳۰۰] فیٹ کی رہجاتی ہے اس لیے کہ مقام مذکور دریاے ستلج کی ایک شاخ معادن پر ایک جوف کے اندر واقع ہے - یہان سے گارٹک کی جانب وسیع مرغزارون کے کنارے کنارے چلیے - تو وہ پندرہ ہزار فیٹ بلند مرتفع میدان پھر جلد مل جاتا ہے - اور تا بہ گارٹک پھیلا نظر آتا ہے اس کے درمیان مین صرف جرکولا - سولہ ہزار دو سو [۱۶۲۰۰] فیٹ بلند حائل ہے - یہ ایک درہ ہے جو اس قدر بتدریج بلند ہوا ہے - کہ اس کی بلندی محسوس نہین ہوتی اس درہ سے گذرنے کے کچھ دیر ہی بعد - دریاے سندھ کا ایک سرچشمہ ملتا ہے - جس کا نام - لنگ بوچی - یا ہاتھی کی سونڈھ ہے - اس کے کنارے کنارے سرتاسر سبز چراگاہین ہین اس کا نام آگے چل کر - گارتنگ - ہو جاتا ہے - جو وایسراے کے - گرمیون مین رہنے کا مقام گارتنگ اور جاڑون کے قیام گاہ - گرگنسا سے - گذرتا ہوا دمچاک کے کسی قدر جنوب کی طرف جو لیہ اور لداخ کی تجارت کا ایک زبردست مرکز ہے - سندھ نامے دریاے ذخّار کی شمالی شاخ مین جا ملتا ہے -

نکلا کوٹ سے آگے - ہر جگہ بے دُم کے چوہے - اور خرگوش بہ کثرت دیکھنے مین آئے - اِن خرگوشون کا گوشت کھانے مین ذائقہ دار نہین ہوتا - ان کی جلد بھی بہت پتلی ہوتی ہے - اور سمور بھی جلد گر جاتا ہے اسیلے ان سے تجارت کا بھی کوئی مطلب نہین نکل سکتا - اور یہ ایک سخت افسوس کی بات ہے - کاش صورت حال اس کے برعکس ہوتی تو نرم سے نرم اور نازک سے نازک خاطر خواہ سمور کا بے پایان ذخیرہ یہان موجود تھا - کیانگ - گورخر - ہر جگہ دیکھنے مین آتے ہین - اور اکثر اہل تبت بالخصوص - کہام اور نکچیو کے لوگ - جو لاہسا سے قریب ہین - اسے کھاتے ہین - حالانکہ بعض طبقون مین اسکے خلاف یہ خیال ہے - کہ اس کا کھانا نہایت نا جائز ہے - لاہسا کے باشندے - اور مغربی تبت کے ثقہ لوگ کھانے کے لیے اس کا مارنا روا نہین رکھتے - اور ہماری عملداری کے بھوٹیے اور ہندو - تو اسے گاے کے زمرہ مین شمار کرتے ہین - اور اس کو بیجا ہاتھ لگانا پسند نہین کرتے - بیناار mania) کی تبتی - جو بعض اوقات وحشی کے نام سے نامزد کیے جاتے ہین - اس جانور کے شکار کے خاص طور پر عادی ہین جسے اہل تبت صحرائی گھوڑا - کیانگ کہتے ہین یہ اُن کی خاص غذا ہے - اور جب کبھی راستہ سے بچے ہوئے مقامات مین اس کا دھڑ وغیرہ پڑا ملتا ہے - تو وہان اس کا شکار ہونا ثابت ہوتا ہے - ایک خاص امر جس کی شہادت ہم کو عام طور سے ملی یہ ہے - کہ گورخر - شکار مین اکثر - آختہ نکلتے ہین - اس کی نسبت

خیال یہ ہے کہ ماکیان بچپن ہی مین آختہ کرنے کے کام کو انجام دے دیتے
ہین - اس مین شک نہین کہ یہ واقعہ بالعموم ان لوگون کی سند پر بیان کیا جاتا
ہے - جو گورخر کو بطور غذا استعمال کرتے ہین - گورخر کا بچھڑا اگر پالو (اہلی)
گھوڑے کے نیچے پرورش پائے - تو کام دینے کے لائق ہو سکتا ہے -
خود پنڈت گبریا کے پاس - جو گربیانگ کے ایک بھوٹیے ہین - ایک وقت
مین تین ۳ بڑے بڑے گورخر تھے جو سب کام دیتے تھے - یہ محض ہلکی
زین سواری کے کام کے ہوتے ہین - اس لیے کہ اگر ان سے سخت
کام لیجئے - تو ان کے سم بہت ملائم ہین - اور اگر ان سے باربرداری کا
کام لیجیے تو ان کی جلد بہت پتلی ہے -

بعض ادنےٰ درجہ کے تبتی - اکثر مارمٹ - گھونس بھی کھاتے
ہین - مگر اسی عادت کی بنا پر یہ لوگ حقارت کی نظر سے دیکھے جاتے
ہین - مگر سراگائے جسے ہندو - بجائے گائے کے سمجھتے ہین - خواہ
جنگلی ہو - یا پالو اس نواح کے تبتی عام طور پر کھاتے ہین - اور
اس کے گوشت کو بہت پسند کرتے ہین - بھوٹیے کچھ اُدھر - کچھ
ادھر - ایک درمیانی حالت مین ہین - چنانچہ جنھون نے ہنوز ہندوؤن
کے طریقے اختیار نہین کیے اُنھین اس کے کھانے مین ذرا تامل
نہین - لیکن جو ہندو ہونے کا فخر رکھتے ہین وہ اسے متبرک اور واجب
الاحترام سمجھتے ہین - اور اس کے کھانے سے بہرنوع پرہیز
کرتے ہین -



گرگنسا اور لیھ جانے کا راستہ ←

← مقدس جھیلون اور لہاسہ کو جانیکا راستہ

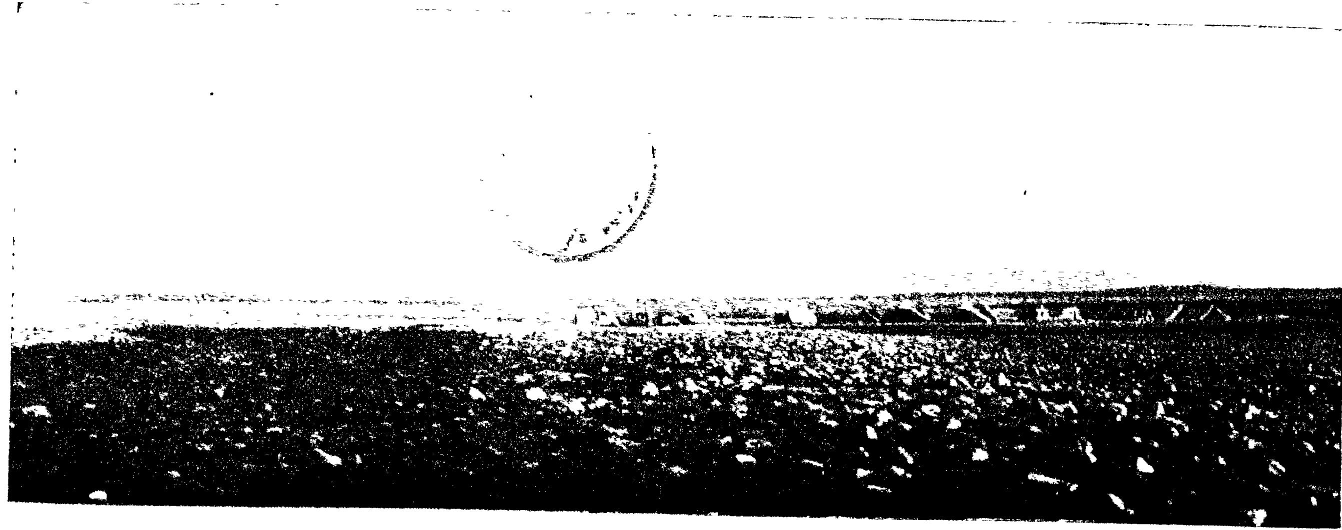
(دریاے سندھ کی شاخ پر گرتنگ جسکو گریسا بھی کہتے ہین)

(دریا پہاڑون اور مکانون کے درمیان سے گذرتا ہے میدانون مین جو سفیدی نظر آتی ہے وہ پانی ہے برف نہین ہے)

مرغیان یہان کہین دستیاب نہین ہوتین- اس لیے ان کے انڈے بھی نہین ملتے- گلاکوٹ کے جنگ ین نے ایک مُرغی خانہ قایم کیا تھا- گرمی بھر وہ خوب چلتا رہا- مگر جاڑے کے دنون مین مرغیون کے پیر برف سے جم گئے اور وہ سب لنگڑی ہوگئین- ہر شخص یہ سُنکر خواہ مخواہ یہ خیال کرے گا- کہ تھوڑی سی کوشش سے یہ دقّتین رفع ہوسکتی ہین- کیونکہ ملک کینیڈا سے جہان مرغی خانے بخوبی قائم ہین سردی یہان زیادہ نہین ہوتی- لیکن یہی تو ایک بات ہے- جس مین مغربی تبت کے باشندے سیٹھے ہین- اِن کا ملک ہمہ جہت اس لایق ہے- کہ وہان سڑکین خوب بن سکتی ہین- ہموار میدان نشیب و فراز سے پاک- بارش بھی قلیل- انھین صرف اتنا ہی کرنا ہے- کہ پتھرون کو ایک طرف ہٹا دین- اور عمدہ سڑک تیار ہے- لیکن اس ذرا سے کام کی بھی انھین بحث نہین- مغربی تبت کا بہت کچھ حصہ پتھریلا ہے- خواہ وہ بڑے بڑے پتھر ہون یا چھوٹی چھوٹی چٹانین ہون- یا اوسط درجہ کے گول پتھر- لیکن کل ملک مین دور دور تک پتھر ہی پتھر ہین- اور اِسی سبب سے باربرداری کے جانورون کے پیرون کے پرخچے اُڑ جاتے ہین اچھے سے اچھے جانور بھی چاہیئے کہ متواتر بہت دن تک ان راستون پر چل سکین- یہ ناممکن ہے- اس لیے کہ پتھرون کی وجہ سے اِن کے سُم اتنے گھس جاتے ہین- کہ یہ لنگ کرنے لگتے ہین- پس ضرورت اس بات کی ہے- کہ پتھر ہٹا کر راستہ بنا دیا جائے- اور یہ کام وہ لوگ جو راستہ کے سرے کے رہنے والے

ہین بہت آسانی سے اور بہت تھوڑے خرچ مین کر سکتے ہین۔
دریا کے بڑے بڑے پل۔ یا ندی نالون کے چھوٹے چھوٹے پلون کا تو ذکر
ہی عبث ہے۔ اس لیے کہ نہ یہان بڑے پلون کے لائق لکڑی ہے
نہ چھوٹے پلون کی ڈاٹ بنانے کے اصول سے یہ واقف ہین۔ تاہم
دریاؤن کی حالت اتنی خطرناک بھی نہ ہونی چاہیئے جتنی کہ اب بعض دریاؤن
کی بے شک و شبہہ ہے۔ یہ پتھرون سے پُر ہین۔ پتھر بھی بڑے نوک دار
اور پھسلوان ہین اور کچھ اس طرح پڑے ہوئے ہین۔ کہ جانورون کا پیر
شکنجہ کی طرح پھنس جاتا ہے۔ اور انکے پیر چھڑانے کے لیے آدمیون کو
پتھر ہٹانے پڑتے ہین۔ اسکی ایک مثال ناکیو (Nakimo) کی ندی ہے۔
جو گارٹک سے پانچ میل ہے اور جہان ایک تارجم کا قیام ہے۔ اس
ندی مین۔ ناکیو کے آگے کم از کم چھ میل تک کوئی پایاب اُترنے کی ہمت
نہین کرتا۔ اس لیے کہ کوئی کیون اپنے جانورون کے لنگڑا ہو جانے کی
جوکھ اُٹھائے۔ زیادہ خاص موقع جہان پایاب اُترتے ہین۔ وہ
تارجم کے مکان کے سامنے ہے۔ جہان سے بڑے بڑے پتھر ہٹا دینے
کی کوشش کی گئی تھی۔ مگر اس بُری طرح سے یہ کام انجام دیا گیا ہے
کہ یہان ندی اُترنا بہت ہی خوفناک ہے۔ چنانچہ ایک بھوٹیے نے جو بعد
از شام یہان پہونچا تھا۔ بجاے اس کے۔ کہ وہ دُھندلی چاندنی مین ندی
اُتر کر اپنے جانورون کو خطرہ مین ڈالے۔ یہ گوارا کیا۔ کہ وہ اپنے ساتھ کے
لوگون سے۔ جن کے ڈیرے ندی کے اُس پار کوئی دو سو گز کے فاصلہ پر

(گرلا ماندھاتا (۲۵۳۵۰ فیٹ) بمشکل تمام نظر آتا ہے جھیل راکس)



(مغربی تبت کا ایک اعلیٰ منظر)

(اس کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کیسا پتھریلا مقام ہے اور تند ہوا ہے بچنا کسقدر دشوار ہے)

پڑے تھے رات بھر آگ اسی طرف پڑا رہا ہے - بہت تھوڑی سی محنت سے یہ نقص رفع ہو سکتا ہے - اور اس مین شک نہین کہ دو دن مین پتھر ہٹا کر عمدہ سڑک تیار ہو سکتی ہے - مگر کوئی افسر اس کا دنیزادر اسی طرح کے نالون کا پرسان حال نہین - یہان ہر عہدہ دار اپنا عہدہ میعاد مقررہ کے لیے قیمتاً خریدتا ہے - اس لیے اسے سب سے پہلے اپنی جیب بھرنے کی فکر ہوتی ہے - اس کے بعد پبلک کے لیے چوڑے کامون کا نمبر ہے - ناکیو مین جو گارٹک سے نکل کر ڈاک کی پہلی چوکی ہے - تارجم کے کام کی جوابدہی چیرانگ کے جنگ پن کے ذمہ ہے - اور اس حصہ ضلع کا کل انتظام اسی کے سپرد ہے - یہ اپنے کسی ملازم کو - بغیر اپنے اختیارات کم کیے بجائے تارجم مقرر کر دیتا ہے - نتیجہ یہ ہوتا ہے - کہ جو شخص مقرر کیا جاتا ہے - وہ ادنی درجہ کا شخص جھونپڑی مین رہنے والا ہوتا ہے - ہمارے یہان پہونچنے پر معلوم ہوا کہ وہ بھی مثل تبت کے اکثر ملازمون کے کہین کسی ضروری کام کو گیا ہوا ہے - اور اس کی بی بی - اس ملک کے سہل الاصول طریقون کے بموجب - اس کی قائم مقام ہے یہ عورت حقیقت مین اپنے خاوند کے کام کے انجام دینے کی پوری قابلیت رکھتی تھی اور جس طریقہ سے وہ اپنے ماتحتون کی - جو عورت نہین مرد تھے نگرانی کرتی تھی - وہ قابل دید تھا - یہ اپنا پانچ برس کا بچہ اپنے ہمراہ لے فوراً ہمارے ڈیرہ پر حاضر ہوئی - اور ہم سے باضابطہ ہماری ضرورتون کو دریافت کیا - مین نے اسے اپنے چھوٹے لڑکے کی عکسی تصویر دکھائی -

یاک (پہاڑی بکری) کے
گوریئے کنڈون کا ڈھیر

دعا خوانی
کا جھنڈا



←گارٹک کی سڑک
مقدس جھیلون اور لہاسہ کا راستہ→

(ناکیومین تارجم کی قیامگاہ)

اور بڑے لطف ومذاق کے ساتھ دونون بچون کی عمر مقابلہ کرتی رہی
اس کے بعد اُسنے اپنی چھاتی تو اپنے پنجالہ بچے کے مُنھ مین دیدی اور
خود - باربرداری کے جانورون کے بدلے جانے ایندھن - اور ہمارے آرام
وآسایش کی اور چھوٹی چھوٹی چیزون کی بابت گفتگو شروع کی ہم بھی دس
بارہ آدمیون کے حلقہ مین بیٹھے ہوئے اُسسے تفصیل بتلاتے رہے -
اس ڈاک کی چوکی مین عورت ذات صرف وہی ایک تھی - مگر اپنی فرمہ داریون
کے انجام دینے مین اُسے ذرا جھجک نہ تھی - وہ اور اُس کی چھوٹی لڑکی بچون
کو گھیر لاتی تھی مویشیون کو ادھر اُدھر بھٹرتے دیکھتی تو ڈھیلے مار کر ہانک دیتی
تھی دودھ لے آتی تھی - باورچیخانہ کی چھولداری کے پاس بیٹھکر کھانے کی دیکھ بھال

کرتی تھی۔ ملازمون کو آدھ آدھ میل سے آواز دیکر بلالیتی تھی۔ حتیٰ کہ جب ہم نے وہان سے کوچ کیا تو ماں اور بیٹی نے ہمارے یخ لدوائے۔ اور ایک ٹٹو پر۔ مردون کی طرح سوار ہوکر باربرداری کے جانور ہانکتی ہوئی تا بہ گارٹک آئی۔

نالچو سے روانہ ہوکر تھوڑی ہی دیر بعد گارٹک کا مشہور گھڑدوڑ کا میدان ملتا ہے۔ جہان ہرسال بہت بڑی گھڑدوڑ جس مین عہدہ دار۔ عمایدہ اور زمیندار سب شریک ہوتے ہین۔ ہواکرتی ہے گھڑدوڑ کا چکر ایک نہایت خوبصورت میدان کے کنارے کنارے قریب چار میل کی وسعت مین ہے۔ اور قاعدہ کلیہ کے مستثنیات عامہ کی طرح بالکل پتھرون سے خالی ہے۔ اس راہ سے گھوڑے بٹ کو خوب بھاگتے چلے جاتے ہین اسلیے کہ اثناء راہ مین سوائے ایک چھوٹی سی ندی کے کسی قسم کی قدرتی رکاوٹ نہین ہے لیکن لوگون کی زبانی معلوم ہواکہ اب گھڑدوڑ کی وہ پہلی سی قدرومنزلت عوام کی نگاہ مین باقی نہین ہے اس لیے کہ سرکاری عہدہ دارون کے رذیلانہ طمع وخودغرضی کے باعث وہ لطف مقابلہ اور سچی ہارجیت کا مزہ جاتا رہا۔ عہدہ دار جا بیجا ذریعون سے خود بازی جیتنا چاہتے ہین۔ رڈک کے گھوڑے مشہور ہین۔ اور وہان کا گھوڑا ہمیشہ بازی جیتا کرتا ہے۔ چنانچہ پچھلے دنون رڈوک کے ایک زمیندار نے متواتر تین سال تک ایک ہی گھوڑے سے بازی جیتی۔ چونکہ اس قسم کی لگاتار جیت کا گارفنس کو رشک ہوا

اس لیے اُس نے زمیندار کو گھوڑا بھیجدینے پر مجبور کیا - اور خود اُسی گھوڑے سے کئی سال تک بازی جیتا کیا - اب اس گھڑدوڑ مین یہانتک دھاندلی ہونے لگی ہے - کہ جیتنے کے نشان کے پاس سوار تعینات ہو جاتے ہین - کہ سوائے گارفنس کے کسی کے گھوڑے کو آگے نہ نکلنے دین - نتیجہ یہ ہوا - کہ زمینداروں کو اب اس گھڑدوڑ مین دلچسپی باقی نہین رہی - اور وہ محض فہرست پوری کرنے کی غرض سے گھوڑے بھیجدیتے ہین - حتیٰ کہ جنگ پن لوگ مثلاً تنگلاکوٹ کے جنگ پن - خود نہ آسکنے کا کوئی نہ کوئی بہانہ کر دیتے ہین - اور اس سالانہ - ہار جیت مین شرکت کی غرض سے کرایہ کے گھوڑے بھیجدیتے ہین - انعام حسب دستور سابق قیمتی دیے جاتے ہین یعنے ایک اعلیٰ قسم کے گھوڑے کے لیے ایک عمدہ یخ جانور دیا جاتا ہے اور علیٰ ہذا القیاس دو انعام بھی اسیطرح دیے جاتے ہین لیکن اُس گھوڑے کے لیے جو سب سے آخر مین آتا ہے چوبی چمچہ کی روایت کے بموجب ایک ٹوکری لید انعام مقرر ہے - گھوڑدوڑ کے سوار عموماً کوئی ۱۲ برس کی عمر کے لڑکے ہوتے ہین - جو اکثر رڈک کے رہنے والے ہوتے ہین - جہان انکو گھوڑدوڑ کے معاملہ مین خوب تعلیم دی جاتی ہے - گھوڑون کے زین سبک سے سبک ہوتے ہین و باعتبار ساز و سامان بعض گھوڑے خوب سجے ہوتے ہین - اصل حقیقت یہ ہے - کہ یہان کل چیز عمدہ و اعلیٰ ہوتی ہے بالاستثناے اسکے کہ ایک ایمانداری ہی معدوم ہے - اس عظیم الشان گھوڑدوڑ کے ختم ہو جانے پر - گارفنس ایک اونچے چبوترے پر بیٹھ کر جس پر شامیانہ لگا ہوتا ہے - ملیشیا کے سوارون نے

کرتب دیکھتے ہین - یہ کوئی دو سو تین سو سوار ہوتے ہین - اور سب سے بڑا کرتب یہ سمجھا جاتا ہے - کہ بھاگتے گھوڑے پر سے جبکہ گھوڑا خوب دوڑا جاتا ہو - سوار چقماقی بندوق سے دو نشانہ دو مختلف جگھون پر لگائے اس کے لیے سوار کو دو بندوقین کندھون پر لگا کر

(تارجم کی بیوی بجائے اپنے خاوند سرکاری کام انجام دیتی ہوئی - چھوٹی لڑکی جس کی تصویر ایک آنے والے باجون کی لالچ سے بھی اُسنے کھنچوانا پسند نہین کیا اُس کی پیٹھ پر ہے)



لے جاتی ہوتے ہین پہلے وہ ایک بندوق سے نشانہ لگاتا ہے اور پھر دوسری سے اور گھوڑا اس عرصہ مین برابر سرپٹ دوڑا چلا جاتا ہے - دوسرا کرتب اسی طرح تیر و کمان سے نشانہ لگانے کا ہے جو قدیم زمانہ مین تبت کے قومی اسلحہ تھے - اور تیر اندازون کے جرنیل - اب تک ڈپنگ Depung یا تیر اندازون کے سردار کہلاتے ہین - ان کے علاوہ - گھوڑے کی پیٹھ پر نٹون کے کرتب بھی دکھائے جاتے ہین - مثلاً گھوڑا پاشنہ کوب

بھاگا جاتا ہے۔ اور سوار اُس کی پشت پر سر کے بل کھڑا ہے شہسواری
کے بھی کرتب دکھائے جاتے ہین۔ مثلاً۔ گھوڑا چراغ پا کھڑا ہے اور سوار
اُس پر آسن جمائے بیٹھا ہے۔ کم ہمتی جو اُن کی ہر معاملہ مین ظاہر ہے
وہ یہان بھی اپنا جلوہ دکھا رہی ہے۔ سرکاری چبوترہ بہت کچھ قابل
مرمت ہے۔ جن مکانات مین رڈک کے جنگ مین گھوڑ دوڑ کے زمانہ
مین آکر ٹھہرتے ہین وہ گرگئے ہین۔ تماشائیون کے لیے جو مکانات گانؤن
مین بنے ہوئے ہین وہ گرتے جاتے ہین۔ گارٹک مین کل مکانات
جن کی تعداد پندرہ یا بیس ہوگی۔ کچی اینٹون کے بنے ہین۔ بلکہ
مکان نہین ادنی قسم کی۔ جھونپڑیان ہین۔ صرف دو مکان ایسے ہین
جنمین کسی قدر آرام ہے۔ اور جن کو شاندار کہا جاسکتا ہے۔ یہ دونون
گارفنس کے رہنے کے مکان ہین۔

ہماری آمد کے زمانہ مین۔ دونون والیسرائے اپنے جاڑے کے
مقام سے گرمیون کے مقام پر جانے کی تیاریان کر رہے تھے۔
اور ہر روز گارٹک مین اُن کی آمد آمد کا انتظار تھا۔ اس اثنار مین
سرکاری تاجر ینگ چنگ نے جو عنقریب اس عہدہ سے سبکدوش
ہونے والا تھا ہمارا استقبال کیا۔ اور مراسم تعظیم بجالایا۔ یہ شخص چینیون
کا لباس پہنے تھا۔ اور اسکی چھوٹی اُنگلی کا ناخن چینیون کے دستور کے
موافق حد سے زیادہ بڑھا تھا۔ اس سے قطعی طور پر اس امر کا اظہار
مقصود ہوتا ہے۔ کہ شخص مذکور جسمانی محنت کے لائق نہین۔ یہ کہتا تھا





گارٹک مین وائیسراؤں کے مکانات

کہ وہ اور اُس کے ہم عہدہ ایک دوسرا شخص - جسے سارپن کہتے ہین - معمولی
طور پر لاہسا سے - ایک ساتھ روانہ ہوئے ہین - ایک جنوبی راہ سے جو
متبرک جھیلون کی طرف سے آتی ہے - اور دوسرا شمالی راہ سے جو ٹھوک
جلنگ سے گذری ہے - اور دونون اپنا سالانہ دورہ ختم کرکے - گارٹک
مین آملتے ہین - چنانچہ مین ابھی لداخ سے واپس آیا ہون - اور سارپن
کے انتظار مین جو شمال کی طرف سے آیا ہوگا ٹھہرا ہوا ہون - لفظ سل کے
معنے سونے کے ہین - اور یہ نام عہدہ دار مذکور کا - اس لیے رکھا گیا ہے
کہ وہ سرکاری تاجر کی حیثیت سے - سرکاری مال فروخت کرنے کے علاوہ
سونا کھودنے والون سے محصول وصول کرنا بھی اُس کا فرض ہے - یہ
محصول فی کس - دسؔ سے بارہؔ روپیہ سالانہ تک ہوتا ہے - اور وہ کھودنے
والے پر - پول ٹکس (POII Tax) کی طرح واجب ہے - سونے
کی مقدار کے لحاظ سے - جو کھودنے والے کانون سے نکالتے ہین - یہ
محصول محض برائے نام ہے - کچھ دنون سے سونا نکالنے کا کام رو بانحطاط
ہے - اور اس کا سبب خاصکر وہی تبت والون کی کم ہمتی ہے - جو
ہر معاملہ مین اُن کا شعار ہو گئی ہے - چنانچہ - یہان کے ملازمین سرکاری
کی طبیعت پر ہر وقت یہ خوف چھایا رہتا ہے - کہ مبادا کسی جدید کام کرنے
سے مہاتماؤن - یا زمین کی پاک روحون کو نقصان پہونچے - اس لیے
اُنھون نے عموماً درگذر کی پولیسی اختیار کر رکھی ہے - اُن کے
نزدیک پُرانی باتون کا جاری رہنا ہی انسب ہے - اور نئی باتین کل قطعی

طور پر حرام ہین - بھوٹیون نے گارٹنک سے - کسی قدر فاصلہ پر شمال
کی جانب سُہاگہ کی ایک کان دریافت کی اور اُسے کھودنا شروع کیا
مگر فوراً اُسکی ممانعت کا حکم آیا - اور نہ معلوم کیون - ظاہراً کوئی خاص سبب سمجھ مین
نہین آیا - چنانچہ اب سوداگر مذکور اس کان سے مستفید ہونے سے محروم ہے

گارٹنک کا ایک نام گاری ارسا ہے - جس کا لوگون نے گربسا
اختصار کرلیا ہے - یہ پندرہ ہزار فیٹ کی بلندی پر ایک وسیع میدان
کے وسط مین واقع ہے جسکی ہر جانب سے ہوا کا گذر ہے اور اُس کا

(وائیسرائے کا بیٹا)

ارگوگونگ یا ٹراوائیسرائے

اعلی حکام ہائیکا ن مین ایک بڑی بالی فیروزہ کی بنی ہوئی پہنتے ہین پوشاک چینی ریشم کی اور جوتے لماسہ کے بنے ہوئے ہوتے ہین

ہر طرف سے کھلا ہوتا ہی - ایک ایسی بات ہے جس کی وجہ سے وہ گارٹنس
کو اس قدر ناپسند ہے - کہ وہ اس سے چار منزل اور مشرق کی جانب آگے بڑھکر
گارگنسا مین بہت سا حصہ سال کا گذارتے ہین - لفظ برسا کے معنی موسم بہار
یا گرمی کے ہین - اور لفظ گنسا سے موسم سرما - یا سردی - مراد ہے -
گارٹک کے پانی ہین - کچھ کچھ یہ نقص ہے - کہ خشکی کے ایام ہین - یہان کی
زمین مین ایک سپید رنگ کی خاک پیدا ہو جاتی ہے جو جانورون کے لیے
اسقدر مضر ہے - کہ اگر وہ گھانس کے ساتھ یا کسی اور طرح سے جانور کے پیٹ
مین پہونچ جائے تو فوراً اُسکے بال گر جاتے ہین اور وہ سردی برداشت کرنے
کے قابل نہین رہتا اور مرجاتا ہے - دریاے سندھ مین بڑی کثرت سے عمدہ
قسم کی مچھلیان ہین - اور چھوٹے اُنکو ہاتھ سے ٹٹول کر پکڑتے ہین - کیونکہ

(وائسراے کا بیٹا)



(بڑا وائسراے)

یہان جال یا بنسیان نہین ہوتین) - مگر اہل تبت اس نعمت سے جو قدرت نے اُن کو اس بہتات کے ساتھ بخشی ہے محروم ہین - کیونکہ کسی وجہ سے جسنے وہ بیان نہین کرسکتے مچھلی اور پرندون کا گوشت کھانا - اُن کے خیال مین ناجائز ہے - اور وہ حرام سمجھ کر اس سے پرہیز کرتے ہین - اس پرہیزگاری نے اُن کی وہ دقتین اور بھی زائد کردی ہین - جو اس سخت ملک مین جہان ترکاریان میسر نہین آتین - مرغیان نہین ہوتین - اناج نہین پیدا ہوتا (تکلاکوٹ اور واباکے لپست وادیون کی یہ حالت نہین ہے) گھن کی وجہ سے دودھ اسقدر گران ہے - کہ مشکل ہی سے کسی کو پینا نصیب ہوتا ہے پہلے ہی سے موجود نہین -

(دارگا ہوگ یا چھوٹا وائسراے بالی ملاحظہ ہو - داہنی جانب جو کپڑا نظر آتا ہے کھڑکی کا پردہ ہے جو ہمسے ملاقات کرتے وقت کمرہ مین روشنی کرنے کے واسطے ہٹا دیا گیا تھا)



گارفنون مین زرجیت کے تعلقات کسی قدر پیچیدہ ہوتے ہین - بڑے وائسراے یعنے ماگو گانگ کا - ایک بہت اچھا بیٹا - کوئی بیس برس سے زیادہ عمر کا ہے -

جو اپنے باپ کے ساتھ رہتا ہے۔ اور جس کی حسب معمول شادی ہو گئی ہے۔
جب باپ کی بی بی کا انتقال ہوا۔ اُس وقت یہی مناسب سمجھا گیا۔ کہ وہ بھی بیٹے کی بی بی مین شرکت کر لین۔ چنانچہ فی الحال یہی انتظام ہے۔ اور ایک ہی بی بی باپ اور بیٹے دونون کی زوجیت مین ہے۔ پھر یہ نہین۔ کہ یہ بات ذرا بھی نازیبا۔ یا باعث رسوائی سمجھی جاتی ہو۔ اس لیے کہ باپ ایک اعلیٰ خاندان کا ذی عزت شخص ہے۔ اور وہ ضرور اس بات کو نظر حقارت سے دیکھتا جو اُس کے نام پر دھبا لگانے والی ہوتی۔ ظاہر اتبت کا۔ یہ ایک طریقہ راسخ الاعتقادی ہے۔ کہ باپ اور بیٹے کی ایک ہی بی بی مین شرکت ہو۔ ہان یہ ضرور ہے کہ وہ بی بی خود اس بیٹے کی مان نہ ہو۔ اور جیسا کہ تعدد شوہران کی رسم مین ہوتا ہے۔ بزرگ ترین خاوند اولاد کا باپ سمجھا جاتا ہے۔ اور باقی دیگر شوہر اولاد مذکور کے چھوٹے باپ۔ یہ رواج مثل اُس رواج کے ہے۔ جس کے بموجب جب کوئی شخص کسی بیوہ سے شادی کرے تو اُسی وقت سے۔ اُسکی کل لڑکیان بھی اُسکی زوجیت مین آجاتی ہین مثلاً ایک بیوہ جس کی تین لڑکیان۔ بیس۔ پندرہ۔ اور دس برس کی عمر کی ہین۔ شادی ہونے کے ساتھ معہ اپنی دو بالغ لڑکیون کے اُسی وقت سے اس شخص کی بی بی ہو جاتی ہے۔ اور سب سے چھوٹی لڑکی بالغ ہونے پر وہ بھی دوسرون کے ساتھ۔ اسی حلقۂ زوجیت مین داخل ہو جاے گی۔
برخلاف اس کے۔ چھوٹے والیسراے کا طرز زندگانی اس قسم کا ہے جس کو بالعموم سب برا کہتے ہین اور قابل الزام سمجھتے ہین۔ درحقیقت یہ

شخص چھوٹے والیسرائے کا لڑکا ہے۔ لیکن اسکے والد۔ بوجہ علالت چھ برس سے گارٹنگ نہین آئے ہین۔ اور اُسوقت سے اب تک بیٹا ہی انکا کام انجام دے رہا ہے۔ خود اس لڑکے کی بھی۔ (جس کی عمر صرف ۲۴ سال کی ہے) تندرستی اچھی نہین ہے۔ اور اب عنقریب ٹنگلا کوٹ کے جنگ پن کا لڑکا۔ اسی عہدہ مذکور کے فرائض منصبی سے۔ سبکدوشی کرنیوالا ہے۔ لیکن سردست اسے پورے اختیارات حاصل ہین۔ اور حاصل رہے ہین۔ اس لیے کہ دستور یہ ہے۔ کہ تنہا ایک والیسرائے اپنے اختیار سے کچھ نہین کرسکتا۔ یہان دوہرا انتظام ہے۔ اور بغیر دونون والیسرائے کی اجازت کے کوئی کام درجۂ وثوق کو نہین پہونچتا۔ یہ بات یہانتک بڑھی ہوئی ہے کہ جس صندوقچہ مین دونون کی مشترکہ مُہر رہے۔ وہ صندوقچہ ایک کے پاس رہتا ہے۔ اور اُس کی کنجی دوسرے کے پاس۔ چھوٹے والیسرائے کے پسر مذکورۂ بالا کی اُسی کے ایک ملازم کی بی بی سے آشنائی ہے۔ اور وہ اس وجہ سے اس قدر اُسپر حاوی ہے۔ کہ جب دونون گارٹنس اجلاس کرتے ہین۔ اُس وقت یہ شخص علانیہ دخل درمعقولات کرتا ہے۔ اور اس سے کوئی تعرض نہین کیا جاتا۔ بڑے والیسرائے کو یہ امر سخت ناگوار گزرتا ہے۔ کہ انھین باوجود اس بزرگی و عظمت کے۔ ایک ایسے طفل مکتب سے دبنا پڑتا ہے۔ جو خود والیسرائے نہین۔ بلکہ والیسرائے کا لڑکا ہے اور اس پر ایک بے اصول شخص قابو یافتہ ہے۔ مگر یہ کشمکش اب جلد ختم ہونیوالی ہے۔ اس لیے کہ ٹنگلا کوٹ کے جنگ پُن کا بیٹا۔ (جس کی بی بی سے ہم ٹنگلا کوٹ مین ملے تھے۔) یہانکا والیسرائے

نامزد ہو چکا ہے - اور جلد اپنے کام پر آنے والا ہے - مگر (تبت کے رواج کے بموجب) معزول شدہ والیسرائے ہی کاشتکارون سے سرکاری محاصل وصول کرنے کی غرض سے ایک سال تک بالکل برطرف نہین ہوتا - بڑے والیسرائے - یا ارگوگانگ - ہر طبقہ کے لوگون مین نہایت ہردلعزیز ہین - خوش نصیبی سے ان کا تقرر بھی - گرفن چکتا جیسے جابر اور خودسر افسر کی جگہ ہوا جس کے ظلم و تعدی کی یہانتک نوبت پہونچی تھی کہ باالآخر لوگون نے بغاوت کی - اور کل حالات کی اطلاع لاہسا کے حضور تک پہونچائی - اس شخص مین یہ بڑا عیب تھا - کہ ہر طرح جائز و ناجائز طور پر کاشتکارون سے روپیہ کھینچتا تھا - سرکاری مالگزاری وصول کرنے مین - جو سال بہ سال وصول ہوتی ہے - اس قدر جبر و سختی سے کام لیتا تھا - کہ برداشت سے باہر تھی - اور سرکاری چیزین مثل چاء و قالین وغیرہ رعایا کے ہاتھ فروخت کرنے مین بھی اس قدر ہوس و سختی بڑھی ہوئی تھی کہ لوگ اُجڑے جاتے تھے - آخرکار لوگون نے یہ ترکیب کی - کہ چیزین تو لے لین - مگر دام دینے سے صاف انکار کر دیا اور ان کل باتون کی اطلاع لاہسا کے حضور مین پہونچانے کا انتظام کیا جب موجودہ ارگوگانگ - گرفن چکتا کی جگہ مقرر ہوئے - تو انھون نے کل سرکاری مالگذاری کچھ عرصہ کے لیے معاف کر دی - اور سرکاری چیزون کے دامون مین بھی جو بہت بڑھا کر - لوگون کے ذمہ قائم کیے گئے تھے بہت کچھ کمی کر دی - اب ان کو اپنے عہدہ کے خدمات انجام دیتے

چندسال ہوئے - اور لوگ ان سے ازبس رضی ہین - گر ساتھ ہی اسکے سرکاری معاملات کے طے کرنے مین اس شخص کا طرزعمل نہایت زیرکانہ - اور اعلیٰ درجہ کے مدبرون کا سا ہے - اور ہمارے ساتھ - تو اس مین ذرا شک نہین - اپنے کل معاملات مین بہت ہی کچھ خوش اخلاقی برتی - اسے ہر معاملہ کے ارفیٰ ادنیٰ مراتب پر بھی اسقدر عبور تھا - کہ اس کے ساتھ معاملہ کرنے مین جی خوش ہوتا تھا -

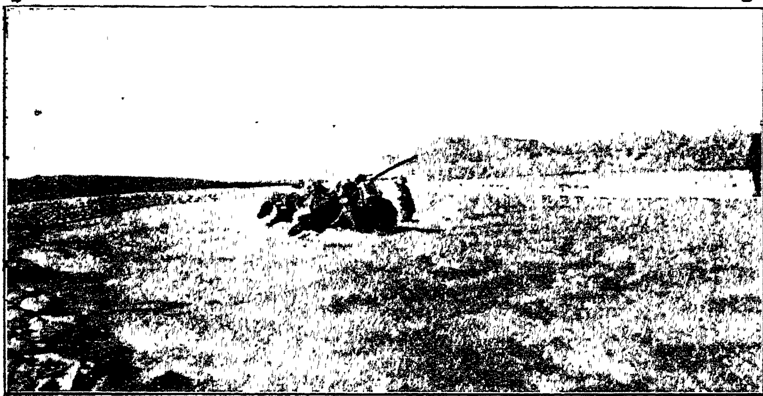
مغربی تبت کا - جو ناری کے نام سے مشہور رہے - گارٹک دارالخلافہ ہے - اور دونون والیسریون کو اپنے اپنے علاقہ مین اختیارات کلی حاصل ہین - ناری کا علاقہ - مریم لا - یا مایم لا (سولہ ہزار نو سو ۱۶۹۰۰) فیٹ کی بلندی سے شروع ہوتا ہے - یہ ایک درہ متبرک جھیلون کے مشرق کی جانب واقع ہے جس کی وسعت مغرب مین لداخ تک اور جنوب مین ہندوستان کی سرحد تک پہونچی ہے - ناری کا وہ حصہ جو سکاٹکری - یا کوہستان کیلاش کے جنوب مین واقع ہے ناری خورسم یا ہنڈیز کہلاتا ہے - اور جو شمال کی جانب ہے - اُس کا نام ہمارے نقشون مین مونیل monyul) لکھا ہے - مگر گارفنس اسکو مونیل نہین کہتے بلکہ وہ اُس حصہ کا نام مونیل بتلاتے ہین - جو مقام مذکورہ بالا سے دور آگے چل کر مشرق کی جانب ہے - ان لوگون کا یہ بھی بیان ہے - کہ تھوک چناب اور مغربی تبت کی دوسری کانین شمالی ناری مین واقع ہین ان کانون کی آراضی تورڈک کے خنگ پن کے تحت مین ہے لیکن انتظامی

معاملات مین کل اختیارات سارپن - یعنی افسر معادن طلا کو حاصل ہے - مگر یہ بہر حال گارفنون کا ماتحت ہے - تھوک جنگ سولہ ہزار دو سو - یا سولہ ہزار تین سو فیٹ بلند بالکل آبادی کے کنارہ پر ہے - اور کل دنیا مین وہ بلند ترین مقام ہے - جہان سال بھر آبادی رہتی ہے - کیونکہ اس سے آگے چلکر چنگ ٹنگ کا مرتفع میدان ہے جس کی بلندی بدرجہ اوسط سترہ ہزار فیٹ ہے - اور جو جنگلی پچ - کیانگ - اور ہرنون کا مسکن ہے یہان سردی کی شدت اور پانی کی معدومیت کی وجہ سے معدودے چند آدمی رہ سکتے ہین - گارفنون کو اپنے علاقہ ناری کی شمالی حد کا علم نہ تھا - اور اس معاملہ مین اُن کا عذر یہ تھا - کہ اس کا جاننا کوئی ضروری بات نہین - اس لیے کہ چنگ ٹنگ کے مرتفع میدان مین کوئی فرد بشر نہین رہتا - ان لوگون نے کوہستان کوئن لن کا نام بھی نہین سنا تھا جو ہمارے نقشون مین بتت کی شمالی حد قرار دی گئی ہے ان لوگون نے یہ بھی بیان کیا - کہ جو علاقہ ان کی ماتحتی مین ہے - اُس مین اُنھون نے کبھی دورہ نہین کیا بلکہ لاہسا کے خاص اور قطعی حکم کے بغیر کبھی گارگُنسا یا گارٹک سے باہر نہین گئے - ہم نے نالیسرا ے اعظم سے جو ایک قوی الجثہ اور اوسط عمر کے شخص تھے دریافت کیا - کہ آپ کبھی حفظ صحت کی غرض سے - پاپیادہ - یا گھوڑے پر سوار ہوکر ہوا خوری کے لیے باہر جاتے ہین - یہ سنتے ہی وہ ہکا بکا سے رہ گئے - اور زور کے ساتھ جواب دیا وہ کہتے ہین کہ ان عہدہ دارون اور انکے خاندان کے لوگون کے پیلے پیلے - اور

گندمے آٹے کی رح کے بے لوچ چہرے یہ کے دیتے ہین - کہ جو کچھ اُنھون نے کہا سچ کہا - جتنے پرانے عہدہ دارون سے ہمین ملنے کا اتفاق ہوا - اُن سب کی جسمانی حالت ہم نے زنانہ پن کی دیکھی ان کے جسم مین وہ مضبوطی اور وہ تکلیف برداشت کرنے کی سکت ہی نہین ہے - جو ہماری جنس کے لوگون مین عام طور پر پائی جاتی ہے -

والیسرائے کا عہدہ برائے نام تین برس کے لیے ہوتا ہے - لیکن اسکی میعاد ہمیشہ تقریباً اسی قدر اور بڑھ جاتی ہے - اور اسطرح کل چھ برس کی میعاد ہو جاتی ہے -- ان کا تقرر لاہاسے اس شرط پر ہوتا ہے - کہ وہ خزانہ عامرہ مین ایک مقررہ رقم داخل کرتے ہین - گویا وہ اس شرط کی بدولت اپنے علاقہ کے مستاجر ہوتے ہین - یعنی قدیم رومن پروکانسل[1] کی طرح وہ اپنے اس تقرر سے اس قدر فائدہ اُٹھانے کی کوشش کرتے ہین اور فائدہ اُٹھاتے ہین - جس قدر کہ اُن کے حد امکان مین ہوتا ہے -

(ہمارے یخ چشمہ کو عبور کرتے ہوے)



[1] Roman Proconsul

اور یہ تو اس ریاست کی ایک مقررہ بات ہے کہ کل جرمانہ و دیگر محاصل انکا خاص حصہ ہے۔ یہ لوگ اپنے طور پر تجارت بھی کرتے ہین اور اس بات کے بھی ذمہ دار ہین۔ کہ وہ سال بہ سال کسی قدر سرکاری چیزین چار و قالین وغیرہ بھی فروخت کر دیا کرین۔ اس معاملہ مین ابھی گارفنون مین ڈاباکے جنگ پن کی سی خرابی نہین پیدا ہوئی جسکا دستور تھا کہ ہندوستان کی سستی چار خرید کر۔ اور اسپر چین کی چار کا لیبل لگا کر۔ اور سرکاری چرمی تھیلون مین بھر کر کاشتکارون کے ہاتھ تبت کے اعلیٰ درجہ کی شے قرار دے کر فروخت کر دیا کرتا تھا۔ مگر کسی مشہور مقدمہ مین باوقعت لوگون کو ان کے اجلاس مین آنا پڑے تو اظہار مسرت کرنے سے یہ بھی باز نہین رہتے۔ برخا کے تارجم کے مقدمہ مین جس نے تکلاکوٹ کے شیولنگ کے راہب کے ایک ملازم کو گولی ماردی تھی ان لوگون نے خوب رقم پیدا کی۔ پہلے تو فریقین نے عدالت کو اس بات کی رشوت دی کہ مقدمہ مذکور مین رعایت مدنظر رکھی جائے۔ مگر بارخا کے تارجم نے شروع ہی سے یہ کہدیا تھا۔ کہ وہ ہی اس مقدمہ مین کامیاب ہوگا اور اسمین شک نہین کہ اسنے روپیہ بھی خوب جی کھول کر خرچ کیا۔ مقدمہ مذکور کا آخری فیصلہ درحقیقت اس قابل ہے۔ کہ ایک روکھا پھیکا واقعہ قرار دیے جانے کے بجائے۔ اُسے کلبرٹ اور سلیون کے مضحکہ آمیز تھیٹر کا تماشا بنایا جائے گارفنس نے اس کا فیصلہ نہایت دوراندیشی سے یہ کیا۔ کہ فریقین کو جرمانہ کی سزادی اٹھارہ سو روپیہ لامار اعظم پر جرمانہ کیے۔ اور گیارہ سو برخا کے

"تار جم پر اور کل رقم اپنی جیبون مین رکھ لی۔

تجارتی حقوق کی حفاظت کے لیے اب گارٹک مین ایک برٹش ایجنٹ تعینات ہے اس کا تقرر عہد نامہ لاہسا کا خاص نتیجہ ہے۔ ٹھاکر جے چند ایک شخص معزز خاندان اور لاہل کے ٹھاکر کا بھتیجہ ہے۔ تبت کے لوگون مین اسکی بہت کچھ عزت ہے۔ اور ملکی معاملات کے لحاظ سے بھی یہ نہایت کار آمد شخص ہے۔ لاہل پنجاب مین سرکاری ضلع کانگڑے کا ایک حصہ ہے یہان کے تمام باشندے چونکہ تجارت پیشہ ہین۔ اور مدتون سے اُن کی رسم تجارت تبت کے ساتھ چلی آتی ہے اس لیے یہ لوگ تبتی زبان سے بھی واقف ہین۔ لاہل کا علاقہ ناری کی سرحد پر واقع نہین ہے بلکہ درمیان مین ضلع کانگڑے کا ایک اور حصہ۔ (Spiti) حائل ہے۔ مگر یہ ایک عجیب بات ہے۔ کہ لاہل کے کل باشندے تو تجارت پیشہ ہین۔ اور اسپیٹی (Spiti) کے رہنے والے۔ جو ایک اُجاڑ ملک ہے۔ جہان درخت تک نہین ہوتے سب کے سب زراعت کرتے ہین انھین تجارت سے مطلق مس نہین۔ لاہل کے لوگ رڈک اور مغربی ناری کے اکثر مقامات مین پائے جاتے ہین (یہ دمچک اور ہانلی کے درمیان کے راستہ سے آمد و رفت رکھتے ہین) اور ان کی خاص تجارت اون اور ریشم۔ یعنی بکری کے باریک بالون کی ہے۔ اور یہ ہر سال تینتیس ہزار پونڈ یعنے قریب سوا پانچ لاکھ روپیہ کا مال خرید کر لاتے ہین مگر تعجب یہ ہے۔ کہ مال کے عوض مین مال دینے کے لیے اُن کے پاس کوئی

(ٹھاکر جے چند انگریزی تجارتی گماشتہ مقیم گارٹک)



چیز نہین ہوتی - نقد قیمت دیتے ہین - اور اس سے اس امر کی کہ
وہان پر ہندوستانی سکہ نہایت مقبول اور رائج ہے - جیسا کہ پہلے
بیان ہوا ہے تصدیق مزید ہوتی ہے - فی الحال مغربی ناری کی
تجارت لداخ اور لاہل کے لوگون کے ہاتھ مین ہے - کیونکہ
شملہ سے براہ راست تجارت بہت کم ہے - گو یہ امید ہے کہ
راستہ کھل جانے پر یہان کی تجارت کو بھی فروغ ہو جائے گا -
اس کے سوا اگر اور کوئی مد مقابل ہو سکتا ہے - تو صرف بشہر ہے - مگر
ان کا ان دونون سے بہت پیچھے نمبر ہے -
ٹھاکر جے چند - اور گارفنون مین کمال بے تکلفی ہے - اور

ٹھا کہ جے چند نے تبت کی عدالت عالیہ کا انصاف کرنا آکر دیکھا ہے - یہان قبل اس کے کہ کسی طرح کا حال دریافت کیا جائے - یا تحقیقات کی جائے ملزم کے عدالت مین پیش ہوتے ہی - اُس کے کوڑے لگائے جاتے ہین - اور یہ ابتدائی یا تمہیدی کوڑے لگائے جانا کہلاتا ہے - اس لیے کہ اس کی بدولت جملہ فریقین مقدمہ عدالتون کے طرز انصاف سے آگاہ ہو جاتے ہین - یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے - کہ اس سزا ء جسمانی کے دیتے وقت ملزم کو چت - یعنی اوندھا مُنھ کرکے زمین سے باندھ دیتے ہین اور دو آدمی کوڑے لے کر - اُسکے اوپر بیٹھ جاتے ہین - جب دونون آدمی ایک ایک ضرب لگا چکتے ہین - تب تیسرا افسر اُس کو ایک ضرب شمار کرتا ہے - یا دوسرے الفاظ مین یون کہو - کہ اگر سو دُرّون کی سزا کا حکم ہو تو وہ دراصل دو سو دُرون کی سزا ہے - تبت کا یہ ایک عام رواج ہے - اور عجیب با مذاق رواج ہے لیکن اس مذاق کا لطف کوئی اُس کے دل سے پوچھے جس کے کوڑے لگائے جاتے ہین تازیانہ کی ضرب گھٹنے کے اوپر والے پٹھے پر لگائی جاتی ہے - تاکہ وہ مردود مصیبت زدہ - کچھ عرصہ تک چلنے پھرنے کے لائق نہ رہے -

اس کے بعد تحقیقات کی کارروائی ہے - جو کسی آیندہ

تاریخ مقررہ پر کی جاتی ہے۔ اس کی شروعات بھی کوڑون سے ہوتی ہے یہ کوڑے لگانے کا دوسرا نمبر ہوتا ہے۔ اور اس مرتبہ یہ عمل اس غرض سے کیا جاتا ہے۔ کہ ملزم کا دل اصلی حال بے تکلف کہ دینے کے لیے ابھرے۔ شہادت گارنس لکڑی کے تختون پر لکھتے ہین اور بعد کو مسل مرتب کرنے کے لیے کاغذ پر نقل کرلی جاتی ہے۔ ملزم سے بالاستثناے اقبال جرم اور کوئی سوال نہین کیا جاتا۔ نہ اُس کے گواہ صفائی لیے جاتے ہین۔ عملی طور پر اس کی کوئی شنوائی نہین ہوتی۔ اور وہ تقریباً ہمیشہ ملزم قرار دیا جاتا ہے اور کسی سزا دیے جانے سے پہلے شروعات کے طور اُس کے پھر تیسری مرتبہ کوڑے لگائے جاتے ہین۔ یہ کوڑے لگانے کا آخری مرتبہ اور خاتمہ بالخیر سمجھا جاتا ہے۔ گو در حقیقت ایسا نہین ہوتا حاکمون کی ایک مرغوب الطبع سزا ملزم کا۔ چارون جنگ پنون کے پاس بھیجا جانا ہے۔ ان مین سے ہر ایک اُس کے پہونچنے پر فوراً اُس کی سزا کا انتظام کرتا ہے۔ اور کچھ دن اُسے اپنے پاس رکھ کر اپنے پڑوسی جنگ پن کے پاس بھیج دیتا ہے۔ اُس کے بی بی بچے۔ کسی گانون کے مکھیا کے سپرد کر دیے جاتے ہین۔ اور اُس کی باقی عمر حالت غلامی مین اور اُس بیگار کے انجام دینے مین بسر ہوتی ہے۔ جو حکام گانون والون سے لیا کرتے ہین۔

گارفنس لوگ ہمیشہ ایک جگہ بیٹھ کر بالاتفاق کام کرتے ہین اور گو
والیسرائے اعظم کا بلحاظ اُن کی عمر کے پاس ادب زیادہ ہوتا ہے تاہم
کوئی کام - بغیر دونون والیسرائے کی منظوری کے درجۂ وثوق کو نہین
پہونچتا - وسط تبت مین - جہان دو جنگ پن ساتھ مقرر ہوتے ہین
اور دوہرا انتظام ہے - یہ طرز حکومت عام ہے - مگر مغربی تبت مین
بالاستثناے دو گارفنس ہونے کے اسے کوئی جانتا بھی نہین یہ ہیچ ہے

(تبت کی عورتین)

(پشت پر ٹوکریان بندھی ہین - اور کمر سے مالا اور بجتی ہوئی گھنٹیان
لٹک رہی ہین جن کی آواز دور تک پہونچتی ہے اور معلوم ہو جاتا ہے کہ
عورتین آرہی ہین)



کہ ٹکلاکوٹ مین چنگ پن کے ساتھ راہب بھی اجلاس کرتا ہے۔ مگر اسکے
ساتھ ہی اسمین بھی ذرا شک نہین۔ کہ سول کے کل انتظامی معاملات کے
متعلق سول افیسر کی رائے راہب کی رائے سے زیادہ تر وقعت رکھتی
ہے۔ جن مکانات مین وا لیسرائے سکونت رکھتے ہین وہ نہایت کم حیثیت
اور آرام کے لحاظ سے بھی بہت گئے گذرے ہین۔ یہ تنگ و تاریک اور
کثیف ہین۔ اور مینھ کا ان مین بالکل بچاؤ نہین ہے۔ انہین گندہ ہونا
بہت مشکل ہے۔ مگر ریاست کے کاروبار مین اس قدر سہل انگاری
سے کام لیا جاتا ہے۔ کہ کبھی ان مکانون کی درستی کا قصد بھی نہین کیا جاتا
یہان کے لوگون کی یہ بات دیکھ کر تعجب نہونا ناممکن ہے۔ کہ گو انکی
گردن دودو آقاؤن۔ حکام اور پوجاریون کی سخت حکومت کے نیچے دبی
ہوئی ہے۔ مگر پھر بھی ان کے ہر کام سے ایک طرح کی خوشدلی و مسرت
ظاہر ہوتی ہے۔ شروع طفولیت ہی سے اس قوم کے بچون کی پرورش
اس انداز سے کیجاتی ہے کہ انہین سختی برداشت کرنے کی عادت ہو۔
باوجود یہان کی آب و ہوا کے سخت آزار رسان ہونے کے۔ چھوٹے چھوٹے
بچون کو دیکھا گیا ہے۔ کہ ننگے دوڑتے پھرتے ہین۔ حالانکہ اسمین
شک نہین۔ کہ انمین سے وہی زندہ رہتے ہین۔ جو تناور اور توانا ہوتے
ہین۔ باقی بچپن ہی مین مرجاتے ہین یہ شروع ہی سے موسمون کی گرمی
سردی سہتے رہنے کا سبب ہے کہ آگے چل کر مرد اور عورتون کو کپڑے
پہننے کی کچھ پرواہ نہین ہوتی۔ موسم بہار کے ایام مین جس روز

خوب سردی ہوتی ہے اور ہم سب نہایت گرم کپڑے پہنے خوش ہوتے ہین - اُس روز یہان کے مردون کو دیکھا ہے کہ کمر تک ننگے ہین - اور کام کر رہے ہین - دائین طرف کا آدھا جسم کھلا رکھنا - تو یہان کے مرد وعورتون کا عام دستور ہے - باقی جسم ایک پوستین سے ڈھنکا رہتا ہے - اور گردن اور سینہ کا کچھ حصہ دونون مرد اور عورتون کا تو تقریبًا ہمیشہ کھُلا ہی رہتا ہے - یہ لوگ سردی مین رہنے کے اسدرجہ عادی ہین - کہ جاڑے کے موسم مین بھی ہمارے علاقہ کی پہاڑیون کی سردی ان کے لیے گرمی ہے - جسے وہ برداشت نہین کرسکتے - اور جب یہان آتے ہین - تب تبدیل آب وہوا کے سبب سے پھوڑے پھُنسی نکلنے کی شکایت کیا کرتے ہین - اس کی وہی مثال ہے - جس سے سب واقف ہین - یعنی تبت کے بچے - آٹھ ہزار فیٹ سے نیچے نہین آتے ہین - اور آتے ہین تو تبدیل آب و ہوا کے سبب سے مرجاتے ہین - اور ڈوکپا لوگ اپنی بھیڑبکریون اور دیگر جانورون کو دس ہزار فیٹ سے نیچے نہین لاتے - عوام الناس زیادہ تر سخت جاہل - اور توہمات باطلہ کے قبضہ ضلالت مین گرفتار ہین - جسکا اثر اُنکے ہر کام مین داخل ہے یہ ایک عام بات ہے - کہ جس کو دیکھیے وہ بہت سے تعویذ پہنے ہوئے ہے انمین سے کوئی چیچک کا تعویذ ہے - کوئی حادثات سے بچنے کا - اور کوئی کاروبار مین کامیابی کا وعلی ہذا تمام قوم کانون مین بالے - ہاتھون مین چھلے - بازوبند وغیرہ اور نیلم پہننے کے عادی ہین - جو نگاہ بد سے بچانے کا

خاص علاج ہے۔ (مگر وہ نیلم جس کا رنگ پھیکا نہ پڑ گیا ہو) بھوٹیے اس کی بڑی تجارت کرتے ہین۔ مگر تعویذون کے اثر کی ایک بڑے غضب کی تشریح یہ ہے۔ کہ خود دلائی لاما کے چیچک نکلی۔ جہان جائیے وہان بودھ مذہب کی کتابون کے فقرے تبتی اور سنسکرت کی زبان مین کھدے ہوئے نظر آتے ہین۔ اور اوم مانے پدم ہُنگ کا منتر۔ لب سڑک خانقاہون کے گرد پتھرون پر اور درون کی چوٹیون پر کھدا ہوا نظر آتا ہے۔ اور یہ سب

(تبت کا ایک نقرئی تعویذ اور دو پتھر جنپر ذیل کے الفاظ کندہ ہین "اوم منی پدمے ہُنگ")



خوش اعتقاد لوگون کے ہدیہ ہین۔ اس متبرک منتر کے الفاظ بھی ان لوگون کا وظیفہ ہے جو تسبیح خوانی۔ اور چرخ دعا گردانی کے عادی ہین۔ باایں ہمہ لوگون کو یہ خبر نہین کہ اسکے معنی کیا ہین۔ اوم مانے پدم ہنگ۔ جے ہو کنول کے پھولون کے سرتاج کی جے ہو۔ (جس سے مراد دلائی لاما ہے جسے درجہ الوہیت حاصل ہے) ہر طرح کی قباحت اور صعوبت سے جو نہان

کے حصہ مین ہے پناہ مین رکھنے کی ہر ایک قوی التاثیر شے سمجھی جاتی ہے - اور اس کے الفاظ لوگون کی نگاہ مین ایک طلسم قابل العمل کا اثر رکھتے ہین -

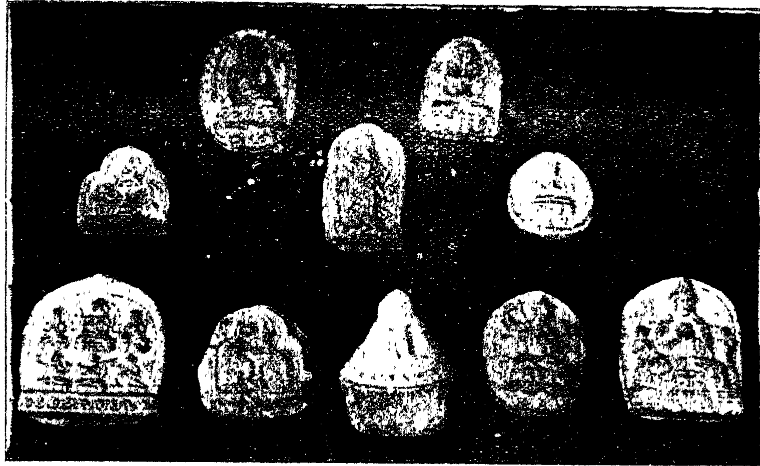
لیکن لوگ تعلیم کے فوائد سے بخوبی واقف ہین کیونکہ اگرچہ وہان سرکاری مدارس یا نچ کے مکتب کسی قسم کے نہین ہین - تاہم لوگ خانگی طور پر - خواہ خانقاہون مین خواہ جنگ پن کے قلعہ مین - یا گانؤن مین کسی کٹھ ملا ہی سے تعلیم حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہین اور اس بات کو دیکھکر حیرت ہوتی ہے کہ وہان کیسے کچھ لوگ لکھے پڑھے ہین مغربی تبت مین تعلیم نسوان کی طرف مطلق توجہ نہین ہے - اس حساب سے یہان کی اور لاہسا کی حالت مین - جہان تجار اور عمائد کی عورتون کا پڑھا لکھا ہونا - جیسا کہ ہمسے بیان کیا گیا - کوئی غیر معمولی بات نہین ہے بہت کچھ فرق ہے -

سرکاری عہدہ دارون کے ناجائز مطالبات یا ڈاکوؤن کی غارتگری کے خلاف گروہ بندی کر لینے سے بھی لوگ ناواقف نہین ہین - مثلاً وہ رڈک ہی کے لوگ تھے - جنھون نے گرفن جکپا کے سخت ناجائز مطالبات کے خلاف جو ایک بے اصول شخص تھا بغاوت کی تھی اور منبرک جھیلون کے مشرق مین جو ہورپا (Horpa) لوگ رہتے ہین - وہ بھی ینگ جنگ - یعنی سرکاری تاجر سے - مال خریدنے کے معاملہ مین بہت کرڑے ہین - کیونکہ یہ لوگ بے انتہا مالدار ہین - اور لاہسا کے حضور تک اپنے حقوق کے اظہار کا (بذریعہ رشوت) مقدور رکھتے ہین

یہان کے مردون مین ہمیشہ ایک طرح کی زندہ دلی پائی جاتی ہے جسکی وجہ سے وہ اِس لایق ہین۔ کہ سفر مین اور مصیبت کے وقت ساتھ رہین۔ لہذا یہ دیکھ کر ضرور ہر شخص کو افسوس ہوگا۔ کہ یہ ایک ایسی گورنمنٹ کے ماتحت ہین جو ان کے حقوق کی ذرا بھی پرواہ نہین کرتی ۔ اور ایسے راہبون کے پنجۂ اختیار مین گرفتار ہین ۔ جو ہر موقع پر ان کا خون چوسا کرتے ہین مردون کے مقابلہ مین عورتون کی جسمانی حالت اچھی نہین ہے اِن کے بدن مین نہ وہ سکت پائی جاتی ہے۔ نہ ان کے چہرون پر وہ تازگی ہے جو بھوٹانی عورتون کی ایک خاص صفت ہے اس کا سبب بے شک و شبہہ تعدد شوہران کا رواج ہے اہل یورپ کے شیک ہینڈ (ہاتھ ملانیکا) طریقہ یہان پر عام طور سے رائج ہے۔ اور یہ ایک معمولی بات ہے۔ کہ جب دوست احباب کچھ عرصہ کی مفارقت کے بعد ملتے ہین ۔ تو یہ اس طرح صاحب سلامت کرتے ہین جس طرح کہ ہم لوگ کرتے ہین۔ تمام حکام نے ہم سے ملاقات کے وقت ونیز رخصت ہونے کے وقت ہاتھ ملائے۔ اور ہمنے بھوٹیون اور تبتیون مین بھی یہی طرز سلام علیک دیکھا۔ جنگ ین کے روبرو یا اس سے ملاقات کے وقت ہاتھ سے سر کی ٹوپی اُتار لینا بھی یہان کے تجار اور عمائد کا عام دستور ہے۔ لیکن نیچے درجہ کے لوگ ایسے موقع پر زبان باہر نکال دیتے ہین ۔ اور وہ بھی کچھ تھوڑی سی نہین ۔ بلکہ جہان تک نکالنے نکل سکتی ہے۔

سوداگرون کی دوکان پر خرید فروخت کے لیے یا محض ملاقات کیلیے

(کیتیبا یا مردون کی یادگارین)
ابتت کے دیوتاؤن کی مٹی کی مورتین جو سانچون سے بنائی جاتی ہین ایسی سیکڑون مورتین غارون اور متبرک مقامات مین پائی جاتی ہین اور ہر ایک مین چند اناج کے دانے ہوتے ہین جو بعض دفعہ پھوٹ آتے ہین۔ یہ موت کے بعد جاودانی امید کی نشانی ہے)



جاہیئے تو چاء کی تواضع ایک معمولی لوازمہ ہے۔ اور حکامون کے ساتھ ہماری ملاقات کے وقت ان کے ملازم دو دو تین تین مرتبہ چاء کی پیالیان لے کر آتے تھے۔ اور وہ آہستہ آہستہ چاء پی کر پیالیان واپس کر دیتے تھے۔ یہ پیالیان سنگ سلیمانی اور یشب کی ہوتی ہین اور بعض نہایت بیش بہا ہوتی ہین۔ ینگ جنگ نے ہم کو ایک پیالی دکھائی۔ جو چھ عدد گنی۔ بالتقریبًا مالعیٰ ۹۶ روپیہ قیمت کی تھی اور جیسا جلیل القدر مہمان ہوتا ہے۔ اُتنی ہی قیمتی پیالی مین میزبان کی طرف سے چاء پیش کی جاتی ہے۔ ینگ جنگ نے ہم کو مختلف درجون یعنی مختلف حیثیت کے مہمانون کے سامنے رکھنے کے لائق پیالیان دکھائین یہان عام

طور سے وہ چاء استعمال کی جاتی ہے۔ جو برک ٹی (قرص والی چاء)
کے نام سے مشہور ہے۔ جس کی پتیون کو دبا کر سخت ٹکیا سی بنا دیتے ہین
اس چاء مین۔ یہ بات نادر کہنے کے لائق ہے کہ کسی ایسی چیز کی آمیزش
کرتے ہین جس کی وجہ سے تیار ہونے پر اس کا رنگ سرخ اور خون
مین گرمی پیدا کرنے کا اثر تیز ہو جاتا ہے۔ وہ کیا چیز ہے جس کی
آمیزش کی جاتی ہے۔ یہ ایک راز ہے جس کے پوشیدہ رکھنے مین
چین کے کارخانہ دار بہت کچھ احتیاط رکھتے تھے۔ لیکن کماؤن کے
ایک کارخانہ والے کو۔ جس کا نام (Berenag Tea Coy) - اتفاقاً
اُس کا پتہ لگ گیا۔ اور اس کی صورت یہ ہوئی۔ کہ انھون نے جو ایک
ٹکیا چاء مذکور کی توڑی تو اسمین ایک پتہ اُس گھانس کا نکلا جو آمیزش
کے کام مین لائی جاتی ہے۔ اور جو غلطی سے رہ گیا تھا۔ اس پتّے
کو خوب دیکھا بھالا گیا۔ اور پتہ لگاتے لگاتے یہ پتہ لگا۔ کہ وہ ایک
ایسی جنگلی گھانس کا پتا ہے۔ جو ہمارے علاقہ کی پہاڑیون مین بہ کثرت
پیدا ہوتی ہے۔ اور تجربہ کرنے پر چاء کا رنگ سرخ اور اس کے
اثر مین تیزی کا پیدا ہو جاتا تھا۔ کہ کل افشار راز کا یقین ہو گیا۔
نتیجہ یہ ہوا۔ کہ اب اس کمپنی کی چاء تبت مین عام طور سے پسند کی جاتی
ہے اور ڈاوا کے جنگ پن کا تو معمول تھا۔ کہ اسے چین کی چاء پلایا
کرتا تھا۔ اور آیندہ تجارت کے طور پر بھی اس شئے کی فروخت ہونے

BrickTea ؎

مین اس بات کا زیادہ تر اثر پڑے گا - کہ آیا ہمین گھاس مذکور کی آمیزش ہے یا نہین -
گارٹنک کے سفر سے اور زیادہ تر کامیاب سفر کیا ہو سکتا ہے -
اور گارفنون کے ساتھ - ہمارے تعلقات بھی وہ تعلقات تھے جنھین
خاطر خواہ کہنا چاہیے - ان کی پوشاک بھی مثل دیگر عہدہ دارون کی
پوشاک کے چینیون کی سی تھی - مگر درباری ٹوپی زرد رنگت کی تھی -
جس مین ایک بٹن کے ذریعہ سے ایک پھندنا اور ایک دستہ لگا تھا
بٹن صاف شفاف نیلے رنگ کا تھا جو والیسرائے کے عہدے - کی
جو سلطنت مین تیسرے درجہ کا رکن ہے - نشانی ہے - یہ وضع ایک بڑی ہی
بھاری سی - عینک لگانے پر - جو دماغی قابلیت کی علامت ہے - درجہ
تکمیل کو پہونچ جاتی ہے - ہماری ملاقات کے وقت یہ لوگ عینک اُتار
دیا کرتے تھے - اس لیے کہ اس سے اُن طرح طرح کی دل چسپ مغربی
چیزون کی دیکھ بھال مین - جو ہم ان کو دکھاتے تھے ایک طرح کا ہرج
ہوتا تھا - ہندوستان کے امرا و شرفا مین - پان الائچی و عطر
کی تواضع کا ایک عام رواج ہے - مین نے یہ سوچ کر - کہ ممکن ہے
کہ تبت کے والیسرائے - ہندوستان کے آداب سے واقف ہون -
اور اس ملک کے عام دستور کے بموجب ہم سے اس کی پابندی
کی توقع رکھتے ہون حکم دیا - کہ پیرس کی ساخت کے اعلیٰ درجہ کی
عطر کی شیشی کھولی جائے - لیکن اُس کا کچھ عجب بیہودہ اثر ہوا - اور
معاً - چھوٹے والیسرائے نے شیشی کھلتے ہی بڑے زور سے اپنی

(سرکاری چار فرنخت کے لیے چمڑے مین نبدش کیجاتی ہے)



ناک بند کرلی - اور کہا مجھے اس سے معاف رکھیے - اہل تبت ہر قسم کی خوشبو سے اجتناب کرتے ہین - سلسلہ کلام کے لیے - بندوق رئفل اور تصویرات سے بہت کچھ مصالح ہاتھ آتا تھا - بندوقین تو اہل یورپ کی قدرت و طاقت کا نشان دیتی تھین اور تصویرون سے بالکل ایک نئی دنیا ان کے پیش نظر ہوجاتی تھی - ہمارے وہان سے رخصت ہونے کے وقت تک - ہمارے اور وائسرایون کے درمیان ایک سچا رابطۂ اتحاد قائم ہوچکا تھا اور اُنھون نے اس بات کے انتظام مین - کہ واپسی کے وقت ہم کو سفر مین ہر طرح کی آسایش حاصل ہو کوئی وقیقہ باقی نہین چھوڑا - بلکہ یہ ہماری خوش نصیبی ہے کہ ہمارے ساتھ وائسرائے کا پروانہ اس مضمون کا تھا - کہ جس شے کی ہم کو ضرورت ہو - اُس کا فوراً اور سب سے پہلے انتظام

کیا جائے۔ حقیقت حال یہ ہے۔ کہ تبت کے راستہ مین مختلف چوکیان اور پڑاؤ ہین۔ اور ہر پڑاؤ و چوکی کے بیچ جدا جدا جگہون کو جاتے ہین سالہا سال سے یہی دستور چلا آتا ہے۔ اور ہر شخص اُس کو جان گیا ہے مثلاً سار کے بیچ۔ ناکیو۔ برخا۔ اور گارٹک کو جاتے ہین۔ اور برخا کی چوکی کے بیچ سار نکلا کوٹ اور تھوک چن کو جاتے ہین۔ وعلیٰ ہذا۔ ناکیو کے بیچ۔ صرف گارٹک و سار کو جاتے ہین۔ اگر کوئی مسافر کسی پڑاؤ یا چوکی پر کسی ایسے وقت پہونچے۔ کہ وہان کے بیچ کسی دوسرے مسافر کے ساتھ۔ اگلے پڑاؤ کو چلے گئے ہون۔ تو اُن کے واپس آنے تک مسافر مذکور روانہ نہین ہو سکتا۔ اور اس مین ایک ہفتہ کی دیر لگ جاتی ہے۔ مگر والیسرائے کے حکم کے سامنے کل ضرورتین بالائے طاق ہو جاتی ہین۔ یہ سب پر غالب تھا۔ اور ہم کو ہر پڑاؤ پر باربرداری کے جانور تیار ملتے تھے۔ گارفنس اس سے زیادہ کیا اظہار دوستی کر سکتے تھے اور ہماری طرف سے بھی۔ اس امر کی کوشش مین۔ کہ ہماری ملاقات دلچسپ اور استحکام دوستی کا موجب ہو کوئی دقیقہ باقی نہین رکھا گیا۔

سرشام ڈیرون کے نصب کرنے کے متعلق بہت سی یادگاریان ہین جو سفر تبت کے اس روزانہ زندگانی کی یاد دلاتی رہتی ہین۔ جس کا ہمیشہ یکسان اور بجائے خود بے لطف سمجھے جانے کے باعث بھول جانا ممکن تھا۔ حالانکہ درحقیقت آدمی اس لطف صحبت کو جلد بھول جایا کرتا ہے

(سفری خیمہ ۔ یاک ایک قطار مین رسی سے بندھے ہوئے ہین)





جہان عمدہ موقع ہو اور ہم مذاق لوگ جمع ہون - ہماری تحویل حافظہ
مین - یہ یادگاریان تین قسمون پر منقسم ہین - ۱یک ناقابل برداشت
۲قابل برداشت - اور ۳ - دل خوش کن - پہلے مدمین نہایت
روکھی پھیکی باتین شامل ہین - مثلاً منزل دور اور تیز ہوا کے رخ چلنا
تبتی بچون کا بالخصوص شوخ و شریر ہونا - اور بعض اوقات لدے
ہوئے بوجھ کو گرا دینا - غروب آفتاب کے بعد کسی کھلے میدان
پر پہونچنا - جہان ہوا کی کسی طرف سے روک نہ ہو - اور ایندھن کے
لیے برش ڈڈ کا نام نہ ہو - یخون کا سینگ پکڑ کر لا دیا جانا - ان کا ڈنگا کرنا
اور چھٹا کر اندھا دھند بھاگنا - اور بھاگنے مین ڈیرے کی چوبون
اور صندوقون کا جہان تہان گرا دینا - ہانکنے والون کا - ان کے
گوپھن مین پتھر رکھ کر مارنا پتھرون کا سناٹے کے ساتھ جانا - اور
دھاکے سے یخون کے لگنا - کبھی میخ گاڑنے کی (مونگری) کا کھو جانا -
اور کبھی آدھی چوب کا ہلنا - مینھ برستے مین ڈیرون کا نصب کرنا -
ہوا مین نہ اڑنے دینے کے لیے اُن کی پالون پر بڑے بڑے پتھرون
کا رکھنا - ہمارا - بچا بچایا - سرد کھانا کھانا - اور باقی سب لوگون
کا - جو اتنے خوش قسمت نہ تھے ہوا مین ایندھن نہ جلنے کے باعث کھانا
نہ پکانا - صرف شکر - اور شکر ملا ہوا آٹا - (یعنی کسار) پھانک کر
رہجانا - پھر وہ سناٹے کا عالم اور سب کا خواب غفلت مین سونا -
پہرہ والے کا گشت کرنا - اور دل ہی دل مین - یہ دیکھ کر - کہ سب گرم بسترون

مین پانون پھیلائے سوتے ہین ۔ رشک کرنا ۔ غرضکہ یہ وہ متعدد یادگاریان ہین ۔ جو منازل ناقابل برداشت کے نام سے موسوم کی گئی ہین دوسری جانب اس کے خلاف ۔ ذرا دھیان کرو ۔ کہ ایک مرغزار ہے ۔ جس مین آہستہ آہستہ دریا روان ہے ۔ لوگ مچھلیان پکڑ رہے ہین ۔ (ہاتھ سے جال یہان نہین ہوتے) ہوا سے محفوظ مقام ہے ۔ اپنے حسن کی بہتات ہے ۔ عالم تصویر ہے ۔ اور اسمین ہمارے ڈیرے نگینے کی طرح جڑے معلوم ہوتے ہین ۔ رات کو جی خوش کرنے والی آگ کا جا بجا جلنا اور یہ گواہی دینا ۔ کہ آج شام کا کھانا لوگون کو اطمینان کے ساتھ ملا ہے ۔ اور ان کے دیر تک ہنستے بولتے رہنے سے یہ معلوم ہونا ۔ کہ سب باطمینان ہین اس پر چاند کی وہ نور افشانی جس کی نظیر اس خوبصورت دنیا مین اور کہین نہین پائی جاتی ۔ ایسے موقع اور ایسی باتین آدمی سہل بھولنے والا نہین ۔ ان کے ساتھ وہ باتین اور شامل کیجیے ۔ جو دونون کیفیتون کے درمیان مین ہین ۔ تو یہ تبت کی وہ یادگاریان ہین ۔ جو ہمیشہ دل پر نقش رہین گی ۔ اور صرف اس لیے کہ وہ ہمارے روزمرہ کے تجربے ہین ۔ فقط ۔

نوٹ - متعلق تصویر صفحہ ۲۹۴ - تفصیل اشیا جو تصویر مین ہین - چاندی کے تعویذ کی صندوقچی جسکے بیچ مین فیروزہ جڑا ہوا ہے اور جسکو پہنتے ہین - فیروزے کی بالیان جو عورتین پہنتی ہین - چاندی کا ہار جو عورتین اپنے سینون پر پہنتی ہین اُسمین جو اشیا نیچے لٹکی ہوئی معلوم ہوتی ہین اُنکی تفصیل بائین جانب سے اسطرح پر ہے خلال - برش جس سے زیورات صاف کیے جاتے ہین چپٹے اوزارون کے صاف کرنیکا آلہ - کانٹا نکالنے کا اوزار - آلہ جو ادویہ وغیرہ کے پھیلانے مین کام آتا ہے - چمٹیان جنسے چہرہ کے اوپر کے بال اُکھاڑے جاتے ہین - فیروزے کا رنگ سعید سمجھا جاتا ہے اور اس سے نظر بد نہین لگتی - نوٹ متعلقہ تصویر صفحہ ۳۰۲ لوٹے جنسے اُن پیالون مین پانی بھرا جاتا ہے جو قربان گاہون مین بتون کے سامنے رکھے رہتے ہین گھنٹیان جنمین بجلی کے دستے لگے ہوے ہین اور جنکو لاما استعمال کرتے ہین - دستہ دار دیگچی جسمین سے پگھلا ہوا گھی اُن پیالون مین بھرا جاتا ہے جنسے قربان گاہون پر روشنی ہوتی ہے میز جسکے پٹ مُڑ جاتے ہین - انسان کی ران کی ہڈیون کی بنی ہوئی قرنائیان جنسے لاما سوم مین کام لیتے ہین - معلوم ہوا ہے کہ یہ ہڈیان اگر مجرمون کی ہون تو اچھا ہے لیکن جو تصویر مین ہین وہ بزرگ لوگون کی ہین اور اسی قسم کی وہ کھوپریان بھی ہین جنکا ذکر دوسرے مقام پر کیا گیا ہی نوٹ متعلق تصویر صفحہ ۳۰۵ - یہ پتھر کی مورتین مہرون سے بنائی جاتی ہین اور اُنمین غلہ کے دانے بھی رکھدیے جاتے ہین (جو بعض اوقات پھوٹ نکلتے ہین) جنسے لافانی امید کا اظہار ہوتا ہے - نوٹ متعلق تصویر صفحہ ۳۰۸ تفصیل اشیا جو تصویر مین ہین بائین جانب سے لباس جنکے کنارون پر سنہرا کام ہو رہا ہی چاندی کے کرنپھول جنمین ریشمی پھندنے لگے ہین - تعویذ صندوقچیون مین رکھے جاتے ہین - سفید اور نیلے دانون کا ہار اور چھوٹی چھوٹی پیتل کی گھنٹیان جنکو عورتین اپنے پہلو مین

سولھواں باب

بازار گیانیما - وادی ستلج اور امیزن - عورتوں کی سلطنت کا بیان

تیرتھ پوری سے گیانیما کی راہ میں - مسافر کو دو مرتبہ ۵۰۰ ۱۶ فیٹ بلند ہونا پڑتا ہے - اول درہ چیتمب[ا] پر - اور دوسرے چھوجا تھول[ب] کے ایک آگے کو بڑھے ہوئے سلسلہ کوہی پر - پانی میسر نہ آنے کے لحاظ سے اثناء راہ میں صرف دو مقام ایسے ہیں - جہاں پر فرو کش ہو سکتے ہیں - ایک تو ایک چھوٹے سے چشمہ کے کنارہ پر اور دوسرے ایک ڈبرے کے کنارہ پر - ان دو مقاموں کے علاوہ اور کسی جگہ پانی کا نشان تک نہیں - باایں ہمہ ایک خاص نقشہ میں جسکا میں نام نہ لونگا - یہ اظہار کیا گیا ہے - کہ یہ ملک دریاؤں سے مالامال ہے - خوبی قسمت سے ہمارا اُسی ڈبرے پر قیام ہوا - اور اسمیں شک نہیں - کہ اگر ایک سپاہی پانی کی آمد - بھرے جانے اور جانوروں کو پلانی کی ہر وقت نگرانی اور انتظام نہ کرتا رہتا - تو ہم سب یقیناً بیمار پڑ جاتے - گیانیما کا باقی راستہ ایک مسطح میدان سے گذرتا ہے - اور وہاں کا قلعہ جو گیانیما ہی کے نام سے مشہور ہے دور سے نظر آتا ہے - اِسلیے کہ یہ ایک بہت بلند مقام پر بنا ہوا ہے - اِس قلعہ میں اب کُل عمارتیں کھنڈر پڑی ہیں

[ب] Chhujathal [ا] Chitumb

مگران کی رہی سہی شان سے یہ امر بخوبی ظاہر ہے ۔ کہ کسی وقت مین وہ ایک نہایت مستحکم مقام ہوگا ۔ یہ میدان ایک مرتفع میدان ہے جسکی بلندی تقریباً اُس مقام کی بلندی کے برابر ہے جو آگے بڑھکر شمال کی جانب واقع ہے جسمین متبرک جھیلین واقع ہین ۔ اور جو گارٹک اور مغرب کی جانب پھیلا ہوا ہے ۔ گیا نیما کا مرتفع میدان شب چلام کی منڈھی ۔ اور وادی ستلج کے کنارہ کنارہ ۱۵ پندرہ ہزار فیٹ کی بلندی سے شروع ہوکر نشیب کی جانب بتدریج ۱۴ چودہ ہزار فیٹ تک ڈھلوان ہوتا چلا گیا ہے ستلج کے کنارہ کنارہ مفصلۂ ذیل گانوٴن آباد ہین ۔

خینگ[۱] لنگ ۱۴۷۰۰ فیٹ ۔

ڈنگ[۲] پو ۱۴۲۰۰ فیٹ ۔

ڈابا[۳] (دارالخلافت جنگ پن) ۱۳۹۰۰ فیٹ ۔

اور اس مرتفع میدان کے تحت مین دریاے ٹوٹ[۴] لنگ یا ٹولنگ کے وادی مین ۱۲۲۰۰ فیٹ کی بلندی پر مغربی تبت کے کاہنون کے سردار کی خانقاہ ہے ۔ اور ۱۲۴۰۰ فیٹ کی بلندی پر ایک مقام چپرانگ[۵] نامے ہے جو ایک دوسرے جنگ پن کے ایام گرما کی قیامگاہ ہے

---

۱ Khyunglung ۲ Dongpu ۳ Daba

۴ Totling or Toling ۵ Chaprang

(گیانیما کا بازار)



یہ عجیب بات ہے کہ گیانیما کا میدان پتھرون سے بالکل خالی ہے - جنکے باعث اُس مرتفع میدان مین سخت تکلیف ہوتی ہے - جو زیادہ تو شمال کی سمت مین ہے - پس ہمین اپنے دل مین اس بات کی بڑی خوشی تھی کہ اب سفر آسانی سے طی ہوگا - اور بیچارے باربرداری کے جانورون کے پیر زخمی ہونے سے بچینگے - اِس مقام کی ایک اور خاص بات یہ ہے - کہ رات کے وقت یہان کی زمین نہایت ٹھنڈی ہوتی ہے اور اسکا سبب یہ ہے کہ ہمالیہ کے برفستانی پہاڑون کا سلسلہ یہان سے قریب ہے - یہان پر سال مین بہت عرصہ تک زمین پر تقریباً تین فیٹ تک برف جمی رہتی ہے - ہم کو اس بات سے پہلے ہی سے آگاہ کردیا گیا تھا - لہذا شاگرد پیشہ کے لوگ جو ہمیشہ زمین پر سونے کے عادی تھے - خوب بچھونے بچھا بچھا کر سوئے اور اسطرح وہ اُن امراض سے بچے رہے جو سردی سے پیدا ہوتے ہین - اِس مرتفع میدان مین دو منڈیان ہین جہان سال بھر مین صرف دو مہینے سوداگر جاتے ہین - یہ دونون منڈیان ایک دوسرے سے چار میل کے فاصلہ پر واقع ہین - انمین سے ایک کو ہم گیانیما کہتے ہین[۱] اور دوسری کو چھکارا[۲] - مگر تبت کے لوگ پہلی کو کھرکو اور دوسری کو گیانیما کہتے ہین - نامون کا یہ اختلاف ایک ایسے شخص کے لیے جو سرحد کے حالات سے بخوبی واقف نہو - بڑے مغالطہ مین ڈالنے والا ہے -

---

[۲] Kharko [۱] Chhakara

یہ دونون مقام برخا کے تارجم کے علاقہ مین ہین۔ اور تارجم مذکور کو جیسا کہ ہم شروع کے صفحون مین بیان کر آئے ہین۔ ایک تکلاکوٹ کے جنگپن کے علاوہ۔ تبت کے کل عہدہ دارون کے مقابلہ مین ہمارے قلمرو کے باشندون سے زیادہ سابقہ پڑتا ہے۔ جو تجار گیانیما کو آتے ہین۔ وہ صرف ان دو ہی مہینون مین جبکہ منڈیان کھلی ہوتی ہین ۲۶۵۰۰ پونڈ سالانہ کی خرید و فروخت کرتے ہین۔ باوجود اسقدر تجارت کے اور اس امر کے۔ کہ نقشون مین گیانیما ایک بہت بڑا شہر دکھلایا گیا ہے۔ وہان کسی قسم کی کوئی عمارت نہین ہے۔ اسلیے کہ تارجم اس خوف سے۔ کہ مبادا درخ زمین کو صدمہ پہونچے وہان مکان بنانے کی اجازت نہین دیتے۔ اور کل میدان مختلف رنگ قد و قامت

(برخاکا تارجم اپنے خیمہ کے سامنے کان مین بالی ملاحظہ ہو۔ کپڑون مین گرمی زیادہ رکھنے کے لیے گدی لگائی ہے)



اور طرز و وضع کے ڈیرون سے بھرا نظر آتا ہے۔ لاہسا کے سوداگرون کے سفید اور خوش وضع ڈیرون کے پہلو بہ پہلو۔ ڈوکپا قوم کے خانہ بدوشون کے سیاہ ڈیرے کھڑے نظر آتے ہین۔ پھر بھوٹیون کے ڈیرے ہین۔ جو مثل نیتی[۵۲] جوہر[۵۳] و درما[۵۴] اور بیانون[۵۵] وغیرہ ملک بھوٹ کے مختلف درون اور حصون سے آتے ہین۔ یہ اگرچہ دیکھنے مین سادہ ہوتے ہین۔ مگر بڑے آرام دہ ہوتے ہین۔ اور اہل تبت کے ڈیرون سے شکل و صورت اور رنگ مین بالکل مختلف ہوتے ہین۔ تجار ہر چند دل سے اس امر کے خواہان ہین۔ کہ وہان مال کا ذخیرہ جمع رکھنے کے لیے کسی قسم کے مکان بنالین لیکن تبتی حکام کے بیہودہ اور طفلانہ خیالات ابھی تک اُنکے اس ارادے کو پورا نہین ہونے دیتے۔ علی ہذا گلا کوٹ مین بھی جہان انھون نے جنگ پن کی اجازت سے مکانون کی بنیا دین اور چار دیواریان قایم کرلی ہین یہ اجازت نہین ہے۔ کہ وہ اپنے گھرون کو سلیٹ کے پتھر سے جو یہان بالخصوص عمدہ ہوتا ہے پاٹ لین۔ اور خیال صرف یہ ہے۔ کہ روح زمین کو صدمہ پہونچیگا۔ پس بجاے چھتون کے وہ کپڑے کی چادر سے جو شامیانہ کی طرح خوب تنی کسی ہوتی ہین کام لیتے ہین۔ اور گو انسے گرد و غبار کی روک ہو جاتی ہے مگر بارش کی حالت مین یہ کچھ کام نہین دیتین۔

جس سال ہمارا سفر واقع ہوا تھا۔ یعنی ۱۹۰۵ء مین اُس سال

[۵۲] Niti [۵۳] Johar [۵۴] Darma, [۵۵] Byano

مغربی تبت مین چند سال گذشتہ کی بہ نسبت بارش کم ہوئی تھی اور اُس سبب سے تمام ملک خشک پڑا تھا۔ اور عام طور پر یہ خوف تھا۔ کہ مبادا جنگلون مین گھاس کم ہو۔ اور گھاس کے کم ہونے کے یہ معنی ہین۔ کہ گویا وہ ہزارون مالکان مویشی کے نقصان اور بربادی کا موجب ہے۔ چارے کا کم پیدا ہونا اس گلہ بانون کے ملک مین سخت مصیبت کا روبکار ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر ان دونون منڈیون کے حال پر ہی نگاہ کیجیے۔ جو ایک ایسے قطع زمین کے قریب واقع ہین۔ جسے سب معمولی طور پر۔ دلدلی زمین کہتے ہین۔ جو بے شمار ایکڑون تک پھیلی ہوئی ہے۔ جہان ہزارہا بھیڑون اور جھبوؤن کے چرنے کے لایق گھاس پیدا ہوتی ہے۔ لیکن امسال زمین مین تری کا نام نہ تھا۔ اور آخر ماہ اگست تک جو عموماً بارش کا مہینہ ہے۔ تجارون کو قلت چارے کی شکایت تھی۔ اور تبت کے لوگون کے دلون مین آیندہ کی بابت طرح طرح کے بُرے خیالات پیدا ہوتے تھے اور انھین آثار خراب نظر آتے تھے۔ ہمارے سفر کے حق مین تو خشک موسم فی الحقیقت نہایت ہی غنیمت تھا۔ اسلیے کہ موسم کی گرمی کے باعث ہمکو ایک طرح کا حظ حاصل ہوا جو اور کسی صورت مین نہوتا۔ چنانچہ ہمکو اس امر کی بہت کچھ مبارکبادیان دی گئین۔ اور کیون نہ دی جاتین۔ اسلیے کہ ہم نہایت خوش قسمت سمجھے جاتے تھے۔ مگر یہ ممکن نہ تھا۔ کہ ہمارے دل کو وہ اُداسی اور پژمردگی دیکھکر جو ہر طرف چھائی ہوئی تھی۔ اور

اُن جفاکش چرواہون کی شکایتین سُن سُن کر جو ہم سے اپنا کل دُکھڑا صاف صاف کہہ ڈالتے تھے رنج ہو۔

مغربی تبت کی آب وہوا ہر موسم مین تکلیف دہ ہے۔ دھوپ ایسی تیز ہوتی ہے۔ کہ اگر ہوا سے پناہ ہو۔ تو وہ ٹوپی پہننا اچھا معلوم ہوتا ہے جو ہندوستان مین دھوپ کی تیزی کے وقت پہنی جاتی ہے۔ اور بھوٹیے سوداگرون کا

(ایک تبتی لاما سوت بٹ رہا ہے۔ اہل تبت اور بھوٹیے مرد وعورت تمام
دن چلتے وقت یا بیٹھے ہوئے یا بوجھ لیجاتے ہوئے برابر یہ کام کرتے رہتے ہین)



بیان ہے۔ کہ مصری کے کوزے۔ جو ہندوستان مین۔ اور ہندوستان و
تبت کے اثنار راہ کے وادیون مین جاڑے کے موسم مین نہین پگھلتے۔
وہ یہان سخت دھوپ مین پگھل جاتے ہین۔ ہوا چلنے کی حالت مین بھی
جو بہت دیر تک زور سے چلتی رہتی ہے۔ انسان تابش آفتاب کو نہین
بھولنے پاتا لیکن اگر ابر ہو جائے۔ اور مینھ کا ایک چھینٹا پڑ جائے۔
تو فوراً سردی چمک آتی ہے۔ اور دھوپ کے وقت کی ٹوپی کے بجائے
بال کلاوا کی ٹوپی پہننے کو جی چاہتا ہے۔ ان چھوٹی چھوٹی باتون کے
باعث یہان پر مسئلۂ لباس ایک مشکل مسئلہ نظر آتا ہے۔ کیونکہ ایک شخص
ہے۔ کہ ابھی سردی سے ٹھٹھرا جاتا تھا۔ یا ذراسی دیر بعد تمازت آفتاب
سے بھنا جاتا ہے۔ ڈیرے بھی یہان ایسے ہونے چاہیین جو ہوا مین
گر نہ پڑین۔ اور انکے پردون پر خوب پتھر چنے جا سکین۔ تا کہ ہوا کا دخل
نہونے پائے۔ جن ڈیرون مین کمبل کا استر لگا ہو۔ انمین ہوا اور رات کی
سردی بہت کم اثر کر سکتی ہے۔ اگر یہ کہیے کہ وہ بھاری ہونگے۔ تو تھوڑے
سے وزن بڑھ جانیکے عوض مین آرام بھی بے حد ملیگا۔ ہوا کچھ ایسی ایذا رسان
ہے۔ کہ لوگون کے لیے وہ ایک بلا ئے بد ہے۔ کسی سمت کو ڈیرہ کا دروازہ
رکھیے یہ کچھ ایسا پلٹا کھاتی ہے۔ کہ ڈیرہ مین داخل ہو ہی جاتی ہے۔
اکثر ایسا ہوتا تھا۔ کہ ہمارے سپاہی اور شاگرد پیشہ کے لوگ ڈیرے بند
کیے اندھیرے مین بیٹھے ہین اور باہر خوب دھوپ کھلی ہوئی ہے۔ مین
خود اکثر اسطرح بیٹھا رہا ہون۔ کہ چارون طرف ڈیرے کے پردے

پڑے ہین - اور صرف ایک سوراخ جو اصل مین دھوان نکلنے کا سوراخ تھا کھلا ہوا ہے - یہان آتش دان بھی کچھ بہت کام نہین دیتے - اسلیے کہ ایندھن اچھا نہین ملتا - سروکوہی کی لکڑیون سے تو سخت بو آتی ہے اور ایلون کو جلانا پسند نہین - ایک اور دوسری تکلیف یہان پر یہ ہے کہ شام کو روشنی کا انتظام نہین ہوسکتا - تیل تو یہان میسر نہین آتا اور موم بتی جو ہم جلاتے تھے - وہ شاگرد پیشہ کے لوگ قیمتی ہونے سکے باعث جلا نہین سکتے تھے - نتیجہ یہ ہوتا تھا کہ وہ عموماً اندھیرے مین بیٹھے رہتے تھے - دن کے وقت سورج کی چمک آنکھون کو چوندھیائے دیتی تھی اور یہ امر لازمی تھا - کہ سہاگہ کا بہت سا سفوف اپنے ساتھ رکھا جائے ہمنے دیکھا کہ شاگرد پیشہ کے لوگ بھی اس علاج کی سادگی - اور اُس سے ہمیشہ آنکھون کو دھونے کے فائدون کی قدر کرنے لگے - یہان پر ناقص اور نیم پخت کھانے کے سبب سے بچیش ہوجانے کی بھی بہت کچھ احتیاط کرنی پڑتی ہے - بھوٹیے - چاء میٹھا چون (کسار) اور گوشت کھاکر رہتے ہین - اور ہفتون تک اُنکو اور کسی چیز کی پرواہ نہین ہوتی لیکن عام پہاڑی لوگ اِس قسم کی غذا کے عادی نہین ہین - وہ صرف یہ ہی چیزین کھاکر نہین رہ سکتے - اُنکے لیے چاول چپاتی اور ترکاریان اعلے درجہ کی ضروریات سے ہین - لیکن یہ آخرالذکر شی تو یہان کبھی میسر نہین آتی - اور چاول - اسقدر بلند مقام پر - جب تک خوب جوش نہ دیا جائے - کھانے کے لایق نہین ہوتا - حتے کہ کل لشکر کے لوگون نے چاول کا استعمال

بطور غذا چھوڑ دیا - اِسلیے کہ اِسکے کھانے سے ہمیشہ بیماری پیدا ہوتی تھی - چپاتی پکانے کے لیے ایندھن کی ضرورت ہے اور آٹا گوندھنے اور پکانے مین دیر بھی لگتی ہے جس منزل مین ہوا زور کی ہوتی تھی اور ایندھن کمیاب وہان روٹی پکانا مشکل ہو جاتا تھا - اور لوگ اکثر فاقہ سے رہجاتے تھے - کیونکہ کسا رکھانے کے تو وہ عادی نہین جو تبتاؤ ن اور بھوٹیون کی دوامی غذا ہے - نہ وہ اُن کی چاء پی سکتے تھے - جو آٹے مکھن اور نمک کا آب جوش ہوتی ہے - اسی چاء کی پتی کے ساتھ اولاً ایک گھنٹہ تک بلکہ اس سے بھی زیادہ دیر تک خوب جوش دیتے ہین اور پھر ایک چونگے مین نکال کر متھتے ہین - یہ نہایت محرک خون اور مقوی ہوتی ہے - بلکہ تقریبًا ایک قسم کی غذا ہے لیکن ہمارے آدمیون کو اس سے نفرت تھی - اور ہمکو بھی - وہ سادہ چاء کو ترجیح دیتے تھے چنانچہ وہ انکو بکثرت دی جاتی تھی - اور وہ اسکی قدر کرتے تھے - اپنے سفر کے حالات پر مکرر نظر کرنے - دنیز لوگون کی باتون سے یہ معلوم ہوتا تھا - کہ سردی کی کل تکلیفات - پہاڑی بیماریان - گرمی سردی مین کھلے رہنے کے مصائب سب آسانی سے سہے جا سکتے ہین - مگر غذاء مناسب کا مسئلہ ایک ایسا مسئلہ ہے جو ناگزیر ہے - اور جس سے کبھی چھٹکارا نہین -

گیانیما کے مقام پر برخا کے تارجم سے ہماری ملاقات ہوئی یہ وہی شخص تھا جو کچھ روز پیشتر اُس قتل کے مقدمہ مین جو گارٹنس کے اجلاس

مین پیش تھا - اور جسمین یہ نکلا کوٹ کے پادری کے ایک نوکر کو قتل کرنے
کے جرم مین ماخوذ تھا - کمینہ حرکات سے کام لے رہا تھا اسپر گارفنس کے
جرمانہ کرنے کا مطلق اثر نہ تھا - بلکہ عام لوگون کا تو یہ قول تھا - کہ وہ یہ کہتا
ہے - کہ اسے کلیسا کے لوگون پر ایک بڑی بھاری فتح حاصل ہوئی -
اسکے مزاج مین ایک گونہ تپاک و شایستگی اور ملائمت تھی - اِس سبب سے
اسکے ملنے مین ہمارا وقت بہت خوشی کے ساتھ گذرتا تھا - یہ بہت سال
تک لاہسا مین رہا تھا اور وہان کے گوشہ گوشہ سے واقف تھا پس
یہ اُن تصویرون کو جو ویڈل صاحب اور لینڈن صاحب کی کتابون
مین ہین بہت شوق سے دیکھا کرتا تھا اور اسپر سخت نکتہ چینی بھی کیا کرتا
تھا - ملک یورپ کی ہر چیز مثل تنچیہ - بندوق - تصویر کھینچنے کے آلات
سیر بین وغیرہ کے اور ملک یورپ کے تمدنی معاملات اور جنگ روس
و جاپان کی تصویرون کو بھی بہت غور سے دیکھتا تھا - مجھے یہ تصویرات
اپنے ملازمان تبت کو دکھانی پڑی تھین - کہ وہ مجھے تقریبًا کل ازبر یاد ہوگئی
تھین - علی ہذا بندوق - تنچیہ - وکیمرا وغیرہ دکھانے کی بھی اتنی مرتبہ نوبت
آئی تھی - کہ اُنکا دکھانا ترجمان کے لیے وبال جان ہوجاتا - مگر یہ لوگ اپنے
کام کے بڑے پکّے اور وفادار تھے اور ہر تبتی افسر کو یہ چیزین دکھا کر اسکے
بیحد شوق بڑھانے کی کوشش کرتے تھے - بلکہ یہ اُن لایق اشخاص
کی بے تکان محنت ہی کا سبب تھا جس سے مین اُس کامیابی کو منسوب
کرتا ہون - جو ہمکو ہر جگہہ یہ حاصل ہوئی - اِس معاملہ مین تارچم اور اِس

نئے نیاگ چنگ یعنی سرکاری افسرین جو پہلے نیاگ چنگ کی جگہ مقرر ہوا تھا۔جو ہمکو پہلی مرتبہ گارٹاک مین ملا تھا۔ اور اب گیا نیما مین موجود تھا بہت فرق تھا۔ یہ مابعدالذکر افسر اگرچہ ہر بات کو غور سے سنتا تھا اور ہر چیز کے دیکھنے مین بہت کچھ اشتیاق ظاہر کرتا تھا۔ مگر اسکے انداز سے یہ معلوم ہوتا تھا۔کہ وہ ہر وقت یہ سوچتا رہتا ہے۔کہ ہندوستان کی چاء بلا محصول فروخت کے لیے آنے لگے گی تو مجھے کسقدر نقصان ہوگا۔ اسنے ہمسے یہ بھی کہا۔کہ میرے پاس تبت کی بہت سی چاء ہے جو مین لوگون کے ہاتھ بیچنے کے لیے لاہسا سے لایا تھا۔اور یہ ظاہر اس خیال سے بہت کچھ پریشان تھا۔کہ اب یہان کے بازار ہندوستان کی چاء سے پٹا چاہتے ہین تبت کی سرکاری چاء۔سرکار کی آمدنی بڑھانے کی غرض سے بہت مہنگی بکتی ہے۔اور اس سبب سے ہندوستان کی چاء کا آیندہ رواج پھیل جانے کا یہان بہت کچھ موقع ہے اور چونکہ یہ سکستی ہے۔اور لوگون کو پسند ہے اسیلیے ضرور ہے۔کہ انکی بکری بہ کثرت ہو۔

جس گرمجوشی اور تپاک کے ساتھ ان دونون افسرون سے ہماری ملاقاتین ہوئی تھین۔ اس سے بڑھکر اور دوسری چیز کیا ہوسکتی ہے۔ چنانچہ ہمسے جدا ہونے سے قبل انھون نے ہمسے فرمایش کی کہ ہمارے فوٹو کھینچ دیجیے اور ہمنے وعدہ کرلیا۔اہل تبت خوب سمجھتے ہین کہ فوٹوگراف کیا چیز ہین اور انکی فرمایش کرنے مین انھین ذرا دریغ و مضایقہ نہین ہوتا

(برغاکا تارجم اور اُس کی لڑکی)



اور ہمیشہ یہ چاہتے ہین کہ وہ تصویرین انھین وہین چھاپ چھوپ اور تیار کر کے دیدی جائین - چنانچہ جس نیگ جنگ سے ہمسے گارٹاک مین ملاقات ہوئی تھی اسکا بھی یہی خیال تھا - بلکہ جب مین نے کچھ تامل کیا - تو وہ کہنے لگا - کہ واہ صاحب مر دیا کے پادری صاحب نے تو ہمین لداخ مین فوراً تصویرین دیدی تھین اور اپنی بات کو حد تک پہونچانے کے لیے ہمین چند خوبصورت تصویرین بھی دکھائین - یہان ہمنے تارجم کی لڑکی کی بھی فوٹو لی - وہ پہلے تو بہت جھجکی - مگر اُسکے باپ نے اِسے ذرا کڑی آواز سے - اِسکے ڈیرہ سے بلایا - جب اسپر بھی اِسے آنے مین توقف ہوا

تو ایک معتمد علیہ ملازم - جسکے انداز سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ خوب سمجھتا ہے کہ ایک ایسے بڑے آدمی کا حکم ٹالا نہین جاتا - اسے اپنے ساتھ لوالایا - اور اسکو شرم زدہ سامنے لا کھڑا کیا - وہ درحقیقت اِس بات سے بہت خوش تھی کہ اُسکی تصویر کھینچی جائیگی - مگر اِسکے خیال مین تھوڑا سا حجاب بھی اِس موقع کے لیے مناسب تھا -

ہمارا ترجم اور اُسکے کل خاندان کے ساتھ اسقدر ارتباط بڑھا ہوا تھا کہ اسکی بی بی نے میرے لیے ایک سرپیچ جیسا کہ تبت کی عورتین پہنتی ہین تیار کیا جسے مین بطور سوغات اپنے ساتھ لایا ہون - گیانیما سے ہمنے تبت کے تند خو سرا گاؤن کو الوداع کیا - اور جو ہاری بھوٹیون کے جبوؤن پر جو گاے وسراگاے کے میل سے پیدا ہوتا ہے - سفر اختیار کیا - یہ سوداگر سراگاؤن کے مقابلہ مین جبوؤن سے کام لینا پسند کرتے ہین کیونکہ وہ اِن کی بہ نسبت بہت سیدھے اور تربیت پذیر ہوتے ہین اور اِس سبب سے اِس خراب راستہ مین بھی کام دیتے ہین جو درہ انندھارا سے میلام کو جاتا ہے یہ اسقدر سیدھے اور تربیت پذیر ہوتے ہین کہ نکیل پہنانے کے لیے انکی ناک بھی نہین چھیدی جاتی - اور یہ حالانکہ بوجھ کم لیجا سکتے ہین - اور سراگاؤن کے مقابلہ مین سُست رو بھی ہوتے ہین - تاہم ان سراگاؤن سے جنھون نے ہمارے اسباب کا بہت کچھ نقصان کیا تھا - اور ہر روز جنھون نے اپنی دائمی شرارت سے ہمارے لشکر کے کل لوگون کو ناراض کر رکھا تھا

یہ بہت غنیمت تھے -

گیا نیما کے مغرب کی طرف کا جنگل ڈاکوؤن سے پُر ہے - یہ پہاڑیون مین چھپے رہتے ہین اور کسی موقع کی جگہ سے سوداگرون کے چھوٹے چھوٹے قافلون کو تاکتے رہتے ہین - جہان کسی کے ساتھ حفاظت کم دیکھتے ہین وہین انپر سخت برچھی سے حملہ کرتے ہین - گیا نیما سے چند میل کے فاصلہ پر مغرب کی جانب ایک پختہ چار دیواری ہے - یہ بھوٹیون نے ایک ایسی جگہ تیار کی ہے کہ اگر انپر کوئی اسطرح حملہ کرے جیسا کہ بیان ہوا - تو یہ اُسمین پناہ گزین ہو سکین - یہ بدمعاش لٹیرے - اپنی گولی بارود آپ ہی تیار کر لیتے ہین - شورہ تو وہ رُدک کے مقام سے لے آتے ہین - یا کسی ترکیب سے بھیڑ بکریون کی مینگنیون کو جلا کر نکال لیتے ہین - اور کوئلہ - بڑی بڑی سرد کوہی کی موٹی موٹی شاخون کو جلا کر - جو یہان ہر جگہ بکثرت ہوتا ہے بہم پہونچا لیتے ہین - گندھک بشاہرہ اور لداخ کے سوداگرون سے تبادلہ اشیاء مین لے لیتے ہین - رہین گولیان وہ سراگاے کے سینگون کو کاٹ کر بنا لیتے ہین - کیونکہ سیسہ اس ملک بھر مین کم یاب ہے - مگر ان گولیون کو سیسہ بھر کر وزنی کر لیتے ہین ورنہ وہ دور تک کام نہ دین - لاہسا کی مہم کے وقت غنیم نے - اکثر سرخ سنہری تانبے اور پتھر کی گولیان جنپر سیسہ چڑھا ہوا تھا استعمال کی تھین - ان انسان صورت بہائم سیرت درندون کے علاوہ - بھیڑیے بھی یہان کثرت سے ہوتے ہین - اور بھیڑ بکریون کے گلون کو سخت نقصان پہونچاتے ہین - معمولی بھورے رنگ کا بھیڑیا گلہ مین گھس جاتا ہے - تو محض خونریزی کی غرض سے - ۲۵ - ۳۰ بھیڑ بکریون

کو مار کر چھوڑ دیتا ہے اور کھاتا ایک کو بھی نہین - شب چیلام کے مغرب کیطرف سیاہ رنگ کا بھیڑیا کثرت سے ہوتا ہے - یہ بہت ہی خونخوار ہے —

(اہل تبت جنکی صورتین کسیقدر وحشیانہ ہین)



اور زبردست اسقدر ہے کہ سوداگرون کی سراگاؤن پر بھی تنہا حملہ کرتا ہے اور ایک کی گردن پکڑ کر اسطرح اس سے چیٹا رہتا ہے - کہ جب تک وہ بیدم ہوکر گر نہ پڑے اور مر نجائے - تب تک گرفت نہین چھوڑتا - کہا جاتا ہے - کہ بھورے رنگ کے بھیڑیے اکثر ہل جاتے ہین - اور تبت کے لوگ وسوداگر - اسے کتے کی طرح پالتے ہین تاکہ وہ گھر مین اور سفر مین بطور ہمراہی ان کے ساتھ رہے - ایک اسطرح کا پالتو بھیڑیا ہمارے دکھانے کو بھی لائے

تھے۔ اور کہتے تھے۔ کہ وہ اپنے رکھوالے کا بہت حکم مانتا ہے۔ بلکہ ہمسے یہ بھی اصرار کیا گیا۔ کہ ہم اُسے رکھ لین۔ لیکن جبکہ ہمنے دیکھا۔ کہ اُسنے ایک ہی جھپٹ مین اپنے اُس رکھوالے کی انگلیان اُڑا لی ہوتین۔ تو ہمنے سوچا کہ ہم مین اسقدر مقدرت نہین ہے۔ کہ ہم ایک ایسے کھلاڑی جانور کو پالین جسکے رکھنے مین اپنے ہاتھ پیرون کی بھی خیر نہو۔

وادی ستلج کے کنارے بہت جگہ کاشت دیکھنے مین آتی ہے لیکن ظاہرا جو فصل یہان پیدا ہوتی ہے۔ وہ صرف جو کی فصل ہے دیگر اناج مثل مٹر و سرسون کے جنکی کاشت لکلاکوٹ کے گردنواح مین دیکھی جاتی ہے۔ یہان نہین بوئے جاتے۔ بر مہون یا نالیون کے ذریعہ سے جو پہاڑی چشمون سے کاٹ لیتے ہین آب پاشی کا طریقہ یہان عام ہے۔ اور اگر کھیتون کو متواتر پانی نہ دیا جائے تو فصل نہو۔ زراعت کے بیے وہ مینھ کا آسرا بھی نہین رکھتے۔ بلکہ درحقیقت انھین یہ خوف ہوتا ہے۔ کہ مینھ کے ساتھ اولے برسینگے۔ لہذا اِس سے بچنا چاہیے حتی کہ حکم ہے کہ کوئی شکاری یا اور کوئی شخص کہین بندوق بھی نہ چھوڑے۔ مبادا۔ دیو آسمانی خفا ہو اور گرج کی شکل مین غصہ ظاہر کرے۔ اور اولے برسا کر کھڑی فصل کو۔ جو بہت سے ہفتون کی صابرانہ محنت کا نتیجہ ہے برباد کردے۔ خبنگ لنگ۔ (یہ مقام بھی بلور کی ایک بڑی چٹان کے لیے مشہور ہے) ڈنگو۔ ڈنگیو اور ڈاپا کے میدانون اور دیگر مقامات مین کھیت ہین لیکن شب چلام مین نہین ہین۔ باشندے گپھاؤن مین رہنے کے بہت شایق ہین اور حالانکہ

انکے مکانات بھی ہین - پھر بھی گپھاؤن مین رہنا عام پسند ہے - انمین بعض گپھائین - نہایت پیچ در پیچ - اور ایک گپھا دوسری سے اسطرح ملی ہوئی ہے کہ انھین دیکھکر حیرت ہوتی ہے - ان عجیب مقامون مین سے ایک وہ گانوُن ہے جو ڈام کے نام سے مشہور ہے - برخلاف اِسکے بہت کچھ زراعت چھوڑدی جاتی ہے یا زمین افتادہ پڑی رہجاتی ہے - بہت سے دیہات ایسے ہین کہ جنمین مکانات بہ کثرت ہین - مگر غیر آباد - خالی مکانون کے باعث یہان ایک عجیب وحشت اور اُداسی برستی ہے - اسکی ایک

(دریاے گوری کا برفستانی چشمہ اسکو ہمنے درہُ انتادھارا کے

قریب عبور کیا (۱۷۵۹۰ فیٹ)



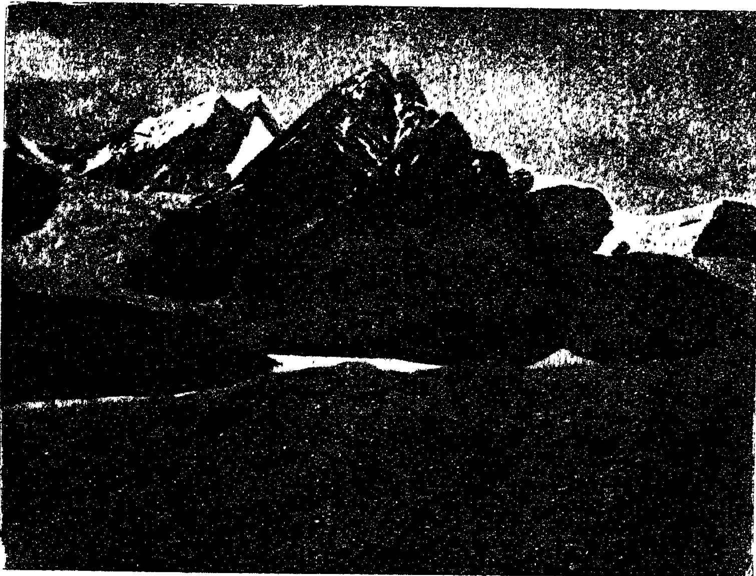
مثال مقام ہالا ہے ۔ جہان ایک زمانہ مین بہت کچھ آبادی کا ہونا بیان
کیا جاتا ہے ۔ لیکن کسی سبب سے وہان کے کل خاندان غارت ہو گئے
اور اب اِس گانٔون مین بستی کا کسی کو خیال بھی نہین ہوتا ۔ بات یہ ہے
کہ ایسی صورتون مین اکثر توہمات پیدا ہو جاتے ہین اور اُنپر غالب آنا مشکل
ہوتا ہے ۔ وادی ہذا مین ایک گپھا ہے جسمین ایک پتھر ہے لاماؤن کا اس
پتھر کی نسبت یہ قول ہے ۔ کہ جو کوئی اسے سر پر رکھے وہ اگر گنہگار رہے
تو پتھر مذکور اُسے بھاری معلوم ہوگا ۔ اور جسقدر گناہ سخت ہونگے اُسیقدر
وہ بھاری معلوم ہوگا ۔ اور اگر وہ شخص نیک و صلح ہے تو وہ پتھر بھی اسے
وزنی نمعلوم ہوگا جس بھوٹیے نے مجھسے یہ قصہ بیان کیا ۔ اور جو لاماؤن
کے قول کو بالکل سچ سمجھتا تھا ۔ اُس سے مین نے پوچھا کہ تمکو وہ پتھر کیسا
معلوم ہوا ۔ یہ اِس فکر مین ہوا کہ کیا جواب دے ۔ مگر یہ کہا ۔ کہ کچھ بہت
ہلکا تو نہ تھا ۔ ریاست ہاے بشاہرہ ۔ ٹیڑھی گڑھوال ۔ اور سرکاری علاقہ
بھوٹ کے اس حصہ کے سوداگر جو ہانا کہلاتا ہے چھرانگ کو جایا کرتے
ہین جو موسم گرما مین ایک جنگ پن کا جاے قیام ہے ۔ لیکن سرکاری
علاقہ بھوٹ کے (جو نیتی کہلاتا ہے) سوداگر ڈابا کو جایا کرتے ہین اور یہ
ایک دوسری جنگ پن کی قیام گاہ ہے ۔ نیز یہ چرہاری بھوٹیون کے ہمراہ
سنتب جلام اور گیانیما کی منڈیون کو بھی جایا کرتے ہین ۔ ڈابا کا اصلی
جنگ پن عرصہ تین سال سے ڈابا نہین آیا ۔ اور اسکا ایک معتمد علیہ
ملازم بجاے اسکے کل خدمات انجام دیتا رہتا ہے ۔

اس امر کا یاد رکھنا خالی از لطف نہوگا - کہ وادی ستلج مین جو ہمالیہ کے اُس پار واقع ہے عورتون کی ایک سلطنت تھی - جسے ملک چین کے مشہور سیاح ہیون تھسنگ[1] نے دیکھا تھا - اور جسکے بیان کی صداقت ملک چین کی تاریخ سے ثابت ہوتی ہے - ٹیکنسن صاحب اپنی کتاب اضلاع ہمالیہ مین یون تحریر فرماتے ہین - چین کی تاریخ مین ایک مذکور ہے جس سے ہیون تھسنگ کے قول کی تصدیق ہوتی ہے - اور یہ ثابت ہوتا ہے - کہ عورتون کی سلطنت کا ہونا ایک امر واقعی ہے - یہ تبت مین تھی - تاریخ مذکور سے یہ پتا لگتا ہے - کہ مشرقی تبت مین ایک قوم نوونگ[2] نامے آباد تھی - اسکا یہ نام اس سبب سے تھا کہ وہان ایک عورت حکمران تھی - سوئی[3] کی تاریخ مین اس سفارت کا بھی تذکرہ ہے جو ۵۸۶ء عیسوی مین نو کی طرف سے بھیجی گئی تھی - اُسی تاریخ مین یہ بھی مذکور ہے - کہ وہان کے لوگ ایک بادشاہ کے بعد دوسرا بادشاہ ایک عورت کو بناتے تھے - ان لوگون کے مکانات پہاڑون مین کئی کئی منزل اونچے ہوتے تھے - اور اُن کی ملکہ کا مکان ۹ منزل بلند ہوتا تھا جسمین صدہا عورتین ملازم و خدمت گذار ہوتی تھین - اور ہر پانچوین دن دربار ہوتا تھا - مردون کو امور سلطنت سے کچھ واسطہ نہ تھا - لڑائی پر جانا - اور زراعت کرنا صرف یہ انکا کام تھا - مرد و عورتین دونون اپنے اپنے چہرون کو طرح طرح کے رنگون سے رنگتی تھین - اور صرف شکار پر اُن کی گذر اوقات تھی -

[1] Hwen Thsang [2] Nu Wang [3] Sui

ملک ہندوستان سے انکی اکثر لڑائیاں ہوتی تھیں - ملکہ کے انتقال پر وہ بہت سی اشرفیاں جمع کرتے تھے اور خاندان متوفی سے دو عورتیں منتخب کرتے تھے انمین سے ایک کو ملکہ اور دوسری کو ایک کم درجہ کی شہزادی بناتے تھے - ملکہ کا لقب پنج یو تھا - اسکی تجہیز و تکفین کے وقت بیسیوں منصب دار اور رشتہ دار بھی اُسی وقت دفن کردیے جاتے تھے ۱۶۴۳ء سے انھون نے ایک مرد کو حکمران منتخب کیا مگر اسکے چند سال بعد ہی یہ سلطنت لاہسا کی سلطنت مین شامل ہوگئی -

(درۂ اُنتا دھارا کے قریب ایک برفستانی چشمہ ۱۷۵۹۰ فیٹ)



اِس سلطنت مین ملکہ پِنچیو[1] کی زیرِحکومت (جو ایک بامعنی زنانہ نام ہے) جہان مردون کا صرف یہ کام ہوتا تھا - کہ عورتون کی لڑائیون مین جب نوچ کھسوٹ سے کام نہ نکلے حصہ لین - جہان ہر پانچوین دن حکما دربار ہوتا ہو جسمین مردون کی حاضری محض تکمیل تماشہ کی غرض سے لازمی ہو - جہان مردون کو چہرے رنگنے مین کمال ہنرمندی صرف کرنی پڑتی ہو - تاکہ وہ ملکہ پنچ یو کے عتاب سے محفوظ رہین - جس طور سے زندگانی گذرتی ہوگی - اُسے اصحاب خوض وغور ہی خوب سمجھ سکتے ہین

[1] Pinch yaud

نوٹ متعلق تصویر صفحہ ۴۳۱ تفصیل اشیاء جو تصویر مین ہین - بائین جانب سے = پیالہ جسمین چاء پیتے ہین - حقہ جسمین ادنےٰ درجہ کی مُہنال لگی ہوئی ہوتی ہے اور جسمین تمباکو پیا جاتا ہے - تبت کا تمبا کو بالکل کٹے ہوے بھوسے کے مانند ہوتا ہے - بٹوہ — پانی پینے کا پیالہ - اسمین تبت کے سکے ہوتے ہین - پیفر جو خانہ داری کے کام مین آتی ہے دوسری قسم کا بٹوہ - تھیلا - حقہ جسمین سنگ سلیمانی کی مُہنال ہوتی ہے - بٹوا جسکے بیچ مین سوئیون کا پلیتہ لٹکا ہوا ہے - بٹوا معہ چقماق - فولاد اور آتشگیر شئے (دیا سلائی وہان پر عموماً نہین ملتی ہین اگرچہ اُسکو جانتے ہین اور بہت پسند کرتے ہین) تھیلا - برتن جسمین چاء بنتی ہے اور ڈوئی جس سے مکھن - نمک اور آٹا - چاء مین ملایا جاتا ہے -

نوٹ - متعلق تصویر صفحہ ۳۲۰ - تفصیل اشیاء جو تصویر مین ہین - درج جو لاما مندرون سے دیو دن کے نکالنے مین کام مین لاتے ہین - اس درج کو اُنگلی اور انگوٹھے کے بیچ مین پکڑتے ہین اور آگے اور پیچھے گھماتے ہین اور دوسرے

ہاتھ سے ساتھ ہی گھنٹا بجاتے رہتے ہین - پتھر جسپر منتر "اوم مانی پدم ہنگ"
کے الفاظ کندہ ہین - پیچھے اور ڈوئیان جو خانہ داری کے کام مین آتی ہین -
داہنی جانب جو ہے وہ پیتل کی ہے اور بائین جانب چاندی کی اور اُنکے بیچ مین
فیروزہ لگا ہوا ہے - جو نیچے معلوم ہوتی ہین وہ پیتل اور تانبے کی ہین -
نوٹ متعلق تصویر صفحہ ۳۲۲ - اشیاء جو تصویر مین ہین - مخملی بوٹ جوتے جو
خاندانی عورتین پہنتی ہین اور جو لہاسہ مین بنتے ہین - معمولی قسم کی میز جو گھر مین کام
آتی ہے - راج ہنس کے انڈے جو مانسرور کی جھیل سے لائے گئے ہین -
یہ متبرک سمجھے جاتے ہین اور متبرک جھیلون سے اُنکے لانیکی ممانعت ہے -
لکڑی کا پیالہ جو راجی یعنی اسکوٹ (کماؤن) کے وحشی آدمی بناتے ہین -
نوٹ متعلق تصویر صفحہ ۳۲۵ - اشیاء جو تصویر مین ہین - پتھر جسپر کلمات
"اوم مانی پدم ہنگ" کندہ ہین - اس قسم کے پتھر ہزارون ڈھیر کے ڈھیر
پڑے رہتے ہین - دعا کے چکر معہ زنجیر و گول دستہ جنسے اُسکو گردش
دیتے ہین - دیوون کے دفع کرنیکے لیے دُرج مٹی کی لنگ کی شکل کی مورت
معہ شیوجی کے ترسول وغیرہ کے خانہ داری کے کام کی میز - پیالے جو آدمیون
کی کھوپریون کے بنتے ہین جنمین پانی یا خون چڑھایا جاتا ہے اور بعض اوقات
پیا جاتا ہے -

سترھوان[۱۷] باب

مغربی تبت کے درون اور مغربی بھوٹیونکے حالات

مختلف درے جن مین ہوکر ہندوستان سے مغربی تبت کو راستہ جاتا ہے۔ حسب ذیل ہین۔

(۱) سری نگر سے جو کاشمیر مین ہے۔ لیا اور دریا رسندھ کے وادی مین ہوکر گارٹک[۱] کو راستہ جاتا ہے۔ اور اس راستہ سے کاشمیر اور ترکستان چینی کے سوداگرون کی آمد و رفت ہے۔

(۲)۔ لہال[۲] سے جو پنجاب کے ضلع کانگڑا مین ہے سوداگر لوگ اس درہ کی راہ سے رڈک[۳] کو جاتے ہین۔ جو ہنلے[۴] اور ڈمکال[۵] کے درمیان مین ہے۔

(۳)۔ ضلع کانگڑا کے کولو (Kulu) سوداگر اسپٹی (Spiti) ہوتے ہوے درہ شنگرانگ[۶] مین ایک خراب پگ ڈنڈی کی راہ سے جاتے ہین جو قلیون کے آنے جانے کا راستہ ہے۔

(۴) شملہ سے دریا رستلج کے کنارہ کنارہ شپکی (Shipki) اور سرانگ (Sirang) کے درون سے گذرتا ہوا راستہ جاتا ہے۔ ریاست بشہر کے سوداگر بالخصوص اسی راستہ سے جاتے ہین اور امید کیجاتی ہے

---

[۱] Gartok [۲] Lahaul [۳] Rudaok [۴] Hanle [۵] Demchok [۶] Shangrang

کہ ہندوستان کی تجارت آیندہ اسی راستہ سے زیادہ ہوا کرے گی۔

(۵) ریاست ٹیڑھی گڑھوال کے۔ لوگون کے لیے۔ درہ لیلانگ[۱] ہوکر راستہ ہے۔ یہ راستہ تبت مین چیرانگ کو اور سرکاری عملداری مین منصوری کو ایک دوسرے سے ملاتا ہے۔

(۶) سرکاری گڑھوال مین۔ دو درے ہیں۔ درہ مانا Mana ۱۷۸۹۰ فیٹ بلند۔ اور درہ نیتی Niti جس کی بلندی ۱۶۷۵۰ فیٹ ہے ان دونون درون کے درمیان کامٹ[۲] کی عظیم الشان چوٹی۔ جو ۲۵۴۴۵ فیٹ بلند ہے۔ حائل ہے۔ درہ اول الذکر کو اہل تبت ٹنٹیلا Tun yila کہتے ہین۔ یہ چیرانگ کو جاتا ہے۔ اور اُس ملک کے قریب ہے۔ جہان کدارناتھ کا مندر واقع ہے۔ دوسرا درہ بدری ناتھ کے مندر کے قریب سے ڈابا کو جاتا ہے۔ اور ہر دو۔ گڑھوال کو ملاتے۔ اور اُس سے گذرتے ہوئے۔ کوٹ دوارہ مین جانکلے ہین۔ جہان پر ریلوے ہے۔

(۷) جوہاری بھوٹیے درہ اُنتدھارا[۳] سے آمدورفت رکھتے ہین جو ۱۷۵۹۰ فیٹ بلند ہے۔ مگر یہ درہ۔ دو اور درون کی ابتدا ہے یعنے اس کے بعد دو اور درے ملتے ہین۔ اور جوہار سے چل کر ان تینون درون کو طے کیے بغیر تبت مین داخل ہونا ناممکن ہے یہ ملک ایک کھلے ہوئے بادکش کی شکل سے ہے۔ جس کا دستہ درہ اُنتدھارا ہے

[۱] Lilang [۲] Kamet [۳] Untadhura



(لپ تھال کی جانب جنوب ایک بلند مقام سے تبت کی طرف کا نظارہ۔ خوفناک منظر ڈھال بہت کم ہے)

تبت
کماؤن
ڈابہ کو
درہ شلشل
۱۶۳۹۰
شلشل
۱۵۵۰۰
شب چلم کو
گیانیاکو
دریاے نیوگوڈھ
درہ کنگری بنگری
۱۸۳۰۰
درہ جانتی
۱۸۰۰۰
نلاس
۱۵۰۱۰
ملام
۱۱۳۵۰
پیمانہ
ایک انچ = ۸ میل

درہ انندھارا کو طے کرنے پر - دو اور درے مسافر کو سامنے نظر آتے ہین
انہین سے مشرق کی جانب کے درہ کا Janti جنتی نام ہے - یہ سترہ ہزار[۱۷۰۰۰]
فیٹ بلند ہے - اور اس درہ سے کنگری بنگری Kungri Bingri کو
جو اٹھارہ ہزار[۱۹] تین سو فیٹ بلند ہے - راستہ جاتا ہے - سفر تبت مین اگر
سوداگر اس راستہ کو اختیار کرتے ہین - جیسا کہ عموماً معمول ہے - تو اُن کو
تینون درے جن کی مسافت - بھیڑ بکری بھی ایک دن اور ایک رات
مین طے کر پاتے ہین - اثنا راہ مین بغیر کسی جگہ قیام کیے طے کرنے ہوتے
ہین - اور سبب یہ ہے کہ راستہ مین کہین ایندھن میسر نہین آتا - اور
سردی اس قدر زیادہ ہے - کہ باربرداری کے جانور - بھیڑ بکری
وغیرہ - بیمار ہو جاتے ہین - مغربی درہ کا نام کنگر[۱] ہے - یہ سترہ ہزار[۱۷۰۰۰]
فیٹ بلند ہے - اور اسکے اور درہ انندھارا کے درمیان - ٹوپی ڈنگا[۲]
نامے پڑاؤ ہے - اس درہ سے گذر کر تبت جانے کے بہت سے راستے
ہین - مسافر کو اختیار ہے - چاہے جس راستہ سے جائے - مثلاً درہ
شل شل[۳] سے جائے جو مغرب کی جانب ۱۶۳۹۰ فیٹ بلند ہے اور جس سے
ڈابا[۴] کو راستہ جاتا ہے - اور ڈابا وہ مقام ہے جس کی راہ سے سوداگر
گارٹنک سے واپس ہوتے ہین - و نیز نیتی و شب چلام کے جانے والے
سوداگر بھی اسی راہ سے جاتے ہین - بہرحال دو راستون مین سے - خواہ بڑی ہوتی
ہو کر جاتے ہین یا چھوٹی ہوتی ہو کر درہ شل شل کے مشرق کی جانب

[۱] Kungur [۲] Topidunga [۳] Shel Shel [۴] Daba

بلک Balchh بلچھ ۱۷۵۹۰ فیٹ بلند ہے۔ اور اس سے اور کچھی
آگے مشرق میں درہ کیو۔ ۱۸۴۰۰ فیٹ بلند ہے۔ ان دروں سے ڈاباٴ
شب چلام۔ گارٹک۔ خینگ لنگ۔ مسار۔ گیا نیما۔ کیلاش اور مبترک
جھیلوں کو راستہ جاتا ہے۔ تبت والے درہ انتدھارا کو۔ کیونام لا۔
(Kyunam La) کہتے ہیں۔

(۸) ورما کے بھوٹیے۔ درہ ورما یا نیو دھرہ[ا] سے۔ جس کو تبت
والے Nooi La نوئی لا یا شیخولا۔ Shekhula کہتے ہیں۔
آتے جاتے ہیں یہ ۱۸۵۱۰ فیٹ بلند ہے۔ اور اس درہ سے گیا نیما
کو راستہ جاتا ہے۔

(۹) بیان کے بھوٹیے۔ لنک پیالیکھ[۲] کے درہ سے جو ۱۸۱۵۰ فیٹ
بلند ہے۔ اور کبھی کبھی منگشان (Mangshan) کے درہ سے
جاتے ہیں۔ اگرچہ یہ ایک دشوار گذار درہ ہے منجملہ ان کے پہلے درہ سے
گیا نیما کو راستہ جاتا ہے۔ اور دوسرے سے تکلاکوٹ کو۔

(۱۰) بیان اور چودان کے بھوٹیے۔ درہ لیپولیکھ سے
Lipu Lekh جاتے ہیں۔ یہ ۱۶۷۸۰ فیٹ بلند ہے۔ اور اسے
تبت کے لوگ جنگ لہا لا Jang Lhaula کہتے ہیں۔ اور وہ ٹنکر[۳] سے
بھی جایا کرتے ہیں۔ جو نیپال میں واقع ہے اور جو اسی قدر بلند ہے
اور ان دروں سے تکلاکوٹ کو راستہ جاتا ہے۔

[ا] Neo Dhura [۲] Lankpya Lekh Pass [۳] Tinkar

(۱۱) ہملی کے بھوٹیے جب تکلا کوٹ کو جاتے ہین - تو ٹس درہ سے
گذرتے ہین - جو نیپال کے بالکل گوشہ شمال ومغرب مین واقع ہے -
ہم اثناء راہ مین - سنگ چا Sangcha چھدامو
Chhidamoo اور ٹوپی ڈنگا Topidunga مین قیام کرتے
ہوئے - یلک Salch اور کنگر Kungur کے درون سے گذرے
اور اس تمام ملک مین ایک خاص بات دیکھنے مین آئی جو ذکر کرنے کے
لائق ہے - اور وہ یہ ہے - کہ جن پہاڑون کا رخ تبت کی سمت مین
شمال کی جانب ہے - اُنکا ڈھال بالعموم کم - اور اُتار آسان ہے - برخلاف
اس کے جن پہاڑون کا رخ ہندوستان کی سمت مین - جنوب کی جانب
ہے - وہ نہایت سیدھے کھڑے ہین - چنانچہ درہ ہائے یلک - کنگر - اور
انندھارا کی چڑھائی شمال کی طرف سے بتدریج اونچی ہوتی چلی گئی ہے -
اور راستہ مین جانور اور آدمیون کو بہت کم تکلیف ہوتی ہے لیکن ان ہی درون
کی چڑھائی جنوب کیجانب بالکل اسکے خلاف ہے - بلکہ بعض بعض مقامات مین تو نہایت
سیدھی اور پھسلوان ہے - اور وہ کمبخت پگڈنڈی تو ایسی خوفناک جگہون پر ہو کر
گذری ہے - کہ آدمی اور جانور دونون کی جانون پر بنجاتی ہے - اور بہت
کچھ تکلیف اُٹھاتے ہین - خراب موسم مین تو صدہا بھیڑ بکریون کی جانین
جاتی ہین اور جبو اور ٹٹو بھی بکثرت ضائع ہوتے ہین -
مقام ملام سے اکثر مسافر گرھوال کو قریب کے رستہ سے پہونچا چاہتے ہین

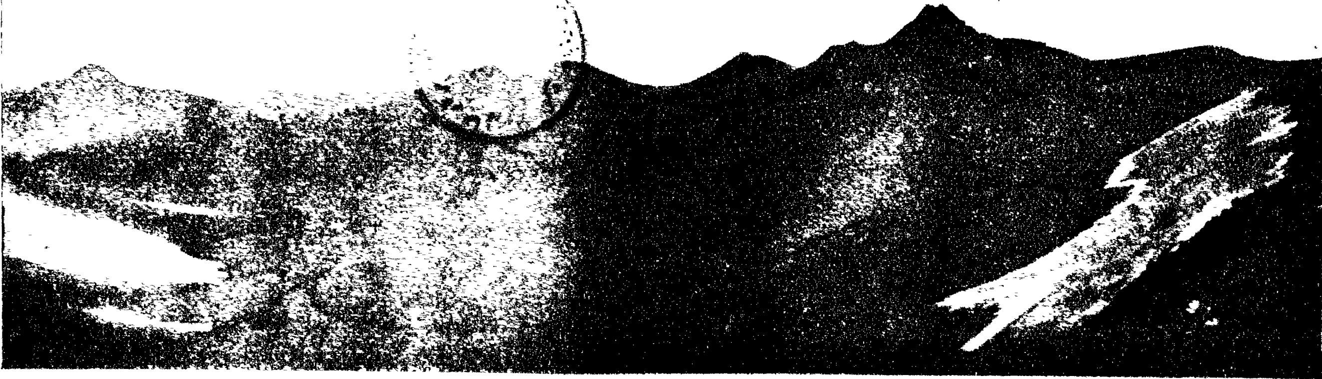
Humlis ہملی

اور ٹوپی ڈنگا ہو کر دریا سے گرتھی - Girthi کے کنارہ کنارہ مقام Niti کو جو گرطھوال مین ہے - ایک پگ ڈنڈی بھی ہے - اور یہ بہت قریب کا راستہ ہے - مگر صرف قلی اور وہ جانور جن پر بوجھ نہ لدا ہو اُسپر آسانی سے جا سکتے ہین - بوجھ لدے ہوئے باربرداری کے جانور اس راستہ سے نہین جا سکتے - اس لیے کہ وہ نہایت دشوار گذار ہے حاصل کلام یہ ہے - کہ یہ راستہ کسی کے بھی کام کا نہین -

ان پہاڑون پر جیسے - لپتھل - چھداموؔ[^1] - ٹوپی ڈنگا پر - اور ایسی ایسی بلندیون پر جیسے کہ درہ کنگر سترہ ہزار فیٹ بلند ہے - دور دور تک بحری جانورون کی ہڈیان متفرق مقامات پر پڑی ملتی ہین - اور اکثر دیکھنے مین بہت خوبصورت ہوتی ہین - یہ یہان کے قدرتی عجائبات کے لطف و دلچسپی مین ایک اور اضافہ کرتی ہین --

شوکا ئون یا شوکپائون[^2] کے اوّل ہی اول - جو یہان وارد ہونے کے متعلق - جہان وہ ایک ایسی قوم کے بعد آئے - جن کے تمام جسم پر حتّٰی کہ زبان تک پر بال تھے - ایک عجیب روایت بیان کی جاتی ہے اور وہ یہ ہے - کہ اگلے زمانہ مین گوری نامے گلیسیر[^3] پر ایک شکاری پرند رہتا تھا - جو ان بال والے آدمیون مین سے ایک آدمی کا روز شکار کیا کرتا تھا - اور اس دست برد کے باعث اُن کی تعداد کم ہوتے ہوتے

[^1]: Chhidamoo
[^2]: Shokas or Sokpas
[^3]: Cori glacier



(درہ کنگر سے (۱۷۰۰۰ فیٹ) تبتی سرحد کا نظارہ)

صرف معدودے چند باقی رہ گئے تھے۔ ان کو اس آفت سے نجات دینے کے لیے ایک متبرک لامانے جسے جادو کے زور سے اڑنے کی قوت حاصل تھی۔ اور جو لیتھال وغیرہ مقامات کو اڑ کر جایا کرتا تھا۔ اپنے ایک ملازم کو تیر و کمان لے کر بھیجا۔ کہ اس پرند کو جا کر مار ڈالے۔ اور اس کی رہنمائی کے لیے ایک ایسا آدمی ہمراہ کیا جو ہر وقت اپنی شکل تبدیل کرتا رہتا تھا اس نے پہلے کتے کی شکل اختیار کی۔ اس سبب سے اس جگہ کا درہ کنگری ننگری نام پڑا۔ ان میں سے پہلے لفظ کنگری کے معنے کتے کے ہیں۔ پھر وہ ایک ہرن بن گیا۔ اسوجہ سے دول ڈونگا[1] نام ہوا۔ پھر ریچھ بنا۔ اس سبب سے ٹوپی ڈنگا نام ہوا۔ پھر اونٹ بنا۔ اس لیے وہاں کا انتدھارا نام ہوا۔ پھر اونٹ سے وہ شیر بنا۔ توڈونگ یڈیار[2] نام پڑا۔ آخر کار۔ وہ مقام سام گاؤں پر خرگوش بنگیا۔ اور یوں ہندوستان سے تبت کو پہلے ہی پہل راستہ کا پتا لگا۔ اسوقت تک ان ملکوں کا نہ کوئی راستہ معلوم تھا۔ نہ دونوں ملکوں کے باشندوں کی باہم کسی قسم کی مراسلت تھی۔ اس ملازم نے اُس پرند کو تو مار ڈالا۔ مگر اسکے ہلاک ہونے تک وہ بال والے آدمی کل ختم ہو چکے تھے۔ اس ملازم نے اس مقام کو از سر نو آباد کرنا چاہا۔ لیکن وہاں نمک نہونے کی وجہ سے اسے تامل ہوا۔ یہ دیکھ کر وہ متبرک لاما کچھ نمک لے کر پہونچا۔ اور اس نے وہ نمک زمین میں اناج کی طرح بو دیا۔ اور یہ اس قدر کافی مقدار میں بویا۔ کہ آج تک وہاں ایسی نمکین گھاس پیدا ہوتی ہے۔ کہ بھوٹیوں کو اپنے

[1] Dul-Dunga [2] Dung-Udiyar

بھیڑ بکریون کے گلون کو کبھی نمک دینے کی ضرورت نہین پڑتی لاما اسکے بعد پرواز کرگیا - اور نظر سے غائب ہو گیا لیکن جب کبھی مذہب بودھ کے پوجاری فرقہ کے لوگ اس وادی مین آتے ہین تو وہ اسی لاما کے نام پر خیرات چاہتے ہین جس نے وہان کے باشندون کو نمک دیا تھا -

درحقیقت اب بھوٹیے اپنے گلون کو وہ نمکین گھاس نہین چرلاتے اس لیے کہ وہ بقدر متمول ہو گئے ہین - کہ تجارتی نمک استعمال کرنے لگے ہین - لیکن تبت کے لوگون مین ابھی تک یہ رواج پایا جاتا ہے کہ وہ بڑے بڑے گلے صرف اس غرض سے سرحد پار لے جاتے ہین - کہ سرکار انگلشیہ کی عملداری مین انھین نمکین گھاس چراوین تبت سے واپسی کے وقت ہم درہ استادھارا سے گذرکر -

(درہ)



جوہار کے دشمال کی جانب سے درہ کنگر کی چڑھائی (۰۰، ۰ فیٹ) جو زیادہ ڈھالو نہین ہے

علاقہ مین داخل ہوئے - جہان مغربی بھوٹون کے بعض فرقے آباد ہین - یہ لوگ ظاہرا خالص منگول نہین ہین - اور درہ ہاے - مانا - نیتی اور نہتدھارا کے دہانون پر آباد ہین - ان کے طور وطریقے - بمقابلہ عام بھوٹون کے بہت کچھ ہندوانہ ہین - وادی نیتی مین - مارچا و ٹو لچا فرقون کے بھوٹیے آباد ہین - اور وادی مانا مین صرف مارچا فرقہ کے لوگ آباد ہین اور اس وادی مانا کے مارچا بھوٹیے پانچ فرقون مین منقسم ہین لیکن یہ آپس مین شادی بیاہ کرتے ہین - ان کا بدری ناتھ کے مشہور مندر سے تعلق ہے - اور درہ کی جانب جنوب چڑھائی نہایت دشوار گذار ہے - درہ کنگر کا ایک نظارہ حسین

راستہ تک نظر نہین آتا ہے)

چونکہ یہ مندر بھوٹیون کی زمینداری مین ہے اس سبب سے مانا کے مارچا

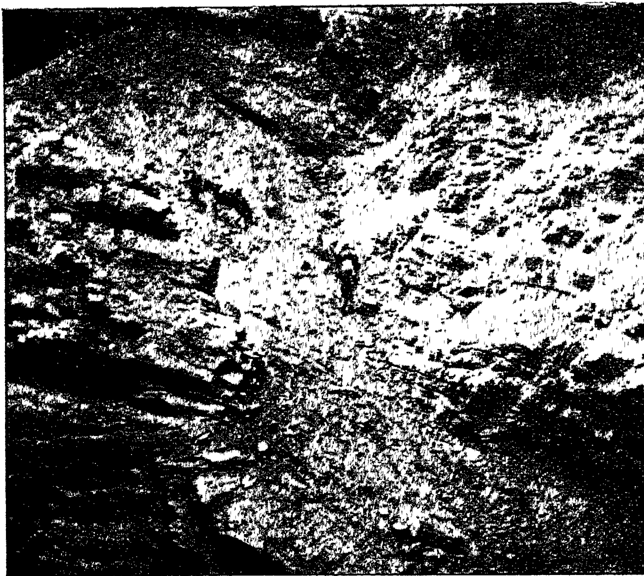


بھوٹیون کو منجانب مندر ہر سال پچاس روپیہ نقد بیس سیر اناج اور ایک پگڑی دی جاتی ہے - یہ مقررہ رقم ہے مگر اس کے ساتھ ایک شرط

یہ ہے۔ کہ جنم اسٹمی کے دن جب بھگوان کی مورتی کو آبشار پر اشنان کرانے۔ اور ماتا مورتی[1] کے مقام پر بھوگ لگانے کے لیے ماتا کے رستہ سے لیجائیں۔ تو وادی مانا کی عورتیں اچھے اچھے کپڑے پہن کر۔ ما پیا کی عورتوں کے پیچھے پیچھے دیوتا کے بھجن گاتی چلیں۔

جو بھوٹیے وادی ملام میں۔ درہ انتدھارا کے دہانہ پر آباد ہیں وہ راوت کہلاتے ہیں۔ اور شوکا و شوکیاؤں کے نام سے بھی مشہور ہیں اس نام سے مشہور ہونے کا یہ سبب نہیں ہے۔ کہ وہ ملک شوک یا منگولیا[2] سے اپنا کسی قسم کا تعلق ہونا تبلاتے ہوں۔ مگر وہ اس کی کوئی اور وجہ تسمیہ بھی نہیں بتا سکتے فرقہ میلم[3] وال کی مورث راوت نے

(ڈوپی ڈنگا کے قریب دریائے گرتھی کے کنارہ پر ایک نہایت دشوار گذار رستہ درہ کنگر کی شمالی اور جنوبی اطراف کا زبردست فرق اس سے ظاہر ہوتا ہے



[1] Mata Murati [2] Mongolia [3] Milamwals

گرتاک کے گارفنون سے تجارت کی اجازت حاصل کی - اور مقامات ملام اور بورتو-آباد کیے - اور ہونیون[۵۱] سے چنپال بطور معافی حاصل کیا - چنانچہ تبت سے اُن کا تعلق آج تک قائم ہے - اور بلام کے مکھیا کی کچھ جاگیر بھی - بمقام کھیونگ لنگ[۵۲] تبت مین ابھی تک موجود ہے - اور جسکی محاصل ہین - اُسے پانچ بکریان اور دو روپیہ کا گھی ہر سال ملتا ہے - اور جب یہ مسار کو جو تبت مین واقع ہے - آتا جاتا ہے - تو اسباب ڈھونے کے لیے قلی اور باربرداری کے جانور بھی حسب ضرورت دیے جاتے ہین -

جوہار کے رادت صدق دل سے کل رسمیات مین ہندوؤن کی پیروی کرنے کی کوشش کرتے ہین - اور ہمیشہ اپنے آپ کو ہندو کہتے ہین - انھون نے اس معاملہ مین اس قدر ترقی کی ہے - کہ اکثر مستند مصنفون نے بھی ان کو ہندوؤن مین ہی شمار کیا ہے - مگر اسمین بھی ذرا کلام نہین - کہ رادت مذکور اپنی زعم مین کیسے ہی خوش اعتقاد کیون نہ ہون - مگر اور ہندو ان کو پکا ہندو نہین سمجھتے اور نیچ سے نیچ قوم کے لوگ ان کے ساتھ کھانا پسند نہین کرتے - حالانکہ سوائے برہمن اور دیگر اونچی ذات کے ہندوؤن کے حقہ ان کا سب پیتے ہین -

یہ مان لینا - کہ ہندوؤن کا قانون بھوٹون کے کسی فرقہ سے بھی منسوب ہے ایک ایسی غلطی ہے - کہ اس سے زیادہ دوسری غلطی نہین

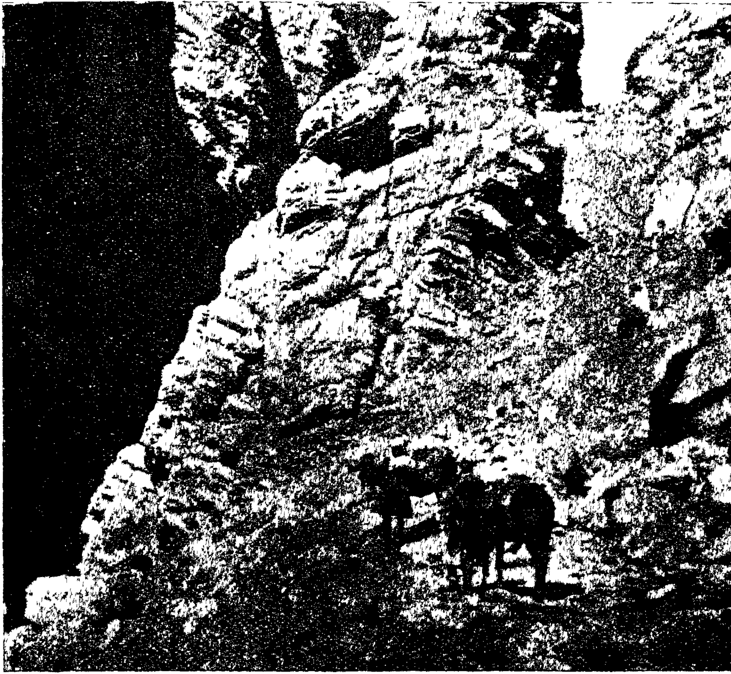
---

[۵۱] Huniyas

[۵۲] Khyunglung

ہو سکتی - اس لیئے کہ سوائے جو ہاریون کے فرقہ کے دوسرے فرقون کے بھوٹیے جانتے بھی نہین - کہ ویدمقدس جسپر ہندوؤن کا قانون مبنی ہے کیا چیز ہے - چنانچہ جائداد - وراثت تبنیت - اور استری دھن کے رواجون کے متعلق - ہندو اور بھوٹیون کا فرق صاف معلوم ہوتا ہے ہندوؤن کے قانون کی طرح - بھوٹیون مین بھی - عورتون کی کوئی ذاتی جائداد نہین ہوتی حالانکہ اُون کاتنے اور کمبل بٹنے سے جو آمدنی ہو - وہ عورت اپنے خاوند یا باپ کی مرضی سے خود رکھ سکتی ہے - لیکن یہ بالکل مردون کی مرضی ہی پر منحصر ہے - بھوٹیون کا قانون وراثت ہندوؤن سے نہین ملتا - و نیز اصول تبنیت جو ہندوون مین رائج ہین یہان کننے سُننے مین نہین آتی - بلکہ درحقیقت بھوٹیون مین اسی شخص کو متبنی کرنا پسند کرتے ہین جو نفس الواقع وارثون مین سے ہو - علاوہ برین ہندوؤن کے خاندان مشترک کے مسئلہ سے یہان کوئی واقف نہین بھوٹیون مین باپ تمام خاندانی جائداد کا جس مین جائداد موروثی بھی شامل ہے - مالک ہوتا ہے اور بیٹون کے استمزاج کے بغیر خود اپنی دستخطون سے جائداد رہن کرسکتا ہے - یہ ایسی بات ہے جس کا ہندوون کے قانون مین ذکر بھی نہین - پھر جب باپ مین ضعف پیری کے باعث انتظام جائداد کی قابلیت نہین رہتی - تب بیٹے جائداد کو خود آپس مین تقسیم کرلیتے ہین - اور باپ کم و بیش ان کا دست نگر ہو جاتا ہے - اور اس کو - جیسا کہ ہندوون کے قانون مین ہے -

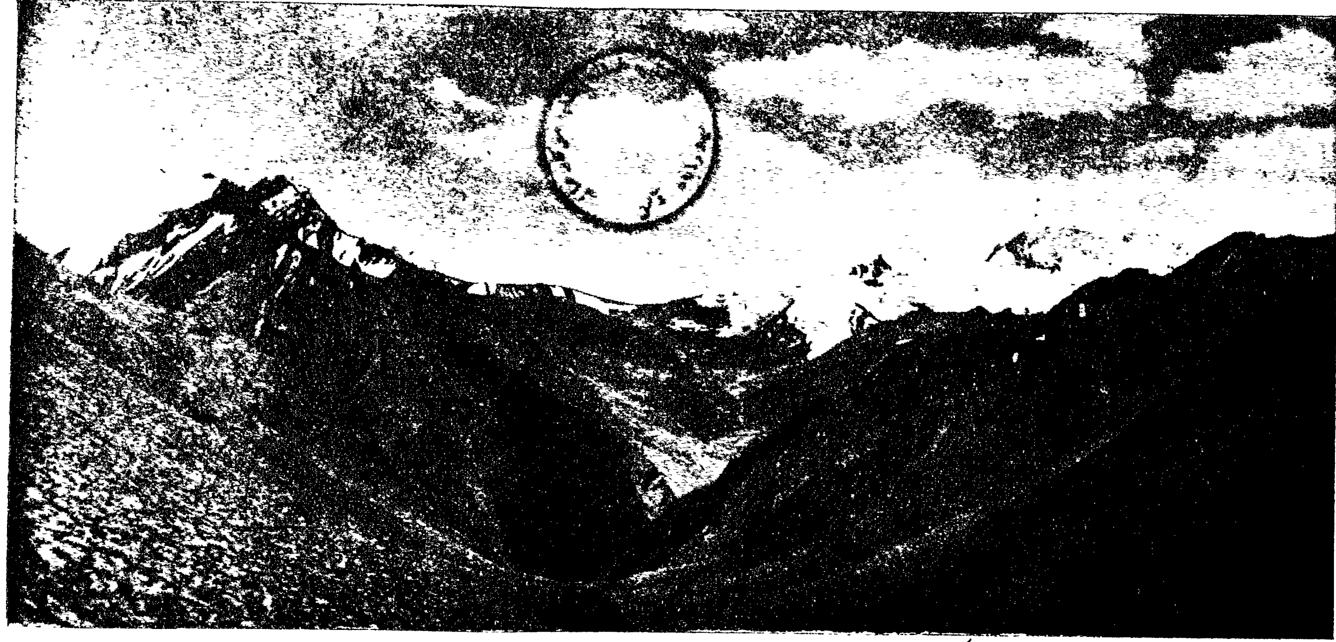
(ٹوبی دنگا کے قریب دریائے گرھتی کے کنارہ کی سڑک مختلف درون پر بہ نسبت
شمال کے جنوب کی جانب اتنے زیادہ خراب ہین)



کسی حصہ ملنے کا حق باقی نہین رہتا۔ لیکن عام رواج یہ ہے۔ کہ کچھ حصہ
اس کے لیے الگ کر دیتے ہین۔ اور پھر وہ اس بیٹے کے شامل رہتا ہے
جو اُسے زیادہ عزیز ہو۔ اکثر اوقات کوئی اُس کا پرسان حال نہین
ہوتا۔ نہ کوئی اُس کی خبر لیتا ہے۔ بلکہ اور ایسے واقعات بھی بکثرت
دیکھنے مین آئے ہین۔ کہ والدین جو کسی وقت مین امیر تھے۔ لڑکون
کی جائداد تقسیم کر لینے پر تنگ دست و مفلس ہو گئے ہین۔ لڑکے تقسیم
جائداد پر ہر وقت زور دے سکتے ہین۔ مگر اسکے ساتھ ہی مذہب ہنود

کا ان کے طرز معاشرت پر روز بروز بہت کچھ اثر ہوتا جاتا ہے۔

بچہ کے پیدا ہونے کے پانچوین دن پنچولی ہوتی ہے۔ زچہ اور بچہ علیحدہ مکان مین رہتے ہین۔ اور کوئی اُن کو چھوتا نہین۔ اگر اتفاقیہ کوئی چھو جائے۔ تو پھر گو متر پینے اور چھڑکنے سے شدھی ہوتی ہے۔ یہ ایک نفرت انگیز طریقہ ہے۔ جو ہندوؤن کے قدیم مذہب کے بموجب ہے۔ گیارھوین دن نام کرن۔ یعنی نام رکھنے کی رسم ہوتی ہے۔ اس روز برہمن۔ مان اور بچہ کو شدھ کرتا ہے۔ اور وہ گھر مین آتی ہے۔ اور پانی وغیرہ چھو سکتی ہے۔ ہندوؤن کے جنم پتر بنانے کی کتابون کے بموجب ایک جنم پتر بنایا جاتا ہے۔ اگر اِن کی اولاد مین پہلے دو تین بچے ضایع ہو چکے ہون۔ تو اس نوزائیدہ بچہ کا دہنا نتھنا چھید دیتے ہین۔ یا اُسے کسی فقیر کو دے دیتے ہین۔ وہ اُسے کچھ دیر بعد ہی واپس کر دیتا ہے۔ اور اگر سب سے پہلا بچہ زندہ اور اُس کے بعد کے بچے اوائل عمر ہی مین چھیج گئے ہون۔ تو اس پہلے بچے کی پیٹھ پر ایک شکر کا ٹکڑا اس خیال سے توڑ دیتے ہین کہ پرانی بدقسمتی شکست ہو اور نوزائیدہ بچہ کی زندگی کا آغاز۔ اُسکے شکست ہونے کے بعد سے شروع ہو۔ جو بچہ منطقۃ البروج کی ایک خاص ساعت یا برس مین پیدا ہو۔ اس کو پرورش کے لیے کسی شخص ثالث کے حوالہ کر دیتے ہین۔ وہ دس بارہ سال کی عمر تک وہان پرورش پاتا ہے اور اسوجہ سے والدین اُس کی شکل تک نہین دیکھتے۔



(پیچھے کی طرف ٹوپی ڈنگا) (دریائے گرتھی کی اترائی)
درہ کنگر (۱۷،۰۰۰ فیٹ) سے درہ انندھارا (۱۷۵۹۰ فیٹ)

یگو پویت یا جنیو کی رسم آٹھ برس کی عمر سے لے کر۔ بارہ سال کی عمر تک ادا ہوتی ہے۔ لیکن عموماً اس موقع پر جنیو پہنا نہین جاتا۔ بلکہ درحقیقت بہت کم بھوٹیے ایسے ہین جو جنیو پہنے ہون۔ اور اس کا سبب یہ ہے کہ روزمرہ نہانے کی پابندی وغیرہ جو اُس سے وابستہ ہیں ایام سرد ی مین۔ تبت جیسے ملک کے سفر مین ایسی تکلیف دہ ہے۔ کہ بہت کم لوگ اس پابندی کو گوارا کر سکتے ہین۔ تاہم اس رسم کے بعد وہ بغیر ہاتھ منھ دھوئے کبھی کھانا نہین کھاتے۔ اور یہ بات بھوٹیون کی مروجہ غلیظ عادات کے لحاظ سے ایک بڑی ترقی ہے۔

ایک بھوٹیے نے مجھسے بیان کیا۔ کہ چونکہ جو ہاری بھوٹیے اپنی بیبیون کو دام دیکر خریدتے ہین۔ (جس کی تعداد ۵ اپونڈ سے ۲۰ پونڈ تک ہوتی ہے)۔ لہذا وہ مشرقی بھوٹیون کی بہ نسبت جو ایسا نہین کرتے افضل سمجھے جاتے ہین۔ اُس نے یہ بھی کہا۔ کہ جب مین نے اپنی بی بی کو خرید لیا۔ تو مین اُسے ہر کام کا حکم دلیکتا ہون اور اگر وہ اس مین عذر یا حجت کرے۔ تو مین اس کو زدوکوب کرنے کا بھی مجاز ہون۔ کیون نہ ہو۔ ترقی تہذیب درحقیقت اسی کا نام ہے۔

شادی بیاہ مین۔ ہندون کے عام رسمیات کی پیروی کی جاتی ہے اولاً کوئی شخص۔ اکثر پروہت لڑکی کی تلاش کے لیے بھیجا جاتا ہے۔ پھر باضابطہ درخواست کی جاتی ہے۔ ۹ سال کی عمر سے پچیس سال کے اندر شادی ہوتی ہے اور عموماً باضابطہ درخواست کرنے کے بعد چھ مہینہ

کے اندر شادی ہو جاتی ہے۔ لیکن مکلادہ کی رسم بالغ ہو جانے پر ہوتی ہے۔ شادی کے کل انتظامات بغیر لڑکی کے مشورہ کے ہوتے ہین۔ کسی بات مین اُس کی راے نہین پوچھی جاتی۔ جانبین سے والدین۔ بلا لحاظ اس بات کے کہ لڑکے اور لڑکی کی کیا راے ہے۔ جملہ امور بطور خود طے کر لیتے ہین۔ پھر ہر مرد اور ہر عورت کی شادی ہونی چاہیئے۔ یعنی کوئی بے بیاہا نہ رہے۔ مغربی اور مشرقی بھوٹون مین یہ ایک خاص فرق ہے انہین بہت سے لوگ ہر گاؤن مین بے بیاہے دیکھنے مین آتے ہین۔ اور سبب یہ ہے۔ کہ وہان شادی کرنا۔ شادی کرنے والون کی مرضی پر موقوف ہے اور دونون سن بلوغ کو پہونچ کر شادی کرتے ہین۔ اور بہت سے مرد عورت ایسے بھی دیکھنے مین آتے ہین۔ کہ دونون تمام عمر اسوجہ سے کوارے۔ یا بے بیاہے رہ گئے۔ کہ ان سے کسی نے شادی کرنا پسند نہین کیا۔

ہندوؤن کے شاستر کے بموجب برہمن بیاہ کراتے ہین۔ ہون کنڈ بنا کر اُسمین آگ جلاتے ہین۔ اور اُس کے چارون گوشون پر چار چھوٹے چھوٹے درخت لگاتے ہین۔ جن کے ہر چہار طرف صنوبر کے درخت لگے ہوتے ہین۔ دولھا دُلہن۔ اُس کنڈ کے سات چکر یا پھیرے لگاتے ہین۔ یہ شادی کی لازمی رسم ہے۔ یعنی اسی پر شادی کا دارومدار ہے۔ دُلہن پھیرون کے وقت ایک سل پر۔ یا اُس پتھر پر جس پر مصالحہ پیسا جاتا ہے۔ پاؤن رکھتی ہے۔ اور ہتھیلی سی جاتی ہے دولھا ہر دفعہ اُسے پکڑ لیتا ہے۔ اس سے اس امر کا اظہار مقصود ہوتا ہے کہ آیندہ سب

چاہنے والے یوں پیروں تلے کچلے جائینگے۔

درہ اسنڈ ھامرا کا راستہ | داو لیون کا جدا ہونا | ملام کا برفستانی چشمہ

شادی سے پہلے لڑکی ناک میں ایک بالی پہنتی ہے لیکن شادی کے بعد۔ پھر خاوند کی وفات تک ہمیشہ نتھ پہنے رہتی ہے۔ ایک شخص دو تین بیبیاں



الموڑہ کو جے وادی ملام الموڑہ سے ملام ایک سو چار میل ہے

کرسکتا ہے۔ اور اکثر لوگ ایسا ہی کرتے بھی ہیں۔
تجہیز وتکفین کے رسومات بھی ہندوؤں سے ملتے ہیں۔ اگر کوئی لڑکا جنیو ہونے سے پہلے مرجاتا ہے۔ تو اسکو دفن کردیتے ہیں جلاتے

نہین - اور اُس کی لاش کے ساتھ نمک اُس کی قبر مین رکھتے ہین - باقی دیگر صورتون مین جلانا عام طریق ہے - کل بیٹے اور رشتہ دار داڑھی مونچھ اور سر منڈواتے ہین -

مرنے والے کے منھ مین سونا جسے ہیرن[1] کہتے ہین - رکھتے ہین - بعد وفات جسم کو سفید موٹے کپڑے مین لپیٹ کر ارتھی سے باندھتے ہین اور سب کے اوپر ایک ریشمی چادر ڈال دیتے ہین - ساتھ جانے والے سب ننگے سر ہوتے ہین - سب سے آگے - تین لڑکے یا تین آدمی ہوتے ہین - اور ایک سفید کپڑا لے چلتے ہین - اُن مین سے دو شخص - دونون سرون پر ہوتے ہین - اور ایک بیچ مین - یہ ایک عجیب رسم ہے - جو کماؤن یا گڑھوال کے پہاڑون مین نہین پائی جاتی - لیکن اہل تبت کے رواج سے بہت مشابہ ہے - اور مشرقی بھوٹیون مین بھی جاری ہے -

چتا کے موقع پر کھوپڑی کی ایک ہڈی مان سرودر کی متبرک جھیل یا گنگا مین ڈالنے کے لیے رکھ لی جاتی ہے - اور جب تک کہ اس بات کا موقع آئے اُس کو کچھ سونے کے ساتھ ایک پیتل کے صندوقچہ مین رکھ کر کسی درخت کی خلا مین - یا پتھر کے نیچے دبا کر رکھ دیتے ہین - سب لوگ جو داہ کرم - یعنی جلانے کے وقت موجود ہوتے ہین - نہاتے ہین اور واپس آنے پر ہندوؤن کے قدیم دستور کے بموجب - گوموتر سے بُدھی حاصل کرتے ہین - گانوّن مین موت ہو جانا نحوست کی نشانی سمجھی جاتی ہے - اور

---

[1] Hiran

اس صورت مین ان کامون کا شروع کرنا پسند نہین کرتے جس مین وہ کامیابی کی امید رکھتے ہین۔

جن بھوٹیون نے ہندؤن کے طریقہ اختیار کر لیے ہین۔ اُن مین سے بعض مین حسب امید ابھی تک تبت کے دیوتا پوجے جاتے ہین۔ مثلاً نکھورپا[1] لوگ دھرما[2] نامے دیوتا کو پوجتے ہین۔ اس دیوتا کی پوجا بالخصوص برسات کے موسم مین اُسوقت ہوتی ہے۔ جبکہ زیادہ دنون تک مینھ برستے رہنے سے لوگ اُکتا جاتے ہین۔ اور یہ سمجھتے ہین کہ دیوتا مذکور کی پوجا کرنے سے اسوقت کی موسمی حالت

(الموڑہ کو ← مقام ملام کے نیچے والی سڑک)



[1] Dhurma [2] Nikhurpas

تبدیل ہو جائے گی - زمین میں دو بلیان گاڑ کر ایک کے سرے پر لوہے یا پیتل کا ایک ترسول جسمین سرا گائے کی پونچھ بندھی ہوتی ہے لگاتے ہین اور دوسری بلی کے سرے پر آدمی کا چہرہ لگا ہوتا ہے - دوران پوجا مین باجا برابر بجتا رہتا ہے - اور بالآخر ایک بکری کا بل دان کیا جاتا ہے لوگ اُسوقت کے نہایت شوق سے منتظر رہتے ہین جبکہ مجمع مین سے دیوتا کسی کے سر چڑھ کر ظاہر ہون - کہ یکایک ایک شخص جوش مذہبی سے بے خود ہوکر دوڑتا ہے - اور دوڑ کر بکرے کا خون پیتا ہے پھر اُسی حالت بے خودی مین بلّیون کے گرد ناچنے لگتا ہے - بالآخر اُس بلّی پر چڑھ جاتا ہے جس پر چہرہ لگا ہوتا ہے - اور اپنے خون آلودہ لبون سے دیوتا کے لبون پر بوسہ دیتا ہے - اب اس دیوتا دھرما کے - نام کا ایک مندر بن گیا ہے جس مین متعدد کمرے ہین یہ ایک بالکل نئی بات ہے - کیونکہ اب تک دیوتا مذکور کی بود و باش کے لیے انسان کے ہاتھون کا بنایا ہوا کوئی مندر نہ تھا -

علیٰ ہذا مقامات برُفو اور ٹولا مین ملک بتت کے لہامسال (Lhamsal) دیوتا کی پوجا کی جاتی ہے - لوگ ایک بڑا سا درخت کاٹتے ہین اور میدان مین لے جاتے ہین - پھر اُسے زمین مین گاڑ کر تین رسیون سے کس دیتے ہین - جگہ جگہ اُسمین طرح طرح کے کپڑون کی دھجیان - اور بہت سے سرا گاؤن کی دُم لٹکاتے ہین ان تیاریون کے بعد - لوگ درخت کے گرد گاتے اور ناچتے ہین -

اور یہ تین دن تک جاری رہتا ہے۔ جن لوگوں کے گھر لڑکا پیدا ہوتا ہے۔ وہ بالخصوص اس دیوتا کی پوجا کرتے ہین ۔ اور ہر سال ایک بکرا اور شراب اُسے بھینٹ چڑھاتے ہین۔

جن دیوتاؤن کی گڑھوال مین پرستش ہوتی ہے۔ ان مین گھنٹا کرن ۔ یا گھنٹی والا دیوتا ۔ بہت مشہور دیوتا ہے۔ اکثر دیکھنے مین آیا ہے۔ کہ کسی اونچی پہاڑی پر۔ ایک بڑا سا گھنٹا۔ جو بعض اوقات ڈیڑھ گز لمبا ہوتا ہے۔ ایک لکڑی مین جو دو سیدھی لکڑیون پر ترچھی رکھی ہوئی ہے لٹکا ہوتا ہے اور تن تنہا جو چرواہا۔ یا خوش اعتقاد شخص ادھر سے گذرتا ہے۔ وہ اُسے بجاتا نکلتا ہے گھنٹا کرن کی پوجا ماگھ کے مہینہ مین نو روز تک خاص طور پر ہوتی ہے۔ اور اس عجیب وغریب پوجا مین تین اور دیوتاؤن کی پوجا بھی شامل کردی جاتی ہے۔ یعنی کیلاشٹ ۔ کمیر دمتیی دیوتا) اور نندا دیوی کے دیوتا کی نندا دیوی ممالک محروسہ سرکار انگلشیہ مین بلند ترین پہاڑ ہے۔ اور اول الذکر یعنے کیلاشٹ مان سرور تال کے قریب ہین۔ ایک متبرک پہاڑ ہے۔ یہ سالانہ پوجا بمقام پنڈوکیشر جو بھوٹ کے علاقہ گڑھوال مین واقع ہے۔ عمل مین آتی ہے اور یہ بالخصوص اسوجہ سے دلچسپ ہے۔ کہ اس پوجا مین اس جوش مذہبی کی مثال نظر آتی ہے۔ جو اس دیوتا کے پوجاری کے سر چڑھکر اس سے وہ کام کراتی ہے۔ کہ گویا زبردست

جنون اسپر سوار رہے ہے - لوہے کی ایک تپائی کو نہایت تیز آگ مین ایسا
گرم کرتے ہین کہ وہ سُرخ ہو جاتی ہے - اس آگ مین لوگ بہت سرگرمی
سے ایندھن ڈالے چلے جاتے ہین - جن لوگون پر دیوتا خاص طور پر
مہربان ہے - اور ان کے سر کھیلتا ہے - وہ ایک خاندان کے لوگ
ہین جنھین ڈریال کہتے ہین - اور پنڈو کیشر مین رہتے ہین - فی زمانہ
گوبند سنگھ پر نندا دیوی کی نظر عنایت ہے - دُھرما پر کیلاسش کی -
مہربان سنگھ پر کمیر کی اور ڈیبو پر گھنٹاکرن کی - لیکن کیلاسش اور گھنٹاکرن صرف

(ہماری قیامگاہ کو ← لام سے المورہ جاتے ہوئے ریل کوٹ)



یہی دو دیوتا ہین جو سر کھیلا کرتے ہین۔ جب کہ جوش مذہبی خوب زور
پر ہوتا ہے۔ اس وقت اُن دونون دیوتاؤن کے نظر کردہ لوگ دوڑ کر
دریا پر جاتے ہین۔ اور ندی مین نہا کر پانی مین بھیگے ہوئے اُس
جلتی ہوئی آگ کی طرف آتے ہین۔ لوگ یہ غل مچا مچا کر۔ کہ دیوتا کے
درشن کرو۔ انہین سے اس شخص کے ہاتھون پر جو گھنٹا کرن کا منظور نظر
ہے گھی ملتے ہین۔ وہ معاً اُس تپائی کو جو آگ مین گرم ہونے سے سُرخ
ہو رہی ہے اُٹھاتا ہے۔ اور اُلٹ کر اپنے سر پر رکھ لیتا ہے۔ پھر
اُتار کر رکھ دیتا ہے۔ اور دوسرا شخص اس اثنا مین آگ مین کود پڑتا
ہے۔ اور باہر نکل آتا ہے۔ اس رسم کا حال مجھ سے ایک شخص نے اپنا
چشم دید بیان کیا۔ اچیری نا دیوی کی ہر جگہ پوجا ہوتی ہے۔ اگر کسی
شخص کی آنکھ دکھتی ہو۔ یا کسی کے مرض نے طول کھینچا ہو۔ تو اس دیوی
کو منانا۔ اور اس کا اثر دور کرنا پڑتا ہے۔ اس کیلئے دو باتون مین
سے ایک بات کرنی ہوتی ہے۔ ایک تو یہ۔ کہ ایک پیتل کی تھالی۔
مٹی کے ایک گھڑے پر رکھ کر بجاتے ہین۔ حتی کہ مریض جوش مین اکثر
ناچنے لگتا ہے۔ اور یہ بتاتا ہے۔ کہ دیوی فلان چیز کی بھینٹ مانگتی
ہے۔ دوسرے یہ کہ کپڑے اور لکڑی کی ایک ڈولی بناتے ہین۔ اُسکو
چراغ جلا کر پوجتے ہین۔ سہالیان یا چپاتیان چڑھاتے ہین۔ اور
جنگل مین لے جا کر اس امید سے رکھ آتے ہین کہ مریض پر جو اثر بد تھا
وہ بھی اس کے ساتھ وہین چھوٹا۔ نیچ قوم کے بھوٹون مین جن کو

ڈومری کہتے ہین - لوہار - شادی کرنے والے (ڈھولی - جو لفظ ڈھول سے مشتق ہے) بڑھئی - ٹوکرے بنانے والے - درزی - اور چمار وغیرہ شامل ہین - یہ اپنے آپس مین شادی بیاہ کرتے ہین - اور تمام ملک بھوٹ مین اُن کی رسمیات یکسان ہین - جو ورما فرقہ کے بھوٹیون سے ملتی ہین - تجہیز و تکفین کے موقع پر - (جس کو وہ لوگ دھرانگ کہتے ہین) جس کا عمل درآمد وہ ورما کے راجپوتون کے طور پر کرتے ہین - انھین ایک بھینسے کی ضرورت ہوتی ہے - جس کے پیچھے بعض مقامات مین لوگ دوڑتے ہین - اور پتھر - لٹھ - اور چھری مار کر اس کا کام تمام کر دیتے ہین اور بعض لوگ مثلاً چودان اپنی قوم کے لوگون کو - قریب کے گاؤن سے بلاتے ہین - اور اُن سے التجا کرتے ہین - کہ ایک ہی وار مین اسکا کام تمام کر دیجیے - نیز یہ خوف بھی دلاتے ہین کہ اگر جانور مذکور تکلیف پاکر مرے گا - تو دوسرے گاؤن کے اس بھینسے کو جس کی تجہیز و تکفین کے وقت پر قربانی کی جاتی ہے - ہم بھی دکھ دے کر مارین گے -

مانا مین دُھرانگ کی رسم صرف جوشی مٹھ پر ہوتی ہے - اور لوگ اُسکے ادا کرنے کو اتنی دور جاتے ہین - ورما کے بھوٹیے برہمنون کو خیرات نہین دیتے اور نہ کسی اور صورت مین - ان کی حوصلہ افزائی کرتے ہین - بلکہ وہ درحقیقت بھاٹ کو پروہت سمجھتے ہین - و نظر بر آن انھین برہمن کی کچھ ضرورت باقی نہین رہتی -

بہت سے ہفتون تک پندرہ ہزار فیٹ (۱۵۰۰۰) کی بلندی پر رہنے کے

(رائے بہادر) کشن سنگھ میلام وال (سروے ہند)

حال مقیم میلام جن کا ذکر پنڈت "اے کے" کے نام سے کیا گیا ہے تبتی جستجو میں سنہ ۱۸۶۹ لغایت سنہ ۱۸۹۲ء



پھر میلام کو جو سرکار انگلشیہ کے ممالک محروسہ مین ہے اور جو گیارہ ہزار فیٹ سے کچھ زیادہ بلند ہے۔ نیچے اترتے وقت عجب کیفیت نظر آتی تھی۔ اور یہین تو ذرا کلام نہین۔ کہ برخلاف اس موقع کے۔ جب کہ ہم روانگی کے وقت سرکاری عملداری سے نکل کر۔ مقام گربیانگ سے۔ اپنے سفر کی پہلی منزل کو بلندی کی جانب روانہ ہوئے تھے۔ اب نیچے اترنا اور آب وہوا کا بدلنا بہت اچھا معلوم ہوتا تھا۔ چنانچہ جن آدمیون کو شروع سفر مین پہاڑی بیماریون کے باعث سخت تکلیف تھی وہ سب جب تبت کے پہاڑون مین روانہ سفر کرنے کا اتفاق ہوا اچھے ہوگئے۔ اور اختتام سفر تک کسی کو کسی قسم کی شکایت سننے مین نہ آئی ادھر سے جاتے ہوئے سنگ چام کی پہلی ہی بلند منزل مین۔ جو صرف ۱۴۰۰۰ فیٹ بلند ہے بہت سے آدمی سخت بیمار ہوگئے تھے۔ اوران کو بدشواری تمام تبت کو لے گئے تھے۔ یا اب وہی لوگ تھے۔ کہ لوٹتے وقت درہ بلاک پر جو اٹھارہ ہزار فیٹ سے زیادہ بلند ہے۔ بے تکلف پاپیادہ چلتے تھے اور انھین کچھ تکلیف نہوتی تھی۔ اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ بلند ترین مقامات مین رہنے کی ہر شخص کو عادت ہوسکتی ہے۔

دریاے گوری کے کنارہ کنارہ جو اسکات کے مقام پر کالی ندی مین ملتا ہے۔ وادی میلام نہایت خوشنما وادی ہے۔ اور درختون سے ہرے بھرے جنگل۔ جو جنوب کی طرف کچھ میل ہی طے کرنے کے بعد شروع ہوجاتے ہین۔ بالکل تبت کے اُن جنگلون۔ کی ضد مین۔ جہان درختون

کا نام نہین - یہ راستہ ایک بہت آسان گذار بلندی کے کنارہ کنارہ ہے
اور اگرچہ یہ اس کی داخل خوبی ہے لیکن اسکے ساتھ ہی یہ ممکن نہین کہ
کسی کو یہ خیال نہو - کہ جو دشواریان درہ انتدھار اور دیگر درون کے
ساتھ اس طرح وابستہ ہین - کہ کبھی دور نہین ہوسکتین - وہ اس قسم کی
دشواریان ہین - کہ راستہ مذکور کو تجارت کی غرض سے شاہی تبتی
سڑک بنانے کا سوال خارج از بحث ہو جاتا ہے - خواہ کتنا ہی روپیہ
اس کی ترقی مین صرف کیا جائے - مگر وہ ان پہاڑون پر کوئی پائدار
اور ہمیشہ قائم رہنے والی سڑک نہین ہوسکتی کیونکہ ان پہاڑون کا پتھر اتنا

رتن سنگھ مرحوم سی - آئی - ای (سروے ہند) جو میلام مین رہتے تھے اور چودہ برس ہوئے کہ انتقال کیا انکا ذکر رپورٹ ای کے نام سے ہوا ہے - تبتی جستجو ۱۸۵۶ء لغایت ۱۸۶۶ء



پھنس پھنسا ہے۔ کہ اسپر کوئی پختہ اور قائم رہنے والا نشان بنانا ہی ممکن ہے۔ جوہار کے تجار واقعی خاص طور پر بڑی ہمت والے اور نڈر ہین۔ اور جس طرح وہ آب وہوا کے مصائب۔ برف کے لڑھکنے اور بلندی کی تکالیف کا مقابلہ کرتے ہین وہ نہایت قابل تحسین ہے لیکن با اینہمہ اس بات مین کچھ فرق نہین آتا۔ کہ تبت کے جانے کے لیے اور صاف وآسان درون کے ہوتے۔ ایسی جگہ پر روپیہ صرف کرنا سراسر اصول تجارت کے خلاف ہے۔ خصوصاً اس صورت مین جب کہ وہ روپیہ دیگر بہتر مقامات مین صرف کیا جا سکتا ہو۔

(الموڑہ کے راستہ مین تیجم کے مقام کا پل) الگزیس اور ہنری



جب ہم ہندوستان مین اور بھی نیچے اتر آئے تو ہمکو پہاڑون کے



(مقام بگیشر دریاے سرجو پر دو دریاؤن کا سنگم)

(الموڑہ سے چھبیس میل کے فاصلہ پر یہ ایک متبرک مقام ہی جہان ہمارے آدمی نہلائے اور داڑھی صاف کرائی جو تبت مین بڑھ گئی تھی نہانے کا لطف تبت مین کسی کو کم حاصل ہوا ہوگا۔)

نیچے ہی۔ ملک مین زبردست بارش ہونے کی علامتین معلوم ہوئین۔ پل بہگئے تھے۔ کھیتون مین پانی بھراتھا۔ پہاڑون کی چٹانون کے کھسل پڑنے سے دریاؤن مین جھیلین پڑگئی تھین۔ جھونپڑیان دب گئی تھین اور بہت سے جانور اور آدمیون کا ضایع جانا مشہور تھا۔ مگر ہمالیہ ایک ایسی سدسکندری ہے۔ کہ اس سمت بارش کی ایک بوند بھی متصل کے ممالک تبت مین جس کا سیدھا راستہ چند میل کے فاصلہ پر ہے نہ پہونچی ہوگی۔

تبت مین ہم لوگون کو مکھیون اور ہر طرح کے کیڑون سے سوائے مان سرورکے۔ جہان ان کی کثرت سراسر وبال جان ہی تھا۔ خاص طور پر نجات حاصل تھی۔ لیکن جب ہی ہندوستان کی طرف بڑھے۔ تو وہ کل حشرات الارض جو ہندوستان کی پہاڑیون مین برسات کے موسم مین بہ کثرت ہوتے ہین آموجود ہوئے۔ منجملہ ان کے جونک جو برسات کے دنون مین۔ اونچے پہاڑون مین بھی بعض مقامات مین بہ کثرت ہوتی ہے نہایت غضب کی شے ہے۔ ہماری دانست مین تو یہ بعض بعض جگہ اس کثرت سے تھین کہ۔ صدہا باریک بار یک تار کے ٹکڑون کی طرح۔ سڑک اور گھاس پر پڑی ہوئی۔ شکار کے انتظار مین تڑپ رہی تھین۔ جو لوگ برہنہ پا تھے۔ وہ بیچارے بار بار رُک کر تین تین چار چار کو چھٹاتے تھے۔ اور ان کو اس کام کے لیے تھوڑی تھوڑی دیر مین رُکنا پڑتا تھا۔ قلیون کے تمام پاؤن لہولہان ہو رہے تھے۔

اور گھوڑون کی ٹانگون کی حفاظت کے لیے ہر وقت ایک آدمی نگہبان رکھنا پڑتا تھا - ورنہ کوئی چھوٹی سی سوت کے شال جونک چپٹ جائے - تو معلوم ہونے سے پہلے ہی - وہ اُس بیچارہ جانور کا خوب خون پی کر پھول جائے -

جب ہم ہندوستان کے خوبصورت جنگلون مین واپس پہونچے - اور یہان کی زرخیز وادیون مین - چند خوبصورت چھوٹے چھوٹے گانؤن پاس پاس آباد دیکھے - اور پھر اس ملک پر نگاہ پڑی جہان انسان کے رہنے کے مکانات تھے - جہان آبادی تھی - اور مرد عورتین - اور بچے - اپنے کھیتون مین کام کرتے - اور اپنی بھیڑ بکریان چراتے - نظر آتے تھے - تو ممکن نہ تھا کہ ہم - اُس حالت سے - مقابلہ نہ کرین جسے ہم ہمالیہ کی سد سکندری کے اُس جانب ابھی ابھی چھوڑے چلے آرہے تھے - جہان ویرانگی اُن مقامات مین جہان درختون کا نشان بھی نہین ہے صاف طور پر نمایان ہے جہان سوا ے چند مستثنیات کے زراعت دیکھنے مین نہین آتی - اور جہان آوارہ گرد لوگ - ڈیرون مین رہنے والے ویران بیابان جنگلون مین اس طرح دور دور پھیلے ہوئے ہین - کہ مسافر کئی کئی دن تک چلتا رہے - اور اُسے آدمی کی شکل نظر نہ آئے - اور مکانون کے نہونے سے یہ ویرانگی اور بھی زیادہ بیابانی ہے - اور ہم کو یہ معلوم ہوتا تھا - کہ گو ہمارا سفر

کیسا ہی خوشی کی حالت مین گذرا ہو - مگر گھر کی طرف مراجعت اور بھی خوب ہے - فقط

(مقام بگیشر کا بازار)

(تبت سے واپس ہوتے وقت یہ پہلا مقام تھا جہان ہمارے آدمیون کو زندگی کے کل ضروریات اور آرام بہم پہونچ سکے - دور دراز سفر کے بعد یہان پہونچنے پر جو خوشی ہوئی اُس کو ہم ہی جان سکتے ہین)

